پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، وکیلِ صحابہ، جبلِ استقامت، جرنیلِ اسلام، شہیدِ ناموسِ صحابہ

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید کے

حرف حرف نئی
جہتوں سے مزین
شاہکار

خطباتِ اعظم

توحیدِ باری تعالیٰ، شانِ رسالت،
شانِ صحابہؓ اور تذکرہ اولیاء اللہؒ کے
یادگار خطبات کا حسین گلدستہ

مرتب
محمود اقبال

جلد اول

مکتبہ خلافتِ راشدہ
حاصل پور
ضلع بہاولپور
فون
(0696)
49215

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان تحریر کردیا ہے

پیر طریقت، رہبر شریعت، وکیل صحابہؓ، جبل استقامت، جرنیل اسلام، شہید ناموس صحابہؓ

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کے

حرف حرف نئی
جہتوں سے مزین
شاہکار

خطباتِ اعظم

توحید باری تعالیٰ، شانِ رسالت،
شانِ صحابہؓ اور تذکرہ اولیاء اللہؒ کے
یادگار خطبات کا حسین گلدستہ

مرتب
محمود اقبال

جلد اوّل

مکتبہ خلافتِ راشدہ
حاصل پور
ضلع بہاولپور
فون
(0696)
49215

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: خطبات اعظمؒ (جلد اول)

مجموعہ تقاریر شہید ملت اسلامیہ مولانا محمد اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: محمود اقبال

تصحیح و معاونت: مولانا محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

کمپوزنگ: محمد سیف اللہ خالد
اتحاد اسلامک کمپوزنگ سنٹر بالمقابل حبیب بنک شجاع آباد 06513-396563

مطبع: نصرت پریس لاہور۔ فون: 7238701

ناشر: مکتبہ خلافت راشدہ کبیر والا

ایڈیشن اول: تعداد ۱۱۰۰

اشاعت: جون ۲۰۰۴ء

صفحات: 448

قیمت: ۲۰۰ روپے

ملنے کا پتہ
مکتبہ خلافتِ راشدہ
بہاول پور چوک حاصل پور
ضلع بہاول پور
0696 49215

یونیک گرافکس حاصل پور

ALHAIDRI MEDIA CELL

الحیدری

الحیدری میڈیا سیل

CS CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابھی تک باطلانِ بزمِ ہستی جس سے برہم ہیں
یہی آوازِ طارق ہے یہی خطباتِ اعظمؒ ہیں
وہ جن کے خون سے اب تک چمن زاروں میں رونق ہے
ہمیں وہ لوگ دنیا کی محبت سے مقدم ہیں

CS CamScanner

انتساب

اُن شہیدوں کے نام

جنہوں نے شہیدِ ناموسِ صحابہؓ امیرِ عزیمت

علامہ حضرت حق نواز جھنگوی شہیدؒ

کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اصحابِ رسولؐ کی عظمت اور
عفتِ اُمہات المومنینؓ کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا
نذرانہ پیش کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی

CS CamScanner

فہرستِ خطبات

انتہائی قابل غور — تقریظ علامہ محمد احمد لدھیانوی

نقش خیال مولانا عبدالخالق رحمانی — تقریظ مولانا عبدالغفور ندیم

حرفے سعد مولانا ثناء اللہ سعد — پیش لفظ

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے جانشین کی حیثیت سے پہلا خطاب

بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ؟	29	شہداء کی شہادتوں سے مشن ختم نہیں ہوگا	30
خدا کی قسم! دشمن ہماری حقیقت کو نہیں سمجھا!	31	ہمارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے	32
جھنگ والوں کے لئے ہمیشہ کا لائحہ عمل	33	ہم جھنگ میں بدامنی نہیں پھیلنے دیں گے	35
اصحابِ رسولؐ کے دشمنوں سے سوشل بائیکاٹ	36	ہمارے دلوں میں موت کا خوف ختم، شوق پیدا ہو چکا ہے	37
صحابہؓ کے سپاہی اپنی قدر پہچانیں	38	غفلت چھوڑ دیں یا ملازمت چھوڑ دیں	40
صحابہؓ کے سپاہی اپنے کردار پر توجہ دیں	44		

قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد پہلا خطاب

تمام حضرات شکرانے کے نوافل ادا کریں	48	آپ کامیاب ہو گئے، میرے لئے دعا کریں	48
مظلوم مخالف کا بھرپور ساتھ دوں گا	49	ظالم اور خائن کو جوابدہ ہونا پڑے گا	49
محسنین کا شکریہ	50		

کراچی میں تیسری انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس سے خطاب

قومی اسمبلی میں ناموسِ صحابہ بل پیش کرنے کا وعدہ 52

قومی اسمبلی میں مشنِ سپاہِ صحابہ کی پہلی آواز

اسلام سے راہنمائی کیوں نہیں لی جاتی؟	55	خلفاء راشدین کا معاشی نظام رائج کیا جائے	55

صحابہ کرامؓ کے ناموس کو قانونی تحفظ دیا جائے! 56
فرقہ وارانہ فسادات کا حل اور ایران کی مداخلت 57
آٹے اور ٹیلی فون کے ریٹ میں اضافہ کیوں؟ 59
سکولوں میں قرآنی تعلیم وطب یونانی کی ضرورت 59
ٹیلیویژن کا گھناؤنا کردار 60
رشوت ستانی 61
جھنگ کے مسائل 61
جھنگ کے لئے سوئی گیس کی ضرورت 61
کولمبو پلان کے تحت دی گئی زمینوں کے مالکان کی پریشانی 62
افغانستان علماء نے فتح کیا ہے 62

قومی اسمبلی میں خلیفۂ بلافصلؓ کے موضوع پر خطاب

شمالی علاقہ جات میں بدامنی کی اصل وجہ 64
خلیفۂ بلافصل والی اذان باعثِ فساد ہے 65
شمالی علاقہ جات کے مسائل جاننے کے لئے وفد روانہ کیا جائے 67

پیغمبر انقلاب کانفرنس سے خطاب اور گولیوں کی بوچھاڑ

پیغمبر انقلاب کانفرنس کی غرض وغائت 69
پیغمبرؐ کے چہرے پر پہلا پتھر اپنے چچا کے ہاتھوں لگا 69
پیغمبرؐ کے دسترخوان پر کھانا کھانے والوں کا رویہ 70
پیغمبرؐ نے مصائب میں اپنا مشن نہیں چھوڑا 71
انقلاب پیغمبرؐ کا ایک اہم سبب ثابت قدمی ہے 71
کامیابی کے لئے استقامت لازمی ہے 73
ابوالکلام آزادؒ کا ایک منٹ کا خطاب 74
تمہید کے بعد اب تقریر کا آغاز ہوتا ہے 75
موقف پہ سودے بازی نہیں ہوسکتی 76
میری تقریر پر کل غور کرنا...... 77
خمینی کا حضرت خالد بن ولیدؓ پر تبرا 79
میری زندگی کی تگ وتاز صحابہ کرامؓ کیلئے ہے 81
مجھے اپنے بچوں کے چہرے پہ یتیمی نظر آتی ہے 81
حضرت ابوہریرہؓ پر خمینی کی ژاژ خائی 82
خمینی کی حضرت عمرؓ پر غوغا آرائی 84
خمینی کا تمام اصحاب پیغمبرؐ پر تبرا 85
ہم بھاگنے والے ہوتے تو کب کے بھاگ چکے ہوتے 88
آج اگر ہم خاموش ہوجائیں...... 90

۱۹۹۲ء میں سیلاب کے موضوع پر قومی اسمبلی میں خطاب

سیلاب آیا نہیں، لایا گیا ہے...... 93
سیلاب لانے میں حکومتی کردار اور عوامی خدمت کا ڈھنڈورا 94

CS CamScanner

وزیر اعلیٰ کے دورے کی جھوٹی خبر 97
اگر عوام کہے کہ اجانک آیا ہے، میں اسمبلی کی رکنیت چھوڑ دوں گا 97
ججوں سے تحقیقات کرائی جائیں 98

پشاور میں انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس سے خطاب

ایثار القاسمی شہیدؒ کے قتل میں نواز شریف کا ہاتھ 100
ناموسِ صحابہ بل پر مولوی شیرانی نے دستخط نہ کئے 101
ناموسِ صحابہ بل پر حکومتی رویہ 102
نواز شریف حکومت کا انجام 103

قومی اسمبلی میں شہادتِ حسینؓ کے حوالے سے خطاب

آج سارا ہاؤس اللہ کے فضل سے حسینی ہے 106
اسلام کی تاریخ شہداء کے خون سے رنگین ہے 106

مسئلہ کشمیر پر قومی اسمبلی میں خطاب

کشمیر پر ہمارا موقف کیا ہے؟ 110
کشمیر کے لئے کرنے کا کام...... 111
کشمیر کی امریکی تقسیم کا منصوبہ 111
انڈیا کے سفیر کو بلا کر وارننگ دی جائے 114
کشمیریوں کی مدد ہمارا قومی فریضہ ہے 114
پاکستانی فوج کا صومالیہ میں کردار 115
کشمیر میں ہندوستانی مظالم کی جھلک 116
فیصلے کی گھڑی کب آئے گی؟...... 117

تحریکِ شریعت کے کارکنوں پر حکومتی مظالم کیخلاف قومی اسمبلی میں خطاب

شہداءِ بونیر کا قصور کیا تھا؟...... 120
نواز شریف دور میں قرآن و سنت کو محکوم بنانے کی مجرمانہ کوشش 121
پیپلز پارٹی کے دور میں اسلام کا استحصال 122
جمہوری طریقے سے اسلام نہ آیا تو انقلاب برپا کریں گے 122
ہم شہیدوں کا قصاص لیں گے......! 124

بارہویں امام کا تعارف (۱)

قوم بنی اسرائیل کا پس منظر 125
بنی اسرائیل سے اللہ کا انتقام 127
موسیٰ فرعون کے دربار میں پرورش پاتے ہیں 129
عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کا سلوک 130
مرزائیوں کا ایک فریب 131
مہدویت کے عنوان پر شیعیت کی چکر بازی 133

CS CamScanner

گیارہ امام، باعثِ احترام...... 136
بارہویں امام کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا 137
گیارہویں امام کی جنسی سے شادی ثابت کی جائے! 137
گیارہویں امام کی اولاد ہی ثابت کر دی جائے! 139
امام غائب کا افسانہ...... 139
امام پانچ سال کی عمر میں ساری شریعت لیکر غائب ہو گیا 141
ننگے امام کے ہاتھ پر محمد رسول اللہ ﷺ کی بیعت کا عقیدہ 144
ننگے امام کے ہاتھ پر حضرت علیؓ اور ان کے اہلِ خانہ کی بیعت کا عقیدہ 145

بارہویں امام کا تعارف (۲)

تکفیرِ شیعیت تبرا بازی کا متبادل نہیں...... 148
گیارہ کو چھیڑنا نہیں، بارہویں کو چھوڑنا نہیں 150
حضرت حسن عسکریؒ کی جنسی سے شادی ثابت کیجائے 151
بارہویں امام کی تشریف آوری کب ہوگی؟ 152
خمینی کا نظریۂ نیابتِ امام اور عزائم 153
بارہویں امام دنیا میں کیا گل کھلائیں گے؟ 154
بارہواں امام حضور ﷺ کی بجائے داؤد علیہ السلام کی شریعت نافذ کرے گا 158
بارہواں امام روضۂ رسول ﷺ کو گرا دے گا! 158
بارہویں امام کے مزید مذموم عزائم 159
مولانا عبداللہ شہیدؒ کی بارہویں امام کے مجاور سے گفتگو 165

بجٹ اور ناموسِ صحابہؓ بل کی اہمیت پر قومی اسمبلی میں خطاب

حکومتی زراعت کش پالیسی 169
دفاعی اخراجات کم کرنے کی ضرورت اور طریقۂ کار 170
ہماری خارجہ پالیسی کی ناکامی 171
سود کی لعنت ختم کی جائے 172
فرقہ وارانہ فسادات کی وجوہ اور مسئلے کا حل 172
قیامِ امن کے لئے ہم ہر فورم پر آئیں گے 174
خواتین کے لئے الگ یونیورسٹی قائم کی جائے 174
جھنگ کی پسماندگی دور کی جائے 175

کوئٹہ میں انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس سے خطاب

حکومتی رکاوٹیں اور اللہ کی عنایات 176
سیدہ عائشہؓ سے حضور ﷺ کا تعلقِ خاطر 178
ایران پاکستان میں بدامنی کا ذمہ دار ہے 180
حکمرانوں کی طرف سے دھوکہ دہی کی کوشش 181

CamScanner

شدی کے خلاف احتجاج کرنے والے پاکستانی شدیوں کے خلاف جہاد کیوں نہیں کرتے؟ 182
فکر کے سد باب کے لئے دو راستے 183

مباہلے کا چیلنج

قدرت اصحاب رسول کی عظمت کیلئے مجھ سے کام لینا چاہتی ہے — 187
گاڑی جل گئی — کانفرنس کے اشتہارات نہیں جلے 187
جان جا سکتی ہے، سودے بازی نہیں ہو سکتی 189
دشمن نے قاتلانہ حملے کیلئے بھی اپنا ہی گھر منتخب کیا 193
ہم سے لڑنا ہے تو کوئی مرد میدان بن کر آئے! 194
قاتلانہ حملے کی تفصیلات 195
دشمن مباہلہ کے لئے آ جائے —! 199

شیعہ کتب کی قومی اسمبلی میں نمائش

علاج سے قبل مرض کی تشخیص 204
ایرانی فساد پرور لٹریچر کی نقاب کشائی 205
ایران کو فتنہ انگیزی سے روکا جائے! 207
پاکستان میں ایرانی لابی کی کارستانیاں 207
حکومت ہمارے اور دشمنوں کے بارے تحقیقات کرے 209
مذہبی شخصیات کی توہین پر سزا کا قانون بنایا جائے! 210
قتل و غارت ختم کرائی جائے 211
دنیا کی کوئی طاقت مجھ پر ایک پیسے کا الزام نہیں لگا سکتی 212

حضرت فاروقی شہیدؒ کی شہادت کے بعد جھنگ میں پہلا خطاب

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن......! 215
حقیقی کارکن...... 217

رہائی کے بعد پہلا خطاب

ہر سزا قبول...... 218
آپ کے کان بھرے گئے ہیں 218
جب تمہیں کوئی پوچھتا بھی نہ تھا...... 219
میری لڑائی بے نظیر سے تھی 220
آپ کا ووٹ ہمیں چاہئے 220
مرتد پر مرتد کی سزا لاگو ہوگی 220
چودہ سال سزا؟...... 221
ہم صحابہ کرامؓ کیلئے انتہائی حساس ہیں 221
ہم سے توہین برداشت نہیں ہوتی 222
غیر ملکی ایجنٹوں کی ناز برداریاں 222

CS CamScanner

ملتان میں انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس سے خطاب

حکمران خلافت راشدہ کا نظام نافذ کریں، ہم ان کے غلام ہوں گے!	225	ہمیں ملک میں قرآن وسنت کا نظام چاہیے	226
کارکن اپنے جسم پر اور گھروں میں اسلام نافذ کریں	226	دشمنانِ اصحابِ رسول کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے!	228

افغانستان میں امریکی جارحیت کے موقع پر یادگار خطاب

اگر لڑائی کا نام دہشت گردی ہے تو پھر فوج کس لئے ہے؟	229	میں وزیر اعظم ہوتا تو پاکستان میں ملا عمر اور اُسامہ کا استقبال ہوتا......!	231
میں اُسامہ ہوں......	232	اُٹھو میدانِ اُحد وبدر کی یاد تازہ کردو !	234
اسلام کا نفاذ طالبان کا جرم بن گیا ہے!	235	خدا کے لئے دشمنی کے بیج مت بوجاؤ	235

مکہ مکرمہ میں یادگار خطاب

کفار کے ساتھ ساتھ منافقین سے بھی جہاد کا حکم	238	علماءِ مکہ مکرمہ سے ایک اہم سوال	239
حضور ﷺ نے منافقت کیخلاف مسلسل جہاد کیا ہے	240	عصر حاضر میں منافقت کے خلاف جہاد	241
منافقوں کی علامات	241	منافقوں کو جانچنے کا فارمولا	244
ایمان صحابہؓ جیسا مطلوب ہے!	245	رفسنجانی ملعون کا ابوبکرؓ وعمرؓ سے بغض	246
رسول اللہ کو منافق کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت	247	سیدنا عثمانؓ سے بغض رکھنے والے کا انجام	248
ابوبکرؓ وعمرؓ کو روضۂ رسولؐ سے نکالنے کی ایرانی سازش	249	ہم شیعوں کو دعوت نہیں دے رہے!	250
ہم منافقوں سے جہاد کررہے ہیں!	252	سیدہ عائشہؓ از روئے قرآن ہماری ماں ہیں	253
مقامِ صحابیتؓ، عبداللہ بن مبارکؒ کی نظر میں	254	صدیق اکبرؓ کی جوتی کی توہین بالواسطہ حضور ﷺ کی توہین ہے	255
صحابہؓ کی محبت ہر غم سے بے نیاز کردیتی ہے	255	مولوی جیل پر لعنت بھیج کر گھر آ گیا	256
صحابہؓ کا دفاع نہ کرنے والے علماء کیلئے وعید	259	ذکر انسانی احساسات کا!	261
مجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث آرام نہیں لینے دیتی	262	اڈیالہ جیل میں ایک معصوم بچے کی خواہش	263

CamScanner

چوہنگ سنٹر کی گم گشتہ یادیں 263
چوہنگ سنٹر میں لائے جانیوالے ایک بچے کا واقعہ 264
قربانی دینے والی قوم منزل پر ضرور پہنچے گی 265
صحابہؓ کی توہین پر قرآن خاموش نہیں رہا 266
دشمنِ صحابہؓ کے بارے میں امام مالکؒ کا فتویٰ 267
بات قرآن کی مانی جائے یا خمینی کی؟ 268
ہم رسول اللہ ﷺ کے دشمن کو صحابہ تک بھی نہیں آنے دیں گے 270

''ملت اسلامیہ'' کے قیام کے بعد پہلا خطاب

شہیدوں کا گلشن سدا بہار رہے گا......! 273
ہمارے اپنوں نے ہمارے دشمن کو گلے لگا کر کیا پایا؟ 275
میری رہائی عدالت سے ہوئی تنقید کرنیوالے مباہلہ کریں! 276
''ملت اسلامیہ'' کے قیام کا سبب 277
موجودہ قومی اسمبلی میں ہماری پہلی دینی خدمت 279
اجارہ داروں کا سوقیانہ رویہ 280
متحدہ مجلس عمل کا اسمبلی میں پارلیمانی طرز عمل 281
مجلس عمل کے رویے پر ڈاکٹر عامر کا تبصرہ 284
جمالی کی حمایت کرنے پر اجارہ داروں کے تبصرے اور ان کا جواب 284
سیاسی حکمت عملی اختیار کرنے کا فائدہ 287
مجلسِ عمل نے کس کی جنگ لڑی؟...... 289
قوم ایل ایف او کیلئے نہیں شریعت بل کیلئے جانیں دے گی! 290
شریعت بل پیش کرنے پر اعتراض 290
آج عالم اسلام ایک مردِ بیمار بن چکا ہے 292
حکمت عملی اپنانے کی اشد ضرورت ہے 294
روافض کو گود میں بٹھانے والوں کا غلط استدلال 296
کیا عالمی حالات کی وجہ سے تکفیرِ شیعیت کا فتویٰ بدل گیا ہے؟...... 297
مصروفیاتِ زندگی کا ہجومِ بے کراں 300
صوبہ سرحد میں مجلسی حکومت کا سنہری کارنامہ 301
دشمنِ صحابہؓ کو کسی صورت معاف نہیں کروں گا 303

سرزمینِ طائف میں زندگی کا پہلا اور آخری خطاب

طائف کی یہ گلیاں قدم بوسِ پیغمبر ﷺ! 307
ہماری زندگیاں پُر صعوبت کیوں؟ 307
جغرافیائی سرحدوں کی اہمیت...... 308
سرحدوں پر محافظ کا کردار 309
سرزمین ہندوستان پر مجدد الف ثانیؒ کی محنت 311
علم حدیث پر مسلمانوں کی عظیم الشان محنت 312
مرزا قادیانی اور اس کا دعویٰ نبوت 314
علماءِ دین کا اصل منصب کیا ہے؟ 316
صحابہ کرامؓ سے دشمنی کا فتنہ 317
صحابہ کرامؓ کی دین میں اہمیت 317

CamScanner

صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی نبوت کے گواہ ہیں	318	قرآن نے صحابہ کرامؓ کو متقین قرار دیا	319
صحابیٔ رسول کی اقامتِ صلوٰۃ کا منظر	320	صحابہ کرامؓ کا انفاق فی سبیل اللہ اور جذبۂ اطاعت	321
چور سب سے پہلے چوکیدار پر حملہ کرتا ہے	323	ہم اللہ کے ہاں سرخرو ہونا چاہتے ہیں	324
داستانِ قید و بند کی ایک ادنیٰ سی جھلک	325	صحابہ کرامؓ ایمانیات میں شامل ہیں	327
پاکستان میں صحابہ کرامؓ کے خلاف تحریری مواد	329	چپ سادھ لینے سے نقصان کیا ہوگا؟	332
سیاسی پالیسی کی وضاحت	333		

دورۂ افریقہ سے واپسی پر پہلا خطاب

ہماری خواہش اور قدرت کے فیصلے	336	دنیا کے تین کناروں تک مشن کا پیغام پہنچ چکا ہے	337
مولانا علی میاں ندویؒ کی ترغیب	337	جنوبی افریقہ سے متعلق چند اہم معلومات	337
نیلسن منڈیلا کی شخصیت اور مسلمانوں سے اس کا رویہ	339	جنوبی افریقہ اور پاکستان کی جیلوں میں فرق	340
جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کی بود و باش	341	جنوبی افریقہ میں ایرانی رافضیوں کی فتنہ انگیزی	343
عراقی مسلمانوں کی نازک صورتحال	345	جنوبی افریقہ میں کیے گئے بیانات کا خلاصہ	347
صحابہ کرامؓ کے باہمی تعلقات اور رشتہ داریوں کی جھلک	348	صحابہ کرامؓ آپس میں شیر و شکر ہیں	350
بیعتِ رضوان اور شانِ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ	352		

شہزادۂ اہلسنت اظہار الحق شہیدؒ کے یوم شہادت پر خطاب

قربانی دینے والی قوم کبھی ختم نہیں ہوتی!	358	بریلویوں کی غوغہ آرائی کے جواب میں	359
تجدیدِ عہد	360	حق کہنے والوں کو ہر دور میں شرارتی کہا گیا	361
ہم امام اعظمؒ کی سنت کو زندہ کر رہے ہیں	362	امام مالکؒ پر ابتلاء و آزمائش	363
ہم امام مالکؒ کے راستے کے راہی ہیں	366	اعظم طارقؒ کے بارے میں حضورؐ کی ہدایت	367
حضور ﷺ کی زیارت کرنی ہے تو ہمارے راستے پر آؤ	368	اہل لوگوں کو آج بھی حضور ﷺ کے سلام آتے ہیں	369
قاصد کے ساتھ امام احمد بن حنبلؒ کا طرزِ عمل	369	ہمیں مردہ پرست نہیں، زندہ کا قدردان ہونا چاہیے	369
قاصد دوبارہ امام شافعیؒ کے دروازے پر	371	امام احمد بن حنبلؒ کے وجود پر کوڑوں کی ضربیں	371
اعظم طارقؒ امام احمد بن حنبلؒ کے نقشِ قدم پر	372	آصف زرداری سے زیادہ جیلیں دیکھی ہیں	374

CamScanner

جب مجھے ذبح کیا جا رہا تھا...... 375

صحابہ کرامؓ......قرآن کے آئینہ میں

محمد رسول اللہ ﷺ استاذ، صحابہ کرامؓ شاگرد ! 379
صحابہ کرامؓ نبوت اور امت کے درمیان کڑی ہیں 380
دشمن صحابہ کرامؓ کی حیثیت سمجھتا ہے دوست نہیں سمجھتا 381
مجلس عمل کی صحابہ کرامؓ کے خلاف مداہنت 382
اعظم طارق اور اس کی جماعت خدا کی تقسیم پر راضی 383
ہم صحابہؓ کے ناموس پر جان دے دیں گے ! 384
اللہ کے سوا کسی سے ڈرنا شرک اور کفر سمجھتا ہوں 384
دین صحابہؓ کا اور صحابہؓ پیغمبر ﷺ کے 385
جو صحابہؓ کا تابعدار نہیں وہ مسلمان نہیں 387
صحابہ اور ان کے دشمنوں کا قرآنی تقابل 388
صحابہ کرامؓ کے لئے خالق کا محبوبانہ انداز 390
شاید یہ میری زندگی کی آخری تقریر ہو! 391
صحابہ کرامؓ کی دوستی اور دشمنی صرف اللہ کے لئے! 392
صحابہؓ کے دلوں میں ایمان لکھ دیا گیا 392
صحابہ کرامؓ ایمان پر "فٹ" ہو گئے—— 393
وزینه فی قلوبکم کا لطیف ترجمہ 393
صحابہ کرامؓ کے بارے میں تین سو آیات فی البدیہہ پڑھ سکتا ہوں! 394
——زندگی کس موڑ پہ جا کر ختم ہو جائے! 395
صحابہ کرامؓ کے لئے تقویٰ لازم—— 395
صحابہ کرامؓ ہی اعزازِ صحابیت کے مستحق تھے 396
پیغمبر کو صحابہ کے لئے وقف ہونے کا حکم 397
صحابہ کرامؓ کے مصائب کی ایک جھلک 398
اعظم طارقؒ کا نعرہ "حسبُ اَبائی" 399
صحابہؓ کے ہاتھ خدا کے ہاتھ میں—— 400
صحابہ کرامؓ کی صفات قرآن کی زبان میں 401
ہم اس پل کی حفاظت کیلئے کٹ جائیں گے! 402
سوالوں کے جوابات 403

نفاذِ شریعت کانفرنس پشاور سے خطاب

ہمیں ہتھکڑیاں لگانے والے آج ملک بدر ہیں 407
سرحد حکومت نے شریعت بل منظور کر کے ہماری تائید کر دی 408
اسلام میں حاکم کے معنی بے لگام گھوڑا نہیں 409
اسلام کا نام لے کر استحصال کرنیوالوں کے خلاف ہیں 410
طالبان دور میں ہر شخص کی عزت محفوظ تھی 410
ہم نے کبھی پلاٹ اور پرمٹ کی سیاست نہیں کی 411
نفاذِ اسلام کیلئے اپنی صفوں سے صحابہ دشمنوں کو نکالنا ضروری ہے 411
ساجد نقوی کی شرانگیزی پر مجلس عمل خاموش کیوں؟ 412

دنیا بھر کے لیڈر صدیق اکبرؓ کی جوتی کے بھی برابر نہیں 413

ہمیں سارا دین صحابہ کرامؓ کے صدقے ملا 414

سرحد کی "اسلامی حکومت" مجھ پر پابندی لگاتی ہے، صحابہ دشمنوں پر کیوں نہیں لگاتی؟ 414

مجلس عمل نے شریعت بل کی حمایت کیوں نہیں کی؟ 416

صحابہ دشمنوں کے خلاف مقدمہ قائم کرنے کا مطالبہ 416

جامع مسجد حق نواز شہیدؒ جھنگ میں زندگی کا آخری خطاب

زندگی ناپائیدار ہے، نجانے کس موڑ پر ختم ہو جائے 419

کسی جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہے 421

مسیلمہ کذاب کے چند شعبدے 422

مرزا قادیانی اور عیسائی پادری کا قضیہ 424

شیطان بھی بعض لوگوں پر الہام کرتا ہے...... 425

مرزا قادیانی کی عبرتناک موت...... 427

محمدی بیگم اور اس کا ایمان وایقان 430

✿✿✿✿

الحیدری میڈیا

CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہدائے ناموس صحابہؓ فاونڈیشن

آج امیر عزیمت شہید ناموس صحابہؓ علامہ حق نواز جھنگوی، شہید ناموس صحابہؓ علامہ ایثار القاسمی، شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی، شہید ناموس صحابہؓ علامہ محمد اعظم طارق، شہید ناموس صحابہؓ علامہ محمد شعیب ندیم، شہزادہ اہلسنت صاحبزادہ اظہار الحق شہید، شہید ناموس صحابہؓ غازی حق نواز جھنگوی اور ایک ہزار سے زائد علماء کرام، نوجوانوں کی شہادت پر ہمیں فخر ہے کہ انہوں نے عظمت صحابہؓ کا پرچم تمام مصائب و مشکلات برداشت کرتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ دیکر بھی بلند رکھا۔

شہدائے ناموس صحابہؓ و اسیران ناموس صحابہؓ نے زندانوں کو آباد کر کے، ہتھکڑیاں، بیڑیاں پہن کر، دہشت گردی، قتل جیسے بے بنیاد مقدمات کو برداشت کر کے ختم نبوت کا تحفظ، قرآن کی عظمت، صحابہ کرامؓ کی ناموس کا تحفظ، اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے روحانی بیٹوں نے اپنی امی کے دوپٹے کی حفاظت کے لیئے اپنی جانیں قربان کر کے اہلسنت کے نوجوانوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کر کے عالم اسلام کو ایک بہت بڑے فتنے سے روشناس کرایا۔

شہدائے ناموس صحابہؓ ہمیں ایک مشن سونپ گئے ہیں اب اس کے حقیقی وارث وہ ہونگے جو ان شہید قائدین کے مشن کو آگے پھیلائیں گے۔ اور منبر و محراب سے اور قلم کے ذریعہ اصحاب رسول ﷺ کے دشمنوں کو بے نقاب کرتے ہوئے دشمنان صحابہؓ کے سرپرستوں کے غلبے کو سیاسی عمل کے ذریعے روند ڈالیں گے تا آنکہ عوامی اور آئینی قانونی سطح پر شہدائے ناموس صحابہؓ کا مشن کامیابی سے ہمکنار ہو سکے یہ شہید قائدین کا عمل اور آئندہ کا لائحہ عمل تھا۔ اب ہم پر پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں کہ ہم اپنے شہید قائدین کے مشن کو پورا کریں۔ ان کا پیغام اور مشن کو

گھر گھر پہنچائیں۔

شہید قائدین کی خواہشات کی تکمیل کے لئے اور قائدین کی تقاریر کی کیسٹوں کو عام کرنے اور یادگار تقاریر کو کتابی شکل میں شائع کر کے گھر گھر پہنچانے، قائدین کے افکار کو پمفلٹ اور کتابوں کی صورت میں شائع کرنے اور شہید ناموس صحابہؓ علامہ حق نواز جھنگوی کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے 1992ء میں "**مولانا حق نواز جھنگوی شہید**" **میموریل اکیڈمی**" قائم کی تھی۔ جس کے تحت لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مگر قتل کے ایک بے بنیاد مقدمہ میں سات سالہ اسارت کی بنا پر یہ کام مزید آگے نہ بڑھ سکا اب **بفضل تعالیٰ** وہ مقدمہ ختم ہو چکا ہے۔

بہت سے دوستوں کی خواہش، ان کے اصرار اور مشاورت سے قائدین شہدائے ناموس صحابہؓ کی تقاریر کو کیسٹوں، کتابوں اور پمفلٹوں کی شکل میں محفوظ کر کے نئی نسل کے استفادہ کے لئے اس قیمتی سرمایہ کو محفوظ کرنے کے لئے "**شہدائے ناموس صحابہؓ فاونڈیشن**" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

اگر آپ واقعی قائدین شہدائے ناموس صحابہؓ کے مشن اور پروگرام کو پھیلانا چاہتے ہیں تو **شہدائے ناموس صحابہؓ فاونڈیشن** سے تعاون کریں۔ اس کے لٹریچر کی تمام آمدن مزید لٹریچر کی تیاری و طباعت پر خرچ کی جائے گی۔ دعوت و تبلیغ کا اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے ان کتب اور پمفلٹوں کو خود پڑھیں اور احباب کو پڑھائیں۔

شہدائے ناموس صحابہؓ کے مشن اور پروگرام سے محبت رکھنے والے حضرات کے عطیات "**شہدائے ناموس صحابہؓ فاونڈیشن**" کی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہونگے ایسے عطیات سے استفادہ کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

☆......عطیہ دینے والے مخیّر حضرات کی خواہش کے مطابق قائدین شہدائے ناموس صحابہؓ کی کسی خاص تقریر کی کیسٹ یا کتابچہ کی صورت میں طباعت کروا کر مفت تقسیم کرنا۔

☆ قائدین شہدائے ناموس صحابہؓ کی خاص تقریر کے کتابچے زیادہ خرید کر اہل علم احباب وطلباء میں تقسیم کرنا۔

مخیّر حضرات چاہیں تو یہ کام **شہدائے ناموس صحابہؓ فاونڈیشن** کے سپرد بھی کر سکتے ہیں۔

آپکی دعاؤں اور پر خلوص تعاون کا خواہشمند

محمود اقبال

چیئرمین

شہدائے ناموس صحابہؓ فاونڈیشن

Ph: 0696-49215

Mobile: 0303-6696529

برائے رابطہ

محمود اقبال

طاہر کالونی حاصل پور شہر ضلع بہاول پور

Ph: 0696-49215

Mobile: 0303-6696529

CamScanner

انتہائی قابل غور

کتاب وہی ہوتی ہے جس میں علم کے موتی ہوں۔۔۔۔روشنی کے چراغ ہوں ہدایت و حریت کے راستہ کے مسافروں کے لیے جو کتابیں ''نور بصیرت'' کا سامان کرتی ہیں ان پر جھکے جھکے تو ساری عمر گزر جایا کرتی ہے۔

شہید ناموس صحابہؓ علامہ محمد اعظم طارقؒ کی تقاریر کا مجموعہ ''خطبات اعظم'' ایک نئے طرز احساس سے عبارت ایک انقلابی تالیف ہے علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ نے جس انداز سے زندگی بسر کی ہے اور ایک مشن کو زندگی کا مقصد بنا کر اس کے لیے جو قربانیاں دی ہیں وہ بلاشبہ عزیمت و استقامت کی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔ ہر باطل کو للکارنے والا۔۔۔ ہر حق کا بے لوث ساتھ نبھانے والا۔۔۔گولی، گالی اور زخموں سے نہ ڈرنے والا۔۔۔جیلوں عقوبت خانوں اور تھانوں سے نہ گھبرانے والا۔۔۔۔ حضرات صحابہ کرامؓ کے عشق میں ڈوب جانے والا۔۔۔۔ امی عائشہ کی والہانہ صدائے لگانے والا۔۔۔اب اس دنیا میں کسی کو ہنستا، بولتا، گرجتا، برستا نظر نہیں آئے گا۔ ہاں جلسے تو ہوتے رہیں گے اللہ تعالیٰ امت میں خطباء پیدا فرماتا رہے گا مگر سر سے لے کر پاؤں تک زخموں سے چور وہ دیوانہ اب جلسوں کا اختتام نہیں بن سکے گا۔۔۔اسمبلی کے اجلاس ہوتے رہیں گے اہل حق وہاں بھی ذمہ داری نبھاتے رہیں گے مگر اسمبلی کے در و دیوار تصنع اور مصلحت سے پاک ایک للکار اب شاید کبھی نہ سن سکیں گے

علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کی یاد ہماری زندگی ہے ان کا ذکر ہمارے قلب و جان کے لیے پیغام راحت و سکون ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہئے کہ وہ جن راہوں کے راہی تھے ہم انہی راستوں پر چل رہے ہیں۔ یا کہیں ان سے بھٹک رہے ہیں۔۔۔انہوں نے جن اصولوں کو حاصل حیات جانا وہ

CS CamScanner

ہمارے لیے کوئی اہمیت رکھتے ہیں یا نہیں۔۔۔؟ انہوں نے اپنے مقصد کے حصول کے لیے جو طریقہ کار اختیار کیا آیا ہم ان کے مقصد کو پیش نظر رکھے ہوئے ہیں اور اس تک رسائی کے لیے انہی کے قائم کردہ طریقوں پر عامل ہیں یا کہیں گڑبڑ ہو رہی ہے۔ ہم علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کی یاد کا عائزہ گفتار سے کردار تک وسیع کرتے ہیں یا نہیں۔

میرے ساتھیو!

زندہ قوموں، بیزار جماعتوں اور نظریاتی و مشنری تنظیموں میں کبھی شخصیات کی بنیاد پر نہیں سوچا جاتا بلکہ نظریاتی کارکن ہمیشہ کاز اور مشن کو سامنے رکھتے ہیں علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اپنی جان کی قربانی کرسی کے حصول، جاہ و منفعت کی طلب یا کسی ذاتی مفاد کے لالچ کے لیے نہیں دی بلکہ ان کا مقصد دشمنان صحابہؓ کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا کر نظام خلافت راشدہ کے احیاء کی شکل میں غلبہ اسلام کی جدوجہد کو کامیاب کرنا ہے ان کی اس عظیم قربانی کے بعد ہم نئے عزم جواں ولولے اور بلند حوصلے کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور دنیا کفر کو بتا دیں کہ اصحابؓ رسولؐ کے پرستار جھنگویؒ، قاسمیؒ، فاروقیؒ اور اعظم طارق شہیدؒ کے روحانی بیٹے اور اسلام کے شیر زندہ ہیں۔

بدقسمتی سے ہم نے شہید قائدین کے ارشادات کو حرز جاں نہ بنایا ان کے متعین کردہ راستے پر چلنے میں کوتاہی دکھائی انہوں نے تحریک کے لیے جو اصول مقرر کئے تھے وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ ورنہ ہم پریشان حالیوں کا شکار نہ ہوتے۔

ہم میں جرأت بھی ہے اور نصرت پرواز بھی ہے
ہم فلک بوس چٹانوں پر نظر رکھتے ہیں

اپنا انداز نرالا ہے کہ بیٹھے بیٹھے
سب پرندوں کی اڑانوں پر نظر رکھتے ہیں

یقین رکھئے!

انشاءاللہ العزیز شہداء ناموس کا عظیم مشن پایہ تکمیل تک پہنچ کر رہے گا۔ آپ کی ہمت نہیں ٹوٹنی چاہئے۔۔۔ آپ کا عزم نہیں ٹوٹنا چاہئے۔۔۔۔ آپ کا حوصلہ نہیں ٹوٹنا چاہئے۔

مجھے امید ہے کہ علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کی ان تقاریر کو تاریخی پس منظر میں غصہ تھوک کر دیکھیں اور پڑھیں گے۔ پڑھنے کے بعد اگر آپ نے ٹھنڈے دل و دماغ سے ان باتوں پر غور کیا تو یقیناً آپ شہیدؒ قائد کا مشن، مؤقف اور پروگرام سمجھ جائیں گے اور پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کے عملی نفاذ کی جدوجہد میں ہمارا ساتھ دیں گے۔

اپنے کردار کی عظمت کو رسوا نہ کیا ہم نے
دھوکے تو بہت کھائے مگر دھوکہ نہ دیا ہم نے
آرزو ہی کافی نہیں مقصد کو پانے کے لیے
جستجو بھی چاہئے طوفان پہ چھانے کے لیے

حلقہ احباب و قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ میں نے کوشش کی ہے کہ اس پہلی جلد میں وہ تمام موضوع جمع کر دوں جس کو پڑھنے کے بعد آپ آسانی سے علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کا مؤقف اور پروگرام سمجھ سکیں۔ اس میں فنی تکنیکی غلطی تو ہو سکتی ہے۔ مگر نیت کی غلطی اس میں شامل نہیں ہے۔ اس سے یقیناً نفع عام اور اصلاح و تبلیغ کی غرض سے بھرپور استفادہ حاصل کیا جاتا رہے گا۔ انشاء

CamScanner

اللہ یہ مجموعہ تقاریر خطباء و آئمہ اور تبلیغی و مطالعاتی اور اصلاحی ذوق رکھنے والے احباب کے لیے تحفہ گراں ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے اس تالیف کے ذریعہ مسلمانوں میں بیداری کی لہر دوڑا دے۔

منافقت، سبائیت، رافضیت کی اڑائی ہوئی گرد سے پورا معاشرہ ایک کثیف غبار کی زد میں ہے۔ ''خطبات اعظم'' اس دور میں فکر و احساس کا سورج ہے۔۔۔۔کرن کرن سورج۔

ہم تاریکی کے صحرا میں فانوس جلاتے آئے ہیں
ہم کانٹوں پر رکھ کر قدم گلزار کھلاتے آئے ہیں

آپ کی دعاؤں اور پرخلوص تعاون کا خواہش مند

محمود اقبال

چیئر مین

شہدائے ناموس صحابہؓ فاؤنڈیشن

فون: (0696)49215

موبائل: 0303-6696529

تقریظ

قائد اہلسنت علامہ محمد احمد لدھیانوی آف کمالیہ

زبان سے نکلنے والی بات جب نوک قلم پر آتی ہے تو قرطاس کے سینے پر رہتی دنیا تک محفوظ ہو جاتی ہے۔

میرے سامنے اس وقت شہید ملت اسلامیہ علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کی تقریروں کا مسودہ ہے جس پر میرے بھائی، عظیم صحافی اور قلم کار ناموس صحابہؓ کے لیے 7 سال تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے نغمہ ہائے حریت گانے والے **جناب محمود اقبال صاحب** کی محنت ہے انہوں نے ملک بھر میں ہونے والی تاریخی تقریروں کو جمع کر کے اسے ایک کتابی شکل دے کر رہتی دنیا تک مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی آواز کو محفوظ کر دیا ہے۔ یہ کتاب عوام اہلسنت کے لیے ایک تاریخی دستاویز ہے اور نوجوانان اہلسنت کے لیے ایک نایاب تحفہ ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے نام اور کام سے ہر ذی شعور اور عقل مند شخص واقف ہے۔ مولانا اپنی ذات میں ایک انجمن تھے ان کا کردار تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ حکمرانوں کے ایوانوں میں گونجنے والی آواز ان کی استقامت و ہمت پر ہمیشہ گواہ رہے گی۔ یوں تو مولانا اعظم طارق شہیدؒ میرے قائد اور محسن تھے اور میری آئیڈیل شخصیت تھے میں ان سے ہمیشہ پیار کرتا اور عقیدت رکھتا تھا۔ مگر مجھے ان کے ساتھ راولپنڈی اڈیالہ جیل میں قید تنہائی میں وقت گذارنے پر بہت کچھ دیکھنے اور سننے کو ملا۔

دنیا میں ہر انسان سے محبت کرنے والے اور عداوت رکھنے والے اشخاص موجود ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے مولانا شہیدؒ کو میرے بارے غلط بیانی سے کام لے کر غلط معلومات دی ہوئی تھی جب میں

نے ان کے ساتھ نظر بندی کے ایام گزارے تو حضرت نے مجھے فرمایا کہ اچھا ہوا آپ سے ملاقات جیل میں ہوگئی۔ جو لوگوں نے مجھے کہا ہوا تھا میں نے آپ کو اس کے برعکس پایا ہے اور اب میں آپ سے مکمل طور پر مطمئن ہوں اور مجھے فرمانے لگے کہ جیل سے باہر تو مصروفیات کی وجہ سے صحیح حالات کا علم نہیں ہو سکتا۔ ذمہ داروں کو ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے کے لیے جیل میں وقت گزارنا چاہیے۔ میں نے جیل میں ساتھ رہ کر انہیں صرف عظیم ہی نہیں بلکہ عظیم تر پایا۔ وہ ہر طرح بڑے تھے۔ ان کی سوچ فکر و نظر ہم سب سے بڑی تھی۔ ان کی شہادت کے بعد جب مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی تمام تر ذمہ داریوں کا بوجھ میرے ناتواں کندھوں پر آیا ہے تو اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ وہ کس طرح ان تمام ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھاتے تھے۔ ان کی یہ کتاب جس کو **جناب محمود اقبال صاحب** نے محنت سے ترتیب دیا ہے اور مکتبہ خلافت راشدہ نے شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ تحریک مدح صحابہؓ پر اہلسنت کی رہنما ثابت ہوگی اور مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی زندگی، ان کی محنت، ہمت اور کاز کے لیے شب و روز صرف کرنے پر عینی شاہد ہوگی۔ میں اس کتاب کے حوالہ سے اپنے تمام ساتھیوں سے یہ گذارش کروں گا کہ وہ اس کتاب کو صرف پڑھنا نہیں بلکہ بار بار پڑھ کر مولانا شہیدؒ کی باتوں کو دل کی ڈائری پر نوٹ کر کے اس کو مزید آگے بڑھانا ہے اور نسل نو کے لیے ایک امید کی کرن بنانا ہے۔ مجھے اس کتاب کی اشاعت پر انتہائی خوشی ہے۔ **جناب محمود اقبال صاحب** نے قائدین کی تقاریر کا انسان کی ذہنی اور فکری تربیت کے لیے کتابچے بھی ترتیب دیے ہیں مگر کتاب خطبات اعظمؒ ان کی محنت اور مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے محبت اور تعلق پر دلالت کرتی ہے۔

والسلام:۔ **محمد احمد لدھیانوی آف کمالیہ**

CamScanner

نقش خیال

ترجمان اہلسنت مولانا عبدالخالق رحمانی خطیب اعظم آف کبیر والہ

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو قوت گویائی اور قوت سماعت سے نوازا ہے۔ بعض انسانوں میں ایسی خداداد صلاحیتیں پائی جاتی ہیں کہ وہ بات کو سمجھانے کا ایسا ملکہ اور فن رکھتے ہیں کہ وہ گفتگو لوگوں کے کانوں میں نہ صرف رس گھول رہی ہوتی ہے بلکہ انسانوں کے دلوں میں اپنا محل بنا کر ٹھکانہ بنا لیتی ہے۔ خطابت کے حوالہ سے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نام سرفہرست آتا ہے کہ جب وہ بول رہے ہوتے تھے اپنے پرائے سب ان کے خطیبانہ انداز سے لطف اندوز ہو کر ساری رات ایک پاؤں پر کھڑے رہتے پتہ بھی نہ چلتا کہ مسجدوں کے میناروں سے صدائے اذان بلند ہو جاتی۔ کچھ ایسا ہی ماحول ماضی قریب میں ہم نے تحریک مدح صحابہ کے علمبرداروں اور قائدین اہلسنت علامہ حق نواز شہیدؒ سے مولانا اعظم طارق شہیدؒ تک کے خطیبوں کی تقریروں میں دیکھا رات ڈھل جاتی انسانون کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہر طرف بکھرا۔ ایسا محو سماعت ہوتا کہ سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جلسہ میں ہونے والی گفتگو آڈیو۔ وڈیو کے ذریعے پوری دنیا میں دیکھی اور سنی جاتی ہے اس دور جدید نے دنیا کو گلوبل ویلج بنا کر رکھ دیا پوری دنیا ایک کمپیوٹر کے ڈبے میں بند نظر آتی ہے۔ مگر تاریخ انسانی میں انسانوں کی رہنمائی قرطاس وقلم کے ذریعے کر یدا جو پوری دنیا کے انسانوں کے لیے تاریخی دستاویز بن کر رہبر و رہنما ثابت ہوا۔ میرے سامنے اس وقت خطابت اعظمؒ کا مسودہ ہے چیدہ چیدہ اس کو پڑھا اس مسودہ میں ہر تقریر تاریخی پائی جو کہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے ملک کے مختلف مقامات پر کیں ان کا انتخاب کر کے کتابی شکل دی گئی میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام صدقہ جاریہ ہے اور رہتی دنیا تک یہ ایک دستاویز محفوظ کر دی گئی ہے۔ یہ کام

CamScanner

ہمارے بہت ہی اچھے دوست، عظیم صحافی و سکالر قلم کے شاہسوار ادیب و مدیر نظریات و عقائد پر ڈٹ کر 7 سال تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے علامہ حق نواز شہیدؒ سے لے کر مولانا اعظم طارق شہیدؒ تک قائدین کے معتمد ترین ساتھی **جناب محمود اقبال صاحب** نے سرانجام دیا ہے۔ پہلے بھی کئی کتابیں ان کے قلم سے تحریر شدہ دیکھیں ہیں۔ قائدین کی تقاریر کا مجموعہ ان کا مرتب کردہ دیکھا۔ پمفلٹ، کتابچے خوبصورت اور دیدہ زیب ترتیب دیے ہوئے دیکھے، پڑھے مگر یہ کتاب خطبات اعظمؒ ان کی محنت کا نچوڑ ہے وہ منتخب تقاریر جن کی آڈیو کیسٹیں ہر جگہ دستیاب نہیں ہوتی۔ انہوں نے محنت شاقہ سے جمع کر کے کتابی شکل میں ان کو ترتیب دیا ہے۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اس صدی کے عظیم قائد اور پر جوش پر خلوص خطیب اور باصلاحیت پارلیمنٹرین معاملہ فہم، خداداد صلاحیتوں سے نوازے ہوئے مدیر۔۔۔۔ صبر و استقلال، ہمت و جرأت کے کوہ گراں کے طور پر جانے پہچانے جاتے تھے۔ ان کی گفتگو جس طرح ممبر و محراب سے آوازِ حق بن کر گونجتی تھی۔ اسی طرح پاکستان کے قانون ساز ادارہ قومی اسمبلی میں بھی بے دھڑک گونجتی تھی ان کی آواز نے کروڑوں انسانوں کو گرویدہ کر لیا۔ نوجوان ان کی آواز پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو جاتے۔ لاکھوں انسان ان کے مرید اور مدح سراں نظر آتے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے محبت و پیار صرف ان کی حق گوئی اور جرأت و عزیمت کی وجہ سے تھا۔ یوں تو ان کی ہر تقریر دل پسند ہوتی مگر انہوں نے زندگی کے آخری چند دنوں میں عظمت صحابہؓ پر جو تقریریں کیں وہ انتہائی مؤثر اور معلوماتی ہیں۔ مکتبہ خلافت راشدہ نے پہلے کتابچوں کی شکل میں چند تقریریں قلم بند کیں مگر اب تقریروں کا مجموعہ خطبات اعظمؒ کے نام سے جو تیار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ امت مسلمہ کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے

CamScanner

ہماری آنے والی نسلیں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی جرأت مندانہ گفتگو سے متعارف رہیں گی۔ آواز کو آڈیو کیسٹ میں یا شکل و آواز کو ویڈیو کیسٹ میں بند کرنا آسان کام ہے وہ کام جدید آلات اور مشینری سے لیا جاتا ہے مگر ایک آواز کو نوک قلم پر لا کر کاغذ کے سینے پر پیوندکاری کر کے اسے دستاویزی شکل میں لانا یہ انتہائی مشکل اور محنت والا کام ہے۔ **جناب محمود اقبال صاحب** نے یہ کام کر کے امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا ہے اور تحریک مدحِ صحابہؓ کی تحریک کو جلا بخشی ہے۔ یہ ان کی کاوش رہتی دنیا تک صدقہ جاریہ بنی رہے گی۔ مجھے انہوں نے چند حروف لکھنے کے لیے کہا تو میں نے کہا کہ قلم کو ہاتھ میں لے کر اسے کاغذ پر گھمانا تو سب کو آتا ہے مگر اس سے خوبصورت حروف کا ذخیرہ لا کر اسے ایک گلدستہ کی شکل میں لانا یہ ہر آدمی کا کام نہیں۔" اور میں کمالِ قلم کے فن سے ناآشنا ہوں۔ چند حروف کتاب کے تعارف کے لیے لکھے ہیں۔ اللہ میرے حروف قبول فرمائیں۔ اور مولانا شہیدؒ کی حق گوئی کو قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنائیں اور ہمیں ان کے مشن اور نظریات پر آخری دم تک استقامت اور خلوص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں! آمین۔

والسلام

مولانا عبدالخالق رحمانی

خطیب اعظم کبیروالا

تقریظ

اسیر ناموس صحابہؓ علامہ عبدالغفور ندیم خطیب جامع مسجد صدیق اکبرؓ چورنگی نارتھ کراچی

خطابت ایسا فن ہے جس کے ذریعے انسان اپنا ما فی الضمیر احسن انداز میں عوام کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔ اللہ رب العزت جس کو چاہتا ہے یہ عظیم نعمت عطا کردیتا ہے۔ پھر اس نعمت سے کوئی تو سیاسی، گروہی، لسانی اور دیگر دینوی مفادات کے حصول کی جدوجہد کرتا ہے اور کوئی خوش نصیب اس نعمت خداوندی کو دین کی اشاعت اور احقاق حق وابطال باطل کا ذریعہ سمجھتے ہوئے دنیا وآخرت کی سرفرازیاں سمیٹ لیتا ہے۔

شہید ناموسِ صحابہؓ حضرت علامہ محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جن کو فن خطابت خداوند عالم نے خصوصی طور پر ودیعت کردیا تھا جبکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تحصیل علم سے فراغت کے بعد ان کی ابتدائی زمانہ کی تقاریر میں وہ زور بیان اور خطابت کی خصوصیات ناپید ہوتی تھیں جو ایک اچھے خطیب میں ہونی چاہئیں۔ لیکن ان کی خطابت میں حسن اور نکھار اس وقت آیا جب انہیں مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے بعد سپاہ صحابہؓ پاکستان کا نائب سرپرست منتخب کیا گیا۔ نائب سرپرست بننے کے بعد ان کی خطابت میں ایک نیا جوش وولولہ اور ایسا اچھوتا انداز سامنے آیا کہ جو لوگ پہلے ان کے بیانات میں بوریت محسوس کرتے تھے اب ایک تجربہ کار اور منجھے ہوئے خطیب کی حیثیت سے ان کی تقاریر میں ایک نیا لطف اور کیف محسوس کرنے لگے بلکہ ملک کے نامور خطباء ان کی تقاریر میں خصوصی دلچسپی لینے لگے۔

حضرت والا شہیدؒ کی زندگی کی آخری تقاریر ہے تو ان کی شخصیت اور بھی نکھر کر سامنے آتی۔ ان کی وہ تقاریر علم و تحقیق کا حسین مرقع ہیں۔ جس میں فن خطابت کی شعلہ بیانیاں بھی ہیں اور تحقیق و جستجو کی گوہر افشانیاں بھی۔ جس میں مرمریں شوخیاں بھی ہیں اور بادِ نسیم کی لطافتیں بھی۔ جس میں ندیا کی سی روانی بھی ہے اور سمندروں جیسا تلاطم و تموج بھی۔ جس میں پہاڑوں جیسا ٹھہراؤ بھی ہے اور بادلوں جیسی گھن گرج بھی جس میں دلائل و براہین کا گنجینہ بھی ہے اور علم و معرفت کا خزینہ بھی۔ جس میں گلوں کی سی تازگی بھی ہے اور کردار کی پختگی بھی۔

برادر مکرم **جناب محمود اقبال صاحب**، جو سپاہ صحابہؓ تحریک کے تحریکی ہم سفر ہیں اور اس تحریک سے والہانہ عقیدت و وابستگی کے جرم میں زندگی کے ساڑھے سات سال حکمرانوں کے جور و ستم کے نتیجے میں قید و قفس کی نذر کر چکے ہیں۔ شہید ملت اسلامیہ حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے خطبات کا ایک حسین مرقع آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ جسے دیکھ کر عوام اہل سنت کو بالعموم اور تحریکی سفر میں ان کے ساتھ چلنے والے شاہرہ جھنگوی کے ہم سفروں کو بالخصوص قلبی مسرت ہوگی۔

دعا ہے کہ خدائے لم یزل برادر **جناب محمود اقبال صاحب** کی اس کاوش کو نفع خلائق بناتے ہوئے اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

علامہ عبدالغفور ندیم

کراچی

CS CamScanner

حرفِ سعد

مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی، مدیر مجلہ الھدیٰ خیر پور سندھ

بعض خوش خیال لوگ شہرت کے متلاشی ہوتے ہیں اور اس کے حصول کے لیے عجیب و غریب حرکتیں کرتے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ انہیں شہرت تو مل جاتی ہے مگر اس میں نیک نامی کا کوئی دخل نہیں ہوتا اور اس قدر مختصر ہوتی ہے کہ جیسے ہی اس طالب شہرت کی زندگی کا چراغ بجھا، اس ہرجائی معشوقہ نے بھی اپنی پوشاک بدلی اور چوکڑیاں بھرتی ہوئی کسی دوسرے طالب شوریدہ سر کے ہاں جا دھمکی۔

اس کے برعکس بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شہرت از خود ان کی چوکھٹ پہ سجدہ ریز ہوتی ہے۔ وہ اس سے بے اعتنائی برتتے ہیں۔ لیکن وہ ان کے دامن سے چمٹ جاتی ہے۔ وہ اس سے دامن کش ہونا چاہتے ہیں تو یہ ان کے سر کا تاج بن جاتی ہے۔ یہ شہرت چونکہ جادہ حق پر استقامت کے ساتھ چلتے جانے کی بناء پر قدرت کی طرف سے بطور اکرام عطیہ کی جاتی ہے تو یہ خود بے حد مستقیم ہوتی ہے۔ پھر اس میں عزت و عظمت بھی ہوتی ہے اور جاہ و وقار بھی، یوں سمجھئے کہ قدرت ایسے اشخاص پر نہ صرف مہربان ہوتی ہے بلکہ معاملہ محبّ و محبوب کا سا ہو جاتا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق:

اذا حب اللہ العبد قال لجبریل انی احب فلانا فاحبه فیحبه جبریل و ینادی جبریل فی اھل السماء ان اللہ قد احب فلانا فاحبوه فیحبه اھل السماء ثم یضع له القبول فی الارض۔ (رواہ احمد)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام
سے فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت رکھو۔
پس جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جبریلؑ اعلان کرتے ہیں کہ
اے آسمان والو! فلاں بندہ اللہ کا محبوب ہے، چنانچہ تمام آسمانی مخلوقات بھی اس
سے محبت کرنے لگتی ہیں۔ پھر جب آسمان پر اس کی محبوبیت کا اعلان ہو جاتا ہے
تو زمین والوں کے دل بھی اس کی محبت کے لیے کھل جاتے ہیں۔ چنانچہ اسے
مقبولیت عام اور محبوبیت دوام حاصل ہو جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامیانِ پاکستان کے محبوب دینی قائد مولانا محمد اعظم طارق شہید (نور اللہ مرقدہ و طیب اللہ اثارہ، فی دار السلام) کو اللہ نے ان کی بے مثال حق پرستی، جاں سپاری اور ایک خالصتاً دینی نظریے پر سالہا سال کے شب و روز کی محنت شاقہ اور جہدِ مسلسل، نیز مصائب و آلام اور طوفانِ حوادث میں کوہ ہمالیہ کی طرح جم کر کھڑے ہو جانے اور دشمنانانِ دین کے تمام اوچھے وار اپنے سینے پر سہہ لینے کی بناء پر جو محبوبیت عطا فرمائی، ان کے ہم عصر دینی قائدین، علماء اور زعماء میں من حیث المجموع بھی اس کا دور دور تک کوئی نشان نہیں۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں!

آج عظمت و عزیمت کا وہ کوہ گراں جھنگ کے دینی مدرسہ جامعہ محمودیہ کے ایک گوشے میں اپنے دیگر پیش رو قافلہ سالاروں کے پہلو میں آسودہ خواب ہے۔ مگر اس کے نام کا ڈنکا اللہ کی اس

CamScanner

سرزمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک بج رہا ہے۔علماء متقین اور صلحاء ومجاہدین کے دل ان کی جدائی کے صدمے سے مجروح ہیں، ذکر اللہ سے تر رہنے والی بے شمار زبانیں ان کے حق میں رفع درجات کی دعائیں کرتی ہیں اور ہزاروں پرعزم نوجوان اپنے آپ کو ان کے نظریے کی اشاعت کے لیے وقف کر چکے ہیں۔انہی دیوانگانِ عشق میں ایک معتبر اور باوقار نام **جناب محمود اقبال صاحب** کا بھی ہے۔

جنابؔ محمود اقبال صاحب اسی قافلہ حق کا عظیم راہرو ہے۔جس کی قیادت دینداروں اور غیر تمندوں کے قائد، امیر عزیمت مولانا حق نواز شہیدؒ نے کی۔جس کی آواز کو اقتدار کے ایوانوں میں پہنچانے کا پہلا شرف ۲۶ سالہ شیر دل ایثار القاسمی شہیدؒ کو نصیب ہوا، جس کے پیغام کو عالمی سطح تک پہنچانے میں وقت کے عظیم خطیب مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے اپنی تگ وتاز نچھاور کی اور جس کی قانونی جنگ لڑنے کا حق اعظم طارق شہیدؒ نے اپنی جان پر کھیل کر ادا کیا۔

جناب محمود اقبال صاحب اس کاروانِ عزیمت کی ۱۸ سالہ تاریخ کے ہر دور میں انمول رہا ہے۔اس شخص نے اپنی بھرپور جوانی کے سات قیمتی سال، وطن عزیز کے نظام عدل کے چرنوں پر بطور خراج نچھاور کیے اور ازدواجی زندگی کی بالکل ابتدائی راتوں سے جیل کی کال کوٹھڑیوں کو آباد کیا ہے۔جب وہ جیل میں گیا تو سپاہ صحابہ پنجاب کا جنرل سیکرٹری اور اپنے قائدین کا معتمد خصوصی ہونے کے علاوہ بہت اچھے مقرر اور صاحب قلم کے اوصاف سے متصف تھا۔کوٹ لکھپت جیل میں شب دیجور کی گرہیں کھولتے ہوئے سالوں تک اسے اپنے قائدین کی رفاقت میسر رہی۔کارکن اسے یاد کرتے اور آہیں بھرتے رہے۔اس کا معصوم بچہ، جو اس کے جیل جانے کے کچھ عرصہ بعد پیدا ہوا تھا، اپنے ابو کا چہرہ

دیکھنے کو ترستا رہا، اور اس کی پاکباز دلہن اپنے آنسو ضبط کرتی اور دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ، اپنے سرتاج کی صحت و سلامتی کے ساتھ واپس آنے کی دعائیں مانگتی رہی، جس شخص کو سات سال بغیر کسی جرم کے جیل کی کال کوٹھریوں میں گزارنے پڑے، اسے خود اور اس کے متعلقین کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہو گا، اس کا تصور بھی محال ہے۔ پھر اس کے اخلاص عمل کا اندازہ کیجئے کہ جونہی وہ جیل سے باہر آیا، انہیں راستوں پر دوبارہ چل نکلا! بلاشبہ حقانی تحریکیں ایسے ہی کارکنوں کے اخلاص کی بدولت چلتی، پھولتی، پھلتی اور پروان چڑھتی ہیں۔

اب پھر **جناب محمود اقبال صاحب** اپنے مشن کی تکمیل کے تحریری سفر پر رواں دواں ہیں۔ اس کا واضح ثبوت "خطبات اعظمؒ" کی جلد اول ہے۔ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اسے ترتیب اور تدوین کے علاوہ نہایت احسن انداز سے طباعت کے مراحل سے گزار کر آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی یہ یادگار تقاریر ان شاء اللہ آپ کے ولولوں کو بیدار کریں گی۔ اللہ تعالیٰ **جناب محمود اقبال صاحب** کی محنت کو شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

مدیر، مجلہ الہدیٰ، خیر پور سندھ

CamScanner

پیش لفظ

جب مصائب کی بات چلتی ہے، جب مشکلوں کی داستان سنائی جاتی ہے جب ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں بیڑیاں ہونے کے باوجود لبوں پر خدائے ذوالجلال کی وحدانیت کے ترانے رقص آمیز ہوتے ہیں۔ تب تاریخ اپنی آغوش میں جلی اور سنہری لفظوں میں ایسے برگزیدہ بندوں کے تذکرے کرکے ناز کرتی ہے۔ جنہوں نے راہ حق کے پرخار راستوں پر چل کر بھی آبلہ پاء اور رستے زخموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی داستان عزیمت رقم کی۔

شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا اعظم طارق نور اللہ مرقدہ بھی کچھ ایسی ہی راہوں کا مسافر تھا جس کا اس قافلہ حق وصداقت کے ساتھ مربوط تعلق تھا جن کے دیوانہ وار نعروں کی گونج اس وقت بھی کفر کے ایوانوں میں زلزلہ بپا کئے ہوئے ہے۔ انہیں آلام ومصائب کے ایک نئے اور نسبتاً خوفناک تر مرحلے سے دوچار ہونا پڑا جس کی نظر قرنِ اول کے علاوہ بمشکل ملے گی۔ مخالفت کے ان مراحل میں انہیں وہ سب کچھ پیش آیا جو اس راہ میں اہل ایمان کو ہمیشہ آتا رہا ہے۔ جوں جوں آپ جوان ہوتے گئے آپ کا نقش جواں ہوتا گیا۔ آپ پورے جوبن پر تھے خدا معلوم کتنے مقدمے قائم ہوئے، کتنی مرتبہ جیل گئے لیکن راستے سے نہیں ہٹے۔۔۔۔ دبے نہیں۔۔۔۔ جھکے نہیں اور بکے نہیں۔

علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ نے پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں بھی خطابت کے جوہر دکھائے یہ ایوان مسجد کے محراب ومنبر، چوکوں اور پارکوں میں خطاب سے مختلف ہے۔ آپ کا کمال یہ ہے کہ آپ نے اس فرق کو نگاہ سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ نے جس انداز میں اہلسنت کی ترجمانی کی وہ بلاشبہ ان کی ذات کا حصہ ہے آپ کے انداز بیان سے پوری

اسمبلی میں سناٹا طاری ہو جاتا، آپ نے اسمبلی کے تمام اجلاسوں میں جس جرأت کا مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے، آپ نے قومی اسمبلی میں شہری مسائل سے لے کر بین الاقوامی مسائل پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے نہایت احسن انداز میں اپنا مشن اور مؤقف واضح کیا۔ 3 مئی 1992ء کو جب آپ نے پہلی بار قومی اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے حلف اٹھایا تو آپ نے واضح طور پر کہا کہ میں پاکستان کے اس آئین کی پابندی اور پاسداری کرونگا جو "قرآن وسنت" کے مطابق ہوگا۔

علامہ ایثار القاسمی ایم این اے شہیدؒ کی شہادت کے بعد حکمرانوں نے سوا سال تک اس خوف سے انتخاب نہ کروائے کہ مشن جھنگوی شہیدؒ کا کوئی ترجمان اسمبلی میں نہ پہنچ سکے۔ 4 مارچ 1992ء کو الیکشن کا اعلان کرتے ہی حکومت تمام وسائل لے کر میدان میں اتر آئی۔ جھنگ کے بہت بڑے سرمایہ دار شیخ محمد یوسف کو حکومتی امیدوار بنا دیا۔ اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے وزیروں کی ایک ٹیم جھنگ آکر بیٹھ گئی کروڑوں روپے کی ترقیاتی سکیموں کا اعلان کیا گیا۔ نوکریوں کا لالچ دیا گیا۔ روپیہ پانی کی طرح تقسیم کیا گیا۔ ان تمام اوچھے ہتھکنڈوں کے بعد علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کی الیکشن کمپین کے انچارج جناب محمد یوسف مجاہد کو گرفتار کر کے ظلم وتشدد کا بازار گرم کر دیا گیا۔ تو راقم (محمود اقبال) کو علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کی الیکشن کمپین کا انچارج بنا دیا گیا۔ پھر دس اکتوبر 2002ء میں جب علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ میانوالی جیل میں نظر بند تھے تو جیل میں بیٹھ کر انہوں نے راقم (محمود اقبال) کو اپنی الیکشن کمپین کا انچارج بنایا جو مجھ پر ان کے بھرپور اعتماد کی زندہ مثال ہے۔ علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ ہمیشہ مجھے اپنا قابل فخر ساتھی قرار دیتے تھے۔ یہ دونوں الیکشن اپنے اپنے انداز میں مختلف تھے۔ 1992ء کے الیکشن میں حکمران تمام تر وسائل کو لے کر جھنگ کو فتح کرنا چاہتے تھے اور 2002ء کے الیکشن میں جھنگ کے

سرمایہ دار اپنے سرمایہ کے بل بوتے پر الیکشن جیتنا چاہتے تھے۔ جبکہ مدمقابل عرصہ دراز سے پس دیوار زنداں تھا اور اس کی جماعت سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم، ساتھیوں کی کاوشوں، بروقت جرأت مندانہ فیصلوں اور بہتر حکمت عملی سے یہ دونوں الیکشن جیتے۔

''خطابات اعظمؒ'' پہلی جلد میں آپ کی پارلیمانی تقریروں سے بھی کچھ دی جا رہی ہیں۔ پڑھنے والوں کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ اس میدان کے بھی وہ مرد ہیں نامردی اور بزدلی کے لفظ ان کی لغت میں نہیں ہیں۔

تاریخ کا طالب علم اس بات سے قطعی آشنا ضرور ہوگا۔ کہ بالاکوٹ کے سربفلک پہاڑ آج بھی زبان حال سے عظمت رفتہ کی داستانیں کن ہستیوں کی شان میں نغمہ سرائی کر رہے ہیں۔ مالٹا کے خطرناک جزیرے آج بھی ان کامل شخصیتوں کی مختصر مگر پرتاثیر جماعت کو دیکھنے کے لیے ترس رہے ہیں جنہوں نے مصائب و آلام کی کربناک بھٹیوں میں جل کر بھی علم جہاد بلند کیے رکھا۔ اور ذرا ادھر دیکھو ختم نبوت کے پروانوں کے جلو میں بھی کچھ ایسے نظر آ رہے ہیں جنہوں نے ماریں کھائیں۔ برف کے بلاکوں پر لیٹ گئے جسم کی چمڑیاں ادھڑ والیں مگر ختم نبوت کی جلتی شمع کی لو کو بجھنے نہیں دیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ اگر پنجاب کے ایک پسماندہ علاقے جھنگ کی سرزمین کو دیکھنے کے لیے نگاہ دوڑائیں گے تو وہ دھرتی آپ کو بتلائے گی۔ اس کی گلیاں، اس کے بازار حتیٰ کہ اس کی ایک مسجد کے منبر و محراب بھی گواہی دیں گے کہ کئی سال قبل اس پسماندہ مگر زرخیز علاقے میں بھی اسی قافلے کا ایک فرد آیا تھا۔ جس نے اپنے قد سے کئی گنا بڑھ کر دنیائے کفر کے خلاف ایسی پرتاثیر آواز بلند کی جس نے صدق دل سے سنی اس راستے پر مر مٹنے کے لیے دوڑا چلا آیا۔

سنیں گے اب کہاں ہم اس کی باتیں

سنیں گے اب کہاں ہم اس کی آواز

جس نے لوگوں کے دلوں میں سرد پڑی دینی حمیت کو ایسی مہمیز دی کہ ہر صاحب دل تڑپ کر رہ گیا۔ اطراف عالم میں اس مردقلندر کے دیئے ہوئے نعروں اور افکار کی گونج سنائی دینے لگی جب اس مردقلندر کی اخلاص وللھیت سے مزین آواز ایک طرف وقت کے بڑے بڑے جاگیرداروں کی چوھدراہٹ کو خاک میں ملانے لگی۔ دوسری طرف اسلام دشمنوں کو کھلے عام للکارنے لگی تو علمائے حق نے ان کے جہد مسلسل کی وجہ سے انہیں ''امیر عزیمت'' کے مقدس خطاب سے نوازا۔ آج بھی دنیائے اسلام تشکر واحسان کے ملے جذبوں کے ساتھ ان کے نام ''علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ'' کو پورے عزت واحترام سے لیتی ہے۔ یہ انہی کا فیضان ہے کہ ان کی شہادت کے بعد بھی یہ قافلہ رکا نہیں۔۔۔۔ تھا نہیں اور نہ ہی ڈگمگایا۔ بلکہ پوری آب وتاب کے ساتھ صدائے حق بلند کرتے ہوئے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ راستے میں گرتے دیگر رفقاء کے لاشے آئے یہ قافلہ بڑھتا رہا۔ راستے میں جیلیں آئیں یہ قافلہ بڑھتا رہا۔ راستے میں قید وبند کی صعوبتیں آئیں یہ قافلہ بڑھتا رہا نہ تھما، راستے میں پھانسیاں آئیں یہ قافلہ رکا نہیں اور راستے میں اپنوں کے نشتر بھی چبھے مگر یہ قافلہ کمال ضبط واستقلال سے سرشار بڑھتا چلا گیا۔ اس قافلہ میں مجروح دل مسلمانوں کا اضافہ ہوتا رہا۔ پہلے کارواں پھر سیل رواں اور پھر انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر وجود میں آتا رہا شہادتوں کی داستانیں دہرائی جاتی رہیں ہر قدم مصیبتوں کی بلند وبالا چوٹیاں سر کرنا ان لوگوں کا شیوہ بن گیا۔

عظمت اصحابؓ رسولؐ کے بنیادی اور پر خطر نعرے کو لے کر جن نوجوانوں نے اپنی جوانیوں

کو اس راستے میں جھونکنے کا دیوانہ وار فیصلہ کیا، پاکستان کی زمین گواہ ہے کہ آج بھی اسی قول، اسی نظریے پر قائم نظر آرہے ہیں۔ جن پر روز اول سے عمل کرنا شروع کیا تھا۔ وقت کے بے رحم اور آہنی حالات کی نا مساعدگی حکمرانوں کے رعونت آمیز ظالمانہ طرز عمل، خون کے بہتے دریا، بموں راکٹوں اور گولیوں کی ظالمانہ برسات، ام المؤمنین امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ان روحانی بیٹوں کے پایہ استقلال میں ہلکی سی لغزش بھی نہ پیدا کر سکے روحانیت کے اس مقدس رشتے کی ان کڑیوں پر ایک نظر دیکھا جائے تو آپ حضرت امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے نقش قدم پر چلنے والے ایک نہیں بلکہ سینکڑوں ایسے خوش قسمت حضرات نظر آئیں گے جنہوں نے شہادت کے جام بھر بھر کے پتے ہوئے خلد بریں کے بالا خانوں میں ابدی حیات کو اپنایا۔

جرنیل اسلام علامہ ایثار القاسمی شہیدؒ کی رعنا جوانی، مورخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی فصاحت و بلاغت سے معتبر شخصیت اور جبل استقامت علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کی بھرپور استقامت سے آراستہ زندگی نے مسلمان نوجوانوں کے گرم خون میں دوڑتی بجلیاں، دلوں میں جذبوں کی جلتی قندیلیں، باطلانہ افکار پر لپکتے طوفان اور تقدیس رسالت و اصحابؓ رسولؐ پر جان مال قربان کر دینے والے جنون کو ودیعت کیا۔

میرے لیے یہ بڑا اعزاز ہے کہ ابتدائی منزل ہی میں قریبی تعلق کے باعث شہید ناموس صحابہؓ علامہ حق نواز جھنگویؒ جانشین امیر عزیمت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ جرنیل اور علامہ محمد ایثار القاسمی شہیدؒ اور جبل استقامت شہید ناموس صحابہؓ علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ہمراہ انتہائی مشکل اور کٹھن حالات میں بھی تحریکی زندگی میں ان کے ساتھ رہا۔ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور علامہ محمد

اعظم طارق شہیدؒ کی تو جیل دیوارِ زنداں بھی رفاقت رہی۔ الحمد للہ تمام شہید قائدین زندگی کے آخری لمحات تک مجھ سے راضی رہے میری زندگی کی یہ کمائی میرے لیے باعث فخر و اطمینان ہے۔

علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کی باتیں آبدار موتی تھے۔ ان کا ہر جملہ دل آویز گوش بن کر دل میں ترازو ہو جاتا آپ جب تقریر کرتے تو سامعین پر سناٹا چھا جاتا ان کی تقریروں میں آبشاروں کا حسن، دریاؤں کی روانی اور سمندر کی گہرائی ہوتی آپ کی فی البدیہہ خطابت، فطری فصاحت و بلاغت، زور بیان اور قادر الکلامی کی دور دور تک نظیر نہیں ملتی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کے یادگار خطابت پر مبنی "خطابات اعظم" جلد اول عالم اسلام کے سامنے پیش کرنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائی ہے۔ مذکورہ کتاب ہمارے ادارے کی اہم ترین کاوش ہے۔ ہمارے ہی ادارے کے بارے میں شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ نے اپنی زندگی کی آخری کتاب "پھر وہی قید قفس" میں لکھا کہ محمود اقبال کا مکتبہ خلافت راشدہ ہمارے نصب العین کے ابلاغ کا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ 27 جنوری 2003ء کی وہ سہانی شام بھی ہمارے ادارے کے لیے یادگار حیثیت رکھتی ہے جب جبل استقامت علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ نے ہمارے دوسرے ادارے مکتبہ خلافت راشدہ کبیر والا کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اب یہ سعادت بھی ہمارے ادارے کو میسر آ رہی ہے کہ علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ کے یادگار خطبات پر مبنی "خطبات اعظم" کے نام سے کتاب اہلسنت مسلمانوں کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ میری آرزو اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حقیری کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسے میری بھلائیوں میں شمار کریں۔

اس مجموعہ کو اپنی بارگاہ ایزدی میں قبولیت سے سرفراز فرمائیں اور عوام وخواص کے لیے نافع اور تحریک تحفظ ناموس صحابہؓ کے کارکنوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنائیں۔ انشاءاللہ عنقریب جلد ثانی بھی خواص وعوام کے ذوق تسکین کے لیے آرہی ہے۔

محمود اقبال

منیجنگ ڈائریکٹر

مکتبہ خلافت راشدہ حاصل پور ضلع بہاولپور

فون (0696)49215

مکتبہ خلافت راشدہ کبیر والہ ضلع خانیوال

فون: 06512-410836

موبائل: 0303-6696529

نوٹ

ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جا سکے۔ ادارہ کے ساتھ آپ کا تعاون اشاعت اسلام کی اس محدود پیمانہ پر مساعی میں یقینا ہمت افزا اور باعث اجر ہو گا۔

ادارہ

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے جانشین کی حیثیت سے

پہلا خطاب

سرزمین جھنگ پر ایک سال سے کم عرصے میں سپاہِ صحابہؓ کے بانی امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگویؒ اور بعد ازاں ۱۰/جنوری ۱۹۹۱ء کو شیر دل نوجوان قائد، سپاہِ صحابہ کے نائب سرپرست مولانا ایثار القاسمی ایم این اے کو شہید کر دیا گیا تھا۔ جھنگ کے ماحول میں افسردگی اور حزن و ملال کے ساتھ ساتھ جنون و اشتعال کی کیفیت پائی جا رہی تھی۔ ایسے میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جامع مسجد حق نواز شہیدؒ کے خطیب اور مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے جانشین کی حیثیت سے جھنگ میں وارد ہوئے...... انہوں نے اپنی عقابی نظروں سے ماحول کا جائزہ لیا، لوگوں کی نفسیات کو بھانپا اور حالات کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے ۲۵/جنوری ۱۹۹۱ء کو جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں تاریخی خطاب کیا۔ ملاحظہ ہو!

الحمد للّٰہ و کفٰی وسلام علٰی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلی آلہ واصحابہ الذین ھم خلاصۃ العرب العربآء وخیر الخلائق بعد الانبیاء. اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم . ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات ط بل احیاء

ولكن لا تشعرون o قال الله عزوجل في مقامٍ اخر. يا ايها النبي جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم ومأواهم جهنم وبئس المصير. قال النبي صلى الله عليه وسلم والله لوددت ان اقتل في سبيل الله ثم احيىٰ ثم اقتل ثم احيىٰ ثم اقتل ثم احيىٰ ثم اقتل. صدق الله ورسوله النبي الكريم.

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا
کسی کے روکے سے حق کا پیغام کب رکا ہے جو اَب رُکے گا
چراغِ ایمان آندھیوں میں جلا کیا ہے جلا کرے گا
منہ جھکا کے جیے نہ سر چھپا کے جیے
ستمگروں کی نظروں سے نظریں ملا کے جیے
راہِ زندگی میں ایک دن کم جیے تو کیا ہوا
ہم ساتھ اُن کے تھے جو مشعلیں جلا کے جیے
دوستو آؤ اِک کام کریں
اُسوۂ صحابِ مصطفیؐ کو عام کریں
جن سے ہو روشنی زمانے میں
اُن چراغوں کا اہتمام کریں

گرامی قدر واجب الاحترام حاضرین مکرم، بزرگو، سپاہ صحابہ کے غیور جیالے اور دہری تہری شہادت کے بعد بھی مسکرانے والے سپاہیو! سرزمین جھنگ کے غیور سپوتو اور میری قابل صد احترام اسلامی ماؤ، بہنو اور بیٹیو! آج مجھے دوسری مرتبہ، پہلی مرتبہ جب مولانا حق نواز شہیدؒ میانوالی جیل میں تھے اُس وقت اور آج جب امیر عزیمتؒ کے بعد ایثار اور محبت اور قربانی کی مجسم تصویر

ایثار القاسمی بھی اپنے آپ کو ایثار کر چکے ہیں آپ کے پاس آنے کا شرف اس صورت میں حاصل ہو رہا ہے کہ:

میں سینہ زخمی زخمی ، چشمِ گریاں لے کے آیا ہوں
لبوں پہ تیرا شکوہ اے مسلماں لے کے آیا ہوں
سرزمینِ جھنگ پر جو بہہ گیا اور تارتار ہوا
میں وہ خوں لے کے آیا ہوں وہ گریباں لے کے آیا ہوں
اور لگا ڈالے آگ تیرے تن بدن میں جو
میں وہ سوز لے کے آیا ہوں وہ بیاں لے کے آیا ہوں

بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ؟

گرامی قدر سامعین! مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ، مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا کیا قصور تھا؟ کس جرم میں، کس قصور کی بنیاد پر انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا؟ کونسا جرم اُن سے سرزد ہوا تھا جس کی بنیاد پر انہیں زندہ رہنے کا موقع نہ دیا گیا۔ کیا وجہ تھی حق نوازؒ نے کس کی دولت، کس کی شہرت، کس کے منصب، کس کے گھر پر ڈاکہ مارا تھا؟ کس کے ساتھ خاندانی جاگیر، زمین اور زن کا جھگڑا تھا کہ مولانا حق نواز شہیدؒ اور مولانا ایثار القاسمیؒ کو راہ سے ہٹانے کی سازش بنائی گئی۔ حق نواز شہیدؒ اور ایثار القاسمی شہیدؒ کا صرف ایک قصور تھا کہ وہ ناموسِ اصحابِ رسولؐ کے تحفظ کے لئے، سنی قوم کے تحفظ کے لئے کوشش، جدوجہد اور قربانی کی تاریخ رقم کر رہے تھے۔ چلتے چلتے جھنگ کی اس مسجد سے جو آواز اٹھائی گئی تھی، چند ہی دنوں کے بعد قصور یہ تھا کہ وہ آواز پاکستان کے کونے کونے میں کیوں پھیل گئی؟

جرم یہ تھا کہ اصحابِ رسولؐ کا نام کیوں لیا ہے، دشمنِ اسلام، دشمنِ اہلِ سنت، منکر اصحابِ رسولؐ نے یہ سمجھا یہ سوچا کہ اگر حق نوازؒ کے نام سے اٹھنے والی شخصیت کی آواز کو جس کی آواز میں جادو ہے، جس کی آواز سر چڑھ کے بولنے والے جادو کا کام دیتی ہے، جس کے سینے میں خلوص کی وہ حدت ہے کہ جو لوگ بھی اس سینے سے نکلنے والی آواز کو سنتے ہیں وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے......

اُس نے کہا کہ حق نوازؒ کو خاموش کر دو مشن رک جائے گا...... پروگرام ہٹ جائے گا، یہ پیغام دب جائے گا...... لیکن حق نوازؒ کی شہادت نے اس پروگرام کو اور بڑھایا، اس روشنی کو اور جلا دی، اس پیغام کو اور پھیلایا......

حق نوازؒ کی شہادت کے بعد یہ پیغام پاکستان کے شہروں میں دیہاتوں میں، پاکستان کی گلی کوچوں میں پھیلتا ہوا پہلی مرتبہ حق نواز کی شہادت کی برکت سے یہ پیغام ایوانِ بالا میں پہنچا اور دشمن نے پھر ہاتھ ملتے ہوئے اپنے زخموں کو چاٹتے ہوئے، حالات کو غلط طور پر سمجھ کر اس کے خلاف کاروائی کا الٹا نتیجہ دیکھتے ہوئے جب یہ منظر دیکھا کہ حق نواز شہیدؒ نے چالیس ہزار کے قریب ووٹ لئے تھے اس کے خون کی برکت نے ۲۵ ہزار ووٹ کو بڑھا کر اس کے روحانی فرزند کو قومی اسمبلی میں پہنچا دیا ہے، تو دشمن ایک مرتبہ پھر سوچ میں پڑ گیا کہ ایثار القاسمیؒ کی اسمبلی میں گونجنے والی للکار اور یلغار کو بھی دبا دیا جائے تو شاید یہ پیغام پھر رُک جائے گا۔ اس نے ایثار القاسمیؒ کو تختۂ مشق بنایا۔ ایثار القاسمیؒ کے نام سے اٹھنے والی آواز کو پھر دبا دیا۔

شہداء کی شہادتوں سے ان کا مشن ختم نہیں ہوگا

لیکن میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تم یہ مت سمجھو کہ حق نوازؒ کے جانے سے آواز دب جائے گی۔ ایثار القاسمیؒ کے جانے سے مشن رک جائے گا۔

ابراہیمؑ حق کا پیغام لے کر آئے، ابراہیمؑ کے جانے سے مشن رکتا تو موسیٰ علیہ السلام نہ آتے۔
اگر موسیٰ علیہ السلام کے جانے سے مشن رکتا تو عیسیٰ علیہ السلام نہ آتے۔
اگر عیسیٰ علیہ السلام کے جانے سے مشن رکتا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے۔
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد مشن رکتا تو ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ وعلیؓ نہ آتے۔
مشن رکنا ہوتا تو عمر بن عبدالعزیزؒ نہ آتے۔
مشن رکنا ہوتا تو احمد بن حنبلؒ پیدا نہ ہوتے۔
مشن رکنا ہوتا تو ابن تیمیہؒ پیدا نہ ہوتے۔

CamScanner

مجدد الف ثانیؒ پیدا نہ ہوتا..... شاہ ولی اللہؒ پیدا نہ ہوتا..... عبدالعزیز محدث دہلوی پیدا نہ ہوتا..... بخاریؒ پیدا نہ ہوتا..... حق نوازؒ نہ پیدا ہوتا..... ایثار القاسمیؒ نہ پیدا ہوتا..... ضیاء الرحمٰن فاروقی نہ پیدا ہوتا۔

خدا کی قسم! دشمن ہماری حقیقت کو نہیں سمجھا

تم یہ سوچتے ہو کہ ایک کو شہید کرنے سے آواز رک جائے گی، خدا کی قسم تم ہماری حقیقت کو نہیں سمجھے ہو

کچھ لوگ دنیا میں مثلِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر اُبھرے اُدھر ڈوبے اُدھر ڈوبے اِدھر اُبھرے

لوگو ہم لبادہ بدلتے ہیں۔ ہماری روح ایک ہے۔
کبھی لبادہ احمد بن حنبلؒ کا ہوتا ہے روح وہی ہوتی ہے.......
کبھی لبادہ ابن تیمیہؒ کا ہوتا ہے روح وہی ہوتی ہے.......
کبھی لبادہ مجدد الف ثانیؒ کا ہوتا ہے روح وہی ہوتی ہے.......
کبھی لبادہ شاہ ولی اللہؒ کا ہوتا ہے روح وہی ہوتی ہے.......
کبھی لبادہ نانوتویؒ کا ہوتا ہے روح وہی ہوتی ہے.......
کبھی لبادہ مدنیؒ کا ہوتا ہے روح وہی ہوتی ہے.......
کبھی لبادہ بخاریؒ کا ہوتا ہے روح وہی ہوتی ہے.......
کبھی لبادہ حق نواز جھنگویؒ کا ہوتا ہے روح وہی ہوتی ہے.......
کبھی صورت ایثار القاسمیؒ کی ہوتی ہے روح وہی ہوتی ہے.......
کبھی لبادہ فاروقی کا ہوتا ہے روح وہی ہوتی ہے.......!!

ہم لبادے بدلتے ہیں ہم کوئی مرتے ہیں؟ اگر ہم مرتے ہوتے تو فرعون کے دبانے سے موسیٰ کی آواز دبتی.......

اگر ہم رک جاتے ہوتے تو ابوجہل کی کوششوں سے ختم المرسلین ﷺ کی آواز دب جاتی۔

اگر ہم رکنے والے ہوتے انگریز کی کوشش سے، پھر کاروان علماء دیوبند رک جاتا۔
علماء حق کا قافلہ رک جاتا پھر بخاریؒ کی آواز بیٹھ جاتی۔
اگر ہم دب جانے والے ہوتے تو جابر، ظالم، منافق حکومت کے ظلم و جبر کو سہہ کر حق نواز جھنگویؒ کی آواز بند ہو جاتی۔
اگر ہم دبنے والے ہوتے تو ایثار القاسمیؒ کی آواز دب جاتی، ہم نہیں دبے تو آواز آج بھی جاری ہے۔

شیعو تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ تم غلط سوچ میں پڑے ہو۔ تمہارا منصوبہ تمہارے الٹا سر پڑ گیا ہے۔ اگر حق نوازؒ کی شہادت پر کراچی شہر میں پندرہ یونٹ تھے...... تو حق نوازؒ کی شہادت کو دس مہینے نہیں گزرے یونٹ سو سے زیادہ ہو گئے۔ اگر تمہیں اس بات کا خوف تھا کہ حق نواز تمہیں چیلنج کرتا تھا تو شیعو اگر تم نے کتیا کا دودھ نہیں پیا ہے، ماں کا دودھ پیا ہے تم مجھے کسی عدالت میں چیلنج کرو۔ سیشن کورٹ میں، ہائی کورٹ میں، سپریم کورٹ میں مجھے بلاؤ، میں تمہارے کفر کا اعلان کرتا ہوں۔ اگر سپریم کورٹ تمہارے کفر پر مہر تصدیق ثبت نہ کرے مجھے گولی مار دو حق نواز کا پیغام یہی تھا۔
حق نوازؒ کے جانے کے بعد اب یہی چیلنج ایثار القاسمیؒ نے قومی اسمبلی میں دے دیا ہے......
شاید، شاید، شاید میرے رب کو یہ منظور تھا کہ جس طرح حق نوازؒ کی آواز نے ایثار القاسمی کو اسمبلی میں پہنچایا تھا...... حق نوازؒ کی شہادت سے ایثار القاسمیؒ اسمبلی میں گرجتا اور ایثار القاسمیؒ کی شہادت سے لاکھوں، کروڑوں ایثار القاسمی گلی گلی میں آج یہ اعلان کر جائیں گے کہ یا شیعیت رہے گی یا ہم رہیں گے۔

ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے

قانون ضابطے بدل ڈالیے، ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اللہ کے رسول کی ایک مکی زندگی ہے۔ تیرہ سالہ زندگی ہے۔ جبر و تشدد برداشت کیا ہے، تپتے انگاروں پر لٹائے، تختہ دار پر جھولے، دو ٹکڑے کر دیئے گئے، آنکھیں نکال دی گئیں۔ حکم ہے کہ صبر کرو، صبر کرو...... بچے ذال دیے صبر کرو...... گھر چھوڑ دو صبر کرو...... بیت اللہ کو چھوڑ دو صبر کرو...... مدینہ میں آئے اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی، حکم بدل گیا...... ضابطہ بدل گیا...... ترمیم ہو گئی......

میرے محبوب اب جو ہاتھ اٹھاتا ہے ہاتھ کاٹ دو

جو بُری نگاہ سے دیکھتا ہے آنکھ نکال دو

جو آگے بڑھتا ہے جسم اتار دو......

میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ایک ہمارا مکی دور تھا۔ حق نوازؒ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑیں، ہم خاموش رہے..... پاؤں میں بیڑیاں پہنیں صبر کا مظاہرہ ہے......ننگا کر کے مارا گیا صبر ہے...... کارکنوں کو الٹا لٹکایا گیا صبر ہے......تشدد و بربریت، ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے صبر ہے......اور اب صبر کا زمانہ گزر چکا ہے۔

اب مدنی دور ہے۔ جو ہاتھ اٹھاتا ہے کاٹ ڈالو...... جو زبان بھونکتی ہے نکال ڈالو......

شیعو! حق نواز تمہیں تبلیغ کرتا رہا، حق نوازؒ تمہیں دلائل سے سمجھاتا رہا...... باری اَب ہماری ہے، سمجھ ہے تو سمجھ جاؤ ورنہ تلوار سے سمجھایا جائے گا۔

جھنگ والوں کے لئے ہمیشہ کا لائحہ عمل

اور میں ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جھنگ کے لوگو! صفیں دو ہیں۔ مسلمانوں کی صف یا ایمان داروں کی صف...... رسول اللہ کے عاشقوں کی صف، صحابہؓ کے دیوانوں کی صف، صحابہؓ کے پروانوں کی صف یا کافروں منافقوں کی صف۔

مومنوں کی صف میں چلے آؤ یا کافروں کی صف میں چلے جاؤ۔

دوغلی پالیسی نہیں چلے گی...... منافقت نہیں چلے گی...... مفاد پرستی نہیں چلے گی...... دونوں طرف کے ہو کر نہیں چل سکو گے۔ ہم چند دن کے لئے تمہیں مہلت دیتے ہیں۔ خوب سوچو یا ہماری صف میں آؤ یا ان کی صف میں چلے جاؤ۔ کیونکہ حکمِ جہاد ہو چکا ہے، ہم اپنا ضابطہ بدلنے والے ہیں۔ ہم جہاد کی راہ پر اترنے والے ہیں۔ ہم جہاد کے میدان میں آنے والے ہیں...... ہم صفیں سیدھی کر رہے ہیں، وہ صفیں سیدھی کر رہے ہیں۔ تم درمیان میں گھوم رہے ہو...... کبھی ہمارے سامنے آ کر کہتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ان میں جا کر کہتے ہو تمہارے ساتھ ہیں۔ کس کے ساتھ جانا ہے جاؤ تا کہ امتیاز ہو سکے۔

اپنی اپنی صف میں آ جاؤ اور ایک اور بات یہ یقین کر کے کہ میرے ذمہ دار ساتھی ضرور میری تائید کریں گے کہ آج منافقت، ڈپلومیسی، ادھر اُدھر کے لوگوں کو آج کہنا چاہتا ہوں، آج یہاں تمہیں ایثار القاسمی شہیدؒ کی شہادت کے بعد ایک موقعہ اور دیتے ہیں اُس سنت پر بھی عمل کر لیتے ہیں جب رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر کے کافر سرداروں سے کہا تھا۔ "لا تثریب علیکم الیوم"......

جو کر چکے ہو وہ معاف کرتے ہیں۔ آج کے دن تمہیں مہلت ہے۔ یا مومن بن جاؤ یا مکہ چھوڑ جاؤ۔ جھنگ کے بے غیرت سنیو! جھنگ کے منافقو، بے غیرت منافقو! ایک موقعہ اور دیتے ہیں پہلے کے گلے شکوے معاف کرتے ہیں، سچے بن کر آؤ سینہ کھولتے ہیں، تمہیں گلے سے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کچھ روز تک تم نے اپنا رویہ نہ بدلا ہم تمہیں کافر سمجھتے ہوئے اعلانِ جہاد کریں گے......۔

دھوکہ دیتے ہو ہمیں ہمارے پاس آ کر، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ مفادات زبان کدھر، دل کدھر، مفاد کدھر ہے......دانہ کہیں سے، انڈہ کہیں...... دانہ کہیں سے کھاتے ہو، مفاد کسی سے لیتے ہو......انہی کے پاس چلے جاؤ۔ جاؤ جاؤ!!

تیری جدی پسند میری جدا پسند
تجھے خودی پسند مجھے خدا پسند

اپنی اپنی مرضی جہاں جانا چاہتے ہو جاؤ، لیکن صفیں دور رہنے دو۔

ایک مومنوں کی صف، اصحابِ رسولؐ کے جانثاروں وفاداروں، اصحابِ رسولؐ کے نام لیواؤں کی صف ہے......

دوسری دشمنوں کی صف ہے۔

ہماری صف میں نہیں آنا چاہتے ان کی صف میں چلے جاؤ......

اور اگر آنا چاہتے ہو پہلے گلے شکوے، سیاسی رنجشیں سب دور ہیں سوائے اصل قاتلوں کے سب کو معاف کر سکتے ہیں۔ لیکن اُس کے بعد اگر تم نے مزید منافقت بازی کا بازار گرم کئے رکھا تو ہم اُلو نہیں ہیں۔ ہم بے وقوف نہیں ہیں۔ ہم کم عقل نہیں ہیں۔ پھر ہم منافقوں کے بارے میں

قرآن کے اصول کو جانتے ہیں۔

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار

رب کا اعلان ہے کہ جہنم کافروں کے لئے بھی ہے۔عذاب کافروں کے لئے بھی ہے۔ تکلیف کافروں کے لئے بھی ہے۔لیکن منافقوں کے لئے سب سے بڑا عذاب ہے۔دو گوئی کرنے والے،منافقت کالبادہ اوڑھنے والے اِدھر اُدھر کے دونوں کے..... مفاد کسی سے فائدہ نہیں دینے والے ان لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔سخت عذاب ہے۔حکم الٰہی ہے:

یا ایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین ......

میرے پیغمبر،کافروں سے جہاد کر منافقوں کو بھی مت چھوڑ......منافقوں کو بھی مت چھوڑ۔ہم منافقوں کو بھی نہیں چھوڑ سکتے۔

ہم جھنگ میں بدامنی نہیں پھیلنے دیں گے

اگلی بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔گرامی قدر سامعین!یہ جھنگ شہر کس کا ہے؟ہمارا ہے...... اگر یہ ہمارا نہ ہوتا تو ہم اس جھنگ شہر سے ۶۵ ہزار ووٹ کیسے لے لیتے؟......اگر جھنگ ہمارا نہ ہوتا تو ہم ایم این اے اور ایم پی اے کی سیٹ کیسے جیت سکتے تھے؟......اگر ہمارا نہ ہوتا تو ہماری مرضی کے مطابق یہاں کے نوجوان اپنی گردن کیسے پیش کرتے؟...... جب جھنگ میرا ہے،شہر آپ کا ہے،شہر ہمارا ہے......یہاں کا مزدور میرا بھائی ہے......ٹھیلے والا میرا بھائی ہے......دوکاندار میرا بھائی ہے......ریڑھی والا میرا بھائی ہے......مل والا میرا بھائی ہے......جھنگ شہر سنیوں کا ہے۔تو ہم اپنے سنی شہر کو امن کی،اتحاد کی،اخوت کی،یگانگت کی آماج گاہ بنا کر رہیں گے۔ہم اس میں بدامنی کو نہیں پھیلنے دیں گے۔ہم اس میں شورش زدہ لوگوں کی شورش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔اگر یہ جھنگ بیگانوں کا ہوتا اور ہمارے ساتھ یہ ظلم ہوتا پھر ہم بیگانوں کو بتاتے کہ تم کہتے ہو کہ ہم یہاں کے چوہدری ہیں۔ہم حالات کو خراب کرتے ہیں تم سدھار کر دکھاؤ،لیکن آج جھنگ ہمارا ہے۔

میرے بھائی،برادر مکرم جناب محمد یوسف مجاہد صاحب یہی ارشاد فرما رہے تھے کہ جھنگ ہمارا ہے۔اس کا امن ہم نے قائم رکھنا ہے۔میرا جھنگ میرے قائد کا شہر،میرے دو قائدین کی مٹی،

اس جھنگ کی سرزمین کو ہم کسی شرارت پسند شخص یا عنصر کی بنیاد پر شہر کو بدامنی کا شکار نہیں ہونے دیں گے..... ہم نہیں چاہتے کہ کرفیو کی وجہ سے کسی سنی مسلمان کے گھر میں فاقے ہوں..... کرفیو کی وجہ سے وہ مزدور جو مزدوری کر کے شام کو اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے، میں نہیں چاہتا کہ میرے سنی مزدور کے بچے بھوکے مریں..... ہم نہیں چاہتے کہ سپاہِ صحابہ کے جیالے نقصان کا شکار ہوں۔ جھنگ ہمارا شہر ہے، امن ہم نے قائم کرنا ہے۔ کچھ لوگ نہیں چاہتے کہ میرے قائد کے شہر میں امن ہو کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہاں جتنی بدامنی ہوگی لوگ کہیں گے کہ لو جی، ووٹ بھی ان کو دیئے، ہم ان کے ساتھ بھی ہوگئے، پھر بھی ہماری دکانیں بند، پھر بھی ہمارے کاروبار ٹھپ، پھر بھی ہمارا نقصان۔ او تم ہمارے ہو، ہم تمہارے ہیں۔ ہم اپنے شہر کو بدامنی کا شکار نہیں ہونے دیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرتا چلا جاؤں کہ سرزمین جھنگ کو آج نہیں کل قیامت کے روز بھی یہ امتیازی شان حاصل ہوگی کہ جب بارگاہِ رب العالمین سے آواز لگائی جائے گی کہ کون ہیں وہ لوگ جنہوں نے گئے گزرے دور میں پندرہویں صدی میں میرے پیغمبر کے صحابہؓ کے ناموس کے لئے..... میرے پیغمبر کی ازواج کے تقدس کے لئے..... میرے دین کے تحفظ کے لئے آواز بلند کی..... ان کی آواز پر، قربانی کی بنا پر، جدوجہد کی بنا پر، اُن پر ہونے والے تشدد کی برکت سے پورے عالم میں شیعہ کے کفر سے چادر اُتر گئی، اصحابِ رسول کا نام بلند ہوا..... کون وہ لوگ ہیں؟ خدا کی قسم اُس وقت اٹھنے والوں میں بھی پہلے جوان جھنگ کے شہری ہوں گے۔ اُس وقت اٹھنے والوں میں بھی پہلی جماعت جھنگ کی جماعت ہوگی۔

اصحابِ رسولؐ کے دشمنوں سے سوشل بائیکاٹ

ہم اپنے قائدین، اپنے مرکزی ساتھیوں کے اس شہر کو ان شاء اللہ العزیز امن، اطمینان، راحت وسکون کا گہوارہ بنا کر دم لیں گے۔ اور وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب ہم اس شہر کے اندر رہنے والے اصحابِ رسولؐ کے دشمنوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے انہیں زندہ رہنا دشوار کر دیں گے۔ میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے، کسی کو شک ہے؟ (نہیں!) جب شیعہ کے کفر میں آپ کو اور مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ تو پھر شیعہ کی دوکان سے سودا کیوں لیتے ہو؟ شیعہ کے

ساتھ بھائی چارہ کیوں کرتے ہو؟ شیعہ کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے کیوں ہو؟ شیعہ کے ساتھ چائے کی پیالی پی رہے ہو؟ ہمارا پیسہ، ہمارا اقتدار شیعہ کو حاصل کیوں ہوں؟ آج کے بعد شیعوں کا سوشل بائیکاٹ کیجئے۔

گرامی قدر سامعین! شیعہ اس بات کو بھول گیا کہ شاید امیر عزیمتؒ اور جرنیل سپاہ صحابہ کی شہادت کے بعد میرے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جائے گا۔ تم مت سمجھو کہ تمہارے ساتھ ایک لمحہ، ایک گھڑی ہم کوئی نرمی کا سلوک کریں گے۔ حق نوازؒ کے روحانی فرزند، حق نوازؒ کے بیٹے شیعہ کے لئے کسی لمحہ، کسی روز، کسی گھڑی بھی مخلص نہیں ہو سکتے۔ ہمارے دلوں میں آج شیعہ سے بغض و عداوت اسی طرح ہے جس طرح مولانا حق نوازؒ کی زندگی میں تھا۔ بلکہ آج مولانا کی شہادت، جرنیل سپاہ صحابہ کی شہادت کے بعد ہم یہ عزم کر چکے ہیں کہ جب تک ایران کے ان کتوں کو یہاں سے نکال کر ایران کی حدود میں داخل نہیں کر دیتے ہم چین سے نہیں بیٹھتے۔

ہمارے دلوں میں موت کا خوف ختم، شوق پیدا ہو چکا ہے

دوستو! یہ بات ذہن میں رکھو کہ مشن، پیغام، پروگرام شخصیت کے جانے سے نہیں رکتا۔ شخصیات کے تشریف لے جانے سے، چہروں کے پردے کے پیچھے چلے جانے سے اور دوسری بات کہنا چاہتا ہوں جو میں عام طور پر کہا کرتا ہوں کہ جب تک امیر عزیمتؒ زندہ تھے اس وقت تک ان کی تقریروں سے، اس وقت تک ان کے ولولے، جوش اور ان کے دلائل سے، اُس وقت تک ان کے خطابات کو سن کر ہمارے دلوں سے موت کا خوف نکل چکا تھا۔ امیر عزیمتؒ کی شہادت، ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے بعد ہمارے دلوں میں موت کا شوق پیدا ہو چکا ہے۔ لوگو! تم ہمیں موت سے مت ڈراؤ، ہم اس موت کے متلاشی ہیں۔ ہم اُس موت کے متمنی ہیں، ہم اُس موت کے طالب ہیں، میں اُس موت کو تلاش کرتا پھرتا ہوں...... کیا ہے وہ موت جس موت کے دروازے سے حق نوازؒ گزرے؟...... کیا ہے وہ موت جس موت کے دروازے سے ایثار القاسمیؒ گزرے؟...... میں اس دروازے کو تلاش کرتا پھرتا ہوں جس دروازے کے باہر مجھے جھنگویؒ کی زیارت ہوگی...... مجھے زندگی عزیز نہیں ہے۔ میری بات سپاہ صحابہ کے ایک ایک جیالے کو اپنے بھائی سے اتنی محبت نہیں ہے، اپنی ماں سے اتنی محبت نہیں، اپنے باپ سے اتنی محبت نہیں، اپنے

CS CamScanner

دوست سے اتنی محبت نہیں ہے جتنی محبت ہمارے دل میں حق نواز جھنگوی کی ہے...... حق نواز جھنگوی سے ملاقات کا ایک ہی راستہ ہے، موت کا راستہ ہے...... ہم اس راستے پر چلنے کو سعادت سمجھتے ہیں...... ہمیں موت سے مت ڈراؤ...... اگر تمہارے پاس موت ہے اُسے لے کر آؤ، اگر تمہارے گھروں میں موت کا دروازہ پڑا ہوا ہے لاؤ اُس دروازے کو جس دروازے میں کود کر میں صدیقؓ اور فاروقؓ کی بارگاہ میں پہنچ سکتا ہوں...... لاؤ اس دروازے کو جس دروازے سے گزر کر میں امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی شفقت بھری گود میں پہنچ سکتا ہوں...... لاؤ اس دروازے کو جس دروازے سے گزر کر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت والی گود میں پہنچ سکتا ہوں۔

ایک اور عرض کرتا ہوں، سپاہ صحابہ کے ساتھیو! اپنی قدر کو پہچانو، اپنے آپ کو پہچانو، تم کون ہو؟ تمہاری کیا حیثیت ہے؟ اپنے آپ کو پہچانو...... کسی کو ناز ہے اس بات پر کہ وہ فوج کا سپاہی ہے...... کسی کو ناز ہے اس بات پر کہ وہ بنک کا ملازم ہے...... کسی کو ناز ہے اس بات پر کہ وہ سرکاری نوکر ہے...... کسی کو ناز ہے اس بات پر کہ وہ کارخانے کا مالک ہے...... کسی کو ناز ہے اس بات پر کہ وہ فیکٹری کا ملازم ہے...... مجھے ناز ہے اس بات پر، آپ کو ناز ہے اس بات پر اور ہمیں ناز ہے، فخر ہے اس بات پر کہ ہم ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کے ملازم اور نوکر ہیں...... تمہیں بنک کی ملازمت نصیب ہو...... تمہیں سرکاری ملازمت مبارک ہو...... تمہیں سرکاری نوکری مبارک ہو...... مجھے صدیقؓ کی نوکری مبارک ہو...... مجھے فاروق اعظمؓ کی نوکری مبارک ہو!......

صحابہؓ کے سپاہی اپنی قدر پہچانیں

ہم کس کے سپاہی ہیں؟ اصحاب رسولؐ کے سپاہیو! تم کون ہو؟ تم کہاں ہو؟ تم کس حالت میں ہو؟ تم کیا چیز ہو؟ تم کون سا گوہر نایاب ہو...... خدا کے لئے اپنی قدر کو پہچانو، تم وہ ہو جس کے بارے میں زبانِ نبوت کہتی ہے:

ان اللّٰہ اختارنی واختار لی اصحابی ......

''اللہ نے ساری کائنات میں سارے رسولوں میں سے مجھے چنا ہے۔ میرے بعد ساری امتوں میں سے، ساری انسانیت میں سے میرے صحابہ کو چنا ہے۔''

جس رب نے محمد ﷺ کو چنا ...... جس رب نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو چنا ...... جس رب نے پیغمبرؐ کے لئے پیغمبر کے صحابہ کو چنا ...... اسی رب نے پیغمبر کے صحابہؓ کی نوکری کے لئے ملازمت کے لئے ان کے ناموس کے تقدس کے تحفظ کے لئے آپ کو چنا ہے ...... کیا خیال ہے آپ کا؟ کیا آپ کو مجھے اس بات پر ناز نہیں ہونا چاہئے؟ کتنی مخلوق پڑی ہے، مشرق سے لے کر مغرب تک ...... شمال سے لے کر جنوب تک ...... آج اس دور میں دس ارب انسان اس دنیا میں موجود ہیں۔ کتنا احسان ہے میرے رب کا کہ اربوں کائنات سے اربوں انسانوں میں سے چن کر مجھے اور آپ کو منتخب کر لیا ہے کہ تم میرے پیغمبر کے جانثاروں کے جانثار بن جاؤ۔ تم میرے پیغمبر کے جانثاروں کے نائب بن جاؤ۔ تم میرے پیغمبرؐ کے صحابہؓ کے ناموس کے لئے، عزت کے لئے، عظمت کے لئے، شرافت کے لئے، میرے پیغمبر کے صحابہ کے پاسبان بن جاؤ۔ او نئے پیغمبر کے صحابہ کے سپاہیو! صدیقؓ و فاروقؓ کے نوکرو، عثمانؓ و حیدرؓ کی بارگاہ کی ملازمت کرنے والو! اپنی قدر کو پہچانو۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر کسی ملک کا سپاہی سرحد پر کھڑا ہوا ہے، کوئی بنک کا سپاہی بنک کے اوپر چوکیداری کر رہا ہے، کوئی مکان کا دوکان کا چوکیدار پہرہ دے رہا ہے۔ پہرہ دیتے ہوئے خاموش پہرہ دیتے ہوئے اگر ڈاکو بنک پر حملہ کرتا ہے سپاہی نہیں روکتا ...... چور گھر میں داخل ہو جاتے ہیں چوکیدار مزاحمت نہیں کرتا ...... ملک کا دشمن ملک کی سرحد پر حملہ کرتا ہے سپاہی ان کے قدم نہیں روکتا ...... پیچھے ہٹ آتا ہے ...... یہ سپاہی وفادار ہے یا غدار ہے؟ ...... اس کو تنخواہ ملنی چاہئے؟ ...... اس کو شاباش ملنی چاہئے؟ ...... اگر میں اور آپ اصحابِ رسولؐ کے تقدس، شرافت، اصحابِ رسولؐ کے ناموس کے تحفظ کے لئے اُن کے سپاہیوں میں، ان کے ملازموں میں، ان کے تقدس کے تحفظ کے لئے سپاہی بن چکے ہیں او نئے میرے تیرے سپاہی بننے کے بعد اگر آج کوئی صحابہ کا دشمن ...... پیغمبر ﷺ کی جماعت کا دشمن ...... اسی جماعت کا دشمن ...... پیغمبر ﷺ کے ساتھیوں کا دشمن اگر آج صحابہ کی عزت پر، عظمت پر، ناموس پر، شرافت پر حملہ کر دے تحریر کے ذریعے، تقریر کے ذریعے، قلم کے ذریعے، زبان کے ذریعے بکواس کرتا ہے میں اور آپ اس کا قلم نہیں توڑتے، ہاتھ نہیں کاٹتے، زبان نہیں روکتے تو وفادار نہیں ہیں غدار کہلائیں گے۔ غدار کہلائیں گے۔ غدار کہلائیں گے۔

صحابہؓ کے سپاہی غفلت چھوڑ دیں، یا ملازمت چھوڑ دیں

دوستو! بڑا اہم مسئلہ ہے۔ آپ اور میں صحابہؓ کے ملازم ہیں یا نہیں؟ جو ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ دوستو! میں آج آپ کو دعوتِ فکر دینا چاہتا ہوں۔ صرف نعرے لگانے کا وقت نہیں ہے۔ جلوس نکالنے کا نام سپاہ صحابہ نہیں ہے۔ چند مظاہرے کر کے سپاہ صحابہ کے مقصد کو ہم پورا نہیں کر سکتے۔ چند تقریریں سن کر، چند جوشیلے خطاب سن کر واہ واہ کہہ کر سپاہ صحابہ کا عنوان مکمل نہیں ہوتا۔ سپاہ صحابہ کا عنوان، سپاہ صحابہ کا مقصد، سپاہ صحابہ کا مشن، سپاہ صحابہ کا پروگرام کیا ہے؟ سپاہ صحابہ کا مشن اصحابِ رسول کی ملازمت...... اصحابِ رسولؐ کے گھر کی چوکیداری...... ناموسِ اصحابِ رسول کا تحفظ ہے۔ صحابہ کے در کی ملازمت کرنے والو! صحابہ کے در کی، صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ وحیدرؓ کے در کی ملازمت کرنے والو! دو میں سے ایک چھوڑ دو۔ یا غفلت چھوڑ دو یا ملازمت چھوڑ دو۔ نہیں سمجھے! نہیں سمجھے! ایک بات جو آج سے دس سال پہلے ہم ایک بس کے اوپر سفر کرتے تھے وہاں لکھی ہوتی تھی کہ "دو میں سے ایک چھوڑ دو، یا غفلت چھوڑ دو یا ملازمت چھوڑ دو"...... اکیلے ہم مار کھاتے رہیں؟...... اکیلے چند لوگ بولتے رہیں؟...... کام صرف چند افراد کرتے رہیں؟...... اگر چند افراد نے کام کرنا ہے تو آپ نے ملازمت کیوں لی ہے؟...... پھر آپ نوکر ہونے کا دعویٰ کیوں کرتے ہیں؟...... مجھے بتاؤ کہ جو ملازم ہے پھر ملازمت والے کام نہیں کرتا...... دوکان کا ملازم دوکان پر وقت نہیں دیتا...... بنک کا ملازم بنک کا منہ نہیں دیکھتا...... ملک کی سرحد کی حفاظت کرنے والا گھر میں آرام کی نیند سوتا ہے...... یہ ملازمت کرتا ہے یا غفلت کرتا ہے؟

سپاہ صحابہ کا پروگرام تقریر سننے کے بعد آپ بھول جاتے ہیں۔ آپ سے سپاہ صحابہ کے پوسٹر نہیں لگتے، آپ سے سپاہ صحابہ کی چاکنگ نہیں ہوتی، آپ سے سپاہ صحابہ کے اجلاس کے اندر شرکت نہیں ہوتی، آپ سپاہ صحابہ کے کام کو پروگرام کو وقت نہیں دیتے ہو۔ اوئے سپاہ صحابہ کی ملازمت کا دم بھرنے والو! پیغمبر کے صحابہ کی نوکری کا دعویٰ کرنے والو! جب تم عملی طور پر اس ملازمت کا وقت نہیں دیتے ہو غفلت کا شکار ہو، میں کیسے تسلیم کرلوں کہ تمہیں ملازمت کے اوپر تنخواہ ملے گی؟ کیسے تسلیم کرلوں؟ یہ بات سن کر جاؤ۔ نعرے لگانے والو! خدا کی قسم ہم پورے ملک میں یہ

کہنا چاہتے ہیں، ملازمت کرنی ہے تو سیدھے ہو کر کرو۔ اوئے دوستو! سرکاری دفاتر میں ٹلا مار کر یعنی چھٹی کر کے حاضری لگا کر گھر میں آ جانا...... یہ دھوکہ دے سکتے ہو، افسر کو دھوکہ دے سکتے ہو، بیج کو دھوکہ دے سکتے ہو، استاد کو دھوکہ دے سکتے ہو، مالک کو دھوکہ دے سکتے ہو، منیجر کو دھوکہ دے سکتے ہو، وزیر کو دھوکہ دے سکتے ہو، مشیر کو دھوکہ دے سکتے ہو، خدائی کو دھوکہ دے سکتے ہو، خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے! خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے......!

ہم صحابہ کے سپاہی ہیں، کیسے سپاہی ہیں؟ آج اجلاس کے لئے کہتے ہیں آج نہ رکھو۔ آج مجھے فلاں کام ہے۔ آج جلوس ہے، آج نہ رکھو آج مجھے فلاں کام جانا ہے۔ آج چاکنگ ہے، آج نہ کرو آج مجھے شادی پر جانا ہے۔

تجھے شادی پیاری ہے، تجھے گھر کا کام پیارا ہے، تجھے نیند پیاری ہے، تو جھوٹا ہے جھوٹا ہے! اگر تجھے پیغمبر کے صحابہؓ کے گھر کی ملازمت کی ہوتی، تجھے ملازمت کا خیال ہوتا...... اپنے گھر کا خیال نہ ہوتا! اس لئے اور تقریریں بہت کرتے رہیں گے مگر آج میں کہنا چاہتا ہوں کہ چند لوگ ہی ہیں جو صحابہؓ کی ملازمت کر رہے ہیں۔ نظر آ رہا ہے کہ صحابہ کا جھنڈا اٹھا کر نعرے تو بہت لگاتے ہیں وقت دینے کو تیار نہیں۔ دو میں سے ایک چھوڑ دو۔ یا غفلت چھوڑ دو یا ملازمت چھوڑ دو۔

گرامی قدر سامعین! میں عرض کر رہا تھا۔ اصحابِ رسولؐ کے گھر کی ملازمت کرنے والو۔ تمہیں بہر حال اس بات کو سامنے رکھنا ہو گا کہ پیغمبر کے دَر کے جانثار، پیغمبر کے آفتابِ نبوت کے گرد چمکنے والے ستارے مہتابِ نبوت کی وہ جھلمل کرتی ہوئی روشن قندیلیں، پیغمبر اسلام کے وفادار ساتھی کون صحابہ؟...... جنہیں رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ: ''یہ وہ لوگ ہیں جن سے میں راضی ہو چکا ہوں، جنہیں میں نے جنت عطا کر دی ہے، جو رشد و ہدایت کے منارے ہیں۔'' میں عرض کرتا ہوں۔ دوستو! آپ صحابہ کے در کی ملازمت کرتے ہو، اگر کوئی ملک کی سرحد کی حفاظت کرنے والا چوکیدار، کوئی سپاہی دشمن کے آنے پر دشمن کی راہ نہیں روکتا تو غدار کہلاتا ہے۔ ایسے سپاہی کو غفلت کا حق دیا جا سکتا ہے کہ سپاہی ہے ملازمت کرتے گھر جا رہا ہے، سو رہا ہے۔ میں نے کہا تو کیسا سپاہی ہے جو سرحد پر کھڑا ہوا سوتا ہے؟ کہتا ہے مولوی صاحب بیس سال گزر گئے، دشمن نے حملہ نہیں کیا۔ بیس سال گزر گئے جنگ نہیں ہوئی۔ بیس سال گزر گئے دشمن کا منہ نہیں دیکھا۔ بنک

کے اوپر چوکیدار کھڑا ہے سو رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کیوں سوتا ہے؟ کہتا ہے جب سے بنک بنا ہے کوئی چور نہیں آیا۔ جب سے دوکان بنی ہے کوئی چور نہیں آیا۔ اگر میں رات کو سو جاتا ہوں تو شاید آج بھی کوئی چور نہ آئے۔ مجھے حق مل سکتا ہے۔ لیکن دوستو! جس دروازے پر آپ چوکیداری کر رہے ہیں، جس بارگاہ کے چوکیدار آپ بنے ہوئے ہیں، اصحاب رسولؐ کے ناموس کے تحفظ کے لئے چوکیداری کا فریضہ سرانجام دینے والو! مجھے بتاؤ کہ پاکستان میں وہ کون سا دن ہے، وہ کون سی رات ہے، وہ کونسا گھنٹہ کونسا منٹ ہے، کونسا لمحہ کونسا سیکنڈ ہے۔ جس موقع پر جس لمحہ پر پیغمبرؐ کے صحابہؓ کے تقدس کے خلاف کوئی کتا نہیں بھونکتا؟ کونسا لمحہ ہے، کون سا وہ وقت ہے جب اصحاب رسول کا دشمن ان کی عزت پر، آن پر، عظمت پر حملہ آور نہیں ہوتا؟ جب چوبیس گھنٹے ایک ایک لمحہ، ایک ایک منٹ، ایک ایک سیکنڈ پر صحابہ کا دشمن پیغمبر کی جماعت کے اوپر بدزبانی کرنے کے لئے، پیغمبر کی جماعت کو متنازعہ قرار دینے کے لئے، اصحاب رسول کو کافر، مشرک معاذ اللہ منافق قرار دینے کے لئے ہر لمحہ بھونکتا ہے۔ ہر لمحہ کوستا ہے۔ ہر لمحہ اس کا قلم چلتا ہے۔ ہر منٹ اس کی زبان غوغہ آرائی کرتی ہے۔ دشمن چوکس ہے، دشمن حملہ آور ہے، دشمن حملے کے لئے تیار کھڑا ہوا ہے۔ مجھے بتاؤ جب دشمن صحابہؓ کے تقدس پر حملہ آور ہے، مجھے اور آپ کو سُستی و غفلت کا موقع مل سکتا ہے؟ نہیں! اجازت ہے؟ نہیں! دشمن تو ہر وقت حملہ کر رہا ہے۔ آج اس ملک میں دشمن کی جرأت و جسارت، دشمن کی ناپاک کوشش کو دیکھئے۔ توجہ میری طرف کیجئے۔ آج آپ کے ملک میں شاید آپ کے سامنے اس سے پہلے یہ بات نہ آئی ہو۔ آج میرے اس ملک میں کہ جس میں ۱۹۷۷ء میں بھٹو کو تخت سے اتار لیا گیا۔ ضیاء الحق تخت کے اوپر براجمان ہوا۔ ضیاء الحق نے بھٹو کو تخت سے اتار کر تختۂ دار پر لٹکانے کے ساتھ ساتھ ایک اور اعلان کیا تھا کہ میں بھٹو کے بارے میں وائٹ پیپر شائع کروں گا۔ میں بھٹو کی لوٹ کھسوٹ، بھٹو کے مظالم کو نمبروار درج کروں گا۔ میں قوم کے سامنے بھٹو کے مظالم کی داستان رکھوں گا۔ میں بھٹو کی بدمعاشی کو قوم کے سامنے پیش کروں گا۔ لیکن ضیاء الحق بھی دس سالہ دور میں بھٹو پر قرطاس ابیض شائع نہیں کر سکا۔ ضیاء کے جانے کے بعد بھٹو کی بیٹی برسراقتدار آئی۔ اُس نے ضیاء کو آمر کہا، ظالم کہا، جابر کہا، سب کچھ کہا لیکن ساتھ کہا کہ میں قرطاس ابیض لکھوں گی۔ وہ بھی نہ لکھ سکی۔ موجودہ حکومت آئی اس نے پیپلز پارٹی پر، بے نظیر کی حکومت پر سو عیب لگائے، بہت باتیں

کیں لیکن کہا کہ قرطاس ابیض لکھیں گے،نہیں لکھ سکے۔

دوستو! دوستو! میں کہنا چاہتا ہوں، ضیاء الحق بھٹو پر وائٹ پیپر شائع نہیں کر سکا۔ ضیاء الحق بھٹو پر قرطاس ابیض شائع نہیں کر سکا۔ میں پوچھتا ہوں کہ بھٹو کو تخت سے اتار کر تختہ دار پر چڑھا دیا گیا، وائٹ پیپر شائع کیوں نہیں ہوا؟ ضیاء کی روح کہتی ہے، ضیاء کے آدمی کہتے ہیں اوئے بھٹو کے وارث ہیں، بھٹو کی پارٹی ہے، بھٹو کے ماننے والے ہیں، بھٹو کو تختہ دار پر لٹکایا جا سکتا ہے لیکن جب تک بھٹو کی پارٹی ہے، بھٹو کے وارث ہیں قرطاسِ ابیض شائع نہیں ہو سکتا۔ بھٹو کی پارٹی ہے۔ آگے چلتے ہیں۔ میں بھٹو کی بیٹی سے پوچھتا ہوں کہ تو بتا تم نے آمر ظالم کی رٹ لگائی، لیکن وائٹ پیپر کہنے کے باوجود شائع نہیں کیا۔ تو اس کی پارٹی جواب دیتی ہے کہ ہم ضیاء الحق پر کیسے وائٹ پیپر شائع کریں، ہم ضیاء الحق پر قرطاسِ ابیض لکھ کر شائع نہیں کر سکتے کہ ضیاء الحق کی پارٹی وارث موجود ہے۔ اوئے ضیاء الحق کے وارث ہوں وائٹ پیپر شائع نہ ہو...... بے نظیر کی پارٹی ہو وائٹ پیپر شائع نہ ہو اور بھٹو کے وارث ہیں وائٹ پیپر شائع نہ ہوا......

ہائے ہائے! آج اصحابِ رسولؐ کے وارث نہ رہے...... سنی قوم مٹ گئی...... پیغمبر کے صحابہؓ کے جانثار نہ رہے...... پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کے سپوت نہ رہے...... پیغمبر ﷺ کے صحابہ کے نوکر نہ رہے...... پیغمبر کے صحابہؓ کے ملازم نہ رہے...... ہائے! آج اس دور میں فاروقِ اعظمؓ، کون فاروقِ اعظمؓ...... پیغمبر کی دعا فاروقِ اعظمؓ! کون فاروقِ اعظمؓ...... دنیائے کفر اُسے خراجِ تحسین پیش کرے...... کون فاروق اعظمؓ، ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرانے والی فاروق اعظمؓ کی شخصیت پر ہائے تیرے ملک میں وائٹ پیپر، قرطاس ابیض شائع کر دیا گیا۔

غلام حسین نجفی اپنی کتاب کے اندر چھ صفحات پر ۱۰۰ نمبر لگا کر فاروق اعظمؓ پر وائٹ پیپر لکھ کر کہتا ہے، کہتا ہے: "لوگو! عمر وہ تھا جو پیغمبر کی بیویوں کو چھیڑا کرتا تھا"...... سو نمبر لگا دیئے، ۶۰ صفحات پر لکھتا ہے۔ "جناب عمر پر قرطاس ابیض" ہائے! اُسے لکھنے کی جرأت کیسے ہوئی؟ اس کافر کو جسارت کیسے ہوئی؟ او میں کہتا ہوں اُسے جسارت اس لئے ہوئی، یہ سمجھ گیا کہ عمرؓ کا وارث کوئی نہیں۔

قرطاس ابیض...... پاکستان کے مسلمانو! قرطاس ابیض، ایک دو بار نہیں سو نمبر لگا کر سو گالی دیتے ہوئے کہتا یہ ہے کہ "عمر کی آخری وقت کی خوراک شراب تھی، عمرؓ ایمان کے اوپر نہیں مرا ہے"۔

قرطاس ابیض...... قرطاس ابیض فاروق اعظمؓ پر...... اوئے وائٹ پیپر...... ہائے رب قیامت کیوں نہیں ٹوٹی...... ہائے اللہ آسمان ٹوٹتا کیوں نہیں...... ! پاکستان کی سرزمین پھٹتی کیوں نہیں ہے...... اوئے میرے ملک میں، میرے شہر میں، میرے صوبہ میں، میرے ضلع میں آج یہ کتاب بکتی ہے، چھپتی ہے، شائع ہوتی ہے۔ اوئے جس کے ۲۸ نمبر پر لکھتا ہے کہ "عمر جہنم کا تالا ہے، بہتر یہ ہوتا کہ عمر جہنم کا گیٹ ہوتا"...... ہائے فاروق اعظمؓ تو اتنا لاوارث ہے...... اوئے باپ کے وارث زندہ ہیں، ماں کے وارث زندہ ہیں، بھٹو کے وارث زندہ ہیں، ضیاء کے وارث زندہ ہیں، اوئے بے نظیر کے وارث زندہ ہیں...... صحابہ کا کوئی وارث نہیں ہے؟ حق نوازؒ...... حق نوازؒ...... تیری جرأت کو، تیری جسارت کو، تیری عظمت کو، تیری شرافت کو میں ہزار سلام کرتا ہوں، تو نے فاروق اعظمؓ کا وارث بن کر دکھا دیا۔

قاسمیؒ...... میرے پیارے قاسمی! میرے بھائی قاسمیؒ! میرے شہزادے قاسمیؒ! سپاہ صحابہ کے شہزادے، میرے شہزادے، میں تیری جرأت پر قربان ہوں، میں تیری للکار پر قربان ہوں کہ تو نے اسمبلی میں بول کر فاروق اعظمؓ کے وارث ہونے کا حق ادا کر دیا۔ قاسمی تو کتنا عظیم ہے...... میرے جھنگوی تم کتنے عظیم ہو کہ تم نے اس دور میں کفر کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر، ظالم کے پنجہ میں پنجہ ڈال کر ثابت کر دیا ہے کہ تم اصحاب رسولؐ کے سچے غلام ہو۔

صحابہؓ کے سپاہی اپنے کردار پر توجہ دیں

دوستو! اپنی عظمت کو پہچانو، دوستو! اپنے مقام کو پہچانو! آخری بات عرض کرتا چلوں۔ سپاہ صحابہ کے ساتھیو! خدا کے لئے اپنے کردار کو بدلو، اپنے انداز کو بدلو، اپنی گفتار کو بدلو، تا کہ کوئی شخص آپ کے جھوٹ کو، آپ کی غلطی کو، آپ کی کوتاہی کو، آپ کی بدمعاشی کو، آپ کی دروغ گوئی کو، اوئے آپ کی غلط حرکت کو دیکھ کر تا کہ کافر یہ نہ کہے کہ صحابہ کا سپاہی ایسا ہے۔ صحابہ کیسے تھے......! ہائے اپنے کردار سے اپنے کردار سے میرے پیغمبر کے صحابہ کو بدنام نہ کرنا......! سپاہ صحابہ کے ساتھیو! ایسے بن جاؤ کہ تمہیں دیکھ کر، تمہاری جرأت کو، دلیری کو، ہمت کو، قوت و جسارت کو، صداقت کو، امانت کو، دیانت کو، عدالت کو، شرافت کو، جرأت کو، شہادت کو دیکھ کر کوئی غیر مسلم کہے اوئے صحابہ کا

سپاہی چودہ صدیاں بعد اتنا اچھا ہے...... صحابہؓ کیسے ہوں گے!!!

سپاہ صحابہ کے ساتھیو! میرے جھنگویؒ، میرے قاسمیؒ، میرے پیغمبر ﷺ کے صحابہ کو بدنام کرنے کا سبب نہ بننا۔ میرے صحابہ بڑے عظیم تھے۔ میرا جھنگویؒ، قاسمیؒ بڑا عظیم تھا۔ اوئے تم ان کے نقشِ قدم پر چل کر ثابت کردو کہ تمہیں دیکھ کر دیکھنے والا یہ کہہ اُٹھے کہ یہ کتنا عظیم ہے، اس کا جھنگوی کتنا عظیم ہوگا...... یہ اتنا پیارا ہے، یہ اتنا اعلیٰ ہے، یہ اتنا اچھوتا ہے، یہ ایسا گوہر نایاب ہے، یہ ایسا چمکتا ہوا ستارہ ہے تو اس کا قاسمیؒ کیسا ہوگا...... او میرے پیغمبر کے صحابہ کے سپاہیو! اپنے کردار کو بدلو، اپنے افکار کو بدلو، اپنے انداز کو بدلو، اپنے کردار، افکار، انداز، اپنے قول اور عمل کے ذریعے میرے پیغمبر کے صحابہ کی عظمت کو چار چاند لگادو۔ وعدہ کرتے ہو اس بات کا؟...... (ان شاءاللہ)

جو شخص اپنے کردار، قول و فعل، عمل، اپنی سیرت صورت کے ذریعے میرے پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کی عظمت کو...... میرے جھنگویؒ، میرے قاسمیؒ کی شرافت عظمت کو...... میرے جھنگویؒ، قاسمیؒ کی جرأت و غیرت کو چار چاند لگانے کی توفیق نہیں رکھتا، چار چاند لگانے کی ہمت نہیں ہے، اوئے چھوڑ جاؤ سپاہ صحابہ کو میرے قائدین کو بدنام مت کرو۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

۴ر اپریل ۱۹۹۲ء میں قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد

پہلا خطاب

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگویؒ اور سپاہ صحابہؓ کے جرنیل اول مولانا ایثار القاسمیؒ کی یکے بعد دیگرے شہادتوں اور جھنگ سمیت پورے ملک سے مظلوم مسلمانوں کے اٹھتے ہوئے جنازوں کے طویل سوگوار ایام میں اہل جھنگ کو پہلی مرتبہ مسرت کے لمحات تب میسر آئے جب جھنگویؒ و قاسمیؒ کے جانشین مولانا اعظم طارقؒ نے ۴ر اپریل ۱۹۹۲ء کو حکومتِ وقت کی سرتوڑ مخالفت، درجن بھر حکومتی وزراء کی جھنگ میں موجودگی اور عوام کو مختلف رغبت آمیز پیکجز کے باوجود بھی حکومتِ وقت کو عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔ کامیابی کا اعلان ہوتے ہی جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں جو مختصر خطاب کیا، پیش خدمت ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان، وقال تعالیٰ فی مقامٍ آخر اِنَّ اللّٰہ یأمر بالعدل والاحسان . قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم . الدین نصیحۃ. وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام فی مقامٍ اٰخر. المسلم من سلم المسلمون من لسانہٖ ویدہٖ . صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی

CamScanner

الکریم، ونحن علی ذالک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین .

ثنا گو پتا پتا ہے خدائے لم یزل تیرا
زمین و آسماں تیرے ہیں موجود و عدم تیرا
تیرا کھا کر بھی جو کرتا رہے شکوے تیرے یا رب
تعجب ہے کہ اس پر بھی رہے لطف و کرم تیرا

......☆......

نماز اچھی ، روزہ اچھا ، حج اچھا ، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

......☆......

زباں پہ مومنوں کے جب بھی ذکرِ تاجدارؐ آئے
تو لازم ہے کہ اس کے بعد ذکرِ چاریارؓ آئے
بوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ باغباں جب ہوں
تو باغِ مصطفیٰؐ میں پھر کیوں نہ بہار آئے

......☆......

اسلام کی عظمت کے منارے ہیں صحابہؓ
ہے چاند محمدؐ تو ستارے ہیں صحابہؓ
ہم فخر سے کہتے ہیں ہمارے ہیں صحابہؓ
واللہ! ہمیں جان سے پیارے ہیں صحابہؓ
مقامِ نبیؐ تو مقامِ نبیؐ ہے، صحابہؓ کی خاطر بھی ہم جان دیں گے
ہتھیلی پہ سر کو لئے پھر رہے ہیں، امانت ہے انکی بصد شان دیں گے

دے گیا چڑیا کے بچوں کو عقابی بال و پر
اک پرندہ اڑ گیا آدمی کے منہ پہ تھوک کر
رات بھر مردہ ضمیروں کو جگاتا رہا خواب سے
دے کے نوید نور ابدی سو گیا مرغ سحر

☆

شاہین اڑا قیدی پرندوں کو بتا کر
ٹکراؤ سلاخوں سے اڑو خوں میں نہا کر
بازو پہ بھروسہ ہے تو انصاف نہ مانگو
اس دور میں پچھتاؤ گے زنجیر ہلا کر

تمام حضرات شکرانے کے نوافل ادا کریں

قابل قدر معزز حاضرین! میرے واجب الاحترام بزرگو! نوجوان ساتھیو، میری قابل صد احترام اسلامی ماؤ بہنو، میری اسلامی بیٹیو! آج کا دن پروردگار عالم نے اپنے فضل سے، اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کی عظمت، اصحاب رسولؐ کے ناموس، ازواجِ مطہراتؓ کے تقدس، اکابرین کی شہادت کی برکت سے ہمیں خوشیاں نصیب کی ہیں۔ ہم اس خوشی کے موقع پر ایک لمحہ کے لئے بھی اے العالمین تیری بارگاہ میں اقرار کرتے ہیں، ہرگز ہرگز ایسا کوئی قدم نہ اٹھائیں گے جس سے تیری ناراضگی اور تیرے محبوب ﷺ کی سنت کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ آج ہم فتح مکہ کا منظر سامنے رکھتے ہوئے خداءِ لم یزل کی بارگاہ میں اپنے سروں کو جھکا کر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، اللہ تو نے اپنی قدرت کاملہ سے ہم بے کسوں اور بے بسوں کو، ہم غریبوں، یتیموں، مظلوموں، مسکینوں کو اے اللہ! تو نے آج اسی طرح فتح عطا کردی جس طرح ہاتھیوں کے مقابلے میں یا اللہ تو نے ابابیلوں کو کامیابی دی تھی۔

آپ کامیاب ہو گئے، میرے لئے دعا کیجئے

میرے بھائیو! میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے آپ حضرات سے، عہد لینا چاہتا

ہوں، مسجد میں میرے ساتھ ہاتھ کھڑے کر کے آپ عہد کریں کہ جب دعا ہوگی، آپ وضو کریں گے اور اپنے پروردگار، اپنے مالک و خالق، اپنے محسن اور اپنے رب کے سامنے سر سجدہ میں ڈال کر شکرانے کے نوافل ادا کریں گے!

مظلوم مخالف کا بھی بھرپور ساتھ دوں گا

میرے بھائیو! آپ کا الیکشن ختم ہو چکا ہے، آپ کی جنگ ختم ہو چکی ہے، اب میری جنگ کا آغاز ہو رہا ہے۔ آپ نے اپنی جنگ میں کامیابی حاصل کی ہے، آپ نے جان توڑ محنت کی، میرے لئے دعا کیجئے کہ میں جھنگوی شہیدؒ کے مشن کی تکمیل کے لئے، اصحابِ رسولؐ کے ناموس کے تحفظ کے لئے، سنی قوم کے حقوق کی ترجمانی کے لئے اور اپنے غریب عوام کو ان کے حقوق دلانے کے لئے جس جنگ کا آغاز کر رہا ہوں، دعا کیجئے پروردگار عالم مجھے کامیابی عطا فرمائے۔

ظالم اور خائن کو جوابدہ ہونا پڑے گا

میرے بھائیو! میں آج اس عظیم کامیابی پر اپنے حریف، اپنے مدمقابل سے کہتا ہوں، جیسے بھی ہو بہر حال تم مسلمان ہو...... **لا تثریب علیکم الیوم** ......میں دل کی گہرائیوں سے تمہیں معاف کرتا ہوں، میں کبھی تمہاری مخالفت پر تمہیں الزام نہیں دوں گا۔ اور جس نے مجھے ووٹ نہیں دیئے، میرے ساتھ نہیں چلا، میری سپورٹ نہیں کی...... میں اسے کہتا ہوں کہ وہ آئے میرے پاس ہاتھ اٹھا کے کہے کہ اعظم! تجھے ووٹ نہیں دیئے تھے لیکن میں مظلوم ہوں...... میں تیرے ساتھ چلوں گا...... میں تجھ پر ظلم کا بدلہ لوں گا...... میں تیرے ساتھ چل کر ظالم کا بازو توڑ ڈالوں گا...... !

میرے بھائیو! میں اس موقع پر اپنے ملک کے حکمرانوں سے بھی کہوں گا کہ آپ نے دیکھ لیا کہ آپ کو یہ لوگ آپ کے نیچے والے کیسے مروا رہے ہیں۔ انہوں نے آپ کو سبز باغ دکھائے، انہوں نے آپ سے کہا کہ (اگر ہار گئے تو) ہم استعفیٰ دے دیں گے...... اب یہ استعفیٰ دیں گے نہیں، ان سے لینے پڑیں گے۔ ستر لاکھ روپیہ ضلع کونسل کا جو ایک دن وزیراعلیٰ کی آمد پر

خرچ کیا گیا۔۔۔۔ ظفر اللہ بھروانہ تمہیں اس کا حساب دینا ہوگا۔ میں اپنے بارے میں تمہارے دیئے گئے ریمارکس سب معاف کرتا ہوں لیکن قوم کے پیسے کو معاف نہیں کرسکتا۔ میں آج اس مجمع کی وساطت سے حکومتِ وقت، صوبائی حکومت اور ضلعی انتظامیہ سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ چالیس کروڑ کی گرانٹوں کا اعلان کر کے دیہاتوں اور شہر میں جس کام کا آغاز کیا گیا ہے۔۔۔۔ جون میں سوئی گیس دینے کا جو وعدہ کیا گیا ہے وہ اپنے وعدے نبھاؤ۔ ان کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤ۔ اب ہم تمہیں فرار نہیں ہونے دیں گے اور اپنے دیہاتی ساتھیوں سے کہتا ہوں، جتنے بجلی کے کھمبے آپ کے دیہاتوں میں لائے گئے ہیں فوری طور پر اٹھا کر اپنے قبضے میں کرلو۔ سب کھمبے اٹھالو۔ اگر کوئی کھمبا اٹھانے آئے اس کی ٹانگیں توڑ دو، اسے کہو اگر اٹھانے تھے تو دیئے کیوں تھے؟ یہ کھمبے آپ کے ہوگئے، تاریں کھنچوا کر بجلی لانا یہ آپ کے خادم، آپ کے بھائی کا کام ہے! کھمبے قابو کیجئے!

جو گرانٹیں شروع ہوگئی ہیں میں ان کی تفصیلات ضلعی انتظامیہ سے لوں گا اور ہم ان گرانٹوں کو پورا کرائیں گے۔ اللہ کے فضل سے قومی اور صوبائی ہم دونوں سیٹیں جیت چکے ہیں۔ میں نے صوبائی سیٹ چھوڑنی ہے اور میں اب چیلنج کرتا ہوں، نواز شریف! اگر تمہارے پاس کوئی اور بھی مہرہ ہے تو صوبائی کے لئے آج سے تیار کرلو اور تم نے ایم این اے شپ جیتنے کے لئے ۴۰ کروڑ کا منصوبہ دیا۔ ایم پی اے جیتنے کے لئے ابھی سے ۲۰ کروڑ کا دے دو، تاکہ میرا جھنگ تو صاف ستھرا ہو جائے، میرے جھنگ کی تو ترقی ہوجائے۔ میرا جھنگ تو جنت نظیر بن جائے۔

میرے بھائیو! ان شاء اللہ العزیز میں پروگرام بنا رہا ہوں۔ ایک ایک گاؤں میں جاکر جس طرح ووٹ مانگنے کے لئے ہم ایک ایک کے ڈیرے پر گئے، ہم ایک ایک کے گھر میں گئے، میں شکریہ ادا کرنے کے لئے بھی ایک ایک گھر میں جاؤں گا۔ اور اس وقت میں گاؤں والوں سے پوچھوں گا کہ اب آپ بتائیں آپ کے کیا مسائل ہیں؟ تاکہ میں انہیں حل کرانے کی کوشش کروں۔

محسنین کا شکریہ

اور اس کے ساتھ ساتھ میرے بھائیو! یہ محسن کشی ہوگی کہ میں اپنے ان محسنین کا تذکرہ نہ

کروں کہ جنہوں نے اس نازک لمحے میں ہمارا بھرپور سیاسی، سماجی اور مالی تعاون کیا۔ خاص طور پر آئی جے آئی (اسلامی جمہوری اتحاد) میں شامل مقامی جماعت اسلامی، اور میرے محترم گوہر صدیقی صاحب، جمعیت علماء اسلام (س گروپ) کے مولانا سمیع الحق صاحب اور ان کے ساتھی، جمعیت علماء اسلام (ف) کے حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالغفور حیدری صاحب اور تمام علماء کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ میاں ریاض حشمت صاحب اور ان کے بھائی کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے تعاون سے اللہ نے ہمیں کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ان شاء اللہ ہم اپنے ان محسنین کی ہدایات اور مشوروں کو راہِ عمل قرار دیں گے۔

کراچی میں
تیسری انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس سے خطاب

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ممبر قومی اسمبلی منتخب ہونے کے تقریباً پونے دو ماہ بعد ۲۳ اپریل ۱۹۹۲ء کو کراچی کے مشہور نشتر پارک میں سپاہ صحابہؓ کی تیسری انٹرنیشنل دفاع صحابہؓ و حق نواز شہیدؒ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ کانفرنس میں ملک بھر کے جید اور نامور علماء اور دینی قائدین نے اپنے گرانقدر خیالات سے سامعین کو نوازا۔ مقررین کی کثرت اور وقت کی قلت کے باعث مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے نہایت مختصر خطاب کیا۔ جس میں آپ نے فرمایا:

قومی اسمبلی میں ناموسِ صحابہ بل پیش کرنے کا وعدہ

"میں محسوس کرتا ہوں کہ جھنگ کا الیکشن جیتنے کے بعد عالم اسلام کی نظریں مجھ جیسے طالبعلم پر ہیں۔ اب وہ دعائیں، اب وہ آہیں اور شب بیداریاں اور اعتکاف کرنے والے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ اعظم طارق اسمبلی میں جا کر کیا کرتا ہے۔ میرے بھائیو! الیکشن جیتنے کے بعد اپنے قائد محترم کے مشورے سے ہم نے پریس کانفرنس کے ذریعے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ان شاء اللہ

العزیز ہم چند ہی روز میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ناموسِ صحابہ بل پیش کریں گے۔ اس بل کی صورت اور کیفیت کیا ہوگی؟ ہم اس بل کا نام یہ بھی رکھنا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں فرقہ وارانہ اختلافات کے خاتمے کے لئے، پاکستان میں امن وسکون کے قیام کے لئے، آئے روز کے فسادات اور لڑائی جھگڑے اور خون ریزی کی روک تھام کے لئے یہ بل حرف آخر اور تیر بہدف ہو گا۔ کیونکہ ہماری اور حکمرانوں کی اس بات پر سوچ ایک ہے کہ جہاں بھی اختلاف وانتشار ہوا، جہاں بھی لڑائی جھگڑا ہوا، اس جھگڑے کا سبب وہ تبرا بنا، جھگڑے کا سبب وہ تقریر وتحریر بنی جس کے ذریعے پیغمبر ﷺ کے اصحابؓ پر تبرا کیا گیا تھا۔ ہم قومی اسمبلی میں یہ بل پیش کر رہے ہیں جس میں صحابہ کی عظمت قرآن کے ذریعے سے، صحابہ کی عظمت پیغمبر ﷺ کے فرمان کے ذریعے سے، چودہ صدیوں کے مفسرین، محدثین اور فقہاء کے اقوال دے کر یہ بات اسمبلی میں لا رہے ہیں کہ جو شخص محمد ﷺ کے یاروں کی توہین کرتا ہے وہ حقیقت میں قرآن وسنت کا انکار کرتا ہے اور قرآن وسنت کا منکر مسلمان ہوتا ہے؟...... مومن ہوتا ہے؟...... عاشق رسول ہوتا ہے؟...... محبِ اہلبیت ہوتا ہے؟......

ہو قرآن وسنت کا منکر اور کہے میں محبِ اہل بیت ہوں......!

ہو قرآن وسنت کا منکر...... کہلائے عاشق رسول!

ہو قرآن وسنت کا منکر...... نعرہ مومن ہونے کا لگائے......!

اسمبلی فیصلہ کرے گی کہ صحابہ کی عظمت جب قرآن وسنت سے ثابت ہے، اس کا منکر کافر ہے جس کی سزا سزائے موت ہوگی۔

یہ بل آنا چاہئے؟ آپ اس سلسلے میں ایک وعدہ کیجئے کہ اگر آپ کے علاقے کے ممبر قومی اسمبلی تک آپ کی رسائی ہو، آپ ذہنی طور پر اسے تیار کیجئے، اسے آمادہ کیجئے کہ وہ اس نیکی کے کام میں ہمارا ساتھ دے۔ مجھے اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے اور اپنے موقف کی سچائی پہ اعتماد ہے، ان شاء اللہ پاکستان کا کوئی ایم این اے ہماری مخالفت نہیں کرے گا اور اس بل کے ذریعے ہم حق نواز شہیدؒ کے مشن کی تکمیل کے لئے ایک اہم قدم اٹھالیں گے۔ اللہ ہمارا حامی وناصر ہو۔"

قومی اسمبلی میں مشن سپاہ صحابہ کی پہلی آواز

۳ر مئی کو مولانا شہیدؒ نے پہلی مرتبہ ممبر قومی اسمبلی کی حیثیت سے حلف اٹھایا اور ایک مختصر مگر خوبصورت تقریر کی۔ بعد ازاں اگلے اجلاس کے دوران ۲۱ر مئی ۱۹۹۲ء کو قومی اسمبلی میں وہ یادگار اور باضابطہ پہلی تقریر کرنے کا موقع ملا جس میں آپؒ نے گستاخانِ صحابہؓ کی حقیقت اور حکومت کی نفاذِ اسلام کے وعدوں سے انحراف پر پورے شرح صدر کے ساتھ اپنی روایتی حق گوئی کا کھل کر مظاہرہ کیا۔ تقریر کی تفصیلات ہی تقریر پر خود گواہ ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہٖ الکریم! جناب سپیکر!

خدا خدا کر کے دو بجے سے پہلے مجھے کچھ کہنے کا موقع مل رہا ہے، اور میں آج اُس اسمبلی میں جو اُس ملک کی اسمبلی ہے جو اِس کرۂ ارض پر دنیا کا وہ واحد دوسرا ملک ہے جو مدینہ منورہ کے بعد ایک نظریے کی بنیاد پر حاصل کیا گیا ہے۔ اور ہم آج اس ملک کی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، جس کے حصول کے لئے لاکھوں قربانیاں دی گئیں اور ہزاروں عزتیں پامال ہوئیں اور آج بجٹ بھی اس جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا جو سوا سال پہلے اسلام کے نام پر منتخب ہو کر اس ''ہال'' میں آئی اور وہ حکومت کرنے کے لئے آگے بڑھی۔ لیکن میں اس ملک کی نظریاتی بنیادوں اور اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کرنے والی اس جماعت کے برسر اقتدار آنے کے بعد جب بجٹ پر نظر کرتا ہوں تو مجھے

CS CamScanner

افسوس ہوتا ہے کہ اس بجٹ نے اسلامی اصولوں کو جس طرح نظر انداز کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

اسلام سے راہنمائی کیوں نہیں لی جاتی؟

جناب والا!

آخر کیا وجہ ہے آج ہم اپنے معاملات کو اپنے بجٹ اور آئندہ کے پروگراموں کو استوار کرنے کے لئے دنیا کے دروازوں پر دستک دیتے ہیں اور ہم حالات اور دیگر ممالک کی طرف دیکھتے ہیں۔ بحیثیت مسلمان ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ہمارے پاس ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ ہمارے پاس زندگی گزارنے کا ایک مکمل نصب العین ہے۔ وہ بھی تو سب کچھ ہمیں بتلاتا ہے، ہمیں اس سے راہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ جب ہم اپنے دنیاوی معاملات کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو عملی طور پر ہم اس قیامت تک کے لئے جو ضابطۂ حیات اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس دین کی صورت میں قرآن وسنت بھیجا ہے، اس سے انحراف اور چشم پوشی کرتے ہیں۔

خلفاءِ راشدینؓ کا معاشی نظام رائج کیا جائے

جناب والا! آج یہ کہا جاتا ہے کہ موجودہ حالات اور ضروریات اور ہمارے اقتصادی نظام کو اگر سود سے الگ کر دیا جائے، اسلامی بنیادوں پر استوار کیا جائے تو ہم حالات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ میرا سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ آپ نے اپنے اقتصادی نظام کو، معاشی نظام کو، اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے عملی قدم اٹھایا کب تھا؟ آپ کہتے ہیں، لاؤ کوئی نظام! میں پوچھتا ہوں اس اسمبلی کا قانون اور دنیا کا بنایا ہوا قانون یا پہلے سے بنے ہوئے قوانین آسمانوں سے اترتے ہیں؟ آپ نے کبھی ماہرین کو علماء کرام کے ساتھ بٹھایا، تاکہ ہم اسلام کے مطابق اپنی معیشت اور اقتصادیات کو ڈھالیں؟ جب آپ نے کوئی بٹھایا ہی نہیں ہے، کسی کے کام سپرد کیا ہی نہیں، تو پھر وہ آپ کو کیا دے؟ اور جب بٹھایا تھا، اسلامی نظریاتی کونسل نے آپ کو یہ ۱۲ تجاویز دی تھیں جو ۱۹۸۵ء میں جب صدر غلام اسحٰق خاں صاحب وزیر خزانہ ہوتے تھے۔ انہوں نے اسٹیٹ بینک کے ذریعے سے اپنی تمام برانچوں کو حکم دیا تھا کہ ان ۱۲ ضابطوں پر اپنی برانچوں کے اندر عمل

درآمد کرایا جائے۔ لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں، جب حکومت بدل گئی۔ جونیجو صاحب کی حکومت آئی، وہ وزیر خزانہ نہ رہے (یعنی جناب غلام اسحٰق خاں صاحب) تو اس کے بعد ان ۱۲ تجاویز پر جو اسلام کی روشنی میں اسٹیٹ بینک کے حکم پر بینکوں میں چلی گئی تھیں۔ عمل درآمد کیوں نہیں کیا گیا؟ آج صرف ان میں سے ایک شق رائج ہے۔ جس کو مضاربہ کہتے ہیں۔ اور وہ بھی جس طرح بینکوں میں چلائی جارہی ہے اور جس طرح بینکوں کے اندر نافذ العمل ہے اس کا اس آرڈر اور اس کتاب کی تعلیم کے مطابق کوئی بھی واسطہ نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا کہ اسلام ہماری اقتصادیات اور ہماری معیشت کے لئے ہماری آج راہنمائی نہیں کرتا، تو بحیثیت مسلمان گویا کہ ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام تنگ دامن ہے کہ ایک مخصوص طبقے کے لئے مخصوص زمانے کے لئے آیا تھا۔ جو آج ہمارے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھتا۔ میں سمجھتا ہوں ایک لمحہ کے لئے بھی مسلمان یہ تصور نہیں کرسکتا ہے۔

اللہ کی کتاب ہمارے پاس ہے۔ جب ہمارے پاس مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آپ یورپ کے دروازے پر کیوں دستک دیتے ہیں؟ آپ چرچل، لنکن، ہٹلر کی بات کیوں کرتے ہیں؟ آپ خلافت راشدہ کے دروازے پر کیوں دستک نہیں دیتے؟ آپ پیغمبر ﷺ کے در اقدس پر کیوں نہیں آتے؟ جہاں آپ کو ایسا نظام ملے گا، جہاں آپ کو ایسے بادشاہ ملیں گے جو رات کی تاریکیوں میں چل کر اپنے علاقے کی بیواؤں، یتیموں کا حال پوچھتے ہیں۔ وہاں آپ کو ایسے امیر المومنین ملیں گے جو یہ کہتے تھے کہ "فرات کے کنارے اگر کوئی کتا بھوکا مرگیا تو ہم سے سوال ہوگا"۔ لیکن آج کیا وجہ ہے کہ ہم ان تمام چیزوں سے چشم پوشی کررہے ہیں؟

صحابہ کرامؓ کی ناموس کو قانونی تحفظ دیا جائے

اور چشم پوشی کا عالم تو جناب یہ ہے، آج ہم اپنے اسلام کے ان مشاہیر کے تقدس کا بھی تحفظ نہیں کرسکے۔ یہ آج مجھے صبح لیٹر ملا ہے، بھکر میں F.I.R کاٹی گئی ہے کہ اس مہینے کی ۹ تاریخ کو بھکر کے ایک ماسٹر نے سکول کی تعلیم دیتے ہوئے پیغمبر اسلام پر توہین آمیز جملے کستے ہوئے کہا کہ "اللہ کے رسول ﷺ اپنی بیویوں کے پاس اس طرح جاتے تھے جس طرح کوئی مینڈھا بکریوں

کے پاس جاتا ہے"۔ (معاذ اللہ) اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے سیدہ عائشہ صدیقہ اور اکابر رسول پر توہین آمیز حملے کیے ہیں۔ جناب یہ ایک F.I.R کی بات نہیں ہے۔ اس ملک میں اس وقت ۲۵۰ کتابیں موجود ہیں جو لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر آج مارکیٹوں میں منظر عام پر آئی ہوئی ہیں اور ہم نے بار بار حکومت کو اس کی طرف متوجہ کیا۔ ہمیں کہا جاتا ہے تم دہشت گرد ہو تم تخریب کار ہو۔ اگر ولی خاں والے حضرات غفار خاں کے خلاف کوئی بات نہیں سنتے، انہیں کوئی دہشت گرد نہیں کہتا اور کوئی شخص اپنے کسی محسن کے خلاف کوئی بات نہیں سنتا۔ اسے کوئی دہشت گرد نہیں کہتا اور اگر ہم کہیں کہ پیغمبر ﷺ کے صحابہ ؓ کے ناموس کا تحفظ ہونا چاہئے۔ ان کے خلاف گالی گلوچ کا دروازہ بند ہونا چاہئے، تو اسے دہشت گردی کہا جاتا ہے۔ تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں سب سے بڑا دہشت گرد ہوں۔

جناب محترم! آج اس ملک میں پیغمبر ﷺ کے صحابہ ؓ کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ جو کتا چاہے بھونکتا چلا جائے، بڑے بڑے غیر ملکی لیڈر اسلام کے نام پر......

(سپیکر: یہ کتا غیر پارلیمانی لفظ ہے)

(مولانا) اگر کوئی صحابہ ؓ کے خلاف بھونکتا ہے تو وہ کتے سے بھی بدتر ہے۔

(سپیکر: اور جو آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو بات کسی استاد کی کی ہے)

(مولانا) یہ F.I.R میرے پاس موجود ہے، میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔

(سپیکر: ٹھیک ہے آپ بات کریں)

فرقہ وارانہ فسادات کا حل اور ایران کی مداخلت

تو جناب محترم!

میں عرض کر رہا ہوں کہ اس ملک میں آپ کہتے ہیں کہ فرقہ وارانہ اختلافات کیوں ہیں؟ لوگ ہمارا مذاق اڑا رہے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں یہ ہمارے جے سالک صاحب بیٹھے ہیں، عیسائیوں اور مسلمانوں کا یہاں جھگڑا کیوں نہیں ہوتا؟ اس ایوان میں رانا چندر سنگھ صاحب بیٹھے

ہیں، مسلمانوں اور ہندوؤں کا جھگڑا کیوں نہیں ہوتا؟ شیعہ سنی فسادات کیوں ہوتے ہیں؟ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ کسی ایک طرف سے دوسرے کے مقتدیوں کو اور خاص طور پر ہمارے ایمان اور عقیدے کے محور پیغمبر ﷺ کے صحابہ ؓ کو نہ صرف طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے بلکہ انہیں ماں بہن کی وہ گالیاں دی جاتی ہیں جو کوئی سننے والا برداشت نہیں کر سکتا۔ اس ملک میں اس کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ آگے محرم آ رہا ہے اور ہماری وزیر اعظم صاحب سے ملاقات ہو چکی ہے اور جناب وفاقی وزیر مذہبی امور سے ہماری میٹنگ ہو گئی ہے۔ اس میں شیعہ بھی تھے سنی حضرات بھی تھے تمام مکاتب فکر تھے۔ اس بات پر اتفاق ہو چکا تھا کہ صحابہ کرام ؓ کے خلاف بکواس کرنے والے کو سزائے موت دینی چاہئے۔ وہ وزارت مذہبی امور کی سفارشات وزیر اعظم صاحب کو بھیج گئی ہیں۔

وزیر اعظم سے ہماری اپیل ہے کہ وہ اسمبلی کے فورم پر لائی جائیں۔ تا کہ انہیں قانون کی شکل دی جائے۔ آئندہ کسی شخص کو بدزبانی کی جرأت نہ ہو، کسی کے جذبات مجروح نہ ہوں اور پھر ملک میں ہنگامہ آرائی نہ ہو۔ اگر محرم سے پہلے پہلے صحابہ کرام ؓ اور اہل بیت عظام ؓ کے خلاف بکواس کرنے والوں کے لئے بل پاس کر لیا جائے، کوئی قانون بنا دیا جائے اور ایسا آسان قانون ہو کہ قابل دست اندازی پولیس ہو، جب کوئی آدمی آئے، کوئی ٹیپ لائے، کوئی تحریری کتاب پیش کرے فوراً F.I.R کٹے، تو آپ دیکھیں گے میں ذمہ داری دیتا ہوں کہ ایک محرم نہیں تمام محرم امن وامان سے گزریں گے۔

لیکن "غیر ملکی" خاص طور پر میں "غیر ملکی" اشارہ کر رہا ہوں، اسی جگہ پر کھڑے ہو کر مولانا ایثارالقاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ ایران کے تخریب کار مجھے قتل کرنے کے لئے آ گئے ہیں۔ اور اب وزارت داخلہ کا لیٹر مجھے مل چکا ہے، کسی نہ کسی ذریعے سے جس میں کہا گیا ہے کہ اعظم طارق کو قتل کرنے کے لئے ایران کے تخریب کار آ گئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں ہمیں یہ بتلاتے ہو کہ ایران کے تخریب کار آ گئے ہیں۔ تم ان کی گرفت کیوں نہیں کر سکتے؟ کیا ہم اتنے بے بس ہو چکے ہیں؟ کیا ہم کسی کی رعایا ہیں؟ کہ آج ایران کا ریڈیو ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ہر ملک میں ایک سفارت خانہ ہوتا ہے۔ آج پاکستان میں صرف ایران کے ۱۳ خانہ ہائے فرہنگ کھلے ہوئے ہیں۔ وہ یہاں پیسہ دے رہے ہیں، وہ زہریلا لٹریچر پھیلا رہے ہیں تا کہ ملک میں خانہ

جنگی ہو اور یہاں تخریب کاری میں اضافہ ہو اور اس کی حوصلہ افزائی ہو۔

آٹے اور ٹیلی فون کے ریٹ میں اضافہ کیوں؟

جناب سپیکر!

اس کے ساتھ ساتھ میں اس بجٹ پر کہنا چاہتا ہوں کہ یہ آٹا، گھی، دال اور گوشت اور اسی طرح ٹیلی فون جو دیگر چیزیں ہیں۔ جناب سپیکر، آٹے کی اگر قیمت ایک روپیہ فی کلو کم کردی گئی ہے تو وہ صرف بیت المال سے کیوں؟ آٹا تو ہر آدمی کھاتا ہے۔ روٹی تو ہر آدمی کھاتا ہے۔ غریب بھی اتنی ہی کھاتا ہے، امیر بھی اتنی ہی کھاتا ہے۔ جب آپ کے ملک کی ۹۰ فیصد آبادی غریب ہے، ۱۰ فیصد کے لئے صرف یہ خیال کرتے ہیں۔ اگر آپ ہر قسم کا آٹا سستا کر دیں تو ۹۰ فیصد کو فائدہ ہوا تو ساتھ اس میں ۱۰ فیصد کو بھی ہو گیا تو کیا ہوا؟ لیکن غریب کو ایک لائن میں لگوانا اور سارا دن اسے ذلیل کرنا ایک روپے کے پیچھے، اس سے بڑھ کر غریب کی توہین نہیں ہو سکتی۔

ٹیلی فون کا ریٹ تو آپ نے ڈبل کر دیا ہے۔ جہاں ڈیڑھ روپے سے کال ۲ روپے کی ہو گئی لازمی بات ہے کہ پھر ایک شہر سے دوسرے شہر کی کال کے چارجز بھی بڑھ جائیں گے۔ غریب کے پاس تو ٹیلی فون ہی نہیں ہے۔ وہ ضرورت کا مارا P.C.O پر جائے گا۔ وہ تین تین گنا زیادہ ٹیلی فون کے پیسے دے گا۔ بتلاؤ اس بجٹ میں غریبوں کے لئے کیا رکھا ہے؟

سکولوں میں قرآنی تعلیم وطب یونانی کی ضرورت

جناب محترم!

اس کے ساتھ ساتھ ہماری ضروری بنیادی چیز تعلیم ہے۔ ہم خواندگی میں سب سے پیچھے ہیں۔ میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آج ہمارے F.A، B.A پاس بہت سے لوگ بڑی بڑی پوسٹوں پر ہیں۔ لیکن انہیں قرآن مجید صحیح نہیں آتا۔ انہیں کلمے اور نماز نہیں آتی۔ آپ اپنے ملک کی پرائمری تعلیم تک کے لئے قرآن پاک کو لازمی قرار دیجئے اور ریاضی پڑھانے کے لئے جس طرح آپ ریاضی دان رکھتے ہیں، آپ سائنس دان رکھتے ہیں، آپ قرآن پڑھانے کے لئے پرائمری سکول میں قاری قرآن کا تقرر کریں۔ تاکہ وہ صحیح قرآن پڑھائے، تاکہ وہ صحیح نماز و

لگے پڑھائے۔ اس کے بغیر آپ پرائمری کی ملازمت جاری کریں۔

اور اس کے ساتھ ساتھ جناب اس کے بعد صحت ہے۔ صحت کے لئے بجٹ میں ہم جو رکھتے ہیں۔ ہم ایلوپیتھک کی باہر سے دوائیاں درآمد کرتے ہیں۔ میں یہاں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم طب کو فروغ دیں، ہم طب اسلامی کو فروغ دیں۔ آپ طب کے دروازے پہ آگئیں۔ آپ کو اپنے ملک سے دوائیاں ملیں گی۔ آپ کے لئے اپنے ملک میں جڑی بوٹیاں ہونے سے زیادہ سستی ہوتی ہیں۔ آپ طب پر زور دیں اس کا کوئی سائیڈ افیکٹ (Side Effect) نہیں ہوتا۔ اس سے آپ کا ملک مستحکم بھی ہوگا۔ آپ کو باہر سے کچھ نہیں منگوانا پڑے گا۔ آپ اپنے ملک میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے۔

ٹیلیویژن کا گھناؤنا کردار

جناب والا!

اس وقت ٹیلی ویژن میں خاص طور سے میں اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اسلامی حکومت ہے۔ پہلے فلم آٹھ دن کے بعد آتی تھی۔ اب دو دن کے بعد آتی ہے۔ اس قوم کو فلمیں دکھاؤ گے؟ اور یہ ڈرامہ کیا ہوتا ہے؟ ”ایک لڑکی نکلی ایک لڑکا نکلا، وہ دونوں مکان پر چلے گئے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے“۔

اسلام کے نام پر حاصل کردہ اس ملک میں ہمیں یہی تعلیم دی جاتی ہے؟ آج پاکستان ڈے Pakistan Day پر ثقافت دکھا رہے ہیں۔ ڈھول بج رہے ہیں، ناچ رہے ہیں۔ یہ کس ملک کی ثقافت ہے؟ جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا؟ اسلام نے یہ ثقافت دی ہے؟ اسلام نے یہ تعلیم دی ہے؟ کہ آج اس ملک کے یوم پر اور اس کے ڈے Day پر تم اسلام کے نام پر حاصل کردہ مملکت کی کیا ثقافت دکھاتے ہو؟ کہ ہماری ثقافت ناچنا ہے۔ ہماری ثقافت گانا ہے۔ ٹیلی ویژن کا کردار اتنا غلط ہے کہ جس نے اس قوم کے اخلاق کو تباہ کر دیا ہے۔

(سپیکر: مولانا صاحب آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔)

CamScanner

رشوت ستانی

جناب سپیکر!

رشوت کو دیکھ لیجئے، رشوت ستانی کا یہ عالم ہے، جب کوئی اور جائے تو کام ہو جاتا ہے، ہم جائیں تو کام نہیں ہوتا۔ کیونکہ مولوی رشوت نہیں دیتا اور وہ مانگ نہیں سکتا۔ اور اس لیے جہاں ہم کامیاب ہوئے وہاں ہمیں ایمان دار آفیسر دیئے گئے ہیں۔ اگر ایک افسر ایمان دار ہے تو رشوت کے ریٹ اور بڑھ جاتے ہیں۔ نیچے والے کہتے ہیں رشوت دے دو، ورنہ او پر والا بڑا ایمان دار ہے۔ (وہ ناجائز کام نہیں ہونے دے گا) تو لوگ کہتے ہیں اس کے پاس جائیں گے تو مر جائیں گے۔ یہیں سے رشوت لے لیجئے اور کام کر دیجئے۔

جھنگ کے مسائل

جناب والا!

اس وقت خاص طور پر میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جھنگ کے مسائل کیا ہیں؟ جھنگ وہ علاقہ ہے جو بدنام ہو گیا، کیوں بدنام ہوا؟ یہاں حالات کیوں خراب رہے؟ جاگیرداروں کو اپنے اقتدار کا سورج غروب ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دیکھ رہے تھے، حق نواز شہیدؒ کی جلائی ہوئی شمع روشن ہو رہی ہے۔ وہ دیکھ رہے تھے یہاں غریب بیدار ہو رہا ہے، تو انہوں نے دیکھا کہ اس سے ہماری جاگیرداری ختم ہو جائے گی، اس لئے انہوں نے مولانا حق نوازؒ کو شہید کرا دیا، مولانا ایثار القاسمی کو شہید کرایا۔ میاں اقبالؒ کو شہید کرایا۔ دن دیہاڑے پانچ علماء کو گولیوں سے اڑا دیا گیا اور ایک تیر سے دو شکار کرتے رہے کہ ضمنی الیکشن نہ ہو اور جھنگ میں امن نہ ہو۔ نتیجہ کے طور پر سوا سال تک جھنگ کی عوام کو الیکشن سے محروم رکھا گیا ہے۔ میرا آج مطالبہ ہے، آپ ہمارا تعاون کیجئے۔ تا کہ جتنا جھنگ بدامنی کے باعث بدنام ہے ہم اسے اتنا ہی نیک نام بنا دیں۔

جھنگ کے لئے سوئی گیس کی ضرورت

جناب والا! جھنگ وہ ضلع ہے جو پاکستان بننے سے پہلے کا ضلع تھا۔ سرگودھا، فیصل آباد

اس کی تحصیلیں تھیں۔وہ تحصیلیں تحصیلوں سے ضلع بنیں۔ ضلع سے ڈویژن بن گئیں۔ یہ بہاولپور ضلع کا ضلع ہے۔ (اب اگر چنیوٹ ضلع بن گیا تو یہ اس کی تحصیل بن جائے گا) اور اس کی تحصیل چنیوٹ میں بھی سوئی گیس ہے۔ جھنگ کی موجودہ تحصیل شورکوٹ کینٹ میں بھی سوئی گیس ہے۔ لیکن جھنگ میں نہیں ہے۔ ۱۹۸۵ء میں وزیراعظم محمد خان جونیجو صاحب وہاں گئے، بڑے بڑے پوسٹر چھپے۔ کہا اسی سال سوئی گیس دیتے ہیں، ابھی میرے مقابلے میں مستر وائیں صاحب آئے۔ (اس وقت غلام حیدر وائیں زندہ تھے) انہوں نے کہا" ۱۴ کروڑ روپے کا اعلان کرتا ہوں، اور جون میں تمہیں سوئی گیس مل جائے گی"۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ان اعلانات کے مطابق ہی ہمیں سوئی گیس دے دو، یا پھر مان لو جناب وزیراعظم محمد خاں جونیجو نے بھی دھوکہ کیا تھا اور رہی سہی کسر وائیں صاحب نے پوری کردی۔

کولمبو پلان کے تحت دی گئی زمینوں کے مالکان کی پریشانی

جناب والا! جھنگ کے مسائل میں سے کولمبو پلان کے تحت آج سے ۳۰ سال پہلے بنجر زمینوں کو آباد کرنے والے مہاجر آئے۔ آج زمینیں آباد ہو گئیں۔ سبزہ لہلہانے لگا، تو آج کہا جاتا ہے کہ ہم تمہیں الاٹ منٹ نہیں دیتے۔ ان کی کھڑی فصلوں کو بلڈوز (Buildous) کر دیا جاتا ہے۔ ان کو الاٹمنٹ دی جائے، تاکہ وہ بیچارے سکھ کا سانس لے سکیں اور آج جھنگ کی ریلوے لائن پر کوئی پل نہیں ہے۔ اور میاں اقبال ؒ صاحب جو شہید ہوئے۔ جو ہمارے ضمنی الیکشن کے امیدوار تھے وہ بیچارے سسک رہے تھے، خون بہہ رہا تھا لیکن پھاٹک بند تھا۔ اس پھاٹک کے ساتھ ہی ہسپتال ہے۔ ہمارا پرانا مطالبہ ہے ہمیں پل دیا جائے تاکہ ہسپتال تک بروقت مریض پہنچ سکیں اور ہمارا یہ مسئلہ حل ہو۔ آج جھنگ کی بلدیہ وہ واحد بلدیہ ہے کہ جو اس وقت ستر لاکھ روپے کی مقروض ہے۔ لیکن اس کے لئے اس بنا پر تعاون نہیں کیا جاتا کہ یہ سپاہ صحابہ کے پاس آ گئی ہے۔

افغانستان علماء نے فتح کیا ہے

جناب محترم! میں اپنی تقریر کی وساطت سے اور جناب والا کی وساطت سے چند ضروری باتیں کرنا چاہتا تھا کہ ایرانی تخریب کاروں کو پکڑا جائے، ایران کے ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کو لگام دی جائے اور اسی طرح پاکستان میں اصحاب ؓ رسول ﷺ کے ناموس کے تحفظ کے

لئے کوئی آئینی حل لایا جائے اور اسی طرح جھنگ کے مسائل حل کیے جائیں۔ اور میں ضروری سمجھتا ہوں کہ میں افغانستان کے مسئلہ پر جہاں ہماری اختلافات کی باتیں ہیں جو اچھی بات ہے ہم اسے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ میاں محمد نواز شریف کا جانا خاص طور پر مولانا سمیع الحق مدظلہ کا کردار اور میں آج کہنا چاہتا ہوں، ملائیت ملائیت کرنے والو! افغانستان ملاؤں نے فتح کیا ہے۔ افغانستان کی فتح علماء کی فتح ہے اور وہ الحمد للہ فاتح بن کر داخل ہو چکے ہیں۔ یہی علماء کشمیر جا رہے ہیں۔ یہی علماء آپ کو برما اور فلپائن میں ملیں گے۔ یہی علماء آپ کو چند روز کے بعد فلسطین میں ملیں گے۔ علماء کو بدنام کرنا آسان ہے لیکن یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو سر کو ہتھیلی پر لیے پھرتے ہیں اور ہر لمحہ دین کے لئے، وطن کی ناموس کے لئے جان کو قربان کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ شکریہ!

قومی اسمبلی میں خلیفۂ بلا فصلؓ کے عنوان پر خطاب

۳ اگست ۱۹۹۲ء کو قومی اسمبلی میں شمالی علاقہ جات گلگت، سکردو وغیرہ میں امن و امان کے حوالہ سے بحث کا آغاز ہوا۔ اس بحث میں مختلف مقررین کے علاوہ مولانا عبدالستار نیازی نے اپنے اپنے انداز میں تقاریر کیں اور فسادات کے عوامل پر گفتگو کی۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اپنی تقریر میں شمالی علاقہ جات کے فسادات کے بارے میں اپنا نقطۂ پیش کرتے ہوئے ان علاقوں کی جغرافیائی اہمیت کے تناظر میں بین الاقوامی سازشوں کے ساتھ شیعہ سنی فسادات کے عوامل میں سے ایک بڑا سبب مسئلہ خلافت کو قرار دیا۔ تقریر حسب ذیل ہے:

شمالی علاقہ جات میں بدامنی کی اصل وجہ

شکریہ جناب سپیکر!

شمالی علاقہ جات کا مسئلہ خاص طور پر امن وامان کے حوالے سے آج زیر غور ہے۔ جناب سپیکر، وہاں کا مسئلہ دو طریقے سے ہے۔ جیسا کہ مولانا نیازی صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ ایک انتظامی اور ایک مذہبی اختلافات کے حوالے سے زیادہ اہم ہے۔ یہ علاقہ اپنی جغرافیائی اور علاقائی صورت حال کے لحاظ سے بھی بڑا اہم ہے۔ اس لئے آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ یہاں اسرائیل، یہودی لابیاں اور بھارت نواز لابیاں، بھارت کے ایجنٹ اور افغانستان کا جب جہاد

تحریک چل رہی تھی تو وہاں ایران کے ایجنٹ سرگرم عمل تھے اور وہاں بڑی بڑی بلڈنگیں وغیرہ بنی ہوئی تیار تھیں۔ اور انہوں نے بڑے بڑے اداروں سے بڑے بڑے کتب کا کثیر تعداد میں ترجمہ کیں کہ جس سے مسلمانوں کی نسل نو کے عقائد و نظریات کو بگاڑنے کی کوشش کی گئی، اور یہ ایک پروگرام تھا کہ برصغیر میں بھی ایک نیا انقلاب قائم کیا جائے اور اس کے لئے وہاں پر کوشش شمال میں اب تک جاری ہیں۔ اصل مسئلہ وہاں شیعہ سنی کا ہے۔ مجھے اس بات پر بڑی حیرت ہے کہ حکمران عراق کے درخت کی جڑیں نکالنے کی بجائے اس کی شاخوں کو تراشتے رہتے ہیں۔ جب تک اس عراق کے درخت کو ہم نہیں اکھاڑ پھینکتے ہماری آج ایک کاٹیں گے پھر دوسری نکل آئے گی۔ پھر دوسری کاٹیں گے تیسری نکل آئے گی۔ یہ مسئلہ شمالی علاقہ جات کا نہیں ہے۔ شیعہ سنی کا مسئلہ بین الاقوامی مسئلہ ہے اور پاکستان کے اندر خاص طور پر یہ بڑی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے۔ آج آپ شمالی علاقہ جات پر بحث کریں۔ کل آپ جھنگ کے حالات پر بحث کریں گے۔ پرسوں کراچی پر کریں گے۔ ترسوں لاہور پر کریں گے۔ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اختلاف مذہب اور سیاست کا ہر ملک میں ہے۔ لیکن اختلافات باعث مذمت نہیں۔ فسادات باعث مذمت ہیں۔ کہ فساد کیوں ہوتا ہے؟ آخر کیوں ہوتی ہے؟ اب اختلافات مسلمانوں کے مابین بھی ہیں۔ مسلمانوں کے مقابلے میں عیسائی ہیں، ہندو ہیں، سکھ ہیں، یہ سب ہیں سب بستے ہیں، کوئی فساد نہیں ہے، دوستی ہے۔ ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں۔ لیکن کیا پاکستان یا دوسرے ملکوں میں شیعہ سنی اتحاد اور اتفاق سے کیوں نہیں رہتے؟ تو اس میں اصل یہی بات ہے دیکھنے کی۔ جو مسائل سرکاری اجلاسوں میں بھی زیر بحث آئے کہ وہ کون سے عوامل ہیں؟ وہ کون سی وجوہات ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ اختلافات فسادات کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔

خلیفہ بلا فصل والی اذان باعث فساد ہے

جناب والا! وہ واقعی ایسی ہیں کہ جب تک ان کا راستہ بند نہ کر دیا جائے اور جب تک فساد کا باعث بننے والی چیزوں پر پابندی عائد نہ کر دی جائے اور ہم سرکاری وسائل بروئے کار لا کر جب تک قوت بازو سے اس چیز کو نہیں روکیں گے تو یہ فسادات کا دروازہ بند نہیں ہوگا۔ اب میں کہتا ہوں

کہ جب سرعام لاؤڈ سپیکر پر ایک دن میں تین مرتبہ حضرت صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ کوئی خلیفہ نہیں تھے۔ وہ کوئی خلافت راشدہ نہیں۔ ہم نہیں مانتے، بس خلیفہ پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد ایک ہی تھے۔ وہ بھی بغیر فاصلے کے۔ جب تین صحابہ ؓ کی خلافت کو بلا فصل کے لفظ سے کاٹ کر رکھ دیا جائے گا اور لاؤڈ سپیکر پر تین صحابہ ؓ کی خلافت کو جھٹلایا جائے گا، پھر مسلمان مر تو سکتا ہے لیکن اپنے پیغمبر ﷺ کے صحابہ کی خلافت کا انکار ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ اگر پاکستان میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میں صدر محترم کی صدارت نہیں مانتا، وزیر اعظم کو وزیر اعظم نہیں مانتا، میں عدلیہ کو عدلیہ نہیں مانتا اور ایسا کہنے والے کے خلاف قانون حرکت میں آتا ہے۔ لیکن جہاں روزانہ ہر شہر، ہر گاؤں، ہر دیہات میں علی الاعلان یہ کہا جاتا ہے "اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْل" کیا مطلب کہ تاریخ اسلام کا کھلم کھلا انکار ہے۔ حضور ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد بغیر فاصلے کے خلیفہ حضرت علی ؓ تھے۔ اتنا کہنا، یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے، اور اتنا بڑا دجل ہے۔

(سپیکر) مولانا صاحب! اصل موضوع پر بات کریں متنازعہ باتیں نہ کریں۔

(مولانا) یہ متنازعہ باتیں ہیں؟ نعوذ باللہ! تین صحابہ ؓ کی خلافت اگر متنازعہ ہے......

(سپیکر) دوسرے مسلک کے لوگ بھی بیٹھے ہیں، تو بات بڑھ جائے گی۔

(مولانا) میں بات بڑھانا نہیں چاہتا۔

(سپیکر) شمالی علاقہ جات کی طرف رہیں۔

(مولانا) آپ درخت کی شاخوں کی طرف آ رہے ہیں۔ آپ ایک دن بحث کا نکالیں۔ اور میں یہاں تک کہتا ہوں، ساجد نقوی اور دوسرے جو اس اسمبلی کے ممبر نہیں ہیں، ان کو بھی اجازت دیں کہ وہ بھی کھلے عام اپنا موقف اسمبلی کے سامنے رکھیں کہ آپ کو اہل سنت کی طرف سے کیا تکلیف ہے؟ وہ جو تکلیف کہیں گے، جو ان کے جذبات مجروح کرنے والی چیز ہوگی، ہم اس سے رک جائیں گے۔ ہم کہیں گے کہ ہمارے جذبات فلاں چیز سے مجروح ہوتے ہیں تو وہ اس سے اجتناب کرنے کا عہد کریں۔

(سپیکر) مولانا صاحب بات ختم کریں۔

شمالی علاقہ جات کے مسائل جاننے کے لئے وفد روانہ کیا جائے

(مولانا) شمالی علاقہ جات کے بارے میں یہ عرض کروں گا کہ وہاں ہمارے محترم وزیر مذہبی امور حضرت مولانا عبدالستار نیازی صاحب مدظلہ العالی کی قیادت میں ایک وفد آپ روانہ کریں۔ وہ وفد جائے، وہاں جا کر ان کے کچھ معاشی مسائل ہیں، مذہبی مسائل بھی ہیں۔ ان کو وہ جمہوری حقوق حاصل نہیں ہیں جو پاکستان میں مجھے اور آپ کو حاصل ہیں۔ اور ان کے ساتھ بھی بہت سی پرابلمز (Problems) ہیں۔ جب تک وہ تمام کی تمام نہیں سنی جاتیں اس وقت تک ان کے مسائل حل کرنے میں کوئی پیش رفت نہیں ہو سکتی اور پھر خاص طور پر اس علاقے میں ایک بات تو طے کر لی جائے کہ غیر ملکی مشنریاں سرگرم عمل ہیں، جو کروڑوں روپیہ خرچ کر رہی ہیں اور جہاں مسلمان بچے جائیں تو ان کو مفت تعلیم ملتی ہے اور سہولتیں ملتی ہیں وہ جائیں گے اپنا عقیدہ اور نظریہ بیچ کر چلے آئیں گے۔ اس کے لئے تو یہ طے کر لینا چاہیے کہ جو غیر ملکی مشنریاں سرگرم عمل ہیں ان پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے۔ ہمارے بچے غریب سکول میں پڑھ لیں، ہمارے بچے چٹائی پر بیٹھ کر پڑھ لیں۔ لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ ایئر کنڈیشنڈ سکولوں میں جائیں اور دولتِ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ پھر کل وہی غیر ملکی مشنریاں اس کو دوسرا اسرائیل بنا دیں اور پھر وہ پاکستان کی سالمیت کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ بن جائے۔ شکریہ جناب سپیکر

❀❀❀❀

پیغمبر انقلاب کانفرنس سے خطاب

دشمنانِ دین کی طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ

۱۷ ستمبر ۱۹۹۲ء کی تاریخ، جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد میں ایک تاریخی حوالہ کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ جب فیصل آباد کا دھوبی گھاٹ گراؤنڈ انسانوں سے اٹا پڑا تھا اور ہزاروں نوجوان عظمت صحابہؓ کے فلک شگاف نعرے بلند کر رہے تھے، ادھر چند قدم کے فاصلے پر دشمنانِ اصحاب رسول کی کمین گاہ سے بار بار اعلان نشر ہو رہا تھا کہ ہمارے چہروں سے نقاب ہٹانے کی کوشش نہ کی جائے ورنہ دھوبی گھاٹ خونی گھاٹ بن جائے گا۔

فیصل آباد انتظامیہ بھی پیغمبر انقلاب کانفرنس کو ناکام بنانے کے لیے سر توڑ کوشش کر رہی تھی۔ ایک دن پہلے ہونے والی بارش کا پانی سپاہ صحابہؓ کے نوجوانوں نے بالٹیاں بھر بھر کر نکالا اور گراؤنڈ کو صاف کیا اور میدان سج گیا۔

آدھی رات کے وقت مولانا اعظم طارق شہیدؒ جب پنڈال میں پہنچے تو کم و بیش ۵۰ ہزار افراد نے کھڑے ہو کر فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا۔ مولانا کی یہ تقریر اپنے شباب پر پہنچی تو اچانک شیعیت کی کمین گاہ سے بے تحاشہ فائرنگ شروع ہو گئی اور گولیاں سٹیج کے قریب قریب گرنے لگیں۔ مولانا کا اس موقع پر ردِ عمل اور مجمع کی کیفیت کیا تھی اور کیا گولیوں کی بوچھاڑ نے مولانا شہیدؒ کو حق گوئی سے باز رکھ لیا؟...... ان کیفیات کو سمجھنے کے لیے مولانا شہیدؒ کا یہ تاریخی خطاب من و عن قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

معزز علمائے کرام، حاضرین مکرم، سپاہ صحابہ کے غیور نوجوان، دنیا کے ساتھیو اور دنیا کے غیور مسلمانو! جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے سماعت فرمانے والی اسلامی ماؤ، بہنو، بیٹیو! آج یہ اجتماع جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب فیصل آباد کے تاریخی مقام دھوبی گھاٹ میں پیغمبر انقلاب کانفرنس کے عنوان سے ہے اور آپ اس شان و شوکت کے ساتھ یہاں جمع ہیں۔

پیغمبر انقلاب کانفرنس کی غرض و غایت

گرامی قدر ساتھیو! آج کی تاریخ میں، اس تاریخی مقام پر، تاریخ ساز انداز میں پیغمبر انقلاب کانفرنس میں سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام کائنات کے اس عظیم پیغمبر اور رسول کو جنہوں نے دنیا میں آ کر وہ انقلاب برپا کیا کہ جو انقلاب شرق و غرب، شمال و جنوب پر ہی محیط نہیں تھا، جو انقلاب صرف انسانوں تک اور صرف اس دور کے لوگوں تک ہی محیط نہیں تھا بلکہ وہ انقلاب تمام جہانوں پر محیط ہے اس انقلاب کے اثرات نہ صرف عالم برزخ بلکہ عالم حشر، اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ آخری رسول ﷺ کا برپا کیا ہوا انقلاب ایسا انقلاب ہے کہ جس کے اثرات دیکھنے والوں کو جنت کے اندر بھی نظر آئیں گے۔

میرے بھائیو! میں اپنی مختصر اور چند منٹ کی تقریر میں آپ حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ ہم نے آج کی کانفرنس کا عنوان پیغمبر انقلاب کانفرنس کیوں رکھا ہے؟ اور پیغمبر انقلاب کانفرنس کے ذریعے سے سپاہ صحابہ اور اس کی قیادت اپنے کارکنوں، اپنے بہی خواہوں اور مسلمانوں کو کیا سبق اور کیا درس دینا چاہتی ہے۔

پیغمبر ﷺ کے چہرے پر پہلا پتھر اپنے چچا کے ہاتھوں لگا

میرے بھائیو! سب سے پہلے آپ اپنی توجہ کو اس طرف مبذول فرمائیے کہ اللہ کے وہ آخری نبی جو ایک وقت ہے کہ فاران کی چوٹی پر اکیلے کھڑے ہوئے ہیں، ایک وقت ہے کہ فاران کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اپنی قوم کو پکارا اور اسے کہا:

"قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحون" ـــــ اے میری قوم لا الٰہ الا اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔

آپ نے اتنا ہی فرمایا تھا، تو آگے سے پھولوں کے ہار نہیں تھے، جواب میں داد و تحسین اور جواب میں آپ کو لبیک وسعدیک نہیں کہا گیا، آپ کی ایک آواز پر پورے کا پورا مکہ سے امنڈ آنے والا سیلاب، آپ کے اس نعرہ کو سن کر اس انداز میں بپھرا ہے، اس انداز سے پیغمبر کے اس نعرے کے جواب میں برافروختہ ہوا ہے کہ آنے والے انسانوں کے اس سیلاب میں وہ لوگ جو پیغمبر اسلام کے سچے رشتہ دار تھے، جنہوں نے پیغمبر کے بچپن اور جوانی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، سب سے پہلے ایک ہاتھ زمین پر گیا ہے اور اس نے پتھر اٹھا کر چہرۂ پیغمبر پہ اچھالا ہے۔ یہ کوئی بیگانہ، دشمن اور دوسری قوم کا انسان نہیں تھا۔ تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ یہ پیغمبر اسلام کا سگا چچا ابولہب تھا۔

پیغمبر ﷺ کے دستر خوان پر کھانے والوں کا رویّہ

میرے بھائیو! یہ مخالفت جو گھر سے شروع ہوئی، اس پیغامِ حق پر جواب پتھروں کی بارش کی صورت میں آیا اور جس کلمۂ حق سنانے پر امین وصادق پکارنے والے لوگ مخالف ہو گئے۔ دوستیاں دشمنیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اللہ کے آخری رسول نے مخالفت کے باوجود، اپنوں کی بیگانگی کے آنے کے بعد، رشتے ناطوں کے ٹوٹنے کے بعد، پتھروں کی بارش کو دیکھ کر اپنا نعرہ چھوڑ دیا ہے؟...... اپنے موقف سے دستبردار ہو گئے؟...... اپنے پروگرام میں کوئی لچک پیدا کر لی ہے؟...... اور کلمۂ حق سنانے کے لئے آپ نے کوئی نرمی کا راستہ اختیار کیا ہے؟...... آپ سیرت کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو نظر آئے گا کہ جس پیغمبر کو فاران کی چوٹی پر پتھر مارے گئے، وہی پیغمبر آگے بڑھے اپنی قوم اور رشتے داروں کی ایک دعوت کی ہے۔ اس دعوت میں سب کو بلا کر کھانا کھلانے کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے پھر ان سے کہا، او میری قوم کے لوگو! میرے شب و روز دیکھنے والو! میں آج پھر فاران کی چوٹی والا سبق یاد دلاتا ہوں، میں آج تمہیں پھر وہی پیغام سناتا ہوں۔ آج پھر اپنے مشن کی بات کرتا ہوں۔ آج پھر اپنے کاز کی تفصیلات تمہارے سامنے رکھتا ہوں کہ تم لا الٰہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔ تم میری اتباع و پیروی کرنے لگ جاؤ، کائنات کی حکومتیں تمہارے ہاتھوں میں آجائیں گی۔

لیکن میرے بھائیو! آپ نے تاریخ و سیرت کی کتابوں میں پڑھا ہوگا، پیغمبر ﷺ کے

دسترخوان پہ بیٹھے ہوئے لوگ، پیغمبر ﷺ کے گھر سے دعوت کھانے والی قوم، پیغمبر ﷺ کے دسترخوان پہ بیٹھی ہوئی قوم، پیغمبر ﷺ کے رشتہ دار گالیاں دیتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ اور کہنے لگے کیا آپ نے اس لیے ہمیں دعوت دی تھی، اس لیے بلایا تھا کہ آپ ہمیں کلمے کی دعوت دیں؟ آپ ہمیں دین کی طرف بلائیں؟ اے محمد ﷺ! یہ بات کان کھول کر سن لو، ہم آپ کے ساتھ ٹکرائیں گے، ہم آپ کا راستہ روکیں گے، ہم آپ کی مخالفت کریں گے، جو کچھ ہم سے ہو سکا وہ کیا جائے گا، لیکن تیری دعوت کو ادھر چلنے نہیں دیا جائے گا۔ تیرے مشن کو پروان نہیں چڑھنے دیا جائے گا۔ یہ تیری بات ہم دوسروں تک نہیں پہنچنے دیں گے۔

پیغمبر ﷺ نے مصائب میں اپنا مشن نہیں چھوڑا

میرے بھائیو! آگے چلتے جایئے، ان ساری حقیقتوں کو سامنے رکھنا ہے۔

کیا مکہ کے اندر وہ وقت نہیں آیا جب آمنہ کے لعل ﷺ سجدے میں ہیں اور آپ کے دست اطہر پر اوجھری رکھ دی گئی؟

کیا وہ وقت بیت اللہ پر نہیں آیا جب رسول اللہ ﷺ کے گلۂ اقدس میں کپڑا ڈال کے گھسیٹا گیا۔

کیا مکہ کی وادیوں میں یہ وقت نہیں آیا جب اللہ کے رسول کو صاحب مجنون کہا گیا؟

کیا طائف کی بستیوں میں پیغمبر کے دست اطہر کو لہولہان نہیں کیا گیا؟

کیا پیغمبر کے جسم پر پتھروں کی بارش نہیں ہوئی؟......

اگر یہ سب کچھ ہوا ہے تو سوال یہ کرنا چاہتا ہوں، کوئی شخص ہاتھ اٹھا کر یہ بتلائے کہ تمام تکلیفوں کے باوجود، تمام پریشانیوں کے باوجود، اپنوں کی مخالفت کے باوجود، کوئی ایک شخص یہ بات کہہ کر بتلائے...... تاریخ و سیرت کے حوالے سے یہ ثابت کر کے کہ پیغمبر نے مصائب کے سامنے ہاتھ کھڑے کر دیئے ہوں اور پیغمبر نے اپنا موقف چھوڑ دیا ہو!!

انقلابِ پیغمبر ﷺ کا ایک اہم سبب ثابت قدمی ہے

میرے بھائیو! میں آگے چل کر یہی بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ انقلابِ پیغمبر ﷺ کا

CamScanner

سب کون سی بات بنی، پوری کائنات میں آج پیغمبر کی رسالت کا ڈنکا کیوں بج رہا ہے..... آج شرق وغرب میں محمد رسول اللہ کا نام عقیدت، محبت سے کیوں لیا جا رہا ہے..... آج اللہ کے آخری رسول پوری کائنات میں اپنی نبوت وصداقت کا لوہا کیوں منوا چکے ہیں..... اس کی ایک وجہ ہے کہ پیغمبر نے ثابت قدمی دکھائی ہے۔ اس کی ایک وجہ ہے کہ پیغمبر نے اپنے مشن پر، اپنے موقف پر، اپنے نظریے پر لچک پیدا نہیں کی۔ کیا یہ حالات آپ کے سامنے نہیں ہیں کہ مکہ کے سردار جمع ہو کر آئے، اے محمد! اگر چاہتے ہو ہم آپ کو سرداری دینے کو تیار ہیں۔ اگر آپ کو عورت کی ضرورت ہے کسی حسینہ وجمیلہ کی طرف اشارہ کیجئے آپ کے نکاح میں لانے کو تیار ہیں۔ اگر آپ دولت، معاش کے خواہش مند ہیں، ہم مکہ کے لوگ اپنی دولت مال لے کر آپ کے قدموں پہ رکھ سکتے ہیں..... تو مجھے بتلایا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟..... فرمایا: "او مجھے مال کی ترغیب دینے والو، عورت کے خواب دکھانے والو، مجھے سرداری کی پیشکش کرنے والو، تم آسمان سے سورج کو اتار کر میرے دائیں ہاتھ پہ رکھ دو، تم آسمان سے چاند اتار کر میرے بائیں ہاتھ پہ رکھ دو محمد چاند سورج کو زمین پر دے مارے گا..... لیکن رب کی تعریف کا ڈنکا بجانے سے باز نہیں آئے گا۔

میرے بھائیو! پھر اسی پر بس نہیں، آدمی اپنی ذات کے بارے میں بڑا متحمل مزاج ہوتا ہے، آدمی اپنی ذات کے بارے میں بڑا قابل اور شاطر ہوتا ہے۔ پھر اللہ کے رسول تو اللہ کے آخری نبی ہیں جو حلم و بردباری کا پہاڑ ہیں..... جو صبر و تحمل کا کوہِ گراں ہیں..... جو اللہ پر توکل، رب کی ذات کے بھروسے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے..... لیکن میرے بھائیو! آپ دیکھتے ہیں اپنی ذات پہ مصیبت برداشت کر لی جاتی ہے۔ اپنے اوپر ظلم وستم سہہ لیا جاتا ہے۔ لیکن آ۔یۓ دیکھئے...... دوسروں پر مصیبت ہوئی پیغمبر کی نظر دیکھتی ہے کہ پیغمبر کا نام لینے کی وجہ سے مکہ کے چوک، میں زنیرہ کی آنکھیں نکال دی گئیں۔

پیغمبر ﷺ کا دامن پکڑنے کی وجہ سے سمیہؓ کے ٹکڑے کر دیئے گئے۔
پیغمبر ﷺ کا ساتھ دینے کی وجہ سے ابوفکیہہ رضی اللہ عنہ کی پسلیاں توڑی گئیں۔
پیغمبر ﷺ کا دامن پکڑنے کی وجہ سے خبیب رضی اللہ عنہ کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔
پیغمبر ﷺ کا ساتھ دینے کی وجہ سے بلال رضی اللہ عنہ کو تپتے انگاروں پر لٹا دیا گیا۔

لیکن کوئی شخص یہ بات بتا سکتا ہے، کوئی سوال کر سکتا ہے اور مجھے کوئی جواب دے کہ پیغمبر ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے جلنے کے باوجود...... پیغمبر ﷺ نے ساتھیوں کے ٹکڑے ہونے کے باوجود...... پیغمبر ﷺ نے مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹنے کے باوجود کیا کبھی ایک منٹ کہا ہو کوئی بات نہیں ہے میں اپنے موقف میں اپنے پروگرام میں لچک پیدا کر لیتا ہوں؟...... اگر پیغمبر ﷺ نے لچک نہیں پیدا کی تو پیغمبر انقلاب کانفرنس کا سبق یہ ہے اور مجھے تجھے درس یہ ہے کہ ڈٹ جاؤ، مر جاؤ، آگ میں کود جاؤ، دریا میں چھلانگ لگا دو، تختۂ دار پہ چڑھ جاؤ، جیلیں بھر دو، جان جاتی ہے ہزار مرتبہ چلی جائے جو موقف حق ہے، جو پروگرام صحیح ہے تو سودے بازی نہیں ہو سکتی۔ (اسی دوران قائدِ سپاہ صحابہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی ’’شہید تشریف لاتے ہیں اور فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھتی ہے)

نعروں میں تھوڑی سی کمی کیجئے یہ میرے لئے بڑی پرابلم ہے کہ جب قائد محترم تشریف لے آتے ہیں تو مجھ سے تقریر ہی نہیں کی جاتی۔ میں نے سوچا تھا یہ بارہ بجے کے بعد تشریف لائیں گے، اس لئے مجھ سے کچھ کہا نہیں جاتا ورنہ میں آپ کے سامنے بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

کامیابی کے لئے استقامت لازمی ہے

میرے بھائیو! میں نے پیغمبرِ انقلاب ﷺ کے عنوان سے، ایک مختصر سا عنوان آپ کے سامنے رکھا ہے کہ سب سے پہلی بات اور میں اسی کی تائید میں قرآن پاک اور احادیث مبارکہ اور حادثاتِ زمانہ اور واقعاتِ زمانہ آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ قرآن پاک کو پڑھ لیجئے۔ فرمایا:

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا ......

جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر پکے ہو گئے، پھر اس کے اوپر ڈٹ گئے، پھر جان دے دی، پھر مال و اولاد قربان کر دیا، پھر وطن چھوڑ گئے......

تتنزل علیھم الملائکۃ ......

یہی وہ لوگ ہیں جن پر رب کی نصرت کے فرشتے آتے ہیں۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا۔ عرض کی، اللہ کے رسول! ایک مختصر

CamScanner

ی نصیحت آپ مجھے فرمایئے، مختصر سی نصیحت کیجئے کہ میں اس پر عمل کروں اور کامیاب ہو جاؤں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں فرمائی۔ اللہ کے پیغمبر نے اپنے پروگرام کی تفصیلات نہیں رکھیں۔ اپنے مشن اور پروگرام کا ایک ایک جزو بیان نہیں کیا بلکہ سچے پیغمبر سے، لسانِ نبوت سے، ایک نصیحت نکلی فرمایا:

قل ربی اللّٰہ ثم استقم ......

میرے صحابی کہہ دے کہ رب ایک ہے پھر اس پر ڈٹ جا۔

میں اپنے اسی موقف کو آگے لے کر چلنا چاہتا ہوں، میں یہ بتلایا کرتا ہوں کہ انقلاب پیغمبر معرضِ وجود میں کیسے آیا؟ انقلاب کی راہیں ہموار کب ہوتی ہیں، انقلاب کے راستے آسان کب ہوتے ہیں، انقلاب برپا کرنے والوں کو کامیابی کب ہوتی ہے، اس وقت ہوتی ہے جب ایک موقف پروگرام طے کر لیا جائے اور پھر اس کے اوپر آدمی ڈٹ جائے، ڈٹ جانے کے بعد جو ہوتا ہے ہو جائے...... ٹوٹتا ہے آسمان سو مرتبہ ٹوٹے، پھٹتی ہے زمین لاکھ ٹکڑے پھٹ جائے، جو ہوتا ہے ہوتا چلا جائے پھر موقف پہ سودے بازی نہیں ہو سکتی۔

ابوالکلام آزادؒ کا ایک منٹ کا خطاب

ایشیاء کے ایک عظیم خطیب، ایشیا کی تاریخ میں ادیب و خطیب کے نام سے مشہور ایک شخص، جسے دنیا ابوالکلام کے نام سے جانتی ہے، ان کا ایک سفر تھا۔ یہ واقعہ جو میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں میں نے پڑھا تو بے شمار مواقع پر ہے، لیکن میں نے یہ سنا سب سے پہلے اپنے بھائی ایثار القاسمی کی زبان سے بہار کالونی کراچی کے جلسے میں یہ واقعہ سنا تھا۔

حضرت ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ سفر پر جا رہے ہیں۔ راستے میں ایک اسٹیشن ہے۔ گاڑی نے دو منٹ وہاں رکنا ہے۔ اس اسٹیشن کے لوگ مولانا ابوالکلام کے پاس آئے اور آ کر عرض کی آپ ہمارے ہاں جلسے میں خطاب کیجئے۔ سوال کیا کس وقت، کونسی تاریخ میں، جواب میں انہوں نے کہا جب آپ سفر پر آئیں گے اور دو منٹ ٹرین کے رکنے کا وقفہ ہے۔ آپ اس دو منٹ کے وقفے میں تقریر کیجئے۔ ابوالکلامؒ نے جواب دیا، جاؤ اعلان کر دو۔ میں دو منٹ کے وقفے میں ایک

منٹ آنے جانے پہ خرچ کروں گا اور ایک منٹ ابوالکلامؒ تقریر کرے گا۔

میرے بھائیو! یہ بات مشہور ہو گئی کہ برصغیر، براعظم ایشیا کا عظیم خطیب ابوالکلامؒ جس کی خطابت اور ادب کا کوئی ثانی اس دور میں نہیں تھا۔ وہ ایک منٹ تقریر کرے گا۔ لوگوں کا ایک ہجوم تھا، ایک بحرِ بے کنار تھا، ایک سمندر تھا جو اُمنڈ آیا کہ ہم نے گھنٹوں گھنٹوں کی تقریریں سنیں، ہم نے مقالے سنے، ہم نے ان کی تحریریں پڑھی ہیں، آج ابوالکلام کا ایک منٹ کا خطاب سننا ہے۔ چنانچہ گاڑی آئی، اسٹیشن پہ رکی، ابوالکلامؒ سیدھے اسٹیج پر آ گئے۔ آ کر کہا نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، اس کے بعد پونے منٹ میں ایک تقریر کی ہے پونے منٹ میں میں ایک تاریخی خطاب کیا ہے۔ اور آج کی کانفرنس کا عنوان ہے پیغمبر انقلاب کانفرنس۔ اس کانفرنس کے پیغام کے نام سے، اس کانفرنس کی غرض و غایت کے نام سے، اس کانفرنس کے سبق اور درس کے عنوان سے، یہ کانفرنس مجھے اور آپ کو آج ایک سبق دینا چاہتی ہے۔ میں اسی کی تائید میں ابوالکلامؒ کے پونے منٹ کا خطاب آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پونے منٹ کا خطاب!

حضرت ابوالکلامؒ نے فرمایا، مسلمانو! خوب سوچ سمجھ کر، چھان پھٹک کر، بڑی ہی جستجو اور بڑی گہری نظر سے کسی بات کا مطالعہ کرو، نہایت تحمل و بردباری کے ساتھ سوچ کر ایک نظریہ ایک پروگرام پر متفق ہو جاؤ، ایک مشن، ایک نصب العین اپنا لو، جب تم سوچ سمجھ کر چھان پھٹک کر کے ایک پروگرام، ایک مشن، ایک نظریئے پر اتفاق کر لو، اس کی صداقت پر تمہیں یقین آ جائے، اس کی حقیقت پر تمہیں یقین آ جائے، اس کی حقانیت پر تمہیں یقین آ جائے تو پھر اس کے اوپر ڈٹ جاؤ، یہی میری تقریر ہے۔

تمہید کے بعد اب تقریر کا آغاز ہوتا ہے

میرے بھائیو! میں نے آپ کے سامنے آقائے نامدار سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے آغاز کے حالات کو اس لیے بیان کیا ہے کہ پیغمبر کے انقلاب کی کامیابی کی وجہ کیا تھی؟ پھر اس کی تائید میں قرآن کی آیت پڑھی ہے:

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا ......

''جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر ڈٹ گئے''

پھر اس کی تائید میں پیغمبر کا ارشاد تلاوت کیا ہے:

قل ربی اللہ ثم استقم......

''کہہ دے کہ میرا رب اللہ ہے پھر ڈٹ جا۔''

پھر اسی کی تائید میں ابوالکلام کی مختصر تقریر کا حوالہ دیا ہے کہ ایک مشن، پروگرام اور نصب العین کو سوچ سمجھ کر طے کرلو، پھر اس پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جان دینی پڑے، مال دینا پڑے، جو قربانی دینا پڑے وہ دیتے چلے جاؤ۔ اس کے بعد اب میں اپنی تقریر کا آغاز کرتا ہوں۔

میرے بھائیو! آج میں آپ کے سامنے اس تاریخی موقع پر یہ بات رکھنا چاہتا ہوں۔ بہت سارے لوگوں نے ہمارے موقف، پروگرام کو شاید سنا تو ہوگا، اس پر غور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بہت سے لوگوں نے سنا نہیں ہوگا، آج میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سپاہ صحابہ کیا چاہتی ہے اور کیا کر رہی ہے؟

جان جاسکتی ہے، موقف پہ سودے بازی نہیں ہوسکتی

میرے بھائیو! میرا دعویٰ ہے اور میرا چیلنج ہے کہ سپاہ صحابہ ''اس دور کی سب سے بڑی جنگ لڑ رہی ہے'' ...... یہ جنگ اسلحہ کی جنگ نہیں ہے...... یہ جنگ میدانی جنگ نہیں ہے...... یہ جنگ علاقائی جنگ نہیں ہے...... یہ جنگ سیاسی جنگ نہیں ہے...... یہ جنگ عقیدے اور نظریے کی جنگ ہے...... یہ جنگ فکری جنگ ہے...... آج سپاہ صحابہ پوری دنیا میں عقیدے اور نظریے اور فکر کی جنگ لڑ رہی ہے۔ آؤ سب سے پہلے ہمارا موقف سنو، پروگرام سنو، اور میں یہ چیلنج کروں گا۔ اگر ہمارے موقف میں کوئی خامی نظر آئے، ہمارے پروگرام میں کوتاہی نظر آئے، ہمارے پروگرام میں لچک نظر آئے، ہمارے پروگرام میں سختی نظر آئے، ہر ایک کو چھٹی ہے کہ وہ مجمع عام میں کھڑا ہو کر کہے، وہ بعد میں مجھے مل کر کہے، وہ بعد میں خط کے ذریعے کہے، بعد میں فون کے ذریعے سے کہے، کسی ملاقات میں کہے کہ تمہارے پروگرام میں فلاں جگہ پر غلطی ہے۔ رب کعبہ کی قسم! میں صبر کے ساتھ غلطی تسلیم کرلوں گا اور اپنا راستہ تبدیل کرلوں گا اور اگر میرے پروگرام میں حقانیت ہو...... سچائی

CamScanner

ہو...... میرا موقف مبنی برحق ہو اور وقت کی ضرورت ہو...... تو پھر یہ فیصلہ کر کہ پروگرام کے سمجھ میں آنے کے بعد پھر ساتھ دے گا، پھر مصلحت کی چادر کو اتار پھینکے گا، پھر جو کچھ ہو سکتا ہے قربان کرے گا مگر پیچھے نہیں ہٹے گا۔

اور میں آج صرف آپ کو نہیں...... (کسی صاحب نے پرچی دی کہ شیعہ فائرنگ کریں گے......)(مولانا نے فرمایا) اس کی باری آنے والی ہے آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں گولیوں سے ڈر کر، آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کسی کے شور سے ڈر کر، آپ کیا سمجھتے ہیں آواز سے صدا سے ڈر کر، ہم اپنے موقف میں نرمی پیدا کر لیں گے...... یہ بھول ہے!

موقف چھوڑنا ہوتا تو خدا کی قسم اس دن چھوڑ گئے ہوتے جب حق نواز خاک و خون میں لت پت تھا۔

موقف پہ سودے بازی کرنے کا سوچا ہوتا تو ایثارؔ کے بعد قومی وصوبائی اسمبلی کی سیٹوں پر سوچ لیتے۔

موقف چھوڑنا ہوتا تو قومی اسمبلی میں کہہ کر چھوڑ دیتے۔

اوئے جان جا سکتی ہے موقف پہ سودے بازی نہیں ہو سکتی!!

میری تقریر پر کل غور کرنا!

یہاں جتنے لوگ ہیں، آج یہاں کی بیٹھی ہوئی عوام، روڈ کے اوپر کھڑے ہوئے ہزاروں انسان، صرف آپ کو مخاطب نہیں میں ہر اس شخص کو مخاطب ہوں جو میری آواز کیسٹ کے ذریعے سنے، میرے موقف پروگرام کو ایک مرتبہ بغور سن اور میری تقریر کو سننے کے بعد جذباتی ہونے کی بجائے، نعرہ لگانے کی بجائے اور اپنے آپ سے باہر ہونے کی بجائے، مجھ سے وعدہ کر...... تقریر آج سن غور کل کر...... آج آپ میرے ساتھ ایک وعدہ کریں، میں یہ نہیں کہتا کہ ابھی تقریر سنیں اور ابھی جواب دیں۔

یہ وعدہ کیجئے، تقریر ابھی سنئے، توجہ کیجئے، موقف ابھی سنیں اور اس پہ غور کل رات جب آپ عشاء کی نماز پڑھ کر بستر استراحت پر لیٹنے لگیں، میں زیادہ وقت نہیں مانگتا...... پانچ منٹ کیلئے

تمام سوچوں کو ذہن سے نکال کر میری تقریر کے اوپر غور کر، میرے بیان کیے ہوئے اصول و ضوابط میری زبان سے نکلے ہوئے حقائق پہ غور کر اس کے اوپر غور کرنے کے بعد اگر تیرا دل، تیرا ضمیر، تیرا قلب و ذہن مطمئن ہو ......یہ نہیں کہتا کہ مولوی سے پوچھ، یہ نہیں کہتا کہ مفتی سے پوچھ، یہ نہیں کہتا کہ میرے کارکن سے مشورہ کر، یہ نہیں کہتا کہ کتاب پڑھ، یہ کہتا ہوں ...... تقریباً آج کی پانچ منٹ کے لئے غور کل رات کر لینا...... سوال اپنے دل سے کر، اپنے عقل و ذہن سے سوال کر اگر تیرا ضمیر، تیرا دل کہے کہ موقف برحق ہے مبنی بر حقیقت ہے۔...... حالات جو کچھ بیان کیے ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ تیرا ضمیر فیصلہ میرے حق میں دے تو وعدہ کر...... ''ضمیر کا فیصلہ نہیں بدلے گا''...... یہ وعدہ کرتے ہو؟ آج تقریر سنو کل غور کرو......!!

میرے بھائیو! ہماری کسی کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں، کوئی مالی دشمنی نہیں، کوئی علاقائی مخالفت نہیں، کوئی سیاسی مخالفت نہیں ہے...... سر دست بلکہ پوری تقریر میں آپ کو ایسے حوالے نہیں سناؤں گا، ایسے مصنفین کی بات نہیں کروں گا، جن کا آپ نام بھول جائیں، جن کی کتابیں آپ کے ذہن میں نہ رہیں، جن کو مرے ہوئے صدیاں بیت گئی ہیں۔ میں ان کا نام نہیں لوں گا کہ جن کے بارے میں آپ مخالف سے جا کر کہیں کہ تیرے فلاں مجتہد نے، تیرے فلاں وڈیرے نے یہ لکھا ہے، وہ کہے میں تو اسے جانتا ہی نہیں ہوں۔ میں تو اسے مانتا ہی نہیں ہوں۔ میں تو اس کی کتاب کا مطالعہ نہیں رکھتا ہوں۔ میں ایسا کوئی حوالہ نہیں دوں گا، میں صرف آپ سے کہنا چاہتا ہوں، آؤ ہمارے موقف، پروگرام کی تفصیلات سنو...... غور کیجئے کہ آج سے گیارہ سال قبل ہمارے پڑوسی ملک میں ایک انقلاب آیا ہے۔ اور وہ انقلاب خمینی لے کر آئے ہیں، انہوں نے شہنشاہ کا تختہ الٹا ہے اسلام کے نام پر انقلاب لائے ہیں۔ شاہ کا تختہ الٹ کر پھر انقلاب برپا کیا ہے۔ اسے شیعہ انقلاب نہیں کہا گیا، اسے خمینی انقلاب نہیں کہا گیا، اسے ایرانی انقلاب نہیں کہا گیا، اس انقلاب کو اسلام کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس انقلاب کو اسلام کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور پھر پوری دنیا کے ریڈیو، ٹی وی، اخبار کے ذریعے سے خاص طور پر پاکستان میں اور دیگر ممالک میں یہ پروپیگنڈہ کیا گیا ہے...... خمینی اسلام کا ہیرو ہے۔ خمینی اسلام کا لیڈر ہے، خمینی اسلامی انقلاب کا علمبردار ہے۔ میرے بھائیو! میں سر دست اس سے اختلاف نہیں کرتا۔ میں سر دست اس کے اوپر ہاتھ نہیں ڈالتا۔

میں سر دست اس کی مذمت نہیں کرتا۔ لیکن اتنی بات ضرور کہتا ہوں کہ آج کا کوئی شیعہ۔ پاکستان کا کوئی اہل تشیع سے تعلق رکھنے والا فرد ایسا آپ کو نہیں ملے گا جو خمینی کے انقلاب کو اسلامی انقلاب نہ کہتا ہو۔

خمینی کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر تبرا

اہل تشیع تو کہتے ہی ہیں لیکن ہمارے حکمران بھی کہتے ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبار بھی کہتا ہے اور اس کے بعد آج پوری دنیا میں ایران میں اسلامی انقلاب لانے والے اس خمینی کا لٹریچر، اس کی تحریرات، اس کی اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کتب آج تیرہ زبانوں میں ترجمہ ہو کر پوری دنیا میں شائع ہو رہی ہیں۔ پوری دنیا میں تقسیم ہو رہی ہیں۔ پوری دنیا میں اسلام کے حوالے سے جا رہی ہیں۔ آپ غور کرتے چلے جایئے۔ میں نے کسی کو گالی نہیں دی، میں نے کسی کو غلط نہیں کہا۔ میں نے الزام نہیں دھرا، میں تو یہ بیان کر رہا ہوں کہ اس انقلاب کو اسلام کا انقلاب کہا جاتا ہے۔ انقلاب لانے والے کو اسلام کا ہیرو کہا جاتا ہے۔ اسلامی انقلاب لانے والے کو اسلامی انقلاب کا علمبردار کہا جاتا ہے اور اس کی تحریرات، اس کی تصنیفات کو دنیا کی تیرہ زبانوں میں ترجمہ کر کے پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔

میرے بھائیو! اب مجھ پہ لازم ہے کہ میں خمینی کی تحریرات، خمینی کی تصنیفات، خمینی کی کتب جو اسلام کے نام سے پوری دنیا میں شائع ہو رہی ہیں، ان کا تجزیہ آپ کے سامنے پیش کروں۔ میں ان کی تحریرات ان کے حوالہ جات کو آپ کے سامنے پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ میں ان کتابوں کا خلاصہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میں ان کتابوں کے عنوانات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان کتابوں میں دی ہوئی فکر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ عام ہے غور کرے...... خاص ہے غور کرے...... نوجوان ہے غور کرے...... بوڑھا ہے غور کرے...... بچہ ہے غور کرے...... پولیس افسر ہے غور کرے...... انتظامیہ کا ذمہ دار ہے غور کرے...... شیعہ ہے غور کرے...... سنی ہے غور کرے......

غور کیجئے! اگر کوئی حوالہ غلط ہو، اگر کسی جگہ پر عبارت کا مفہوم غلط بیان کروں...... لکھ کر

CamScanner

دیتے کو تیار ہوں کہ مجھے کل کو گھر میں کوئی مار دے چاہے میرا خون معاف ہے!!

میرے بھائیو! ابھی تقریر میں نے مری میں کی، جس تقریر کو بہانہ بنا کر مجھے ہاشمی رفسنجانی کی تقریر کے موقع پر اسمبلی میں نہیں جانے دیا گیا۔ میں نے مری میں کہا تھا، میں قومی اسمبلی کا رکن ہوں، رکن قومی اسمبلی ہونے کے ناطے سے میں یہ فرض سمجھتا ہوں کہ میرے دل میں جو سوال ہو میرے دل میں جو اعتراض ہو، جو خلش ہو، میں اسمبلی کے فورم پر اس کا جواب رفسنجانی سے مانگوں۔ میں زیادہ سوال نہیں کروں گا، میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب صدر ایران! قابل احترام مہمان معظم! مجھے یہ بتلایئے، ایک سوال کا جواب دیجئے۔ آپ ایران کے انقلاب کو اسلام کا انقلاب کہتے ہیں۔ آپ امام خمینی کو اسلامی انقلاب کے علمبردار، خمینی کے نام سے یہ نعرے لگاتے ہیں، آپ اپنے آپ کو خمینی کا روحانی فرزند قرار دیتے ہیں۔ آپ خمینی کی فکر کو پوری دنیا میں نشر کر رہے ہیں۔ پوری دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ مجھے ایک جواب دیجئے کہ کیا خمینی کی کتابوں میں یہ تفصیلات ہیں؟...... کیا خمینی کی کتابوں میں یہ حوالہ جات ہیں؟ کیا کشف اسرار میں خمینی نے یہ لکھا ہے...... کس کے بارے میں، اس شخصیت کے بارے میں جسے اللہ کے رسول نے کہا کہ خالد بن ولید اللہ کی تلوار ہے...... اس شخص کے بارے میں کہ جو جہاں جاتا ہے اسلام کے پھریرے لہراتا چلا جاتا ہے۔ اس شخصیت کے بارے میں کہ جس نے روم و ایران کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے۔ اس شخصیت کے بارے میں کہ جو تن تنہا ہزاروں کے لشکر سے ٹکراتا چلا گیا۔ اس شخصیت کے مقابلے میں جس کے مقابلے میں دنیائے کفر قدم نہیں جما سکی، جس کے مد مقابل کوئی کفریہ طاقت سامنے نہیں آ سکی، وہ جس نے روم و ایران کو تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے اور جس کی قیادت میں افغانستان تک اسلام کا پھریرا لہرانے لگا ہے۔ اس خالد بن ولیدؓ کے بارے میں جسے پیغمبر نے سیف اللہ کہا ہے، اللہ کی تلوار قرار دیا ہے۔ خمینی کشف اسرار میں اس بات کو صراحت سے لکھتا ہے، کہتا ہے "یہ خالد بن ولید دن کو مسلمانوں کو قتل کرتا تھا اور رات کو ان کی بیویوں سے زنا کرتا تھا"......!!

میرے بھائیو! ٹھہریے میں نے وعدہ لیا ہے، ابھی کوئی ردعمل آپ نے نہیں دینا۔ ابھی کوئی جواب نہیں دینا۔ کوئی نعرہ نہیں لگانا۔ آپ نے اپنے جذبات کا اظہار ابھی نہیں کرنا۔ حوالہ میں

نے دیا ہے، غلط ثابت ہو گھنٹہ گھر میں گولی مار دیجئے۔ حوالہ میں نے دیا ہے، ان آج ﷺ غور کل کیجئے۔ حوالہ دیکھنا ہو، جامی صاحب موجود ہیں، حوالہ دیکھنا ہو قاسمی صاحب موجود ہیں، حوالہ دیکھنا ہو حبیب الرحمن موجود ہے، حوالہ دیکھنا ہو آپ کو فیصل آباد میں کتاب مل جائے گی، اس پر یقین نہ آئے لاہور چلے جائیں۔ اسلام آباد چلے جائیں، ملتان میں جا کر خانہ فرہنگ ایران سے خمینی کی کتاب مانگئے۔ کشف اسرار مل جائے، حوالہ ہو میرے موقف کو سنیے۔ فیصلہ کل کیجئے، حوالہ نہ ہو اٹھایئے پسٹل، اٹھایئے لاٹھی، اٹھایئے تلوار، اٹھایئے نیزہ میرا خون آپ پہ حلال ہے۔

میری زندگی کی تگ ودوتاز صرف صحابہ کرامؓ کے لئے ہے

میرے بھائیو! آپ نے ابھی ردِ عمل کا اظہار نہیں کرنا۔ آؤ سنو لڑائی کس بات کی ہے۔ جھگڑا کس بات کا ہے۔ کوئی کہتا ہے امریکہ کا پیسہ ہے، کوئی کہتا ہے بھارت کا پیسہ ہے، کوئی کہتا ہے سعودیہ کا پیسہ ہے...... اوئے سعودیہ کا پیسہ ہوتا، امریکہ کا پیسہ ہوتا میں امریکہ کے مفاد کی بات کرتا، میں سعودیہ کے مفاد کی بات کرتا، میں اس ملک کے مفاد کی بات کرتا...... اوئے پیسہ امریکہ دیتا ہے میں نام صحابہ کا لیتا ہوں۔ پیسہ رشیا دیتا ہے میں جان صحابہ کے لئے دیتا ہوں۔ پیسہ سعودیہ دیتا ہے میں بچے اسلام کے نام پہ بھول چکا ہوں۔ پیسہ تم لے لو، جان تم دے دو...... اگر تم پیسے کے لئے جان نہیں دیتے ہو تو میں پیسے کے لئے جان کیسے دے سکتا ہوں!

مجھے اپنے بچوں کے چہرے پہ یتیمی نظر آتی ہے

میرے بھائیو! میں عرض کرنا چاہتا ہوں......

بچے آپ کے بھی ہیں بچے ہمارے بھی ہیں۔

کاروبار آپ کا بھی ہے، کاروبار ہمارا بھی ہے۔

بہن بھائی آپ کو بھی پیارے ہیں، بہن بھائی مجھے بھی پیارے ہیں......

ماں باپ سے آپ بھی محبت کرتے ہیں، ہم بھی محبت کرتے ہیں۔

او لیکن کیا وجہ ہے...... میں آج اپنے بچوں کو دیکھتا ہوں رب کعبہ کی قسم مجھے ان کے چہروں پہ یتیمی نظر آتی ہے۔ میرے دل میں خیال آتا ہے کل یہ میری لاش کو روئیں گے۔ کل یہ لوگوں

کے والدین کو دیکھ کر یاد کریں گے۔کل یتیم بچے لوگوں کے ماں باپ کی شفقت دیکھ کر کہیں گے، ہمارا بھی باپ ہوتا تھا۔او بیوی بیوہ ہو جائے گی...... بھائی لاش پہ روئے گا...... ماں باپ یاد کریں گے...... لیکن سنیو! ہائے کون سی بات ہے۔جو بچوں سے محبت نکال گئی؟...... جو بہن بھائی کا تعلق توڑ گئی؟...... جو دنیا کے رشتے ناطے بھلا بیٹھی ہے......او یہ ساری محبتیں میرے دل میں بھی ہیں۔لیکن سچ ہے کہ رات کو سوتے سوتے آنکھ کھلتی ہے او جب اس حقیقت پہ نظر پڑتی ہے۔جب یہ بات سامنے آتی ہے میں بچے بھول جاتا ہوں...... میں دولت بھول جاتا ہوں...... میں تعلقات بھول جاتا ہوں...... میرا دل کہتا ہے جان دیدے لیکن اس موقف پہ ڈٹ جا...... کہ اسلام کے نام پر کفر پھیل رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ پر خمینی کی ژاژ خائی

توجہ ہے! آج فیصلہ نہیں لینا۔فیصلہ کل آپ سے لینا ہے۔اور فیصلہ آپ نے اپنے دل سے پوچھنا ہے،اپنے ضمیر سے لینا ہے۔فیصلہ آپ نے اپنی عقل وشعور سے لینا ہے۔کسی اور سے نہیں لینا۔اسلام کے نام پر جس اسلام کو دنیا میں روشناس کرایا جارہا ہے،جس شخص کو اسلام کا ہیرو اور اسلامی انقلاب کا علمبردار قرار دیا جارہا ہے......اسی کی کتاب ہے،اس کے ہاتھوں کی تحریر ہے۔جو تیرہ زبانوں میں ترجمہ ہو کر دنیا میں جارہی ہے۔پھیلائی جارہی ہے۔کتاب کا نام "حکومت اسلامیہ" ہے۔اور اس میں یہ تحریر ہے......

کس کے بارے میں تحریر؟......اس شخصیت کے بارے میں جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پیغمبر ﷺ کے در پہ آ گئی تھی۔

کس کے بارے میں تحریر؟...... جو بچے بھول کر، بیوی بھول کر، اپنا وطن بھول کر پیغمبر کے قدموں میں آیا اصحاب صفہ میں شامل ہو گیا۔

کس کے بارے میں لکھا ہے؟......اس شخصیت کے بارے میں لکھا ہے او جسے دنیا ابو ہریرہؓ کے نام سے جانتی ہے۔

کون ابو ہریرہؓ؟......جو احادیث کی کتب میں ساڑھے پانچ ہزار روایات کا راوی ہے۔

کون ابو ہریرہؓ؟...... جو یہ فرماتے ہیں کہ لوگ دکانداری کرتے تھے کھیتی باڑی کرتے تھے، لوگ کاروبار کرنے کے لئے چلے جاتے تھے، میں تو مسجد نبویؐ میں پڑا رہتا تھا۔ میری نگاہیں پیغمبر کے لب پر ہوتی تھیں۔ پیغمبر کے لبوں پر ہوتی تھیں۔ پیغمبر کی زبان پر ہوتی تھیں۔ میں دیکھتا تھا میرے کان سنتے تھے، میں توجہ کرتا تھا کہ رب کا رسول فرماتا چلا جائے میں ذہن میں اس کو سماتا چلا جاؤں تاکہ آنے والی امت کے سامنے پیغمبر کا فرمان، پیغمبر کا کردار، پیغمبر کی فکر، پیغمبر کی غرض و غایت، پیغمبر کا انداز آنے والی امتوں کے سپرد کردوں۔ میں وہ شخص ہوں جو بھوکا رہتا تھا پیاسا رہتا تھا۔ میں وہ شخص ہوں او بھوک پیاس کی وجہ سے مجھے بے ہوشی ہو جاتی تھی۔ لوگ میری گردن پہ پاؤں رکھ کے دبایا کرتے تھے۔ لوگ کہتے تھے ابو ہریرہؓ کو جن پڑ گئے ہیں۔ لوگ کہتے تھے ابو ہریرہؓ مجنون ہو گیا ہے۔ اولوگو! میں مجنون نہیں تھا، مجھے جن نہیں تھے، او میں تو بے ہوش ہوا تھا بھوک پیاس کی وجہ سے ہوا تھا۔

آپ حضرات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام سے واقف ہیں یا نہیں؟...... یہ وہ شخصیت ہے کہ جس نے ساڑھے پانچ ہزار اللہ کے رسول کی روایات جمع کر کے آپ کو دی ہیں۔ میرے بھائیو! اس کے بارے میں "حکومت اسلامیہ" جس کا نام نہایت فریبی ہے...... کتاب خمینی کی ہے۔ اردو میں کراچی سے شائع ہو چکی ہے۔ فارسی میں شائع ہو چکی ہے۔ عربی میں شائع ہو چکی ہے۔ میں نے گالی تو نہیں دی، میں نے تبرا تو نہیں کیا، میں نے لعنت تو نہیں کی، میں نے کوئی اور کام تو نہیں کیا میں تو ایک فکر دیتا ہوں...... ایک دعوت دیتا ہوں...... ایک آگاہی دیتا ہوں...... آپ کی جہالت دور کرنا ہے ایک علمی بات کرتا ہوں کہ خمینی نے اپنی اس کتاب میں حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں لکھتے ہوئے کہا...... او کس ابو ہریرہؓ کی بات کرتے ہو، ابو ہریرہؓ...... ردّ عمل کا اظہار نہ کیجئے۔ آج خاموش رہئے، آج خاموشی سے بات سنئے، اپنا سُنے بیگانہ سُنے، عوام سنے سرکار سنے، چھوٹا سنے بڑا سنے، مرد سنے عورت سنے، مسلم سنے غیر مسلم سنے، اگر میں نے زیادتی کی ہو...... یہ عبارت سپاہ صحابہ کے بننے کے بعد لکھی ہو، یہ عبارت خمینی نے سپاہ صحابہ کے معرض وجود میں آنے کے بعد ردّ عمل کے طور پر لکھی ہو میں جھوٹا ہوں میں غلط ہوں۔ (لیکن) سپاہ صحابہ نہیں بنی تھی...... میں پیدا نہیں ہوا تھا...... خمینی کتاب لکھتا ہے اور کتاب لکھتے لکھتے حضرت ابو ہریرہؓ کو کذاب کہتا ہے، علمائے سوء

CamScanner

میں کہتا ہے، جھوٹا کہتا ہے، پیسے لے کر حدیث بنانے والا کہتا ہے، بکاؤ مال کہتا ہے۔ غور تو کرو کتنی بڑی زیادتی کی ہے!

خمینی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر غوغا آرائی

توجہ ہے! میں نے کوئی کسی کو گالی دی ہے؟ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ لٹریچر اسلام کے نام پر ہے...... اس شخصیت کو اسلام کا ہیرو کہا جاتا ہے اسلام کا لیڈر کہا جاتا ہے، اسلامی انقلاب کا علمبردار کہا جاتا ہے...... اگر آج میں کسی کو کافر کہوں جو کہ کافر بھی ہے تو تن بدن میں آگ انتظامیہ کے لگتی ہے۔ پولیس کا قلم حرکت میں آتا ہے۔ ایف آئی آر کٹ جاتی ہے۔ گرفتاری ایم این اے کی ہو جاتی ہے۔ ایک طوفانِ بدتمیزی برپا ہو جاتا ہے اور پھر میرے ملک کا صدر، وزیر اعظم کہتا ہے ”کافر مت کہو، ہم کافر نہیں کہنے دیں گے“ کس کو کافر نہیں کہنے دو گے؟...... شیعہ کو کافر نہیں کہنے دو گے! ہم نے مان لیا کہ تم شیعہ کو کافر نہیں کہنے دیتے، ہم تسلیم کرتے ہیں تم خمینی کو کافر نہیں کہنے دیتے، جی ہم نہیں کہیں گے! اگر کہا ہے زیادتی کی ہے۔ اگر کہیں گے زبان روک لو، اگر کہیں گے راستہ روک لو، اگر کہیں گے موقف چھڑوا دو، اگر کہیں گے تو ہمیں باز رکھ لو...... لیکن ایک بات تو بتلاؤ اگر میں خمینی کو کافر کہوں تمہیں تکلیف ہوتی ہے! شیعہ کو کافر کہوں تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔ کسی پہ کفر کا فتویٰ لگاؤں تمہارے پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے لیکن مجھے بتلاؤ سپاہ صحابہ بنی نہیں تھی، میں پیدا نہیں ہوا تھا، میری جماعت نہیں آئی تھی، ابھی ملک میں سنیت کے لئے کوئی اٹھا نہیں تھا، خمینی جسے اسلام کا ہیرو، اسلام کا لیڈر، اسلامی انقلاب کا علمبردار کہا جاتا ہے وہ اپنی کتاب ”کشف اسرار“ میں کہتا ہے۔ کیا کہتا ہے؟ کہتا ہے...... لوگو! کس شخصیت کے بارے میں، کسے کہا اس نے، کس پہ الزام لگایا، کس پہ کفر کا فتویٰ لگایا؟...... ہائے! لگایا ہے تو اس پہ لگایا ہے اوئے جسے رات کی تاریکیوں میں محمد ﷺ نے بیت اللہ میں مانگا۔ اوئے کسے فتویٰ لگایا؟...... جس کے آنے سے بیت اللہ کا دروازہ کھلا۔ کافر کس کو کہا؟...... زندیق کس کو کہا؟...... اوئے جو آج بھی پیغمبر کے پہلو میں سویا ہے۔ اوئے جس کی ستاروں سے زیادہ نیکیاں ہیں، جس کا جنت میں محل پیغمبر دیکھ کر آئے۔ خمینی کہتا ہے ”عمر کافر بھی تھا زندیق بھی تھا“...... ہائے! حکمرانو تمہیں غیرت نہ آئی، تمہاری حمیت نے جوش نہ مارا، تمہارے

ایران کا صدر تھا تم اسے بھی کافر کہتے، اس کی کتاب پر پابندی لگاتے، اسے اسلام کا ہیرو نہ کہتے اس کو کافر کیوں تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔ میں انہیں کافر کہتا ہوں تم جوش میں آتے ہو...... وہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو کافر کہہ گیا ہائے تمہاری غیرت کہاں سو گئی؟؟

ٹھہریئے، ٹھہریئے! آج نعرہ نہیں، آج ردعمل نہیں، آج جذبات نہیں، آج نعرے کا اعلان نہیں، یہ غور کل کر...... اپنا کرے بیگانہ کرے...... سنی کرے شیعہ کرے۔ میں شیعہ سے کہتا ہوں تو بھی غور کرے، میں تجھے بھی دعوتِ فکر دیتا ہوں۔ تو مجھے دہشت گرد کہتا ہے، تخریب کار کہتا ہے، یہ کہتا ہے میں نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے، یہ کہتا ہے کہ میں تیرے کافر کے نعرے پوری دنیا میں گونجاتا ہوں۔ یہ کہتا ہے تیرے کافر کے نعروں کا چرچا کرتا ہوں، او تو مجھے زیادتی کرنے والا دہشت گرد کہتا ہے، تخریب کار کہتا ہے۔ اسی اصول کو سامنے رکھ، کسی کو کافر کہنا دہشت گردی ہے تو پھر فیصلہ کر کہ دنیا میں سب سے بڑا دہشت گرد خمینی تھا!!

خمینی کا تمام اصحابِ پیغمبرؐ پر تبرا

میرے بھائیو! ابھی فیصلہ آج نہیں! فیصلہ کل دینا ہے۔ جب کوئی نہیں ہوگا، آپ اکیلے ہوں، اپنی چارپائی پہ ہوں گے، باقی سارے حوالہ جات میرے قائد بیان کریں گے۔ میں تفصیل میں نہیں جاتا۔ میں نے چند حوالے پیش کئے۔ ایسے حوالے جو میں نے قاضی حسین احمد کے سامنے، ایسے حوالے جو میں نے سپیکر اسمبلی کے سامنے، ایسے حوالے جو میں نے وزیر داخلہ کے سامنے، ایسے حوالے جب ہم نے وزیر اعظم کے سامنے رکھے وہ تڑپ کر رہ گئے۔ پریشان ہو کر رہ گئے۔ لیکن میرے بھائیو! ان کے ضمیر مردہ ہو گئے، وہ بزدل ہو گئے، میں نہیں جانتا کس مصلحت کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے تو غور نہیں کیا تو وعدہ کر...... کہ تو کل کو غور کرے گا۔ کرے گا کہ نہیں کرے گا؟...... غور کل کر...... باقی حوالے میں نہیں کہتا۔ ابھی آپ تین حوالے لے لیجئے۔ تین حوالے۔ باقی بعد میں آئیں گے۔ اب غور کیا کرنا ہے؟...... ان تین حوالوں کو سامنے رکھ کر، اپنے دل سے اپنے ضمیر سے اپنے قلب سے سوال کرنا کل کہ کیا ان حوالوں کے باوجود، ان تحریروں کے باوجود کہ جن کے لکھنے کے بعد توبہ بھی خمینی نے نہیں کی، جن کے لکھنے کے بعد تردید بھی نہیں کی۔ جن کے لکھنے کے بعد انکار

بھی نہیں کیا۔ جن کے لکھنے کے بعد دست برداری کا اظہار بھی نہیں کیا۔ وہ دست برداری تو کیا کرے، انکا تو کیا کرے، توبہ تو کیا کرتے بلکہ خمینی نے موت سے چندروز پہلے...... مرنے سے کچھ روز قبل ایک وصیت نامہ لکھا ہے۔ جس میں کہا ہے "میرے مرنے کے بعد کھولا جائے، ایران کا صدر پڑھے، وزیراعظم پڑھے، وہ نہ پڑھے تو میرا بیٹا پڑھے، وہ نہ پڑھے تو سپیکر پڑھے، وہ نہ پڑھے تو پھر چیف جسٹس سپریم کورٹ پڑھے۔ چیف جسٹس ہائی کورٹ پڑھے۔ وہ وصیت نامہ خمینی کے مرنے کے بعد آج چھپ چکا ہے۔ جو پڑھا گیا اراکین اسمبلی کے سامنے، اراکین سینٹ کے سامنے خمینی کے پوتے نے پڑھا، پڑھ کر سنایا ہے۔ تیرے ملک میں صحیفۂ انقلاب کے نام سے فارسی میں شائع ہے۔ جس کے دائیں صفحے پر خمینی کے ہاتھ کی تحریر کی فوٹو ہے بائیں صفحے پر اس تحریر کو کاتب نے کتابت کیا ہے۔ یہ فارسی میں ہے تیرے ملک میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے وہ کتابچہ شائع کیا ہے۔ اردو میں شائع کیا ہے۔ اس کو پڑھ...... کہ مرنے سے چندروز قبل بھی خمینی کہتا ہے۔ اردو عبارت سنیئے لفظ بہ لفظ سنیئے، لفظ میں غلطی ہو زیروزبر کی غلطی ہو، انداز کی غلطی ہو، مفہوم کی غلطی ہو گولی مار دے۔ عبارت سن خمینی کہتا ہے "میں پوری جرأت کے ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ عصر حاضر میں ملت ایران اور اس کے لاکھوں عوام رسول اللہ کے دور کی ملتِ حجاز (یعنی صحابہ کرام) سے بہتر ہیں۔"

ٹھہریئے آج ردِّعمل نہیں، آج نعرہ بازی نہیں۔ آج جذبات نہیں۔ آج تھوڑی دیر کے لئے جذبات سے ہٹ کر، ردِّعمل سے ہٹ کر، نعرے سے ہٹ کر غور تو کر...... افسر ہے غور کر...... تھانیدار ہے غور کر...... سپاہی ہے غور کر...... اے ایس پی ہے، حوالدار ہے غور کر...... ڈی ایس پی ہے غور کر...... ایس پی ہے غور کر...... ڈی سی ہے غور کر...... ایس ایس پی ہے غور کر...... کمشنر ہے غور کر...... وزیراعلیٰ ہے غور کر...... ہوم سیکرٹری ہے غور کر...... چیف سیکرٹری ہے غور کر...... گورنر ہے غور کر...... اور وزیراعظم ہے غور کر...... صدر ہے غور کر...... غور کر! غور کیجئے! اگلی بات تو بعد میں کہوں گا۔ ابھی تو صرف آپ نے غور کرنا ہے۔

میرے بھائیو میں عرض کر رہا تھا۔ توجہ کیجئے، چھوڑیئے آج یہ بھی ڈسپلن قائم کر دیجئے۔ آج یہ بھی خیال کیجئے کہ میری باتوں پر نظر رکھئے۔ میں نے کسی کو میرے بھائیو! آپ ٹھہریے

(سامنے امام باڑے میں موجود شیعوں کی طرف سے گولیوں کی تڑتڑاہٹ) میرے بھائیو! آپ تشریف رکھیے۔ سپاہ صحابہ ایک ڈسپلن رکھتی ہے۔ میرے بھائیو میں عرض کر رہا تھا۔ کوئی بات نہیں ہے، ہم نے لاہور کے جلسے میں لاشے اٹھائے ہیں۔ ہم نے تڑپتے ہوئے لاشے دیکھے ہیں۔ (شیعوں کی طرف سے پورے کے پورے برسٹ فائر ہونے لگے اور گولیاں سٹیج کے ارد گرد گرنے لگیں) ہم نے ساتھیوں کے لاشے اٹھائے ہیں۔ (شیعوں کی طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ) کوئی ضرورت نہیں، بیٹھ جائیے تقریر جاری رہے گی۔ جذبات کی ضرورت نہیں ہے۔ (گولیوں کی تڑتڑاہٹ) میری جماعت (شیعوں کی طرف سے زبردست فائرنگ) تشریف رکھئے۔ انتظامیہ گواہ ہے، پولیس گواہ ہے، میں نے کسی کو گالی نہیں دی۔ میں نے کسی کی پگڑی نہیں اُچھالی۔ میں نے کسی پہ کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔ (اسٹیج پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا شور مولانا سے بیٹھ جانے کا مطالبہ)

آپ توجہ کیجئے جو ہوتا ہے سو ہوتا ہے۔ جو ہوتا ہے ہونے دیجئے۔ آیئے غور کیجئے۔ یہ سپاہ صحابہ ہے، جس نے گولیوں میں کلمۂ حق کہا ہے۔ میرے بھائیو آیئے ہم اپنے موقف کی بات کرتے ہیں۔ ہم نظریے کی بات کرتے ہیں...... ہم صحابہ کے ناموس کی بات کرتے ہیں۔

پیغمبر ﷺ کے صحابہ جنہوں نے جانیں دے دیں۔
پیغمبر ﷺ کے صحابہ جو تپتے انگاروں پہ لیٹ گئے۔
پیغمبر ﷺ کے صحابہ جو تختۂ دار پہ لٹک گئے۔
پیغمبر ﷺ کے صحابہ جنہوں نے جان کی بازی لگا دی۔
پیغمبر ﷺ کے صحابہ جو سیلابوں میں کود گئے۔
پیغمبر ﷺ کے صحابہ جو بحر و بر پہ چھا گئے۔
اوئے پیغمبر کے صحابہ جنہوں نے کرۂ ارض پر اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے......

میں تو ان کی عزت کی بات کرتا ہوں، ناموس کی بات کرتا ہوں، شرافت کی بات کرتا ہوں، عظمت کی بات کرتا ہوں، میری بات پہ دکھ کیوں ہے؟ پریشانی کیوں ہے؟ میں نے تو یہ کہا ہے کہ میرے صحابہ کو گالی کیوں دیتے ہو؟ میں نے تو یہ کہا ہے، میں یہ کہتا ہوں اور آج بھی کہتا ہوں جو پیغمبر کے صحابہ کی توہین کرے گا، جو پیغمبر کے صحابہ کو گالی دے گا، جو پیغمبر کے صحابہ پہ تبرا کرے گا،

حد سے زیادہ باہر ہوگا، ہم تبرا کرنے والے کو...... گالی دینے والے کو...... توہین کرنے والے کو...... معاف کبھی نہیں کریں گے!!

میری آواز آ رہی ہے؟ بیٹھ جایئے۔ فوری طور پر بیٹھ جایئے۔ آؤ آج ڈسپلن قائم کیجئے۔ ڈسپلن ہے یا نہیں ہے......؟ ڈر گئے ہو، پریشان ہو گئے ہو؟...... بھاگ گئے ہو؟...... آؤ کسی نے دیکھنا ہے اس جلسے کو دیکھے۔ (سامعین کی طرف سے لبیک لبیک، اللّٰہم لبیک اور قائد تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے کے فلک شگاف نعرے)

میری طرف سے کوئی ساتھی فائرنگ نہیں کرے گا۔ بیٹھ جایئے فوری طور پر بیٹھ جایئے۔ بس میں نے کہا نا، بیٹھ جایئے۔ اب میں اپنی بات کو سمیٹتا ہوں۔ یہ لیجئے میں نے صرف چار حوالے آپ کے سامنے پیش کیے ہیں۔ توجہ ہے! میں نے کتنے حوالے پیش کئے؟...... (چار!) چار پیغمبر کے یار ہیں، چار رب کے فرشتے ہیں، چار آسمانوں کی کتابیں ہیں، چار رب کے رسول ہیں، چار پیغمبر کے یار ہیں۔ میں نے حوالے کتنے پیش کیے؟...... (چار) تو کہیے

خلافت راشدہ......حق چار یار

خلافت راشدہ......حق چار یار

خدا کی قسم یہ نعرہ لگاتے ہوئے، ان کی عظمت کے ترانے گاتے ہوئے، ان کے تقدس کو بیان کرتے ہوئے، ان کی شرافت کے گیت گاتے ہوئے......او سنو! ایک نہیں میرے سارے بچے ذبح ہو جائیں...... ایک نہیں میں گولیوں میں نہا جاؤں...... ایک نہیں ہم خاک و خون میں لت پت ہو جائیں......رب کعبہ کی قسم میں تو پھر بھی کہوں گا، میں تو پھر بھی یہ نعرہ لگاؤں گا کہ اے صدیق!

ساری دنیا مجھے کہتی تیرا سودائی ہے

اب میرا ہوش میں آنا تیری رسوائی ہے

ہم بھاگنے والے ہوتے، تو کب کے بھاگ گئے ہوتے!

ٹھہریئے، گولی وہ چلاتا ہے جو فکری جنگ ہار جائے۔ گولی وہ چلاتا ہے جو موقع سے فرار ہو جائے، یہ دلائل کی جنگ ہے، یہ فکری جنگ ہے، یہ نظریاتی جنگ ہے، جب عقیدے کی جنگ

ہے...... نظریے کی جنگ ہے...... اگر تم کہتے ہو تم دلائل کی جنگ ہار گئے ہو تو پھر اعلان کرو ہم دلائل کی جنگ ہار گئے گولی کی لڑائی شروع ہے...... آؤ پھر گولی چلاؤ۔

میرے بھائیو! کوئی آدمی گیا ہے آپ میں سے اٹھ کر؟...... کتنے لوگ چلے گئے؟ کوئی نہیں! کتنے بھاگ گئے؟...... کوئی نہیں! کوئی بھاگا ہے؟...... اوئے یہ بھاگنے والے ہوتے میں نے کہا نا، ہم اس وقت بھاگتے جب حق نواز کو گولیاں لگیں، اگر بھاگنے والے ہوتے ہم جھنگ چھوڑ کر بھاگ جاتے۔ جب ایثار القاسمی کا لاشہ اٹھایا۔ اور بھاگنے والے ہوتے صادق حسینؒ کی شہادت پر بھاگتے۔ بھاگنے والے ہوتے رشید مدنیؒ کی شہادت پہ بھاگتے۔ بھاگنے والے ہوتے حبیب الرحمٰن، قاری حذیفہ، مولوی مختار کی شہادت پہ بھاگتے...... بھاگنے والے ہوتے عبدالصمد آزادؒ کی شہادت پہ بھاگتے۔ بھاگنے والے ہوتے قاری یوسف کی شہادت پہ بھاگتے۔ بھاگنے والے ہوتے قاری بشیر کی شہادت پہ بھاگتے۔ بھاگنے والے ہوتے احسان الٰہی ظہیرؒ کی شہادت پہ بھاگتے۔ بھاگنے والے ہوتے تو کبھی کے بھاگ گئے ہوتے...... کون ہے! سپاہ صحابہ جوڈٹی ہوئی ہے۔ ایک سو سے زائد نوجوان شہید ہو چکا ہے۔ دو سو سے زائد علماء شہید ہو چکے ہیں۔ دو ہزار سے زائد مقدمات قائم ہو چکے ہیں۔ ساڑھے آٹھ سو کارکن جیلوں میں پڑا ہوا ہے، او میدان میں اب بھی ہیں......! او کسی دوسرے کے پلے میں ہو تو مقابلہ کریں۔

توجہ ہے؟ گن لو وہ لوگ جو بھاگ گئے ہیں۔ اوئے ہم بھاگ جائیں...... صحابہ کا در چھوڑیں گے تو بھاگیں گے۔ اور یہ در نہ چھوٹتا ہے نہ بھاگ سکتے ہیں۔ اگر محمد ﷺ کے صحابہ محمد ﷺ کا دامن چھوڑ کے بھاگ جاتے...... آج کون کمینہ کہتا ہے، آج کون بکواس کرتا ہے، میں اس پہ لعنت کروں گا، میں اس کو کافر کہوں گا، میں اس کو بے ایمان کہوں گا جو یہ کہے گا کہ محمد ﷺ کے صحابہ محمد ﷺ کا دامن چھوڑ گئے تھے۔ میں یوں کہوں گا...... او دجال! او بے ایمان! آج صحابہ کے سپاہی، صحابہ کے وفادار، صحابہ کے عاشق گولیاں دیکھ کر بھی نہیں بھاگتے تو سنگینیں دیکھ کر بھی محمد ﷺ کے صحابہ نہیں بھاگتے۔

ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر پہلے کوئی شہید نہ ہوا ہوتا، پہلے کسی کو گولی نہ لگی ہوتی، پہلے ہمارے بیٹے زخمی نہ ہوئے ہوتے تو آج ہم بھاگ جاتے۔ آج ہم ڈر جاتے۔ یہ جیلیں، گولیاں،

ہتھکڑیاں نہ روک سکیں گی۔ یہ ہماری راہیں نہیں روک سکتیں۔ میں نے تو دلائل دیے ہیں۔ میں نے چار حوالے پیش کیے ہیں۔ حوالے پیش کر کے میں نے کہا ہے نعرے نہ لگانا، حوالے پیش کر کے میں نے کارکنوں کو کہا ہے جذبات کا اظہار نہیں کرنا، حوالے پیش کیے ہیں۔ جبکہ میرا دل کہتا تھا ہم لعنت بھی کریں...... ہم کافر بھی کہیں...... ہم بے ایمان بھی کہیں...... لیکن میں نے کہا حوالہ دیکھ لینا۔ پہلے اس کی صداقت پرکھ لیں۔ اس کی حقیقت دیکھ لیں۔ اس کو کتاب میں دیکھ لینا۔ حوالے کو دیکھ کر کل رات غور کرنا، میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ میری تقریر سن کر نعرے لگاؤ۔ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ جذبات کا اظہار کرو، میں نے تو یہ کہا تھا کل رات کو جب اکیلے ہو غور کرو...... بستر میں غور کی دعوت دی ہے یا نہیں دی؟ ...... یہ میرا حق بنتا ہے۔ صرف غور کی دعوت دی ہے۔ کیوں دی ہے؟...... مجھے پتہ تھا جب میں دلائل پیش کروں گا...... مجھے پتہ تھا جب میں نقاب اٹھاؤں گا...... مجھے پتہ تھا جب میں پردہ ہٹاؤں گا تو پھر کچھ لوگ جذبات میں آئیں گے۔ میں نے پہلے سے کہا ہے جذبات میں نہیں آنا تاکہ انتظامیہ کو پتہ چلے، حکمرانوں کو پتہ چلے کہ آخر وجہ کیا ہے؟...... آؤ میرے بھائیو! اب اگلی بات کرتے ہیں۔

آج اگر ہم خاموش ہو جائیں......!

آج کون سی بات ہے جس نے بچوں کی محبت چھین لی ہے؟...... کون سی بات ہے جس نے زندگی کا مزہ چھین لیا؟...... کون سی بات ہے جو تڑپائے پھرتی ہے؟...... کون سی بات ہے جو مچلتی ہے؟...... ایک بات ذہن میں ہے کہ اگر یہ حوالے سچ ہیں، یہ حقیقت ہے تو یہ حوالے لکھنے والا، یہ حوالوں کی کتابیں، اسلام کے نام پر پوری دنیا میں جا رہی ہیں۔ میرے بھائیو! لوگ کہتے ہیں خاموش ہو جائیں۔ لوگ کہتے ہیں کچھ نہیں بولیں۔ میں کہتا ہوں تھوڑی دیر کے لئے سوچو، آج ہم خاموش ہو جاتے ہیں، سپاہ صحابہ چپ ہو جاتی ہے، آج کوئی کچھ بیان نہیں کرتا، یہ حوالے اسلام کے نام سے، دین کے نام سے، شریعت کے نام سے، اسلام کے نعرے کے نام سے دنیا میں جا رہے ہیں۔ آنے والی نسلیں اسلام کے نام سے، دین کے نام سے انہیں پڑھیں گی، وہ یہ پڑھ کر یہ سمجھیں گی کہ شاید دین اسی کا نام ہے کہ صحابہ ایسے تھے۔ وہ سمجھیں گی شریعت اسی کا نام ہے کہ صحابہ ایسے تھے۔

کیونکہ اسلام کے نام پر صحابہ کو کافر کہا جار ہا ہے...... اسلام کے نام پر صحابہ کو مرتد کہا جا رہا ہے اسلام کے نام پر صحابہ کو کافر کہا جا رہا ہے...... اسلام کے نام پر صحابہ کو زندیق کہا جا رہا ہے...... اوئے کوئی ساتھ دے یا نہ دے میں صحابہ کو اسلام کے نام پر کافر نہیں کہنے دوں گا!!۔

غور کیا آپ نے میری تقریر میں؟...... ڈرتے نہیں گئے او...... جے ڈرتے آلے ہوندے تے ہنٹر توڑیں سپاہ صحابہ وچ آؤندے ای ناں۔اساں تے اُتھے جلسہ کر آئے...... میرے بھائیو! ہم نے تو وہاں پر جا کر جلسہ کیا ہے۔جس جگہ پر ہم نے پچھلے سال لاشے اٹھائے۔پچھلے سال ہم نے لاہور میں چار لاشے اٹھائے۔چوبرجی گراؤنڈ میں چار لاشے اٹھائے۔اس سال اسی چوبرجی گراؤنڈ میں جلسہ بھی کیا یا نہیں کیا؟...... کیا!

میری طرف سے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔کوئی بات نہیں ہے۔میرے بھائیو! ایک ہمارا پروگرام ہے۔ایک نصب العین ہے۔میری جماعت کا ساتھی کوئی فائرنگ نہ کرے۔جو فائرنگ کرے گا میں اسے اپنی جماعت کا نہیں سمجھوں گا۔ہم تو دلائل کی جنگ لڑتے ہیں۔میں نے پہلے کہا ہے کہ کہو ہم دلائل کی جنگ ہار گئے گولی کی ضرورت ہے تو گولی سے نمٹ لیں گے۔یہ پہلے دلائل کی جنگ ہے۔

آج ہم جلسہ کرتے ہیں، کل تم جلسہ کر لینا۔آج میں نے حقائق بیان کیے ہیں کل تم حقائق بیان کر لینا۔آج میں جلسہ کر رہا ہوں کل اسی جگہ پر تم جلسہ کر لو۔میں نے چار حوالے دیئے ہیں تم وہ کتابیں اٹھا کر کہنا کہ اعظم طارق نے غلط کہا تھا، تم وہ کتابیں اٹھا کر کہنا حوالے غلط دیئے تھے۔تم وہی کتابیں اٹھا کر کہنا کہ جھوٹ بولا تھا تو میں یہاں کی انتظامیہ سے کہتا ہوں وہ مجھے گرفتار کر لے، میں یہاں کی حکومت کو لکھ کر دیتا ہوں میرا خون معاف ہے...... میں یہاں لکھ کر دے کر جاتا ہوں کہ مجھے گھنٹہ گھر میں گولی ماردی جائے۔ہم تو دلائل کی جنگ لڑتے ہیں۔

میرے بھائیو! آیئے میں نے عرض کیا ہے، میں نے کہا کہ آپ نے فیصلہ کل رات کرنا ہے۔وہ کیا کرنا ہے کہ جس شخص نے صحابہ کو کافر لکھا ہے معاذ اللہ، استغفر اللہ...... یہ حوالے اگر اس کے صحیح ہیں، اگر یہ سب کچھ لکھا گیا ہے...... آج یہ اسلام کے نام سے پھیل رہا ہے۔آپ نے غور کرنا ہے۔غور یہ کرنا ہے اگر آج ہم چپ ہو جائیں، آنے والی نسلیں ان کتابوں کو اسلام کے نام سے

پڑھیں گی وہ اس لٹریچر کو اسلام سمجھیں گی اور لٹریچر کو پڑھ کر صحابہ کرام کو معاذ اللہ کافر سمجھیں گی۔ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو آج براعظم افریقہ کے، آج براعظم ایشیا کے، آج یورپ کے، امریکہ کے، آج لندن کے، انڈیا کے، آج رشیا کی چھ اسلامی ریاستوں کے جہاں یہ لٹریچر اسلام کے نام پر جس میں صحابہ کی توہین کی گئی ہے، صحابہ کے منہ پر کفر کے فتوے ہیں، آج یہ اسلام کے نام پر جارہا ہے۔ ہم پوری دنیا میں کفر کو اسلام کے نام سے نہیں پھیلنے دیں گے۔

میرے بھائیو! زندہ رہے تو ان شاء اللہ پھر باتیں ہوں گی، میں نے تو آپ کے سامنے جو کچھ کہنا تھا بڑے اچھے انداز میں، سادے انداز میں کہہ دیا ہے۔ اب قائد سپاہ صحابہ تشریف لاتے ہیں۔ آپ ان کا خطاب سنیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

❁❁❁❁

سیلاب کے موضوع پر قومی اسمبلی میں تقریر

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم، جناب سپیکر!

سیلاب کے مسئلہ پر اس ایوان میں جس سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلے کو لے کر اس پر حقیقت پسندانہ گفتگو ہونی چاہئے مجھے انتہائی دکھ ہے کہ سوائے ایک دوسرے پر ذاتی حملے کرنے کے اور ایک دوسرے کو بدنام کرنے کے، سیلاب کی صورت حال، عوام کی زبوں حالی، لوگوں کی مدد کرنے کے لئے کوئی معقول طریقے سے ہم لوگ آج یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ گفتگو کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ ہر شخص کی طرح میں بھی ایک ذاتی رائے رکھتا ہوں۔ وہ صرف جھنگ میں بیٹھ کر یا کسی دور دراز جگہ سے دوربین لگا کر معائنہ کر کے نہیں، بلکہ اللہ کے فضل سے لوگ جانتے ہیں کہ ہم نے اول روز سے جہلم سے لے کر مظفر گڑھ تک اس سیلاب کو جتنا قریب سے دیکھا ہے اور اس موقع پر اپنی عوام کی جتنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں خدمت کرنے کی توفیق دی ہے، میں اس پر اللہ کا شکر گزار ہوں اور میں چیلنج کر کے کہہ سکتا ہوں کہ میں اور میری جماعت سپاہ صحابہ نے بعض ایسے علاقوں میں اس انداز سے کام کیا ہے کہ خود فوج اور آزاد ادارے اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ کوئی ایم۔ این۔ اے ایسا لایا جائے جس نے پانی کی خونی موجوں میں کود کر کرائے پر کشتیاں حاصل کر کے چھ چھ میل پیدل پانی میں سفر کر کے اپنے بھائیوں تک خوراک پہنچائی ہو۔ درختوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو اتارا ہو۔ یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔

سیلاب آیا نہیں، لایا گیا ہے

ہے۔ غور یہ کرنا طلب کے عنوان پر میں ایک رائے رکھتا ہوں کہ یہ سیلاب آیا نہیں ہے یہ سیلاب لایا گیا

ہے۔ یہ سیلاب قدرتی آفت نہیں ہے۔ میں اس کو اس لئے قدرتی آفت نہیں مانتا کہ میں ایمان دارانہ رائے رکھتا ہوں کہ یہ قدرتی آفت نہیں ہے۔ یہ ایک حکومتی غفلت یا پھر حکومتی سازش کا نتیجہ ہے۔ آج یہ کہا جاتا ہے کہ جناب بارشیں ہوئیں، یہ بارشیں صرف آزاد کشمیر میں ہوئیں یہ بارشیں جہلم میں نہیں ہوئیں؟

سیلاب لانے میں حکومتی کردار، اور عوامی خدمت کا ڈھنڈورا

اور پھر حوالہ دیا جاتا ہے ۱۹۱۲ء کا، جس دور میں آپ کے پاس نیا نظام نہیں تھا۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ۱۹۱۲ء میں واپس چلے جائیں۔ آپ کو محکمہ موسمیات نے قبل از وقت آگاہ کیا۔ یہ بحث تو جہلم کے اس منگلا ڈیم کے اوپر بیٹھ کر ہونی چاہیے۔ وہ لوگ بتلائیں گے کہ تین روز پہلے دریائے جہلم بند کر دیا گیا اور پانی کو سٹور کر دیا گیا۔ پیچھے سے بارشیں ہو رہی ہیں۔ جو قطرہ آزاد کشمیر کے پہاڑوں پر اترتا ہے وہ ۷۲ گھنٹے میں منگلا ڈیم تک پہنچتا ہے اور یہ جو بارشیں ہوتی رہیں۔ آخر دار رے خبر دار کرتے رہے۔ جب معلوم تھا کہ بارشیں اتنی تیزی سے ہو رہی ہیں تو پہلے پانی کو بند کیوں کر لیا گیا؟ پہلے ہی دو تین گیٹ کھلے رکھ دیئے جاتے۔ جیسے جیسے پانی کا ریلا آتا جاتا وہ آگے چلتا جاتا۔ اس طرح سیلاب کی کوئی کیفیت نہ ہوتی۔ میں کہتا ہوں اسی بات پر بحث کر لی جائے کہ کیا دس لاکھ کیوسک سے اوپر پانی یک لخت آسمان سے ٹوٹ پڑا تھا؟ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ کوئی چاہے تو میرے ساتھ اس بات پر مباحثہ کر لے۔ میں کہتا ہوں، یہاں بات کرنے کی بجائے آپ آئیں ٹی وی پر، ریڈیو پر ہمارے ساتھ بات کریں اور عوام پر فیصلہ چھوڑ دیں۔ ہم اپنا موقف پیش کرتے ہیں۔ آپ اپنا موقف پیش کریں۔ اگر عوام کہے کہ سیلاب لایا گیا، سیلاب حکومت کی سازش اور غفلت کا نتیجہ ہے تو آپ کو جان لینا چاہئے کہ یہ غلطی آپ سے سرزد ہوئی ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ پانی کو سٹور کر کے پانی کو روکتے چلے جانا اور یہاں تک کہ جب ڈپٹی کمشنر اور ایس۔ پی جہلم کو معلوم ہوا تو وہ اپنے بچوں کو محفوظ مقام پر لے گئے۔ کیا قصور ہے اس عوام کا؟ کیا جرم ہے اس عوام کا؟ کہ اسے مطلع نہیں کیا گیا۔ جب رات بارہ بجے کے قریب لوگ سو رہے تھے اور پھر ڈیم کا پانی خطرناک نشان سے اوپر چلا گیا، آپ نے لوگوں کو مطلع بھی نہیں کیا۔ اب اگر آپ پانی چھوڑنا چاہتے تھے کوئی

سائرن بجا دیتے۔ کوئی خطرے کا الارم دے دیتے۔ عوام کی آ گاہی کے لئے کوئی تو کام کر دیتے۔ تا کہ لوگوں کو پتہ چل جاتا۔ یا دو چار گھنٹے اور صبر کر لیتے۔ نہیں تو ایک طریقہ کار یہ بھی ہے کہ آپ اس کا ایک دروازہ کھول دیں، دو گیٹ کھول دیں، تین گیٹ کھول دیں۔ یک لخت رات کے بارہ بجے جب مخلوق خدا سوئی ہوئی ہے، سارے کے سارے گیٹ کھول دینا اور عوام کو پانی کی زد میں مبتلا کر دینا، اس کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قدرتی آفت ہے۔ یہ قدرتی آفت نہیں ہے۔ یہ آپ کی غفلت و سازش کا نتیجہ ہے۔ آپ چاہتے تھے، حکومت چاہتی تھی کہ عوام کا رجحان بدل دیا جائے، عوام پر جب سیلاب آئے ہمارے پاس وسائل ہوں گے، ہمارے پاس ہیلی کاپٹر ہوں گے، ہمارے پاس دیگر چیزیں ہوں گی، اپوزیشن کے پاس جب کچھ نہیں ہوگا اس کو بدنام کرنے کا موقع مل جائے گا۔

آج کہا جاتا ہے کہ اپوزیشن نے کیا کردار ادا کیا؟ میں بھی اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہوں۔ آؤ میرے ضلع میں پوری گورنمنٹ ایک طرف، میں اور میری جماعت ایک طرف۔ تم آ کر لوگوں سے پوچھو کہ کس نے عوام کی خدمت کی ہے۔ آپ لوگ دس دس ٹرک لے گئے۔ جب دو دو فٹ پانی آیا تو وزیر موصوف واپس چلے آئے۔ بتلاؤ پھر ۵، ۵ ٹرک لے کر تین تین فٹ پانی کو کراس کر کے واصو آستانہ میں کون پہنچا؟ روڈو سلطان میں کون پہنچا؟ اٹھارہ ہزاری میں کون پہنچا؟ پینڈ دادن خاں میں کون پہنچا؟ جہلم میں کون پہنچا؟ بھیرہ میں کون گیا ہے؟ ملکوال میں کون گیا ہے؟ کس سے عوام نے کہا کہ "تم ہو جو ہماری خدمت کو پہنچے ہو" آپ نے حکومت کا پیسہ نہ صرف یہ کہ بے دریغ اپنوں پر خرچ کیا بلکہ نوبت یہاں تک آئی کہ اگر کسی نے ٹرک بھر کر کوئی سامان بھیجا تو ان لوڈ کرا لیا گیا، مجسٹریٹ ان لوڈ کرا لیتا ہے، ڈپٹی کمشنر ان لوڈ کراتا ہے، زبردستی لوگوں سے پیسے وصول کیے گئے اور وہ پیسے وہ سامان ان لوڈ کرا کر مسلم لیگ کی اس کے اوپر مہر لگا کر پھر کہتے ہیں یہ تو مسلم لیگ دے رہی ہے۔ یہ تو حکومت دے رہی ہے۔ میں اس بات پر گواہ ہوں، جب سیلاب آیا میں نے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے کہا لوگ ڈوب رہے ہیں۔ آپ ہمیں کشتیاں دیجئے، ہم کشتیاں لے کر لوگوں تک کھانا پہنچاتے ہیں۔ ہم لوگوں کو سامان و طعام پہنچاتے ہیں۔ ہم درختوں پر بیٹھے لوگوں کو اتارتے ہیں۔ اس نے کہا جی آپ کو سامان نہیں مل سکتا ہے۔ میری تحریک استحقاق آئی ہوئی ہے۔ جس روز وزیر اعظم صاحب جھنگ جا رہے تھے اس روز میں ڈپٹی کمشنر کو ملنے کے لئے گیا تو دو ٹکے کے ایک

سارجنٹ نے مجھے روک لیا۔ کہا جی آپ کی گاڑی اندر نہیں جاسکتی ہے۔ میں نے اسے دکھایا کہ وہ شکست خوردہ انسان جو میرے مقابلے میں شکست کھا گیا ہے اس کی پرائیویٹ گاڑی وہاں کھڑی ہوئی ہے۔ آپ مجھے کیسے روک سکتے ہیں؟ اور دوسرے دن پتہ چلا کہ مجھ پر مقدمہ قائم کردیا گیا ہے۔

آپ ایک طرف کہتے ہیں تعاون کریں، جس اپوزیشن نے تعاون نہیں کیا وہ ان کے سر، جنہوں نے تعاون کیا، عوام کی خدمت کی، آپ نے اس تعاون کا کیا صلہ دیا، آپ نے اس تعاون کے بدلے میں ہمیں کیا دیا؟ آؤ اگر کسی کو ثبوت چاہیے میں تمہیں جھنگ میں پروف دیتا ہوں کہ تمہارے ذمہ دار افراد نے حکومت کا سامان ہاتھوں میں لے کر مووی بنائی، وہی سامان واپس کیمپ میں آ گیا۔ وزیر اعظم جب جھنگ میں آئے تو جناب بہت بڑی دکان سجادی گئی۔ گھی کے ڈبے ہیں، بوریاں ہیں۔ میں نے کہا کہ آج تو قوم کے گھر بھر جائیں گے۔ لیکن کیا ہوا وزیر اعظم نے تقریر کرنا بھی پسند نہ کی۔ وہ واپس آئے تو سارا سامان ٹرکوں پر لادا اور واپس بازار میں آ گیا۔

یہ ڈرامہ بازیاں ہوئیں۔ آؤ پوچھو، آج یہ فیصلہ عوام سے لو کہ خدمت کس نے کی ہے؟ مذاق کس نے کیا ہے؟ پھر دورے شروع کردیئے گئے اور دورہ کیا ہے؟ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ پوری ڈویژن کی انتظامیہ تیاری کر رہی ہے۔ ہیلی کاپٹر پر وزیر اعظم صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ استقبال ہو رہا ہے۔ جیسے انڈیا کو فتح کر کے آ رہے ہیں۔ یہ انڈیا کے فاتح آ رہے ہیں۔ استقبال ہو رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہاں ہیں جناب ایس۔ ایچ۔ او صاحب، تو جواب ملتا ہے کہ وزیر اعظم کا استقبال ہو رہا ہے۔ ڈی ایس پی صاحب کہاں ہیں؟ جی وزیر اعظم صاحب کا استقبال ہو رہا ہے۔ ڈی۔ سی صاحب کہاں ہے؟ وزیر اعظم کا استقبال ہو رہا ہے۔

خدا کے بندو! قوم مر رہی ہے۔ ان کے پاس کشتیاں لے کر جانے والا کوئی نہیں، خوراک لے کر جانے والا کوئی نہیں، تمہیں اس موقع پر بھی استقبال کی پڑی ہوئی ہے اور ساری گورنمنٹ کو ساری انتظامیہ کو آپ نے وقف کر دیا صرف اس لئے کہ وہ آپ کا استقبال کرے، آپ کی ویڈیو بنائے۔ آؤ میں پروف دیتا ہوں کہ وزیر اعظم صاحب جب جھنگ میں گئے اور انہوں نے جن لوگوں میں آٹا تقسیم کرنا تھا، ان میں سے ایک بھی مستحق نہیں تھا۔ وہ سارے کے سارے ضلع کونسل کے بیل دار تھے۔

یہ فراڈ، یہ دھوکہ اب نہیں چلے گا۔ یہ بات قوم پوچھنا چاہتی ہے، یہ ڈیم بھرا کیوں گیا؟ پانی روکا کیوں گیا؟ دریا کا پانی روک کر گیٹ بند کر کے ڈیم کو بھرتے چلے گئے۔ پھر رات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جتنے لوگ شہید ہوئے، جتنی املاک ضائع ہوئیں، میں حکمرانوں کو ان کا قاتل سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے، کیا ہوگا؟ جو ہو رہا ہے وہی ہوگا۔ کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔ جھوٹے مقدمات میں ملوث کرتے ہو۔ ہزار دفعہ کر دو، ہماری جانے بلا۔ مجھے کیا دیا ہے؟ میں جس روز سے ایم این اے بنا ہوں، ایک پیسہ بھی گرانٹ کا نہیں دیا گیا۔ یہ تمہاری انتقامی کاروائیاں دنیا جانتی ہے۔ جو اور کر سکتے ہو کر گزرو، لیکن صدائے حق سے نہ باز آ سکتے ہیں نہ تمہارے ظلم و جبر کو ہم انصاف کہہ سکتے ہیں۔ نہ تمہاری اسلام دشمنی پر پردہ ڈال سکتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ کے دورے کی جھوٹی خبر

جناب محترم!

اس موقع پر آج یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے سیلاب کے بعد علاقوں کے دورہ جات کیے۔ اس کی تفصیلات جیسا کہ میں نے عرض کی ہیں۔ یہ سب کے سامنے ہیں۔ اب ایسے بھی واقعات پیش آئے، پچھلے ہفتے کی بات ہے، میں اسمبلی کے فورم پر کہہ رہا ہوں وزیر اعلیٰ کی خبر آئی ٹی وی میں، کہ وزیر اعلیٰ پینڈ دادن خاں گئے ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ تو پینڈ دادن خاں گئے ہی نہیں اور جناب خبر آ رہی ہے۔ آپ خبریں بنائیں۔ خبریں بنانے سے قوم کی مصیبتیں دور نہیں ہوا کرتیں۔

(سپیکر) مولانا صاحب، آپ کے دو منٹ باقی ہیں۔

(مولانا) جی میرے دو منٹ نہیں، آپ گھڑی دیکھیں۔ میرے پانچ منٹ باقی ہیں۔

اگر عوام۔ کہے کہ پانی اچانک آیا ہے، میں اسمبلی کی رکنیت چھوڑ دونگا

جناب والا!

میں یہ رائے ایماندارانہ طور پر رکھتا ہوں۔ کیونکہ میں تین مرتبہ جہلم میں جا چکا ہوں۔ آپ جہلم والوں سے ہی شروع کر لیجئے۔ عوام سے پوچھ لیجئے۔ پانی روک کر چھوڑا گیا ہے یا اچانک

پانی آ گیا تھا۔ اگر عوام کہہ دے کہ پانی اچانک آیا تھا، اعظم طارق اسمبلی کی رکنیت چھوڑ دے گا اور اگر عوام کہے کہ سٹور کر کے روکا گیا ہے پھر اس کو قدرتی آفت کہنا یہ قدرت کے اوپر الزام لگا کر اپنے دامن سے داغ کو دھونے کے مترادف ہے۔

سپریم کورٹ کے ججوں سے تحقیقات کرائی جائیں!

جناب سپیکر!

اب میں یہ کہنا چاہتا ہوں، سب سے پہلے یہ قومی حادثہ ہے یہ قومی سانحہ ہے۔ سپریم کورٹ کے آزاد ججوں پر مشتمل ایک آزاد بینچ تشکیل دیا جائے وہ اس بات کی تحقیقات کرے کون تھے وہ لوگ جو اس سازش میں ملوث ہیں؟ آخر وہاں کی پولیس اور انتظامیہ کو ۱۲ گھنٹے پہلے خبر ہو گئی۔ عوام کو خبر کیوں نہ ہوئی؟ دوسرے جتنے نقصانات ہوئے سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے جو زمینیں بنجر ہو گئیں، ویران ہو گئیں، اب وہاں نئی فصل کی کاشت کا مسئلہ ہے۔ نئی فصل کی بیجائی کے لئے لوگوں کے پاس کچھ نہیں ہے۔ ان کا اثاثہ سیلاب کے پانی کی نذر ہو چکا ہے۔ لہٰذا فوری طور پر تمام کسانوں کو ایک سال کے لئے بلا سود قرضے دیئے جائیں۔ ان کو بیج فراہم کیا جائے۔ انہیں فوری طور پر کھاد فراہم کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مکان ٹوٹ گئے، شہروں کے شہر بہہ گئے اور پورے پورے قصبات کے نشان ختم ہو گئے، لوگوں نے مکان تعمیر کرنے ہیں تو سیمنٹ غائب ہو گیا ہے۔ سیمنٹ ملتا ہی نہیں ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ سیمنٹ کی فراوانی ہوتی، کم از کم حکام بالا، ارباب بست و کشاد سے اپیل کروں گا وہ مخصوص علاقوں میں اگر سیمنٹ اپنی اصلی قیمت پر فروخت کر دیں تو ان کا قوم کے اوپر بہت بڑا احسان ہو گا۔ اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں:

جناب سپیکر!

میں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے حکومت کی دی ہوئی کشتیوں اور حکومت کے پیسے کو استعمال کیا۔ آپ لوگوں کو تیراکی سیکھنی چاہئے تاکہ قوم کو ڈوبتے ہوئے بچانا بھی چاہئے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کوئی بولنا چاہتا ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

(سپیکر) جی آپ نے ٹائم نوٹ کیا؟

(مولانا) شکریہ جناب سپیکر، میں ایماندارانہ طور پر اب بھی کہتا ہوں ، خدانخواستہ اپوزیشن کی حیثیت سے باقی مخالفت برائے مخالفت نہیں کرر ہا ہوں بلکہ جو دیکھا جو سمجھا جو ذہن میں آیا، میرا حق ہے کہ میں بغیر کسی خوف وخطر کے اس ایوان میں بیان کروں۔

جناب والا!

میں نے عرض کیا ہے۔ سیمنٹ خاص طور پر بازاروں میں مفقود ہو چکا ہے۔ آپ سے عرض کروں گا کہ آپ اپوزیشن کے ساتھیوں کو ساتھ لیں تا کہ ایمان دارانہ طریقے سے حق دار کو حق پہنچے اور کسی قسم کا غبن نہ ہو۔ جس کی وجہ سے عوام پریشان ہے۔ عوام سخت تکلیف محسوس کر رہی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو مرضی آپ کی ہے۔ ہم نے تو آپ کی مدد کے بغیر، اللہ کے بھروسے پر جو ہم سے عوام کی خدمت ہو سکی ہم نے کی۔

شکریہ جناب سپیکر!

پشاور میں

چوتھی انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس سے خطاب

۲۳؍اپریل ۱۹۹۳ء کو پشاور میں سپاہِ صحابہ کی چوتھی سالانہ انٹرنیشنل دفاعِ صحابہؓ و حق نواز شہیدؒ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں خواتینِ سرحد کے علاوہ شمالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر سمیت پاکستان بھر سے ایک بہت بڑا منظم اجتماع دیکھنے میں آیا۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کا اس کانفرنس میں پُر جوش خطاب ایک مرکزی حیثیت کا حامل یادگار خطاب تھا۔ ملاحظہ فرمایئے!

ہاتھ کٹتے رہے مشعلیں تابندہ رہیں
جو بات ہم سے چلی ، باعثِ تقلید بنی!
شب کے سفاک خداؤں کو خبر ہو۔کہ نہ ہو
جو کرن قتل ہوئی ، شعلۂ خورشید بنی

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے قتل میں نواز شریف کا ہاتھ؟

قابلِ قدر، صدرِ ذی وقار، معزز علماء کرام اور سپاہ صحابہ کے غیور جیالے ساتھیو! انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس اپنے آخری تکمیلی مراحل میں داخل ہو رہی ہے۔ اور میں اس موقع پر جماعت

کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داری کا آپ حضرات کے سامنے نہایت اختصار کے ساتھ اظہار کرنا چاہوں گا۔ آپ حضرات نے دیکھا سپاہ صحابہؓ نے فیصلہ کیا کہ کوئی نہ کوئی شخص اسمبلی میں حق نواز کی صورت میں جانا چاہئے۔ جو اسمبلی کے فورم پر جا کر اصحاب رسولؐ کے ناموس کے تحفظ کے لئے، اصحابِ رسولؐ کے دشمن کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے، اسمبلی کے فورم پر دلائل و براہین کے ذریعے اس بات کو واشگاف الفاظ میں بتادے کہ جو شخص اصحابِ رسولؐ کے بارے میں ایک ذرہ برابر بھی اپنے دل و دماغ میں فحاشی، بے حیائی اور عریانی کے انداز میں کوئی نقطہ اپنے قلب و جگر میں رکھتا ہے، دنیائے اسلام اس بات پر اتفاق کر چکی ہے کہ اس شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

میرے بھائیو! مولانا حق نواز شہیدؒ اپنی زندگی میں اسمبلی نہیں جا سکے، لیکن ان کے خون کی برکت سے مولانا ایثار القاسمیؒ اسمبلی میں تشریف لے جانے میں کامیاب ہو گئے اور اس شخص نے اسمبلی میں ایک ہی تقریر کی تھی اور اسمبلی میں تقریر کرنے کے جرم کی پاداش میں انہیں شہید کر دیا گیا۔ مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے بعد دشمنانِ اصحابِ رسولؐ ایران اور اس کے گماشتے اور ان کے قتل میں ملوث اس دور کے حکمران جس طرح آج یہ کہا جاتا ہے کہ نواز شریف اور اس کی کیبنٹ کے وزیر جنرل آصف نواز کے قتل میں ملوث ہیں...... میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایثار القاسمیؒ کے قتل میں نواز شریف اور غلام حیدر وائیں ملوث تھے۔ اگر کسی کو شک ہو وہ میری اس بات پر غور کر سکتا ہے کہ ایثار القاسمی شہیدؒ کے کیس کو خراب کرنے کے لئے وائیں نے ایثار القاسمیؒ کے بھائیوں کو ایوان میں بلایا تھا۔ انہیں مجبور کیا، لالچ دیا...... سوال یہ ہے کہ شہید ہمارا لیڈر اور راہنما ہوتا ہے، غلام حیدر وائیں کو درمیان میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ جانتا تھا کہ اگر حالات سے نقاب اٹھ گیا تو اس کا بھیانک چہرہ سامنے آجائے گا۔

ناموسِ صحابہؓ بل پر مولوی شیرانی نے دستخط نہ کئے

میرے بھائیو! ایثار قاسمیؒ کی شہادت کی برکت سے پھر آپ نے جھنگ میں یہ منظر دیکھا کہ پوری مرکزی اور صوبائی گورنمنٹ اپنی تمام سکیمیں اور ۴۰ کروڑ کی گرانٹ لے کر جھنگ میں دھرنہ دے کر بیٹھ گئی یہاں تک کہ بعض وزیروں نے کہا "ہم آئے ہیں تو ڈولی لے کر جائیں گے"۔

جھنگ کے غیور عوام نے ۲ مارچ کو فیصلہ کرتے ہوئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ ثابت کر دیا کہ جھنگ مسلم لیگ کا قبرستان ہے، جھنگ حکمرانوں کا قبرستان ہے، یہاں سے اگر کوئی کامیاب ہو گا وہ جھنگوی کا بیٹا ہی ہو سکتا ہے...... دوسرا نہیں ہو سکتا۔

جھنگ میں جب الیکشن ہو رہے تھے تو حکومت کہتی تھی ہمیں کامیاب کرو بجلی لے لو۔ پلاٹ پرمٹ لے لو۔ سڑکیں سکول لے لو۔ ہمیں کامیاب کرو۔ جبکہ ہم کہہ رہے تھے ہمیں کامیاب کرو ہم صحابہ کی عزت کے لئے آواز بلند کریں گے، میری قوم نے اس نعرے پہ ہمیں کامیاب کیا۔ قومی سیٹ پر بھی اور صوبائی سیٹ پر بھی۔ پہلا اجلاس ۴ مئی ۱۹۹۲ء کو ہوا میری کامیابی کے دو مہینے بعد۔ چونکہ وہ اجلاس بجٹ اجلاس تھا، اس میں پرائیویٹ بل پیش نہیں ہو سکتا تھا، ایک اجلاس ختم ہوا تو شوشہ چھوڑنے والوں نے، دور سے گھات میں بیٹھے ہوئے بات کا بتنگڑ بنانے والوں نے کہا لو جی! اجلاس گزر گیا، انہوں نے کوئی بل ہی پیش نہیں کیا۔ حالانکہ اس اجلاس میں کوئی بل پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جیسے ہی دوسرا اجلاس شروع ہوا ہم نے قومی اسمبلی میں ناموسِ صحابہ بل پیش کر دیا۔ یہ ناموسِ صحابہ بل صرف اعظم طارق نے پیش نہیں کیا، ناموسِ صحابہ بل اسمبلی کا وہ واحد بل ہے جس پہ اپوزیشن کے دستخط موجود تھے۔ جس میں حکومتی ارکان کے دستخط موجود تھے، جماعت اسلامی کے دستخط موجود تھے، جمعیت علماء اسلام میں سے سوائے ایک ایرانی عالم (مولانا محمد خان شیرانی) کے سب کے دستخط موجود تھے۔ ۴۵ ارکان اسمبلی کے دستخطوں کے ساتھ یہ بل اسمبلی میں آیا، حکومت کے ہوش اڑ گئے۔

ناموسِ صحابہ بل پر حکومتی رویہ

یہ بل اسمبلی میں آیا حکمرانوں کی راتوں کی نیندیں تباہ ہو کر رہ گئیں۔ پھر حیلے بہانے اور تاخیری حربے شروع ہوئے...... یہ بل جس روز پرائیویٹ بل ایجنڈے پہ آتا بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ بل پہلے نمبر پر آ گیا، حکمرانوں نے کہا یہ تو کل بحث ہو گی، اصحاب رسول کی عظمت اور صحابہ کرامؓ کے دشمن کے بارے میں یہ بات اسمبلی میں چل پڑے گی۔ یہ بل کیا تھا شروع شروع میں تو کسی نے کچھ نہیں سمجھا، لیکن یہ بل اتنی بخشیں رکھتا تھا، جب ایجنڈے میں شائع ہو جاتا تو اسمبلی کی چھٹی ہو

جاتی تھی۔ یہ بل تین مرتبہ ایجنڈے کے شروع میں شائع ہوا۔ حکمرانوں نے اس دن چھٹی کر دی۔ اسمبلی کا اجلاس ہی نہیں ہوا۔ ایرانی دباؤ پر بات چلنے لگی، کمپرومائز کیجئے، بل بیٹھ کے بحث کیجئے، کچھ لیجئے کچھ دیجئے! ہم نے کہا یہ کوئی سیاسی معاملات نہیں ہیں، یہ کوئی لینے دینے کے مسائل اور تجارت کا مسئلہ نہیں ہے۔ اصحابِ رسولؐ کے ناموس پر ہم ایک ٹھوس مذہبی بنیاد پر یہ بات طے کر چکے ہیں...... جو شخص اصحابِ رسول کی تکفیر کرتا ہے، جو شخص اصحابِ رسولؐ کے ایمان میں شک کرتا ہے، جو شخص اصحابِ رسولؐ کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتا ہے اس کی سزا سوائے قتل کے کوئی دوسری نہیں ہے۔ بالآخر ہم نے جب دیکھا حکومتی ایوانوں میں اس بل کو مؤخر کرنے کے لئے تسلسل کے ساتھ سازشیں ہو رہی ہیں، ہم نے اس بل کو عوام کے سامنے پیش کرنے کے لئے، رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے پنجاب کی سطح پر اس بل پر ریفرنڈم کرانے کے لئے فیصلہ کیا اور صادق آباد سے لے کر اسلام آباد کی کال دی۔ آٹھ روز تک کاروانِ ناموسِ صحابہؓ چلا...... اور پنجاب کے عوام نے فیصلہ دے دیا کہ یہ بل پاس ہونا چاہئے۔ اگر کوئی یہ بل پاس نہیں کرے گا، گلی گلی میں ہم نے یہ نعرہ دے دیا تھا "جو صحابہ سے وفا کرے گا ہم اس سے وفا کریں گے...... جو صحابہ کا حیا کرے گا ہم اس کا حیا کریں گے...... اور جو صحابہ سے بے وفائی کرے گا، صحابہ کے بل کو مسترد کر دے گا عوام اس کی حکومت کو رَد کر دیں گے"۔

نواز شریف حکومت کا عبرتناک انجام

اب بتایئے صحابہ کرامؓ کے بل کو پس پشت ڈالنے والے حکمران، دوربین لگا کر دیکھئے کہیں نظر آ رہے ہیں؟ کوئی کہتا ہوگا اِس وجہ سے گئے...... کوئی کہتا ہوگا اُس وجہ سے گئے! میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں "نواز حکومت ناموسِ صحابہ بل کو پس پشت ڈالنے کی مذموم کوشش کی وجہ سے گئی ہے!" اور اسی طرح شریعت بل کے مقابلے میں کفریہ بل پیش کر کے حکومت نے عالم اسلام کو ایک مذاق کا نشانہ بنا کر پریشان کرنے کی کوشش کی اور وہ شریعت بل ان بدمعاشوں کی حکومت کو لے ڈوبا۔

میرے بھائیو! اس وقت الیکشن کی آمد آمد ہے اور ساری دنیا جانتی ہے نواز گورنمنٹ کو

CamScanner

کیفر کردار تک پہنچانے میں سپاہ صحابہ نے جو کردار ادا کیا ہے کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ ہم نے تو گھڑیاں بتلا دی تھیں۔ بلکہ "نیتین" پڑھوا پڑھوا کے تو ہم نے مارا ہے، الحمدللہ! ہم نے دن بتا دیئے تھے، ہم نے منٹ بتلا دیئے تھے، گھڑیاں بتلا دی تھیں کہ فلاں وقت چلے جائیں گے اور پھر جب جانے لگے تو دنیا نے دیکھا کہ کس انداز میں گئے۔ کوئی انہیں بچا نہ سکا اور میں اس موقع پر موجودہ گورنمنٹ سے کہہ دینا چاہتا ہوں، نگران حکومت کے ذمہ دار وزیر اعظم اور صدر پاکستان سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو بندے وزیر کے طور پر لائے گئے ہیں ان کی موجودگی میں ہمیں منصفانہ انتخابات ہوتے ہوئے نظر نہیں آ رہے۔ ساری پارٹیوں کو دعوت دی گئی ہے لیکن جان بوجھ کر دینی جماعتوں کو پیچھے رکھا گیا ہے۔ جب تک دینی جماعتیں نگران حکومت میں موثر طور پر شامل نہیں ہوں گی، منصفانہ انتخاب بھی نہیں ہو سکتے۔ اگر منصفانہ انتخاب کرانا ہے تو پوری نگران حکومت دینی جماعتوں کے سپرد کرو جو اللہ اور آخرت پر یقین رکھتی ہیں اور عدل و انصاف کے مطابق اپنا وعدہ پورا کر سکتی ہیں۔

اور اگلی بات! ہم سوائے متناسب نمائندگی کے الیکشن کے کسی دوسرے الیکشن کو نہیں مانتے۔ اور تیسری بات صوبائی حکومتوں کی چھٹی بھی کر دی جائے اور چوتھی بات ایک مرتبہ پھر اللہ نے موقع دیا ہے، شریعت بل کے دشمن، ناموسِ صحابہؓ بل کے مخالف آپ کی عدالت میں پھر آ رہے ہیں۔ بتلاؤ...... ناموسِ صحابہؓ بل اور شریعت بل کے ساتھ اسمبلیوں میں بے وفائی کرنے والوں کے ساتھ تم کیا کرو گے؟ ہم اور آپ ان سے بے وفائی کا پورا پورا بدلہ لیں گے۔ ان کی بد معاشی، فحاشی اور عریانی کا نقشہ پیش کر کے انہیں کہہ دیں گے...... جاؤ اپنے گھروں کو چلے جاؤ اب ہمارے پاس تمہارے لئے ووٹ نہیں ہیں۔

میرے بھائیو! جو شخص سپاہ صحابہ کے مشن اور موقف سے اتفاق نہیں رکھتا، چاہے جاہل ہو یا عالم ہو، چاہے وہ لیڈر ہو، راہنما ہو کہ مقتدا ہو یا مقتدی ہو، کسی کے پیچھے چلنے والا ہو...... اسے ہمارے بارے میں مایوس ہو جانا چاہئے۔ ہم اپنا ووٹ دے کر کبھی بھی ضائع نہیں کریں گے۔ ہم اسی کو ووٹ دیں گے جو شیعہ کے کفر کا برملا اعلان کرے گا اور اسمبلی میں ناموسِ صحابہؓ بل کے ساتھ تعاون کی یقین دہانی کرائے گا۔

CamScanner

قومی اسمبلی میں شہادتِ حسینؓ کے حوالے سے خطاب

۱۹۹۳ء میں صدر پاکستان غلام اسحٰق خان اور وزیر اعظم میاں نواز شریف کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہوگئے، کافی عرصہ تک دونوں طاقتوں میں چوہے بلی کا کھیل جاری رہا، تا آنکہ ۱۸/اپریل کو غلام اسحاق خان نے قومی اسمبلی توڑ کر میاں نواز شریف کو گھر بھیج دیا۔ غلام اسحٰق خان نے یہ قدم اٹھانے سے قبل جن اہم سیاسی شخصیات سے مشورہ کیا تھا، ان میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سرفہرست تھے۔ (تفصیلات کیلئے دیکھئے "میرا جرم کیا ہے؟" ص ۲۰۰)

نواز شریف نے صدر کے اس اقدام کے خلاف سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا، نتیجۃً ۲۶/مئی کو دوبارہ ان کی حکومت بحال ہوگئی۔

عدالتِ عالیہ سے حکومت کی بحالی کے بعد ۲۹/جون ۱۹۹۳ء بمطابق ۸/محرم الحرام، نواز شریف حکومت نے قومی اسمبلی اور سینٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کرلیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ صدر غلام اسحٰق خان کے مؤاخذہ کی تحریک پیش کرکے ان سے جان چھڑائی جائے۔ لیکن تلاوت کلام پاک سے جونہی اجلاس کا آغاز ہوا تو اپوزیشن کی بڑی جماعت پیپلز پارٹی کے سندھ سے آئے ہوئے شیعہ ممبران اسمبلی نے اجلاس ملتوی کرنے کا مطالبہ کردیا۔ ان کا موقف یہ تھا کہ چونکہ آج ۸ محرم ہے اور یہ سوگ کے دن ہیں، لہٰذا فوری اجلاس برخاست کیا جائے تاکہ ہم اپنے علاقوں میں جاکر غم حسینؓ منا سکیں۔ اس موقع پر مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کھڑے ہوئے اور جونہی تقریر کا آغاز کیا، ایوان میں سناٹا چھا گیا...... تقریر ملاحظہ ہو!

آج سارا پاکستان اللہ کے فضل سے سنی ہے

جناب سپیکر!

سب سے پہلے خوشی کی بات ہے کہ آج ۹۰ فیصد سارا پاکستان اللہ کے فضل سے سنی ہے۔ اس بات سے اتفاق ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا آج ہم ایک قرارداد پیش کر دیں کہ آج کے بعد جو طرزِ حکومت ہو، اقدارِ زندگی، جو اسلوب اور روشن نقوش حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے چھوڑے ہیں ہم ان سے انحراف کر کے کمیونزم، سوشلزم اور باقی ازم جو ہم نے بنائے ہوئے ہیں ان پر لعنت بھیجتے ہیں اور ان سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ آج پہلے اس بات پر تو قرارداد پاس کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے عظیم مقصد کے لئے قربانی دی۔ لیکن آج مقاصد کی طرف کوئی نہیں دیکھتا۔ صرف اپنے مفاد کے حصول کے لئے نام لئے جاتے ہیں۔ پہلی بات منطقی طور پر میں عرض کرنا چاہوں گا۔ شہادت نعمت ہے یا مصیبت؟ اگر شہادت مصیبت ہے تو رویا جائے گا ماتم کیا جائے گا پیٹا جائے گا اور اگر شہادت نعمت ہے تو خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔ شہادت نعمت ہے اور شہید زندہ ہوتا ہے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

اسلام کی تاریخ شہیدوں کے خون سے رنگین ہے

تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہاں سے کیوں نہ شروع کریں۔ آج طے کر لیں کہ شہادت کے دن سے پہلے سوگ منانا ہے یا بعد میں؟ پہلے منانا ہے تو کتنے دن پہلے منانا شروع کریں؟ اور بعد میں کتنے دن بعد تک لے جانا ہے؟ اسلام کی تاریخ شہیدوں کے خون سے رنگین ہے۔ کیا تاریخ اسلام میں صرف ایک ہی امام مظلوم حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہیں؟ نہیں! آپ کو اسی تاریخ میں یہ مظلوم بھی نظر آئے گا کہ جس کے درِ اقدس پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ پہرہ دیتے رہے۔ جو چالیس دن تک پیاسے رہ کر حضرت پیغمبر ﷺ کے شہر میں چوالیس ۴۴ لاکھ مربع پر حکمران جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ آج اس دن عید منائی جاتی ہے۔ کیوں ہوا اجلاس اس دن، جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن تھا؟ کیوں ہوا اجلاس یکم محرم کو جو یکم محرم امام ابن حریت

CamScanner

حضرت فاروق اعظم ﷺ کی شہادت کا دن ہے؟ کیوں ہوا اجلاس اسی ہاؤس میں اس دن کو جو ۲۱ رمضان المبارک جناب حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کی شہادت کا دن ہے؟ کیوں ہوا اجلاس ۲۲ جمادی الثانی کو جو ۲۲ جمادی الثانی حضرت صدیق اکبر ﷺ کی وفات کا دن ہے؟ اور کیوں ہوا اجلاس اس دن جس دن پیغمبر ﷺ کے فرمان کے مطابق سید الشہداء حضرت حمزہ ﷺ کی شہادت کا دن ہے؟ جن کو تمام شہیدوں کا سردار آپ نے نہیں، میرے پیغمبر ﷺ نے کہا تھا۔ ان شہیدوں کے ایام پر اجلاس کیوں ہوئے؟ آؤ آج طے کرو کہ ہم تاریخ اسلام کے ان عظیم شہیدوں کی شہادت پر اجلاس نہیں کریں گے یا پورے ملک میں تعطیل کریں گے۔ اور اگر ان شہیدوں کی شہادت پر اجلاس کیا جائے گا تو پھر تمہیں یہ اپنا انداز طریقہ کار بھی بدلنا پڑے گا۔

یہ کیا جمہوریت ہے؟ آج ہم باقی سنی لوگوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ ہمارے دل میں چھریاں چلتی ہیں کہ جب فاروق اعظم ﷺ کی شہادت کا دن ہوتا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں، حضرت عثمان ﷺ کی شہادت کا دن ہوتا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں اور دوسری بات اگر آپ تاریخ اسلام دیکھیں تو کوئی دن بھی شہادت سے خالی نہیں نظر آئے گا۔ چھٹی کیجئے گھروں کو چلتے ہیں سارے دن تو شہیدوں کے دن ہوتے ہیں۔

کیا شہیدوں نے ہمیں چھٹی کرنا سکھایا ہے؟ شہیدوں نے ہمیں درد دیا ہے۔ آیئے دس محرم کو اجلاس رکھیے اور یہاں بیٹھ کر فیصلہ کیجئے کہ حسین ﷺ جس عظیم مقصد کے لئے تو نے جان دی ہے ہم تیرے عظیم مقصد یعنی اسلام کے لئے، اسلام کے خلاف جو سازشیں اٹھائی گئیں، جو اسلام کے خلاف کسی انداز سے کوئی سازش سامنے آئے گی تو ہم اس کا بیڑہ غرق کر کے دم لیں گے۔ ہم انہیں کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے۔ یہ عزم اسی حال میں دس محرم کو کرنا چاہتے ہیں۔ اسی ہال میں دس محرم کو یہ اجلاس ہو، اور ہم فیصلہ کریں کہ حسین ﷺ نے ہمیں رونے کے لئے نہیں چھوڑا۔ حسینؓ نے پیٹنے کے لئے نہیں چھوڑا۔ کیا بات ہے کہ آج حضرت حسین ﷺ کا نام وہ لیتے ہیں جنہیں نمازیں نصیب نہیں، قرآن کی تلاوت نصیب نہیں، آج سیدہ زینبؓ اور سیدہ ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی بات وہ کرتے ہیں جن کے رات کی تاریکی میں جنازے اٹھے اور تمہارے دن کے اُجالے میں بال بکھرے رہتے ہیں۔ کیا تعلق ہے؟ کیا نسبت ہے؟ کیا تعلق ہے ان عظیم

شخصیات سے؟ ان سے تعلق ہے تو آج طے کرنا ہوگا۔ تو آیئے میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ اس ملک میں قرآن وسنت اسلام، پیغمبر کی وراثت جس کے لئے امام حسینؓ نے جان دی تھی، ہم اس کے خلاف کوئی آواز نہیں سنیں گے۔ ہم اس کے خلاف کوئی قانون برداشت نہیں کریں گے۔ ہم اس کے خلاف کسی کو کوشش کرنے کی جرأت نہیں دیں گے۔

یہ حسینیت ہے اور اگر نام حسینؓ کا لیا جائے، رشوت عام ہو، نام حسینؓ کا لیا جائے شراب کا دور چلے، نام حسینؓ کا لیا جائے فحاشی عام ہو، نام حسینؓ کا لیا جائے بے حیائی ہو، نام حسینؓ کا لیا جائے رات کو شباب و کباب کی محفلیں جمیں..........

یہ حسینی نہیں ہیں، یہ یزیدی ہیں۔ ان کا حسینؓ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حسینؓ سے تعلق اسی کا ہے جو حسینؓ کے کردار کو اپناتا ہے۔

شکریہ جناب سپیکر!!

❀❀❀❀

اس تقریر کا نتیجہ یہ نکلا کہ پیپلز پارٹی اور اس کے شیعہ ارکانِ اسمبلی اجلاس ملتوی کرانے میں ناکام ہوگئے۔ حکومت نے اجلاس جاری رکھنے کی قرارداد پیش کی جس کے حق میں ۱۴۵ جبکہ مخالفت میں صرف ۷ ووٹ آئے۔

مسئلہ کشمیر پر قومی اسمبلی میں خطاب

مارچ ۱۹۹۴ء میں بے نظیر حکومت نے کشمیر کاز پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کیا تا کہ متفقہ طور پر کوئی لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ چنانچہ اس موقع پر پارلیمنٹ کے اس اہم اجلاس میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے ایسی مدلل اور پُرجوش تقریر کی جسے قومی اخبارات اور عالمی ذرائع ابلاغ نے خوب سراہا۔ اس تقریر میں جہاں کشمیر کی حالت زار کو بیان کیا گیا وہاں کشمیر کے مظلوموں کی عملی مدد پر بھی زور دیا گیا اور ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لانے کی تجویز دی گئی۔ چنانچہ اس تجویز کی حمایت میں اور بھی مقررین نے اپنی تجاویز پیش کیں۔ بالآخر یہ کشمیر کمیٹی کے قیام کی قرارداد پر منتج ہوئیں۔

قرارداد پاس کیے جانے کے باوجود عرصہ تک حکومت نے کمیٹی تشکیل نہ دی اور پھر بزرگ سیاستدان نواب زادہ نصر اللہ خان کی چیئرمینی میں ایک کمیٹی قومی اسمبلی کے پارلیمانی لیڈروں پر مشتمل بنائی گئی۔ مولانا شہیدؒ بھی اس کمیٹی کے رکن تھے۔ اس تقریر میں حکومت کی صومالیہ فوج بھیجنے کی پالیسی پر سخت احتجاج کیا گیا۔ مکمل تقریر حسب ذیل ہے۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، شکریہ جناب سپیکر!

میں سب سے پہلے آپ کا اور موجودہ حکومت کا اس سلسلہ میں مشکور ہوں کہ آپ نے

CamScanner

کشمیر کے اہم مسئلہ پر مشتر کہ پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر کے اس پر ہر رکن اسمبلی اور پارلیمنٹ کے ہر ممبر کو آزادانہ طریقے سے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع فراہم کیا۔

کشمیر کے لئے ہمارا موقف کیا ہے؟

جناب سپیکر! کشمیر کے بارے میں سب سے پہلے ہمیں یہ بات طے کر لینا چاہئے کہ ہم کشمیر کے بارے میں کیا موقف رکھتے ہیں؟ اس وقت کشمیر کے مسئلہ پر ایک رائے ہندوستان کی جانب سے آ رہی ہے کہ وہ کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ سمجھتا ہے اور ہمیں بھی اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہئے کہ کیا ہم بھی کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ سمجھتے ہیں۔ اگر کشمیر ہمارا اٹوٹ انگ ہے اور ہم کشمیر کو اپنا ایک حصہ سمجھتے ہیں، اپنے وجود کا ایک حصہ قرار دینے کے لئے ہم صبح وشام اس کے نعرے بھی لگاتے ہیں تو پھر میرا سوال یہ ہے کہ ہندوستان نے جس کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ سمجھا، اس نے اپنے ساتھ قائم رکھنے کے لئے ہر جائز اور ناجائز حربہ استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا۔ جب اس نے دیکھا کہ کشمیر کے عوام میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتے تو اس نے ان پر زبردستی حکمرانی کرنے کے خواب پورے کرنے شروع کر دیئے۔ جس کشمیر کو اس نے اپنا اٹوٹ انگ سمجھا آج وہ اس کشمیر کو ظلم و جبر کے ذریعے، تشدد و بربریت کے ذریعے، اپنے ساتھ ملائے رکھنا چاہتا ہے۔ وہ اٹوٹ انگ کے خواب کو پورا کرنے کے لئے آج سنگینوں کے ذریعے، آج تشدد و بربریت کے ذریعے، آج خون کی ندیاں بہانے کے ذریعے، آج قتل و غارت کے ذریعے اس اٹوٹ انگ کے خواب کو پورا کرنے کے لئے اس راہ پر چل پڑا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر ہم پاکستان کے لوگ کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ سمجھتے ہیں۔ تو ہم نے اپنے حصے کے لئے، ہم نے اپنے وجود کے اس حصے کو آزاد کرانے کے لئے، اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کون سی عملی کاروائی کی ہے؟ سوائے ان کاغذی دستاویز کے، سوائے ان قراردادوں کے، یہ کاغذات ان سنگینوں کا خون نہیں پونچھ سکتے۔ آپ کی قراردادیں اور آپ کے نعرے آپ کے مظاہرے اور آپ کے جذبات ان تڑپتے ہوئے لاشوں کے لئے کوئی مصیبت نہیں ٹال سکتے۔ آپ کی قراردادیں اور آپ کے تمام تر انداز اور طریقہ کار کشمیریوں کے لئے پانی کا ایک قطرہ اور بوند ثابت نہیں ہو سکتے۔

کشمیر کے لئے کرنے کا کام

آج اگر آپ اس کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ سمجھتے ہیں، اس کا واحد ذریعہ اور ایک ہی حل ہے۔ آپ اپنی فوجوں کو کشمیر میں داخل کر دیجئے۔ اگر انڈیا کشمیر میں اپنی فوجیں داخل کر سکتا ہے، آخر آپ کے لئے کون سی بات مانع ہے؟ آخر آپ کے لئے کون سی رکاوٹ ہے؟ آپ کے راستے میں کون سی سد سکندری حائل ہے؟ جو آپ کو کشمیر کے مسلمانوں کے پاس جانے نہیں دیتی۔ جبکہ ظلم و جبر کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ درگاہ حضرت بل کا محاصرہ ہو چکا ہے اور درگاہ میں جو لوگ داخل ہوئے تھے آج موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ کشمیر کی سرزمین، سرسبز و شاداب سرزمین، کشمیر کی سرزمین جنت نظیر سرزمین، خونِ مسلم سے رنگین ہو چکی ہے اور ہم ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے اور ایک قرارداد کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں۔ جبکہ ہندو ظالموں کے نزدیک اقوام متحدہ کی قرارداد کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ میرا سوال یہ ہے کہ تین چار دن کی ڈسکس (Discuss) کے بعد جو قرارداد آپ پاس کریں گے اس کی کیا ویلیو (Value) ہو گی؟

کشمیر کی امریکی تقسیم کا منصوبہ

سب سے پہلے میں کشمیر کی صورت حال اور اس مسئلہ پر پورا موقف آپ کے علم میں لانے کے لئے عرض کرتا ہوں۔

کشمیر ۸۴ ہزار ۴۷۱ مربع میل پر مشتمل اس رقبے کا نام ہے، جو جموں لداخ، وادی کشمیر، آزاد کشمیر، شمالی علاقہ جات بلتستان پر مشتمل ہے۔ کشمیر ایک کروڑ بیس لاکھ آبادی پر مشتمل اس رقبے کا نام ہے جس رقبے میں آپ کے مسلمان لاکھوں کی تعداد میں بستے ہیں۔ کشمیر اس علاقے کا نام ہے جس علاقے کے بارے میں اقوام متحدہ اپنی قرارداد میں کہہ چکا ہے کہ اس کی عوام کو یہ اختیار دیا جائے کہ تم پاکستان کے ساتھ ملنا چاہتے ہو یا انڈیا کے ساتھ ملنا چاہتے ہو؟ لیکن آج اس کشمیر کو تقسیم کرنے کی شرمناک مہم اور اس کشمیر کے حصے بکھیرنے کی کارروائیوں پر عمل ہو چکا ہے۔ ہمارے نادان دوست اور کشمیر کی حالت زار سے لاعلم دوست اور حکمران کشمیر کی جغرافیائی صورت حال نہ سمجھتے ہوئے، امریکہ کی طرف سے ٹھونسے جانے والے فیصلے کو قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور یہ

جے پا رہے ہیں کہ جموں اور لداخ کو تو انڈیا کے سپرد کر دیا جائے اور وادی کو اپنا حق رائے دہی دے دیا جائے کہ وہ آزاد ہو جائے اور آزاد کشمیر اور بلتستان کو پاکستان کے ساتھ ملا دیا جائے۔ ایسا کوئی منصوبہ جو اسرائیل کی مانند امریکہ آپ کے برصغیر میں آپ پر ٹھونسنا چاہتا ہے، آپ کو اسی اسمبلی سے یہ بات واشگاف الفاظ میں کہہ دینا چاہئے کہ ہم امریکہ کے کسی منصوبے کو نہیں مانتے۔ ہم ایک آزاد قوم ہیں۔ ہم کسی کا فیصلہ اپنے اوپر نہیں مانتے۔ ہم اپنا فیصلہ آپ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کشمیر کے مسلمانوں کو آزادی دلانا چاہتے ہیں۔ وہ کشمیری مسلمان بولے کہ وہ پاکستان کے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا انڈیا کے ساتھ جانا چاہتا ہے۔

گرامی قدر سامعین!

آج آپ جس کشمیر پر ڈسکس (Discuss) کر رہے ہیں، ۵۰ ہزار مسلمان کشمیر میں اس وقت تک شہید ہو چکا ہے۔ ۴۵ ہزار مسلمان اس وقت زخموں سے چور پڑا ہے۔ آج کشمیر کی جیلوں میں ۶۰ ہزار مسلمان تڑپ رہا ہے۔ آج تک ٹارچر سیلوں میں ۱۰ ہزار مسلمان اذیتیں برداشت کر رہا ہے۔ آج جس کشمیر کے مسئلہ پر ہم اور آپ ایک کھلے انداز میں بحث کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں، آج اس کشمیر کی حالتِ زار یہ ہے کہ اس کشمیر میں جب بھی انڈین فوج چاہے کریک ڈاؤن (Crecke Down) کر کے وادی اور کشمیر کے لوگوں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بازاروں کو چھوڑ کر، دکانوں کو چھوڑ کر کھلے میدان میں چلے جائیں اور پھر اس کے بعد فوج ان کے گھروں کی تلاشی لیتی ہے۔ پھر ایک ایک مسلمان ماں، بہن، بیٹی کو اپنے سامنے سے گزار کر پھر جانے دیتی ہے۔ کتنی مائیں، بہنیں ہیں جن کی عزت و آبرو پامال کر دی گئی؟ کتنے جوان ہیں جن کے لاشے تڑپ رہے ہیں اور کتنے بچے ہیں جو نیزوں کی انیوں پر اچھال دیئے گئے ہیں۔ آج ان کے لئے ہمارے پاس قرارداد کے علاوہ سوچنے کے لئے موقع بھی ہونا چاہئے۔ میں بڑے دکھ سے کہنا چاہتا ہوں کہ عالم اسلام اور اسلامی مملکتوں کو کشمیر کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ اگر کچھ علم ہے تو مجھے بتلایا جائے کس اسلامی ملک نے آج تک کھل کر کشمیر کے مسئلہ پر آپ کی حمایت کی ہے؟ کسی بھی اسلامی ملک سے آپ کو حمایت حاصل نہیں بلکہ آپ تو اسی بات پر پھولے نہیں سماتے کہ فلاں اسلامی ملک نے ہمارے ساتھ تنہائی میں بیٹھ کر، خفیہ ملاقات میں کشمیر کے بارے میں اظہار

ہمدردی کیا ہے۔ اظہار ہمدردی گویا کہ جب کوئی آدمی میرے پاس مہمان کے طور پر آئے تو مہمان مجھے کہتا ہے، مجھے فلاں تکلیف ہے۔ آپ کہیں مجھے بھی بڑا احساس ہے سوائے اس سے آپ کا آگے قدم نہیں بڑھ سکا۔ آپ کا کام یہ تھا آپ امت مسلمہ کی اس تکلیف کو تمام عالم اسلام کے سامنے رکھتے۔ آج پورا عالم اسلام آپ کی آواز کے ساتھ آواز ملاتا۔ آج کشمیریوں کے پڑے ہوئے لاشے ان کی آس اور امید کی نظریں پاکستان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ لیکن پاکستان اور پاکستان کی گورنمنٹ آج یہاں تک پہنچی ہے، ۴۶ سال کے عرصہ میں کہ ہم خود بھی اس موقف کو نہ آج تک صحیح طور پر سمجھ پائے ہیں اور نہ ہم میں اتنی طاقت نہ اتنی جرأت، نہ ہم نے اس مسئلے کو اتنی اہمیت دی کہ ہم کسی مسلمان ملک کو اس مسئلے کی حقیقت سے آگاہ کر سکتے۔

جناب والا!

اس مسئلہ کے حل کے لئے سب سے پہلے تمام سفارت خانوں سے، جس طرح مجھ سے قبل ایک رکن اسمبلی نے کہا صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ہم آپ کے سامنے پیش کش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دیں، جو آپ کے ملک کے نمائندوں کی حیثیت سے بیرون ممالک میں جا کر سفارت خانوں کے تھرو (Through) باقی ممالک اور بالخصوص اسلامی ممالک کے سامنے کشمیر کی حالتِ زار کو بیان کر سکیں اور آپ کے موقف کی وضاحت کر سکیں۔ تا کہ انہیں پتہ چل سکے کہ کشمیر میں اس وقت کیا ہو رہا ہے؟ اور اسی مسئلہ کا ایک حل یہ بھی ہے کہ تمام اسلامی ممالک کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ جس انڈیا نے کشمیر میں ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رکھے ہیں، جو انڈیا کشمیر میں مسلمانوں کا خون پانی سے سستا سمجھ کر بہا رہا ہے، اسلامی ممالک کو اس بات پر آمادہ کرے وہ اس انڈیا کے ساتھ اقتصادی بائیکاٹ کرے وہ انڈیا کے بارے میں یہ دوٹوک فیصلہ کرے کہ جتنے انڈین ہمارے ملکوں میں آئے ہوئے ہیں ہم سب کو نکال باہر کریں گے۔ واپس بھیج دیں گے۔ انڈیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھا جائے گا۔ اگر عالم اسلام انڈیا کو اقتصادی بائیکاٹ کی دھمکی دے ڈالے تو یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ ہے کہ ایک دن میں انڈیا کی فوجیں کشمیر سے باہر نہ نکل جائیں۔ شرط یہ ہے کہ کوئی عالم اسلام کو آگاہ کرے۔ شرط یہ ہے کہ اس مسئلہ پر کوئی آواز اٹھا کر عالم اسلام کو اس کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے لئے قدم اٹھائے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر ان کے لئے اور کچھ نہیں کر سکتے تو آپ

اپنے ملک کی ان جماعتوں کو، ان غیور مسلمانوں کو، ان نوجوانوں کو اتنی اجازت تو دے دیں کہ وہ کشمیر میں جا کر علم جہاد کو بلند کریں اور اپنے مظلوم مسلمانوں کے تعاون کے لئے قدم آگے بڑھا سکیں۔

انڈیا کے سفیر کو بلا کر وارننگ دی جائے!

جناب والا!

آج کون سا ظلم کشمیر کی اس سرزمین پر نہیں ہو رہا؟ یہاں تک کہ اس کشمیر کے ظلم وجبر سے اخبارات بھرے ہوئے ہیں اور سب باتوں کو چھوڑ کر سردست اس بات کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور بلکہ آج ہی انڈیا کے سفیر کو بلا کر وارننگ دی جائے کہ درگاہ حضرت بلؒ کا محاصرہ فوری طور پر ختم کر دیا جائے۔ اگر وہ اس بات پر ضد کرے، ٹال مٹول کی پالیسی سے کام لے تو آپ کو فوری طور پر اس مسئلہ میں ایک لمٹ دینے کے بعد یہ اعلان کر دینا چاہئے کہ ہم محمد بن قاسمؒ کی طرح اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے کشمیر میں اپنی فوجیں داخل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ اتنی فوج، یہ تمام تر قوت طاقت کس مسئلے کا علاج ہے؟ مسلمان تڑپ رہا ہے، کشمیر جل رہا ہے۔ عزت و آبرو پامال ہو رہی ہے۔ آخر یہ فوج کس بیماری کی دوا ہے اور آپ نے اس فوج کو کس وقت کے لئے تیار کر رکھا ہے یا تو فوج کو چھٹی کروائیں گھروں میں بھیج دیں۔ اگر آپ کشمیر کو اپنا جزو تسلیم کرتے ہیں تو آپ کو کشمیر کے اندر اسی طرح فوجیں بھیجنی پڑیں گی جس طرح آپ نے سندھ میں فوج داخل کی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ سندھ میں فوج کیوں بھیجی؟ اگر سندھ میں فوج بھیجی ہے تو اسی طرح جس طرح آپ کا حصہ سندھ ہے، جس طرح پنجاب ہے، جس طرح سرحد، بلوچستان ہے اسی طرح ہمارے وجود کا ایک حصہ کشمیر بھی ہے۔ اگر آپ کشمیر کو اپنے وجود کا حصہ مانتے ہیں، فوج روانہ کیجئے۔ اگر آپ فوج روانہ نہیں کرتے تو آج کے بعد کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ مت کہیں، کشمیر کو اپنا حصہ مت قرار دیجئے۔ اس لئے آپ کو ٹھوس انداز میں بات کرنا چاہئے کہ کشمیر ہمارا حصہ ہے۔ کشمیر کو حق خود ارادیت دینے کے لئے موقع دیا جائے۔

کشمیریوں کی مدد ہمارا قومی فریضہ ہے

گرامی قدر سامعین! میں اس موقع پر یہ فریضہ سرانجام دیتے ہوئے کہ ایک منتخب شدہ

ہال کے اندر جہاں ملک کی تقدیر کے فیصلے ہوتے ہیں، جہاں سیاہ وسفید کے فیصلے کرنے کے لئے ہم قانون ساز ادارہ کی حیثیت سے اس کے کل پرزے کے طور پر کام کرتے ہیں، جو بات یہاں کہی جا سکتی ہے وہ بات نہ بازاروں میں کہی جاسکتی ہے، وہ بات نہ دکانوں پر کہی جاسکتی ہے۔ کم از کم آپ اتنا موقع تو دیجئے کہ جو مجاہد کشمیر میں آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں، آپ ان مجاہدین کا عملی طور پر تعاون کرنے کے لئے قدم آگے بڑھائیں۔ آج وہ ڈنڈوں سے، سوٹوں سے، درختوں کی شاخوں سے، پتھروں سے اپنا دفاع کر رہے ہیں، ان کے پاس دفاع کے لئے کچھ نہیں ہے۔ یہ کیا ہے؟ ایک طرف کشمیر کا نعرہ لگاتے ہیں، ایک طرف آزادی کی بات کرتے ہیں دوسری طرف کشمیر کے مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر انہیں ہندوؤں کے رحم وکرم پر چھوڑے ہوئے ہیں۔ وہ چاہے تو ان پر ظلم کرتا رہے۔ وہ چاہے تو تشدد کرتا رہے، وہ چاہے تو کشمیر کی سرزمین کو ان کے خون سے رنگین کرتا چلا جائے اور آپ ہیں کہ نعرے لگاتے چلے جائیں، قراردادیں پاس کرتے چلے جائیں، نہیں! آپ کو ایک غیرت مند مسلمان کی طرح، نہیں! آپ کو دین اسلام کے پیروکار کی طرح، نہیں! آپ کو قرآن پر عمل پیرا ہونے والے ایک سچے مسلمان کی طرح، قرآن پاک کی اس آیت پر عمل کرتے ہوئے "مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللّٰہ" تمہیں کیا ہوا ہے تم رب کے راستے میں جہاد کیوں نہیں کرتے؟ جبکہ نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے "والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون" کہ جو مرد اور عورتیں ظلم وستم کا شکار بنے ہوئے ہیں وہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں "ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا" اے اللہ ظالموں کی اس بستی سے ہمیں نجات دلا۔

پاکستانی فوج کا صومالیہ میں کردار

گرامی قدر سامعین!

دنیا بھر کا مظلوم مسلمان فلسطین کا ہو، کشمیر کا ہو، فلپائن کا ہو، صومالیہ کا ہو...... مسلمان ہو، اس کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کل ایک بات حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب نے فرمائی، اس کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں، صومالیہ کے مسلمان جنزل

CamScanner

عدید کے حامی آج پاکستانی فوج کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔ بلایئے پاکستان کی فوج کو۔ خود امریکہ غنڈہ وہاں سے نکل چکا ہے۔ وہ نکلنے کے بعد وہاں کے مسلمانوں کو پاکستان کی فوج کے حوالے کر گیا ہے۔ ہم نے فوج اس لئے نہیں بنائی کہ دنیا میں جا کر مسلمانوں کو قتل کرے، ہم نے فوج اس لئے نہیں بنائی کہ مسلمانوں کے خلاف سنگین قدم اٹھائے، ہم نے فوج اس لئے نہیں بنائی کہ جو کام اس سے امریکہ کرانا چاہے وہ کرتی چلی جائے۔ ہم امریکہ کے دم چھلے نہیں ہیں۔ ہم امریکہ کے غلام نہیں ہیں۔ ہم امریکہ کی لونڈی نہیں ہیں۔ ہم آزاد مسلمان ہیں، محمد عربی ﷺ کے پیروکار ہیں، اگر تم اپنی سنگینوں کو کافروں کے مقابلے میں نہیں اٹھا سکتے ہو تو خدارا مسلمانوں کے گلوں پر کیوں چلاتے ہو؟ صومالیہ میں پاکستان کی فوج وہاں کے مسلمانوں کا قتل عام کر رہی ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ وہ امن کیلئے گئی ہے، اگر امن کا یہ کام آپ نے کرنا ہی ہے تو آپ نے امن کا یہ کام بوسنیا میں کیوں نہیں کیا؟ اگر امن کے لئے آپ فوج صومالیہ بھیج سکتے ہیں تو کشمیر میں کون سی رکاوٹ ہے؟ آپ کی فوج کشمیر میں کیوں نہیں جاتی؟ کونسی بیڑیاں اس کے پاؤں میں ہیں؟ کون سی رکاوٹ اس کے راستے میں ہے؟ بات یہ نہیں ہے، ہم نے اپنے آپ کو اس قدر ہیچ ذہنیت کا مالک بنالیا ہے کہ ہم نے اپنی باگ ڈور امریکہ بہادر کے ہاتھوں میں دے دی ہے۔

کشمیر میں ہندوستانی مظالم کی جھلک

آج غیر مسلم قوتیں ہمیں پتلیوں کی طرح نچا رہی ہیں۔ امریکہ نچائے تو ناچتے چلے جائیں، امریکہ اٹھائے تو اٹھتے چلے جائیں، امریکہ اشارہ دے تو مسلمانوں کا قتل عام کرتے چلے جائیں اور تمہیں کشمیر کے مظلوم پکاریں تم جاتے کیوں نہیں ہو؟ تمہیں کشمیر کی بہنیں بلائیں تم اٹھتے کیوں نہیں ہو؟ تمہیں کشمیر کے مظلوم پکاریں تم سنتے کیوں نہیں ہو؟ اور کون آواز سنے ان مظلوم بہنوں کی؟ کون آواز سنے ان چیختے ہوئے بچوں کی کہ جو بچے ایک سکول میں نعرے لگا رہے تھے کہ "لے کے رہیں گے آزادی، پا کے رہیں گے آزادی" انڈین فوج وہاں سے گزرتی ہے، اس نے بچوں کے نعرے سنے تو جنرل نے کہا کہ رک جاؤ۔ فوج کو روک دیا گیا، وہ سکول میں جا کر بچوں سے کہتا ہے تم کیا نعرے لگاتے ہو؟ تو بچوں نے کہا ہم آزادی کے نعرے لگاتے ہیں۔ تو جنرل نے کہا

کہ ایک کمرے میں بند ہو جاؤ، سارے بچے ایک کمرے میں بند ہو گئے، تو جنرل نے کہا لاؤ پٹرول ان بچوں پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔ دوسو (۲۰۰) معصوم بچے چلاتے چلاتے آزادی کے ترانے گاتے گاتے آگ میں جل کر راکھ ہو گئے۔

او مسلمانو!

تمہارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی! آج انڈیا کشمیر میں کیا کچھ نہیں کر رہا؟ ۵ رفروری ۱۹۹۲ء ریڈیو بی بی سی نے ایک نوجوان کا انٹرویو نشر کیا۔ وہ نوجوان ایک زخمی تھا، کہ تیرے ساتھ کیا بیتی؟ اس نوجوان نے بی بی سی کو انٹرویو دیا۔ ۵ رفروری ۱۹۹۲ء کو بی بی سی نے وہ انٹرویو شائع کیا۔ وہ نوجوان کہتا ہے میں گھر سے سبزی لینے کے لئے نکلا، میرا باپ نکلا، ہم بازار میں آئے تو گولی چل پڑی، ہم ایک دکان میں چلے گئے، چار پانچ افراد اور بھی آ گئے ہماری تعداد چھ ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک انڈین فوجی آیا، اس کے ساتھ اس کا آفیسر تھا۔ اس نے کہا دکان بند کر دو، دکان بند کر دی گئی ہم اس میں محفوظ تھے۔ پہلے اس نے اپنے فوجی سے کہا انہیں گولی سے اڑا دو۔ اس کے بعد کہا ٹھہرو ایسا نہیں جاؤ پٹرول لاؤ، کہتا ہے پٹرول لایا گیا۔ دکان کے اوپر پٹرول ڈال کر آگ لگا دی گئی۔ اس اثناء میں ہم دیواریں توڑتے رہے۔ میں تنہا وہ انسان تھا جو دیوار توڑ کر بھاگ نکلا۔ میرا باپ اور دوسرے چار مسلمان جلتی ہوئی آگ میں جل کر راکھ ہو گئے۔

فیصلے کی گھڑی کب آئے گی؟

مجھے بتلاؤ ظلم کی وہ کونسی تاریخ ہے جو کشمیر کی سرزمین پر رقم نہیں کی جا رہی؟ وہ کون سا باب ہے جو لکھا نہیں جا رہا؟ کون سا انداز ہے جو اپنایا نہیں جا رہا؟ پاکستان کے منتخب نمائندگان کرام! مجھے بتلاؤ، آپ انتظار کس بات کا کرتے ہیں؟ وہ گنتی بتلاؤ جس گنتی کا انتظار ہے کہ جب ایک لاکھ مسلمان مرے تب اٹھیں گے؟ اور اگر حس مر نہیں گئی، غیرت نیلام نہیں ہوئی، غیرت کا جنازہ نہیں نکلا ہے تو پھر سنو ۵۰ ہزار نوجوان شہید ہو چکا ہے، ۶۰ ہزار قیدی ہو چکا ہے، ۴۰ ہزار زخمی ہو چکا ہے اور زمینِ کشمیر آج خون سے رنگین ہو چکی ہے...... اٹھو، فیصلہ کرو چین سے نہیں بیٹھیں گے، سکون نہیں لیں گے، جب تک اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے آگے نہیں بڑھ جاتے۔

CamScanner

جناب سپیکر!

یہ صرف جذبات نہیں، یہ ہماری ایمانی غیرت ہے اور میں آج کہنا چاہتا ہوں، چاہے یہ بات کسی کو اچھی لگے یا نہ لگے، ہم کشمیر کی جنگ میں ملوث ہو چکے ہیں۔ ہم ملوث ہیں، ملوث رہیں گے۔ جنگ لڑیں گے، بے دست و پا بھی لڑیں گے، تنہا بھی لڑیں گے، برف پوش پہاڑوں کو پھلانگ کر بھی لڑیں گے۔ اگر تم کچھ نہیں کر سکتے، کم از کم ہمارے راستے تو نہ روکو، کچھ نہیں کرتے ہمیں جانے دو، پھر دیکھو افغانستان میں مجاہدین تھوڑی تعداد میں اٹھ کر روس کے حصے الگ کر سکتے ہیں، آج میں کہتا ہوں کہ کشمیر کی آزادی انڈیا کے ٹکڑوں کا سبب بنے گی۔ کشمیر کی آزادی انڈیا کے مسلمانوں کی آزادی کا سبب بنے گی۔ کشمیر کا آزاد ہونا مسلمانوں کے لئے جو انڈیا میں ہیں، ان کے لئے یقیناً آزادی کا پیغام ثابت ہوگا۔ خدانخواستہ اگر یہ آزادی کی تحریک دب گئی، اگر کشمیر کے مسلمان عزت کو بچانے میں کامیاب نہ ہوئے، اور آج کشمیر کی بات ہے کل کو تم انڈیا کے مسلمانوں کو روؤ گے۔ مگر ان کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا۔ کشمیر دفاع پاکستان کی جنگ ہے۔

جناب والا! یہ درست ہے کشمیر پاکستان کے دفاع کی جنگ ہے۔ کشمیر مسلمانانِ ہند کے دفاع کی جنگ ہے۔ کشمیر اس ملک میں اسلام اور کفر کے مابین برپا ہونے والی وہ جنگ ہے جس جنگ میں ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم اسلام کا جھنڈا بلند کرنا چاہتے ہیں یا گائے کا پیشاب پینے والے ہندو کے سامنے جھک جانا چاہتے ہیں۔ آج ہمیں یہ طے کرنا ہوگا، تاریخ کے اس موڑ پر کہ ہم برصغیر میں کس حیثیت سے زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ ہم ایک آزاد، غیرت مند، بہادر مسلمان بن کر زندہ رہنا چاہتے ہیں یا ایک بے حس، بے کار اور مفاد پرست ایک عام انسان کی طرح زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ یہ فیصلہ آج آپ کو تاریخ کے اوراق پر لکھنا ہوگا۔ اللہ کرے ہماری گورنمنٹ اس مسئلے میں سرخرو ہو۔ خدا کرے تاریخ میں ہمارا فیصلہ ایسے نقوش چھوڑ جائے، اللہ کرے ہم ایسے قدم اٹھا جائیں جس سے کشمیر اور ہندوستان کے مسلمانوں کو آزادی نصیب ہو۔ خدا کرے ہم وہ فیصلہ کر گزریں کہ ہماری آنے والی نسلیں اسے خراج تحسین پیش کریں۔

شکریہ جناب سپیکر!!

تحریک نفاذِ شریعت کے کارکنوں پر مظالم کے خلاف

قومی اسمبلی میں خطاب

یہ وہ دن تھے جب مالا کنڈ ڈویژن اور بونیر کے علاقوں میں ایک درویش صفت مجاہد صوفی محمد کی قیادت میں وہاں کے عوام نے تحریک نفاذ شریعت برپا کی ہوئی تھی۔ یہ لوگ ملک بھر میں رائج ظالمانہ انگریزی نظام سے بغاوت کرتے ہوئے نفاذ شریعت کا علَم لے کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور ہر قسم کی قربانی کے جذبات سے معمور تھے۔ حکومت نے انہیں نفاذ شریعت کا نام لینے کے جرم میں اپنی فرعونیت کا نشانہ بنایا اور بارہ آدمی گولیوں سے بھون ڈالے۔ حکومت کے اس ظالمانہ اقدام نے مولانا شہیدؒ کے تن بدن میں آگ لگادی۔ چنانچہ اس موقع پر قومی اسمبلی میں جو تقریر کی گئی، حسب ذیل ہے۔

محترم جناب سپیکر!

میں آپ کا بے حد مشکور ہوں اور حزب اقتدار کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اسلام کے نام پر جانیں دینے والے بارہ شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اور آج ان پر ظلم وستم کے ذریعے گولیاں چلانے والوں کے خلاف جو قرارداد ہم نے پیش کی تھی اس پر بحث کی ہے۔

جو تحریک ہم نے پیش کی تھی، جب اس پر بحث کا موقع آیا مجھے بڑا دکھ ہوا ہے کہ آدھا گھنٹہ ہم نے ضائع کیا ہے۔

شہداءِ بونیر کا قصور کیا تھا؟

جناب والا!

بونیر میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں، سب سے پہلے میرا سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا قصور اور جرم کیا تھا؟ اس ملک میں کسی ایک شخص یا کسی ایک جماعت کا کھڑے ہو کر یہ کہنا کہ ہمیں اپنے شب و روز شریعت کے مطابق گزارنے کا موقع دیا جائے، کیا یہ پاکستان میں جرم ہے؟ اگر یہ بات جرم ہے تو یہی جرم ہماری قوم آج سے ۴۶ سال قبل کر چکی ہے۔ اسی جرم کی وجہ سے آپ کو یہ ملک حاصل ہوا ہے۔ پھر آپ کو یہ بات تسلیم کر لینی چاہئے کہ پاکستان کا بنانا اسلام کے نام پر قربانیاں دینا، اسلام کے عنوان پر تحریک کا کامیاب ہونا، یہ ہماری قومی سطح پر ایک بہت بڑی مجرمانہ کاوش تھی۔ لیکن اگر آپ کو اور ہمیں اس بات پر ناز ہے کہ کائنات کے اس خطہ پر واحد مملکت پاکستان ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کی گئی تو کیا آج اس ملک کے ایک خطہ میں اگر وہاں کے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ ہمیں عدالتوں میں، اپنے ماحول اور معاشرے میں اسلام کا نفاذ چاہئے تو پھر آخر کون سی وجہ ہے کہ ان پر گولیاں چلائی گئیں اور بارہ افراد کو شہید کیا گیا اور درجنوں کی تعداد میں وہاں لوگ زخمی ہوئے اور پھر دوسری بات اگر ان کا یہ مطالبہ غلط تھا تو پھر بارہ افراد شہید ہوئے اور شہادت کے بعد ان کا یہ مطالبہ کیسے صحیح ہو گیا؟ ناجائز بات جائز کیسے ہو گئی؟ اور ہماری حکومت نے اس کا کیا نوٹس لیا؟ کن لوگوں نے ان بے گناہ افراد پر جو اسلام کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے تھے ان پر گولی چلائی اور ان کے ساتھ زیادتی کی، ان کا ہماری حکومت نے کیا تدارک کیا؟ میں آج یہ بات کرنے پر مجبور ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کو یہ بات محسوس کرنی چاہئے کہ کیا کوئی ایسی سازش تو نہیں ہے کہ جس کے ذریعے سے ملک میں یہ تاثر عام طور پر عام ہو چکا ہے کہ پیپلز پارٹی کا دور جب بھی آتا ہے تو پیپلز پارٹی کے دور میں لاٹھی گولی کی سرکار حرکت میں آتی ہے تو وہ بھی ان لوگوں پر جو تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے نام سے میدان میں آتے ہیں تو ان پر یہ گولی چلتی ہے۔ لاٹھیاں ان کے خلاف استعمال ہوتی ہیں جو

تحفظ ناموسِ رسالتؐ کے لئے رشدی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اگر کوئی میدان میں آتے ہیں تو گولیاں ان کے خلاف چلتی ہیں۔ کیا آخر پیپلز پارٹی کے دور میں اس کے خلاف بھی کوئی روایات ڈالنے کا آئندہ کے لئے پروگرام ہے یا یہ وہی پرانی روایات کو قائم رکھنا مقصود ہے؟

سابقہ نواز شریف دور میں قرآن وسنت کو محکوم بنانے کی مجرمانہ کوشش

اور میں یہ بات بھی کہنا چاہوں گا کہ کچھ لوگوں نے اسلام کا لیبل لگا کر اسلام کا نام استعمال کر کے پاکستان بننے کے بعد ایک مرتبہ اسلام کے نام پر اس ملک میں حکومت حاصل کی، تین سال ان کو بھی حکومت کرنے کے لئے ملے، اسلام کے عنوان پر انہوں نے کوئی خاطر خواہ کام کیا ہوتا تو آج قوم کو یہ دور دیکھنا کبھی نصیب نہ ہوتا۔ میں اتنا کہوں گا کہ پیپلز پارٹی پاکستان میں کبھی بھی اسلام کے نام پر نہیں آئی اور اس طرح جس نے اسلام کے نام پر آتے ہی شریعت بل کا حلیہ بگاڑا اور شریعت بل میں یہ ترمیم کی کہ ”پارلیمنٹ کو قرآن وسنت پر بالادستی حاصل ہوگی اور قرآن وسنت کو تمام قوانین پر بالادستی حاصل ہوگی بشرطیکہ پارلیمنٹ کے آئینی ڈھانچے سے نہ ٹکرائے۔“ وہ سابقہ دور تھا جہاں اس وقت عورتوں کو سفیر بنا کر امریکہ بھیجا گیا اور لیڈی ڈیانا کی شکل میں عورتوں کے استقبال کرائے گئے اور نور جہاں پانیزئی کو ڈپٹی چیئر پرسن بنایا گیا۔ مجھے اس بات کا جواب چاہیے کہ کیا یہ اسلام تھا؟ اگر یہ اسلام تھا تو آج یہ کچھ کبھی نہ ہوتا۔

پیپلز پارٹی کے دور میں اسلام کا استحصال

یہاں اسلام کے نام پر بھی اسلام کا استحصال ہوا ہے اور سوشل ازم کے نام پر بھی اسلام کا نام استعمال ہوا ہے۔ ہم اس اسلام کو بھی نہیں مانتے جو اسلام کے نام پر سوشل ازم کا تحفظ کرے اور اسلام کے نام پر شریعت کا مطالبہ کرنے والوں پر گولیاں چلائے جو اسلام کے نام پر تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے لئے نکلنے والوں پر گولیاں چلائے، جو اسلام کے نام پر رشدی کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں گولیاں چلائے۔

جناب سپیکر!

یہ کیسا عجیب ماحول ہے، ایک طرف کا چہرہ دکھاتا ہوں تو شیم کی آواز ادھر سے آتی ہے،

جب آئینہ ادھر سے دکھاتا ہوں تو شیم کی آواز ادھر سے آتی ہے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں اس سلسلے میں اگر مولویت کا کردار غلط ہے تو میں ہزار بار اس مولویت پر لعنت کرنے کو تیار ہوں، جو مولویت اسلام چھوڑ گئی ہو جو مولویت دین چھوڑ گئی ہو، جو مولویت پیغمبر ﷺ کی شریعت چھوڑ کر عورتوں اور مردوں کے درمیان والی قوم کے ساتھ سجدہ ریز ہوگئی ہو، ہم اس مولویت سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور ہم کل بھی اپوزیشن میں تھے، اعلائے کلمۃ الحق کا جذبہ بیدار رکھتے ہوئے کل بھی حق کہتے تھے، آج بھی کہتا ہوں نہ کل اسلام تھا نہ آج اسلام ہے۔ کل بھی اسلام کے ساتھ زیادتی ہوئی اور آج بھی اسلام کے ساتھ زیادتی ہوئی۔

(سپیکر) مولانا صاحب، ذرا ٹھنڈے مزاج سے تقریر کریں۔

جناب والا!

ٹھنڈا مزاج...... اگر اسلام کی بات آئے تو ٹھنڈا مزاج اور جب ذاتیات کی بات آئے، یہاں لوگ ذاتیات کے لئے کیا نہیں کرتے؟ آج مجھے دکھ ہوا جب اسلام کی بات چلی تو یہاں واک آؤٹ ہونے لگا تھا۔ کیوں کہ اسلام کی بات چلی ہے، اسلام کی جب بات آئے گی تو پھر آدمی کا گریبان پکڑا جائے گا۔ پھر مہران بینک کے سکینڈل سرد خانوں میں نہیں جائیں گے، پھر موٹروے کی بحث سرد خانوں کی نظر نہیں ہوگی۔ یہ ملک ہے جسے گورا انگریز چھوڑ گیا اور بدقسمتی سے کالے انگریز اس پر مسلط ہوگئے۔ جنہوں نے گورے انگریز کے جانے کے بعد اس ملک کی بچی کھچی ہڈیوں کو نوچ ڈالا اور اس ملک کو تباہی و بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کر دیا۔ آج وڈیرے دولت مند جاگیردار اور سرمایہ دار اس ملک کے اندر دولت اور پیسے کے ذریعے اس قدر اپنی جڑیں مضبوط کر چکے ہیں کہ کوئی مخلص محب وطن کوئی غریب شخص اپنی خدمات کے بل بوتے پر اس ایوان میں نہیں آسکتا۔

اگر جمہوری طریقہ سے اسلام نہ آیا تو ہم انقلاب برپا کریں گے

جناب والا!

میں عرض کر رہا تھا کہ بونیر کے لوگ جن پر گولی چلائی گئی ہماری حکومت بتلائے ان کا قصور کیا تھا؟ اگر قصور یہ تھا کہ وہ شریعت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ تو پھر جواب دیا جائے...... ان کا

مطالبہ منظور کیوں کیا؟؟ اگر مطالبہ منظور کیا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ جرم نہیں اور اگر اس ملک میں اسلام کا نام لینا جرم ہے، جیسے کہ اکبر الٰہ آبادی نے کہا۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

اگر بونیر میں اسلام کے نفاذ کا مطالبہ کرنا جرم ہے، ہم یہاں بھی مطالبہ کرتے ہیں، ہم سڑکوں پر بھی جائیں گے، ہم چوکوں چوراہوں میں جائیں گے۔ اگر جمہوری طرز کے ذریعے اسلام نہیں آیا تو ہم انقلاب کے ذریعے اسلام لائیں گے۔ اگر کوئی لاٹھی گولی کی سرکار راستہ روکنا چاہتی ہے وہ ہمارا راستہ روک دکھائے۔ اس لئے اسلام کے عنوان پر جناب والا (اسمبلی میں پہلی مرتبہ نعرۂ تکبیر کی گونج) نعرہ تو لگایا جا سکتا ہے آپ کو جواب نہیں مل سکتا۔

(سپیکر) آرڈر پلیز آرڈر!

اور ویسے بھی اس ملک میں نعروں کے ذریعے سے جو سیاست شروع ہوئی ہے آج تک وہ سیاست کبھی بھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوئی۔ نعروں کے ذریعے سے ہی یہ کام چلتا گیا۔ آج تو کچھ لوگ کہتے ہیں، "پاکستان کا مطلب کیا، لا الٰہ الا اللہ" یہ بھی صرف ایک نعرہ تھا اور پھر کسی نے کہا روٹی، کپڑا اور مکان وہ بھی ایک نعرہ تھا۔ پھر کسی نے کہا معاشی استحکام وہ بھی ایک نعرہ تھا۔ پھر سوشل کنٹریکٹ وہ بھی ایک نعرہ ہے۔ یہاں سوائے نعروں کے اور کچھ نہیں ہے اور نعروں سے نہ قوم کے پیٹ بھرے جا سکتے ہیں، نہ مظلوموں کی دادرسی ہو سکتی ہے۔ نعروں سے نہ ظلم کے طلسم توڑے جا سکتے ہیں، نعروں کے ذریعے نہ اپنے دشمنوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ نعرہ لگانے والی قومیں تباہی و بربادی ان کا مقدر رہتی ہے۔ ہمیشہ وہی قومیں سربلند و سرفراز ہوتی ہیں جو نعروں کی بجائے عملی میدان میں کام کریں۔

(سپیکر) مولانا صاحب تحریک التوا میں پندرہ منٹ سے زیادہ تقریر نہیں ہو سکتی۔

جناب والا!

ابھی تو پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے۔

(سپیکر) نہیں دس منٹ ہو گئے ہیں۔

آپ جتنی دیر بول رہے ہیں میں اتنی دیر بھی نہیں بولنا چاہتا، مجھے احساس ہے کہ میرے جیسے جذبات ہمارے بہت سے ساتھیوں کے سینوں میں موجزن ہیں، میں تمام باتوں کو اسی بات پر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں تا کہ دوسرے ساتھی گفتگو کر سکیں لیکن میرا مطالبہ ہے کہ جو بارہ مسلمان شہید ہوئے ہیں ہمیں ان شہیدوں کا قصاص چاہئے، ہم اپنے شہیدوں کے لئے پانچ پانچ لاکھ کا مطالبہ نہیں کرتے۔

ہم شہیدوں کا قصاص لیں گے

جناب سپیکر!

میرا اس ہاؤس میں اس مسئلہ پر آخری مطالبہ ہے، ہمیں پانچ پانچ لاکھ نہیں چاہئے۔ ہم قصاص لیں گے کہ وہ کون سے ہاتھ ہیں جنھوں نے ہمارے مسلمان بھائیوں کو ذبح کرایا ہے۔ ہمیں قصاص چاہئے، ہمیں مقابلے میں وہ سر چاہئے، ہمیں مقابلے میں وہ دھڑ چاہئے، ہم اس کو اسی طرح کیفر کردار تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اسلام کے اصول کے مطابق "ان النفس بالنفس والعین بالعین" جان کے بدلے میں جان لی جائے گی، آنکھ کے بدلے آنکھ لیں گے، کان کے بدلے کان لیں گے۔ جن لوگوں نے ہمارا خون پیا ہے ہم ان لوگوں سے قصاص لے کر چھوڑیں گے۔

❀❀❀❀

بارہویں امام کا تعارف (۱)

۸ر اپریل ۱۹۹۴ء کو جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں جمعہ کے اجتماع سے مولانا شہیدؒ کی زندگی کی وہ یادگارترین تقریر، جس نے کفر کے ایوانوں میں گویا آگ لگادی، اور ہر طرف سے سیاہِ روسیاہ لبادہ مخلوق میں صف ماتم بچھ گئی! یہ وہ تقریر ہے جس سے بعض اپنے بھی برافروختہ ہوئے اور تقریر سنے بغیر محض ضعیف اور کذاب راویوں کی خود ساختہ روایات پر اعتماد کرتے ہوئے مولانا شہیدؒ کے خلاف الزامات و مطاعن کی بوچھاڑ کردی۔

تقریر کیا تھی؟...... اس کا پس منظر کیا تھا؟...... یہ تقریر کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟...... ان سب سوالات کا جواب آپ کو تقریر کے متن سے ہی مل جائے گا۔ آیئے مطالعہ فرمائیں۔

قوم بنی اسرائیل کا پسِ منظر

بعد از خطبہ مسنونہ!

قابل صد احترام سامعین اور میری آواز سماعت فرمانے والی اسلامی ماؤ، بہنو، بیٹیو! کائنات میں رب العالمین نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجنے کا جو سلسلہ شروع فرمایا۔ آدم علیہ السلام...... پھر ان کی اولاد سے حضرت نوح علیہ السلام...... حضرت ابراہیم علیہ السلام...... ان کے بیٹے حضرت

اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام...... حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام...... یہ نبیوں کا سلسلہ ہے۔ یعقوب علیہ السلام کے گیارہ بیٹے اور یوسف علیہ السلام الگ دوسری شادی سے اولاد تھی۔ سلسلۂ نبوت یوسف علیہ السلام کی طرف آیا اور پھر اولادِ یعقوب سے جو نسل آگے چلی اس نسل کو کہتے ہیں بنی اسرائیل! اسرائیل اصل میں لقب ہے، نام کا حصہ ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کا۔ یعقوب علیہ السلام کو اسرائیل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ان کے گیارہ بیٹے اور گیارہ بیٹیوں سے جو اولاد چلی اسے بنی اسرائیل یعنی اسرائیل کی اولاد کہا جاتا ہے۔ یہ اسرائیل کی اولاد...... میں نے یہ بات اس لئے بھی واضح کی کہ آج جو اسرائیل ایک ملک کے نام سے دنیا میں قائم ہے چونکہ اس ملک کا نظام ایک سازش کے تحت ان یہودیوں کے پاس جا چکا ہے جو یہودی اپنے آپ کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد قرار دیتے ہیں، اس لئے انہوں نے یعقوب علیہ السلام کے نام پر اپنے ملک کا نام رکھا اور آج بھی وہ وہاں یہودیت کے فروغ کے لئے وہ وہ کام کر رہے ہیں جو ہم اسلام کے لئے نہیں کر پا رہے۔

جب یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے ہاتھوں سازش کا شکار ہو کر کنوئیں قافلہ میں بکے۔ مصر کے بازاروں میں بک کر شاہِ مصر کے محلات میں پہنچے۔ شاہِ مصر کے محلات میں پرورش پا کر پھر اللہ کے فضل کے ساتھ ایک بہت بڑی بے حیائی اور فحاشی کی سازش کو چاک کر کے پاک دامن ہو کر دوڑے۔ پیغمبر کی اس پاک دامنی کے صلہ میں اس سازشی عورت نے آپ ہی پر تہمت الزام دھرنا شروع کی باوجود اس کے کہ ایک دودھ پیتے بچے نے آپ کی برأت کا اظہار کیا لیکن تاہم پھر بھی آپ جیل میں ڈال دیئے گئے۔

سالہا سال تک جیل میں گزارے۔ خواب کی تعبیر بتانے پر بادشاہِ وقت کی توجہ کا مرکز بنے۔ باضابطہ پُر تپاک انداز میں دی گئی دعوت میں باہر آئے اور ایسے منصب پہ فائز ہوئے کہ جس منصب پہ آ کر قوم کی اقتصادی اور معاشی حالت میں بہتری لائی جا سکتی تھی۔ قوم کی معاشی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے وہ گراں قدر کام اور کارنامے سرانجام دیئے کہ سات سال تک لگاتار چلنے والے قحط کے لئے قبل از وقت تیاری فرمائی۔ اتنا غلہ سٹور کر لیا گیا کہ جب مصر اور شام کے علاقوں پر قحط برپا ہوا تو ایک یوسف علیہ السلام ہی تھے جو اس قحط سالی کے سات سالوں میں

CamScanner

خلقِ خدا کے لئے کام آ رہے تھے۔ بھائی غلہ لینے کے لئے شام سے مصر آئے۔ یوسف علیہ السلام کے دربار سے غلہ لے کر لوٹے لیکن پتہ نہیں ہے کہ غلہ دینے والا وہی بھائی ہے جسے کنوئیں میں ڈالا تھا۔ نہیں پہچانے کہ وہی بھائی ہے جسے:

قالوا یا بشریٰ ھذا غلام و اسروہ بضاعۃ ......

کہ قافلہ والوں نے جب کنوئیں سے نکال لیا تو ان کا پیچھا کر کے کہا کہ تمہارے پاس ہمارا بھگوڑا غلام ہے، ہم بیچنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا چاہتے ہو؟ تو چند کھوٹے درہموں میں بیچ آئے۔

آج اسی بھائی کے پاس آئے ہیں۔ وہ پہچانتا بھی ہے...... جانتا بھی ہے...... ان کی اداؤں اور کارناموں سے آگاہ بھی ہے۔ یہ ظلم کی سرحدیں توڑ چکے ہیں اور وہ رحم و کرم کا دریائے موجزن بن کے ان کی خطاؤں کو جتوا تا بھی نہیں ہے اور غلہ دے کر واپس بھیج دیتا ہے۔ بلکہ اس انداز میں دیتا ہے کہ غلہ بھی دیتا ہے اور ان کے لائے ہوئے پیسے بھی ان کی بوریوں میں ڈال دیتا ہے۔ دوبارہ پھر آئے بالآخر وہ وقت آیا کہ شام کو چھوڑ کر پورا گھرانہ یعقوب اپنی اولاد، اپنے بچوں سمیت مصر کی طرف ہجرت کر آیا۔ اس طرح اولادِ یعقوب اور یعقوب علیہ السلام شام کو چھوڑ کر، عراق کو چھوڑ کر باضابطہ طور پر مصر میں آئے اور سلطنت مصر ان کے لئے دیدۂ دل فراش کیے ہوئے تھی۔

وقت گزرتا چلا گیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام فوت ہو گئے۔ یوسف علیہ السلام فوت ہو گئے۔ مصر کی حکومت ان کے ہاتھ میں تھی جو باہر سے آئے ہوئے تھے۔ اللہ نے حکومت ان کو دے دی جو نبیوں کی اولاد، صاحبِ تقویٰ اور پرہیزگاری تھے۔ جب تک تقویٰ و پرہیزگاری، خشیتِ خداوندی ان کا زادِ راہ رہی ان کا طریقۂ حکومت رہی، ان کا طرزِ خلافت رہی، اللہ کی برکتیں اور اللہ کی نصرتیں ان کے شامل حال رہیں۔

بنی اسرائیل سے اللہ کا انتقام

جب قوم بنی اسرائیل بدمستیوں میں، خرافات میں، نافرمانیوں میں مبتلا ہوئی تو خلاقِ عالم نے انہی پر وہی مصر کی قوم جو قبطی تھی انہیں ان پر مسلط کر دیا۔ اور ان پر مسلط کرنے کے بعد ان کی

CamScanner

نافرمانیوں کا دنیا کے اندر ان کو مزہ یہ چکھایا کہ اولاد نبیوں کی ہے، بھائی یوسف علیہ السلام کے ہیں، بیٹے یعقوب علیہ السلام کے ہیں بھتیجے بنیامین کے ہیں لیکن آج مصر کی سرزمین پر ان سے زیادہ ذلیل کوئی نہیں۔ کون سا وہ بیگار کا کام، کون سی وہ ظلم اور زیادتی، کونسی وہ ناانصافی اور تشدد اور بربریت کی داستان تھی جو قوم بنی اسرائیل پہ رقم نہ ہوئی تھی۔

جب سالہا سال گزر گئے، روئے پیٹے اللہ سے معافی کے خواستگار ہوئے اور طلبگار ہوئے کہ اے اللہ کوئی ہمارا مددگار بھیج ہم تو تباہ و برباد ہو گئے۔ تو خلاقِ عالم نے ان کا نجات دہندہ بنا کر موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ فرعون کو نجومیوں نے بتلایا کہ بنی اسرائیل کا نجات دہندہ پیدا ہوا ہی چاہتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں اسے پیدا ہی نہیں ہونے دیتا۔ ان کے بچوں کو قتل کرو، ان کی بیٹیوں کو زندہ رکھو تاکہ کوئی بچہ پیدا ہی نہ ہونے پائے۔ جوان ہی نہ ہونے پائے ان کی یاوری کرنے کے لئے، آگے آنے کے لئے تیار ہی نہ ہو سکے۔ جب اس نے قتلِ انسانیت کا آغاز کیا، معصوم بچوں کی گردنوں پر چھرے چلائے، دراصل یہ بھی ایک سزا تھی بنی اسرائیل کے لئے۔ یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھی جائے۔

ایک شخص باضابطہ طور پر فوج میں شامل نہیں ہوا، پولیس میں بھرتی نہیں ہوا، کسی اور فوج یا کسی اور ادارے میں باضابطہ ملازم نہیں ہوا جب تک وہ ملازم نہیں ہوا اس پہ پریڈ لازم نہیں، اس پہ وردی لازم نہیں، اس پہ ضابطے لازم نہیں، اس پہ قانون لازم نہیں، جس دن وہ فوج میں شامل ہو گیا ہے، پولیس میں شامل ہو گیا ہے...... وردی نہیں پہنتا سزا کا حق دار ہے...... پریڈ نہیں کرتا سزا کا حق دار ہے...... اصولوں پر نہیں چلتا سزا کا حق دار ہے...... ڈیوٹی نہیں دیتا سزا کا حق دار ہے...... ظلم کرتا ہے سزا کا حق دار ہے...... اب یہ کہے کہ بھرتی بھی ہو جاؤں اور مرضی بھی اپنی چلے ایسا ممکن نہیں۔

انسانیت میں جو جو لوگ اللہ کے لشکر میں شامل ہو گئے، اللہ کا لشکر مومنوں کی جماعت ہے۔ مسلمانوں کا گروہ ہے۔ جو جو لوگ اللہ کے دین میں داخل ہو گئے...... جو نہیں داخل ہوئے ان کے لئے کوئی بات نہیں، کوئی گرفت نہیں، کوئی پکڑ نہیں...... بلکہ اس کے لئے تو اس نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ دنیا کی ہر نعمت انہیں دیتا چلا جاؤں گا، دنیا میں فراوانیاں ان کو سونپتا چلا جاؤں گا، آخرت میں

ان کے لئے حصہ نہیں ہے۔ میں دنیا میں ہی پورا کر دوں گا۔ کافروں کے ساتھ کبھی مسلمان کو مشابہت مت دیجئے۔

کہتے ہیں جی، وہ بے حیائی میں مبتلا ہیں...... فحاشی میں مبتلا ہیں...... بدکاری میں مبتلا ہیں...... شراب خوری میں مبتلا ہیں...... کفر میں مبتلا ہیں...... شرک میں مبتلا ہیں لیکن ان کے پاس دولت ہے، سرمایہ ہے، عروج ہے، ترقی ہے، ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ان کے لئے کوئی گرفت نہیں وہ باغی ہیں، آپ اس لشکر اور فوج میں داخل ہو چکے ہیں جو ایمان والوں کا مسلمانوں کا لشکر ہے۔ اس میں داخل ہو کر اگر اصولوں اور ضابطوں کو نہیں اپنایا جائے گا تو سزا کا حق دار ٹھہرنا پڑے گا۔

سزائیں کس انداز میں آئیں گی؟...... قحط سالی کی شکل میں...... بھوک افلاس کی شکل میں...... خوف کی شکل میں...... دشمن کے غلبے کی شکل میں...... عزت وآبرو کی پامالی کی شکل میں...... امن وسکون کے چھن جانے کی شکل میں...... یہ ساری کی ساری مصیبتیں مسلمانوں پر کب آئیں گی؟...... جب وہ مسلمان ہو کر خدا کے احکام سے سرتابی کریں گے۔

اس لئے بنی اسرائیل اپنے آپ کو نبیوں کی اولاد ہونے پر فخر بھی کرتی ہے، اللہ کے دین پر چلنے کی دعوے دار بھی تھی، لیکن جب بداعمالیوں پر اتری...... نافرمانیوں پر اتری تو انتقامِ خدا دیکھئے قومِ بنی اسرائیل کو تخت سے اٹھایا تختے پہ چڑھایا...... محلات سے نکالا، گلیوں میں ذلیل کیا...... نبیوں کی اولاد ہے مگر اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے آج اس ظلم کو دیکھنے پہ مجبور ہوئی کہ معصوم بچہ پیدا ہوتا ہے، ماں کی چھاتی پہ رکھ کر ذبح کر دیا جاتا ہے...... یہ ان کی نافرمانیوں کا صلہ تھا۔ تو جو خدا نافرمانیوں پر نبیوں کی اولاد کو سزا دے سکتا ہے میں اور آپ کس باغ کی مولی ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں پرورش پاتے ہیں

چنانچہ جب فرعون نے یہ کہا کہ میں موسیٰ کو پیدا ہی نہیں ہونے دینا چاہتا تو اس نے بھی فیصلہ کیا کہ پھر دیکھ میں بنی اسرائیل کا نجات دہندہ اپنا پیغمبر اور رسول بھیج رہا ہوں...... چاہوں تو کسی پہاڑ کی غار میں پرورش کروا دوں...... چاہوں تو کسی اور ملک میں پرورش کروا دوں...... چاہوں تو

مچھلی کے پیٹ میں پرورش کروادوں...... لیکن لوگ کہیں گے...... فرعون کہے گا مجھے پتہ نہ چل سکا، علم نہ ہوسکا، میرے احاطۂ قدرت سے باہر تھا ورنہ میں پیدا نہ ہونے دیتا...... فرمایا میں پیدا کرنا چاہتا ہوں...... پیدا بھی کر کے رہوں گا...... جوانی بھی لا کے رہوں گا اور اسے قوت اور پروان بھی چڑھا کے چھوڑوں گا مگر تیری نظروں سے اوجھل نہیں۔ میں خدا ہوں، تیرا دشمن اپنا دوست تیرے گھر میں پیدا کروں گا۔

موسیٰ علیہ السلام کو پیدائش کے بعد پروان چڑھایا تو فرعون کے گھر میں...... دیکھو اس کی قدرت کے شاہکار، وہ جانتا بھی ہے کہ یہ بچہ ہمارا نہیں اسرائیلیوں کا ہے۔ اسے بعض دفعہ احساس بھی ہوا، روایات میں آتا ہے کہ ایک دن اس نے کہا، لاؤ میں بھی اس بچے سے پیار کرتا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک ہاتھ سے اس کی داڑھی پکڑی اور ایک ہاتھ سے اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا۔ ہائیں بچے، چھوٹا سا معصوم بچہ ہے، لیکن طمانچہ تو نبوت کا ہے، پھر موسیٰ علیہ السلام کا طمانچہ...... یہ تو زبردست ہاتھ ہے کہ جوان ہوکر "فوکزہٗ موسیٰ فقضٰی علیہ" ایک آدمی کو ایسے ہی مار دیا تھا تو وہ مر گیا تھا...... جب تھپڑ مارا، فرعون کی آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے...... اس نے کہا یہ وہی ہے جو کل میرے لئے تباہی و بربادی کا سامان بنے گا۔ اس کی گھر والی آسیہؓ نے کہا چھوڑ کس چکر میں پڑا ہے، ایک بچے سے انتقام لے رہا ہے، پاگل ہو گیا ہے۔ (بہر حال میں نے نکل کر آگے جانا ہے۔ مفصل واقعہ سنانا مقصود نہیں) قوم بنی اسرائیل کو نجات ملی، فرعونی غرق ہوئے، تاہم یہ صحیح سالم باہر ہوئے۔ من و سلویٰ اترتے دیکھا، تورات ان کے لئے آئی، پھر بھی بچھڑے کی پوجا میں چلے گئے۔ وہاں سے نکالا معافی ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام دنیا سے تشریف لے گئے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے یہودیوں کا سلوک

وقت گزرتا رہا اب اس قوم کی حالت یہ ہوئی کہ اس قوم میں سے اللہ نے ہزاروں نبی پیدا کئے۔ لیکن ضد، ہٹ دھرمی اور عناد اس وقت ان کا سامنے آیا، جب جس نبی نے بھی انہیں پکارا، تو اپنی مرضی کے خلاف پیغمبر کی دعوت کو دیکھ کر اتنے جری ہوئے کہ اللہ کے معصوم پیغمبروں کو

CamScanner

"یقتلون الانبیاء بغیر حق" قتل کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ خلاق عالم نے صاحب کتاب پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ تک آگے بڑھ بڑھ کر تہمت لگانے والی قوم بھی بنی اسرائیل تھی اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت مریم کی صفائی دینے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام گہوارے میں بولے:

"انی عبداللہ اتنی الکتاب و جعلنی نبیا"

"میں اللہ کا بندہ ہوں، مجھے اللہ نے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے"

میری ماں پہ تہمت مت لگاؤ، جس خدا نے آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا ہے، اس نے مجھے بغیر باپ کے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ جوان ہوئے، دعوت کا دور شروع ہوا۔ بنی اسرائیل نے کہا ہم آپ کو دعوت نہیں دینے دیں گے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا محاصرہ کیا کہ سولی پہ لٹکا ئیں گے یا قتل کر کے چھوڑیں گے۔ جب چاروں طرف سے بنی اسرائیل نے محاصرہ کرلیا، اب اللہ کا پیغمبر گھر میں محصور ہے۔ ایسی صورت میں رب العالمین نے ایک ایسی بات فرمائی کہ ایک شخص کو انہوں نے بھیجا کہ جاؤ جا کر اندر دیکھو کہ عیسیٰ (علیہ السلام) ہے بھی یا نہیں۔ وہ اندر داخل ہوا، اس آدمی پر اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی، ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، وہ باہر نکلا تو اس کو عیسیٰ سمجھ کر سولی پہ لٹکا دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو خلاقِ عالم نے آسمانوں پہ اٹھالیا۔ یہاں سے آج سلسلۂ کلام آگے بڑھانا چاہتا ہوں یہ پچھلی تو ساری تمہید تھی۔

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہر مسلمان کا یہ نظریہ، عقیدہ لازم ہے کہ یہ اللہ کے پاک پیغمبر اور رسول ہیں جو فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ آسمانوں پر زندہ تشریف فرما ہیں۔ قرب قیامت میں واپس آئیں گے اور واپس آ کر اپنی نبوت و شریعت کا نفاذ عمل میں نہیں لائیں گے بلکہ ہمارے پیغمبر ﷺ کی نبوت کا اقرار کریں گے اور شریعت کا نفاذ عمل میں لائیں گے۔

مرزائیوں کا ایک فریب

جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے، دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارے پر اتریں گے۔ اس وقت حضرت امام مہدی پیدا ہو چکے ہوں گے۔ (حضرت امام مہدی پیدا...... ظاہر نہیں......

خیال رکھنا۔) بات تو میں نے یہیں سے آگے چلانی ہے۔ایک تو یہ بات اتنی سی ذہن میں رکھیں۔ قرآن وحدیث کے بے شمار دلائل اس پر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں مرے نہیں۔ آسمانوں پر ہیں قربِ قیامت واپس لوٹیں گے۔ کیونکہ قادیانیوں کی پہچان یہ ہے، مرزائیوں کی پہچان یہ ہے کہ جب بھی کسی سے بحث کا آغاز کریں گے یہ نہیں کہیں گے کہ یہ بتلایا جائے کہ ہمارے مرزا غلام احمد قادیانی میں کیا خامی تھی، یہ نہیں کہیں گے۔ان کو پتہ ہے ہر آدمی کہے گا ابھی گنوا دیتا ہوں...... بھینگا تھا...... پاگل تھا...... کاناں تھا...... الو تھا...... بے وقوف تھا...... انگریزوں کا ایجنٹ تھا...... انگریز کا ٹوڈی تھا...... انگریز کی خدمت کے لئے انگریز کا بقول اپنے خود کاشتہ پودا تھا۔ جھوٹا تھا، مکار تھا، عیار تھا، امت مسلمہ میں انتشار پیدا کرنا چاہتا تھا، اس بات سے ہر مسلمان آگاہ ہے ناواقف نہیں لیکن مرزائی جب بھی اپنی بات کا آغاز کرے گا تو بیٹھا بیٹھا کہے گا او جی ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔ انداز مرزائی کا...... جی ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔ بھئی کیا ہوا...... کہ دیکھو جناب اس کائنات میں جو آدمی بھی آیا ہے وہ فوت ہو جاتا ہے۔ ہمارے نبی فوت ہو گئے ہمارے نبی کے گھر کا محاصرہ ہوا تو حضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ میں آ گئے۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے گھر کا محاصرہ ہوا تو اللہ نے آسمانوں پر کیوں بلا لیا، جی اس طرح تو پھر عیسائیوں کی شان بڑھ جائے گی۔ عیسائیت کا رتبہ بڑھ جائے گا کہ عیسائی کہتے ہیں ہمارا نبی ہے آسمانوں پر تمہارا نبی زمین پر۔ اس لئے اچھا جی ہونا کیا چاہیئے، کہنے لگے یہ بات دل کو نہیں لگتی۔ عقل کو نہیں لگتی۔ سمجھ میں نہیں آتی کہ عیسیٰ زندہ کیسے ہیں؟ آسمانوں پر چلے کیسے گئے ہیں؟

القصہ مختصر، اچھا جی مان لیا جی، عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں فوت ہو گئے، اب آپ چاہتے کیا ہیں۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ بہت سارے کہ رہے ہیں جی عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ مناظرہ ہے، مباحثہ ہے، مجادلہ ہے، اچھا جی پڑھو بھئی فاتحہ پڑھو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے۔ پڑھ لی جی، فوت ہو گئے۔ ٹھیک ہے جی! اب جی عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے آگے بات کرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت کر کے تمہیں کیا چاہیئے؟ تو کہنے لگے ہاں! اب وہ سیٹ خالی ہو گئی۔ ان کے فوت ہونے سے وہ سیٹ خالی ہو گئی۔ اب حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ مسیح موعود آئیں گے۔ حضور کا فرمان ہے مسیح آئیں گے وہ مسیح جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ عیسیٰ جس کی خوشخبری دی گئی ہے، وہ عیسیٰ

جس کا آنا بتایا گیا ہے، اب وہ عیسیٰ کہاں ہیں۔ وہ پہلے تو فوت ہو گئے۔ یہ جس عیسیٰ کی بشارت ہے مسیح کی بشارت روایتوں میں ہے وہ اس کو تلاش کریں۔ اچھا جی ہمیں تو ضرورت نہیں آپ کریں۔ کہنے لگے ہم تلاش کرنے نکلے، تو ہمیں قادیان میں غلام احمد قادیانی مل گیا ہے۔ غلام احمد قادیانی وہ مسیح موعود ہے، وہ عیسیٰ ہے، بھئی کہاں غلام احمد قادیانی، کہاں عیسیٰ ابن مریم...... دونوں میں فرق تھا ......دونوں کے ناموں میں فرق، دونوں کی انداز میں فرق...... دونوں کے طریقۂ کار میں فرق یہ مسیح کیسے بن گیا؟ کہنے لگے چونکہ ایک آنا تو ہے وہ سیٹ خالی پڑی ہے، اس سیٹ پر ابھی تک بیٹھا کوئی نہیں، اس لئے ہمارا خیال یہ ہے اور ہم آپ کو بتائیں گے آپ کو باور کرائیں گے کہ عیسیٰ والی خالی سیٹ پر قادیانی بیٹھ گیا۔ کیوں کیا چکر ہے؟

مہدویت کے عنوان پر شیعیت کی چکر بازی

ایسا چکر اِن کے ساتھ ملتا جلتا شیعوں کا بھی ہے۔ وہ کیا کہنے لگے؟...... جی وہ مہدی جس کا ذکر ہے کہ وہ مہدی آئے گا، اس مہدی کے ذریعے کائنات میں ہدایت پھیل جائے گی۔ اس مہدی کے ذریعے اسلام کا غلبہ ہوگا...... وہ مہدی دجال کو قتل کرے گا...... وہ مہدی اسلام کا پھریرا لہرائے گا...... آپ نے کبھی سوچا نہیں ہے وہ مہدی کہاں ہے؟...... اب ہماری معلومات بھی صفر ہیں...... یہ ذہن میں رکھیے...... ہم نے سوچا ہوا ہے...... سوچا نہیں حدیثِ پیغمبر نے ہمیں بتلایا ہوا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو چند سال پہلے مہدی پیدا ہوگا۔

مہدی پیدا ہوگا......

ماں کا نام آمنہ ہوگا......

باپ کا نام عبداللہ ہوگا......

باپ کی طرف سے حسنی ہوگا......

ماں کی طرف سے حسینی، سیدزادہ ہوگا

کہنے لگے نہیں، آپ کو یہی تو پتہ نہیں وہ مہدی بھی آ گیا ہے...... قادیانیوں کا مسیح بھی آ گیا ہے، شیعوں کا مہدی بھی آ گیا ہے...... بھئی مسیح بھی آ گیا، مہدی بھی آ گیا تو رہ کیا گیا...... پھر

قیامت ہی رہ گئی۔ وہ نہیں آ رہی...... قادیانیوں کا مسیح آ گیا ہے، شیعوں کا مہدی آ گیا ہے۔ جی وہ مہدی آ گیا ہے، آپ نے کبھی نہیں سنا...... امام مہدی، قائم آل محمد، صاحب العصر، امام زمان، امام العصر...... یہ سب اسی کے تو نام ہیں۔ حجۃ اللہ...... آپ نے کاڑیوں پر لکھا دیکھا ہوگا یا قائم آل محمد، یا صاحب العصر، یا امام الزمان، یا امام مہدی، اور پھر آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا...... شیعہ جلسوں میں، شیعہ جلسوں میں، بڑے بڑے پروگراموں میں لکھا ہوتا ہے "عجل اللہ فرجہ" اللہ جلدی جلدی آپ کو نکال کے باہر لے آئے...... اللہ کرے آپ جلدی ظاہر ہو جائیں...... اللہ کرے آپ جلدی باہر آ جائیں۔

اور پھر آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ جب شب برأت ہوتی ہے، شعبان کی پندرھویں رات ہوتی ہے، آپ کی مسجدوں میں رونق ہوتی ہے، آپ تو استغفار میں شامل ہوتے ہیں...... صلوٰۃ التسبیح پڑھ رہے ہوتے ہیں...... اللہ کی بارگاہ میں قرآن کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں...... اللہ کے گھروں میں سجدہ ریز ہوتے ہیں...... کبھی آپ نے یہ بھی دیکھا کہ شیعیت کہاں ہوتی ہے؟ آپ تلاش میں گزریے، آپ تلاش میں جایئے۔ آپ کو جھنگ کی شیعیت حیرت میں نظر آئے گی...... کراچی کی شیعیت جلدی میں پی کر پل پہ نظر آئے گی...... پہاڑوں پہ نظر آئے گی...... دریاؤں پہ نظر آئے گی...... سمندروں پہ نظر آئے گی...... کیا کر رہی ہے؟...... عرضیاں لکھ رہی ہے۔ چٹھیاں لکھ رہی ہے، چٹھیاں لکھ لکھ کر آٹے کی پوڑیوں میں بند کر کے، پہاڑوں میں آٹے کی پوریوں میں بند کر کے، سمندروں میں، دریاؤں میں، نہروں میں ڈال رہی ہے...... پاگلو یہ کیا کرتے ہو؟ تو جواب ملتا ہے "امام مہدی کو خط لکھ رہے ہیں"۔

بھئی خط تو لکھا ہے، لکھا بھی نظر آتا ہے لیکن یہ نظر نہیں آتا کہ پوسٹ کیسے کرتے ہو؟ کون سا ڈاک خانہ ہے۔

تو جواب آیا، دیکھتے نہیں...... لفافہ تو ہے آٹے کی بوری، آٹے کی بوری کوئی خط کا لفافہ ہے؟ (اب آٹا ہو گیا مہنگا۔ پتہ نہیں آئندہ سال کیا کریں گے۔) آٹے کی بوریوں میں بند، مذاق نہیں حقائق ہیں۔ آٹے کی بوریوں میں بند کر کے پھینک رہے ہیں...... عقیدہ دیکھ، نظریہ دیکھ، کہ مچھلیاں آئی ہوئی ہیں۔ یہ مچھلیاں پوسٹ مین ہیں۔ یہ مچھلیاں قاصد ہیں، یہ مچھلیاں پیغام لے جاتی

والی ہیں...... مچھلی بیٹھی ہوئی ہے کہ ڈاک آئے...... ڈاک آئی مچھلی نے نگل لی...... دوسری آئی نگل لی...... تیسری آئی نگل لی...... یہاں تک کہ ڈاک زیادہ آتی ہے اور پانی پہ تیرتی رہتی ہے۔ مچھلی آتی ہی نہیں۔ ڈاک پڑی رہی۔ اب مظلوم تو ہے امام مہدی...... کتنا مظلوم ہے بیچارہ۔ ہزاروں لوگوں نے چٹھیاں لکھیں، عرضیاں لکھیں...... شب برأت ہے عبادت کی رات ہے...... وہ بیچارہ ساری رات خط ہی پڑھتا رہتا ہے...... کہتے ہیں اب یہ خط لیا ہے مچھلی دوڑ گئی، دوڑ گئی مچھلی امام مہدی کے پاس...... وہ اسے خط دے رہی ہے۔ ہماری چٹھی دے رہی ہے۔ (امام مہدی پر کیا بیان کر سکتے ہیں۔ جہاں پر وہ شہسوارِ خطابت، جہاں وہ عاشق رسول، جہاں وہ اصحابِ رسول کا سچا نوکر و خادم اور شیعیت کا رد کرنے والا اور حق و باطل کی سرحدوں پہ پہرہ دینے والا جرنیل جو کچھ کہہ گیا ہے ہم اس سے بڑھ کر کچھ نہیں کہہ سکتے۔) ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ سوچتے سوچتے مجھے ایک گوشہ ایسا نظر آیا کہ میں نے محسوس کیا کہ اس گوشے پر ابھی حق نوازؒ نے بات نہیں کی تھی۔ ابھی اس نے اس سے پردہ نہیں اٹھایا تھا۔ اس گوشے کو ایسا ننگا کر چھوڑوں گا کہ شیعیت کو صحابہ پر کفر کے نعرے بھول جائیں گے...... اپنی بات بھول جائے گی، روتی پھرے گی، پیٹتی پھرے گی، ماتم کرے گی...... ہائے مر گئے ہائے لٹ گئے، ہونڑ تے ساڈے اماماں نوں گالیاں لگنڑ گیاں۔

آگے چلیں۔ اب وہ لوگ بھی سنیں یہ تقریر...... جو کہتے ہیں مولانا حق نوازؒ کے بعد نرم پڑ گئے۔ سننا آج نرمی نظر آرہی ہے کہ اس سے بھی آگے سختی نظر آرہی ہے۔ میں سوچتا رہا کہ شیعیت کے حملہ کا انداز یہ ہے...... اصحابِ رسول پہ تبرا، اصحابِ رسول کو گالیاں...... پیغمبر ﷺ کی جماعت کی توہین، ہمارے دلوں کو چیرتی چلی جارہی ہے...... جذبات پہ چھرے چلاتی چلی آرہی ہے۔ ہمارے رونگٹے اس کی بکواس سے کھڑے ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ابھی چند روز پہلے ایک بدبخت نے اپنے سسر شیعہ سے تنگ آکر اپنے سسر کو خط لکھا، کہتا ہے تو بہت بڑا کمینہ ہے، تو بہت بڑا بدمعاش ہے، تو بہت بڑا ظالم ہے، تو ویسے کمینہ ہے جیسے ابوبکر اور عمر تھے۔ (نعوذ باللہ) اس کا یہ خط پکڑا گیا، یہ خط پکڑا گیا اس کا...... مظفر گڑھ میں اس پر پرچہ ہوا...... ایف آئی آر درج ہوئی لیکن اس ظالم نے اپنی ضمانت قبل از گرفتاری کرالی...... کل اس کے خلاف بہت بڑا احتجاج تھا...... پرسوں روڈ بلاک کر دیے گئے...... لیکن مظفر گڑھ کی ظالم انتظامیہ اور مظفر گڑھ کے ظالم حکمرانوں نے اس گستاخ کو نہیں

پکڑا اور احتجاج کرنے والے بزرگ پکڑ لئے...... یہ ظلم، ابھی مجھے دو روز پہلے ایسے ایک خط آیا، اس میں مجھے گالیاں دی تھیں وہ تو الگ ہیں لیکن اصحابِ رسول پہ تبرا اور بکواسات...... کہ آدمی بیان کرے تو زبان کانپ اٹھتی ہے۔ میں سوچتا رہا، یہ قوم یہ بدبخت ٹولہ جب چاہتا ہے اصحابِ رسولؐ پہ تبرا کر کے ہمارے جذبات پہ چھرے چلاتا ہے، کوئی ایسا موقع کوئی ایسا انداز کوئی ایسا طریقہ تلاش کیا جانا چاہیے کہ جس طرح یہ ہمارے جذبات پہ چھرے چلاتا ہے کوئی ایسی نوک تو چبھنی چاہئے کہ یہ بھی تڑپتے رہیں۔ نہ مر سکیں، نہ جی سکیں۔

گیارہ امام، باعث احترام

کافی سوچ و بچار کے بعد...... کافی گہرائی سے مطالعہ کے بعد مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ شیعہ "اپنے اماموں سے بڑا پیار کرتا ہے" اب میں ان کے اماموں کو کچھ نہیں کہہ سکتا...... اس لئے کہ وہ میرے نزدیک متقی، پرہیزگار...... میرے نزدیک وقت کے غوث، قطب، ابدال...... میرے نزدیک پیغمبر کی اولاد...... میرے نزدیک وہ ائمہ مجتہدین کے استاد...... میرے نزدیک وہ شب زندہ دار...... میری معلومات کے مطابق وہ اہلسنت والجماعت کے مقتدا اور پیشوا تھے...... ان کے زمانے میں نہ انہوں نے کبھی امامت کا دعویٰ کیا نہ کبھی خرافات کا ارتکاب کیا...... نہ کبھی یہ باتیں ان کی زبانوں سے نکلیں...... یہ تو سب کچھ بنانے کے بعد، اسے گھڑنے کے بعد ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ تو میں بارہ اماموں کو، اولادِ پیغمبر کو آلِ رسول کو اپنی زبان سے کیسے کچھ کہہ سکتا ہوں، جب کہ وہ میرے لئے بھی باعث عزت ہیں، باعث احترام ہیں، میرے لئے بھی اسی طرح باعث احترام ہیں جس طرح میرے لئے امام ابوحنیفہ باعث احترام ہیں، امام احمد بن حنبلؒ باعث احترام ہیں...... بلکہ وہ میرے لئے اسی طرح باعث احترام ہیں جس طرح صدیق و فاروق (رضی اللہ عنہما) باعث احترام ہیں...... اسی طرح علی، حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) باعث احترام ہیں...... اسی طرح زین العابدین، باقر، جعفر باعث احترام ہیں...... اسی طرح موسیٰ کاظم، علی نقی، تقی علی بھی باعث احترام ہیں...... میں کہوں تو کیا کہوں، کہوں تو کسے کہوں، کوئی سمجھ نہیں آتی...... لیکن کچھ زیادہ مطالعہ کے بعد مجھے "ایک امام مل گیا" یہ ہے بارھواں امام۔ یہ کون شخصیت ہے، آج کے بعد یہ نعرہ ہے

"گیارہ کو چھیڑنا نہیں، بارہویں کو چھوڑنا نہیں"۔ بولو بولو...... گیارہ کے وقت آنے پر ادب واحترام کا سر جھکے گا، اور اس بارہویں کا آپریشن کیا جائے گا۔ میں اس بات پہ مجبور کیوں ہوا؟ کیوں ضرورت پیش آئی؟ کہ جب میں مطالعہ کرتا ہوں تو شیعیت کہتی ہے......

یہ بارہواں امام ساری کائنات کو اپنے قبضے میں لے کر بیٹھا ہے۔

بارہواں امام کائنات کے ذرے ذرے کا مالک ہے......

درخت کا پتا پتا اس کے تابع فرمان ہے......

علیٰ کل شیءٍ قدیر ہے......

وحی اس پر آتی ہے، اور آسمان کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

کائنات اس کے ساتھ ہے، شجر وحجر، فلک وزماں یہ سب اس کے ساتھ ہے۔

بارہویں امام کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا

اس سے پہلے جب میں بارہویں امام کی ہسٹری پڑھتا ہوں کہ یہ پیدا کب ہوا...... یہ حسن عسکری کے گھر میں آیا کب تھا...... اس کو حسن عسکری کا ای عظمت وشرافت نصیب کب ہوئی...... تو یہ دیکھ کر حیران ہو جاتا ہوں کہ بارہویں امام کی گیارہویں امام کے گھر میں پیدائش ثابت نہیں۔ بارہویں امام کا پیدا ہونا ثابت...... نہیں! شیعہ کو چیلنج ہے، لاؤ کوئی گواہ...... لاؤ کوئی صاحب کہ جس نے تمہارے بارہویں امام کو دیکھا ہو...... کہنے لگے وہ نظر نہیں آتا تھا، کیوں نظر نہیں آتا تھا؟...... کہنے لگے اس لئے کہ گیارہویں امام نے شادی جنّنی عورت سے کی۔ یہ ساری باتیں شیعہ کی بنیادی کتب سے کہہ رہا ہوں۔ آج میں وہی کچھ شعر میں تبدیلی کے ساتھ یعنی ؎

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل اجاڑتا ہوں ہاتھ میرا ہے لات ان کی

گیارہویں امام کی جنّنی عورت سے شادی ثابت کی جائے

آج انہی کے حوالوں سے، انہی کے حالات وواقعات سے کہ بارہواں امام نظر نہیں آیا، کیوں نظر نہیں آیا؟ ...... کہ گیارہویں امام نے جنّنی عورت سے شادی کر لی تھی۔ سب سے پہلے

سوال یہ ہے کہ کسی نبی نے جنی عورت سے شادی نہیں کی۔

آمنہ کے لعل ﷺ کی کوئی بیوی جنی نہیں تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کوئی بیوی جنی نہیں ہے۔

حسن وحسین (رضی اللہ عنہما) کی کوئی بیوی جنی نہیں ہے......

باقی دس اماموں نے جنی عورت سے کبھی کوئی شادی نہیں کی۔

کیا تمہارے گیارہویں امام کو جنس انسانیت سے کوئی رشتہ نہیں ملا کہ ان کو سہرے باندھ کر جنوں کے گھر میں جانا پڑا؟...... کیا تمہارے گیارہویں امام کو انسانوں کے گھر سے کوئی رشتہ نہیں ملا؟

اچھا یہ بتلاؤ، جب تمہارا گیارہواں امام ہار ڈال کر، سہرے پہن کر جنوں کے گھر میں شادی کے لئے گیا تھا تو باراتی کون کون تھے؟

تم ثابت کر دو میں مان لیتا ہوں۔

نکاح کس نے پڑھایا تھا؟ گواہ کون بنے تھے؟ باراتی کون کون تھے؟

شیعہ ان کے باراتی ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ خود بھی کہتے ہیں ہمیں پتہ نہیں، ہوگئی شادی۔

بغیر گواہوں کے کیسے ہوگئی؟ بغیر نکاح خوان کے شادی کیسے ہوگئی؟ چلو یہ بتلاؤ مہر کتنا تھا؟

نہیں بتلا سکتی دنیائے شیعیت!......

بارہواں امام پیدا ہو گیا، تو اب وہ امام نظر نہیں آتا۔

یہ مصیبت کب پیش آئی؟...... کہ شیعیت نے یہ اصول بنایا تھا، ہر امام کے بعد اس کا بڑا بیٹا امام ہوتا ہے...... راستے میں یہ اصول ٹوٹ گئے تھے دو تین مرتبہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت حسنؓ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بعد امام ان کے بڑے بیٹے کو ہونا چاہئے تھا۔ تم نے بھائی کو کیوں بنایا؟ کہنے لگے یہاں پر یہ اصول نہیں چلے گا۔ یہاں پر یہ اصول تھوڑا سا بدل لو...... آگے چلیں تو حضرت جعفر صادق کے بڑے بیٹے اسماعیل پیدا ہوئے۔ وہ اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہو گئے تو پھر لوگوں نے گرفت کی۔ اگر امام کا بڑا بیٹا امام ہوتا ہے تو اسماعیل بڑے بیٹے تھے۔ وہ تو فوت ہو گئے۔ امامت کا زمانہ پایا نہیں۔ اب بتلاؤ ساتواں امام کون ہے؟

کہنے لگے ہمارے امام نے کہا ساتواں امام میرا بیٹا موسیٰ کاظم ہے۔

CamScanner

لوگوں نے کہا کہ اگر موسیٰ کاظم امام ہے تو پہلے نمبر پہ پیدا کیوں نہ ہوا؟

انہوں نے کہا...... میں کیا کروں اللہ بھول گیا ہے۔ عقیدہ ہے عقیدہ! رب کو بھلا ؤ ہو گیا ہے۔ یہاں سے نکل گئے، گیارہویں امام پہ پھنس گئے کہ گیارہویں امام کی اولاد نہیں تھی۔

گیارہویں امام کی اولاد ہی ثابت کر دی جائے!

جب وہ فوت ہو گئے سنیوں نے کہا اب بتلاؤ امام فوت، دنیا موجود...... جہان قائم، امام نہیں...... تم تو کہتے تھے امام کے بغیر کائنات چل نہیں سکتی...... امام تمہارا فوت ہو گیا ہے کائنات چل رہی ہے...... تو اس کا مطلب ہے عقیدۂ امامت کوئی شے نہیں۔

کہنے لگے نہیں، سر جوڑ کے بیٹھے، کیا کریں...... کوئی فرضی بیٹا بنا لیں۔ کسی کو کہیں تو امام کا بیٹا بن جا، بن جائے گا...... کوئی مسئلہ نہیں...... لیکن آج تو ہمارے اندر عقل مند موجود ہیں کل جب بے وقوفوں کا دور ہو گا، اگر اس کی نسل آ گئی پھر بند ہو گئی، لا ولد نکلا تو پھر کیا ہو گا؟ آج ہی کوئی فیصلہ کرو۔

کہنے لگے بیٹا تھا، امام کا بیٹا......

کہاں ہے؟ نظر نہیں آتا......

کیوں نظر نہیں آتا؟...... کہ جنّی کی اولاد ہے۔

امام غائب کا افسانہ

اچھا نظر نہیں آتا جن ہے۔ جس طرح نابینے کو بھی نظر نہیں آتا...... آنکھوں پہ پٹی باندھ لیں نظر نہیں آتا...... آنکھیں بند کر لیں نظر نہیں آتا...... چلو تمہارا امام نظر نہیں آتا ہاتھ ہی لگوا دو۔ نابینے تو کہتے ہیں مولوی صاحب کو ملا دو۔ جپھی ڈال دی، بغل گیر ہو گیا، ہاتھ ملا لیا، کہتا ہے مولوی صاحب سے مل آیا ہوں۔ ہاتھ لگواؤ امام کو مل لیں۔ تبرک حاصل کر لیں۔ امام کے سینے سے سینہ لگے۔ ہاتھ سے ہاتھ لگے۔

کہنے لگے جسم لطیف ہے، ہوا ہی ہوا ہے (کہ مذہب بھی ہوائی ہے) اس لئے امام کو ہاتھ نہیں لگ سکتا۔

CamScanner

سوال ہوا ہاتھ نہیں لگ سکتا تو آواز سنوا دو۔ نہیں سمجھے! ہاتھ نہیں لگ سکتا تو آواز سنواؤ آواز۔ امام بولے! کوٹھے کے اوپر سے، چھت کے پیچھے سے، دیوار کے پرلے کندے سے بولے، ہاں بھئی میں نظر نہیں آ سکتا، ہاتھ نہیں لگ سکتا پر میں ہوں، آواز دے رہا ہوں کہ آواز آئی...... کیونکہ شیعیت کے سارے مذہب کی بنیاد تو آواز پر ہے۔ کربلا کی داستان کی آواز، داستان کی بنیاد تو آواز پر...... ''آواز آئی'' ...... راوی کہتا ہے...... ٹبے کے پیچھے سے آواز آئی ٹبہ کہاں تھا؟ راوی کہاں تھا؟ آواز دینے والا کون تھا کوئی پتہ نہیں۔ تمہارا مذہب تو آواز پر قائم ہے۔ اس وقت تو کسی نے نہیں پوچھا۔ ویسے بھی کربلا میں تو سنی تھے نہیں، بلانے والے تم...... جھگڑنے والے تم...... قتل کرنے والے تم...... لیکن آج تو سنی ہے، آواز سنواؤ۔ کربلا والی سنوا دو، انہوں نے کہا آواز بھی نہیں سن سکتے۔ انہوں نے کہا ہاتھ بھی نہیں لگتا، دیکھ بھی نہیں سکتے، آواز بھی نہیں سن سکتے، یہ کیسا امام ہے...... کہنے لگے اچھا گستاخ ہو...... امام کو مارنا چاہتے ہو...... قتل کرنا چاہتے ہو...... نہیں جب ہاتھ نہیں لگ سکتا تو قتل کیا کریں گے؟...... نظر نہیں آتا تو قتل کیا کریں گے؟...... آواز نہیں آتی قتل کیا کریں گے؟...... کہنے لگے تمہاری نیت خراب ہے۔ ہمارا امام ڈر کے مارے چلا گیا ہے...... کہاں چلا گیا؟ امام اس پہاڑ کی غار میں...... غار کا نام بتلایا سُرَّ ہ من رای، آج اسے سامرہ کہتے ہیں۔ عراق میں موجود ہے۔ امام اس غار میں چلا گیا ہے۔

اچھا اپنے پاؤں پہ چل کر گیا ہے کہ کوئی گودی میں اٹھا کر لے گیا ہے؟

کہنے لگے اپنے پاؤں پہ چل کے گیا ہے...... کیونکہ وہ سمجھتے تھے اگر کہیں گے کوئی گودی میں اٹھا کر لے گیا ہے تو ہم کہیں گے وہ گودی والا کہاں ہے؟...... اگر اس کی گود میں امام آ سکتا ہے تو ہماری گود میں نہیں آ سکتا؟...... اس کے گھر میں آ سکتا ہے تو ہمارے پاس نہیں آ سکتا؟...... کہنے لگے خود ہی چل کر گیا ہے۔

سوال ہوا امام کی عمر کتنی ہے عمر؟......

پھنس گئے! اب زیادہ عمر بتائیں گے تو لوگ کہیں گے جنّی عورت سے شادی ہوئی تھی گیارہویں امام نے کیوں نہ بتایا کہ میری شادی جنّی عورت سے ہے؟

● جب گیارہویں کی زندگی میں بارہواں پیدا ہو چکا تھا تو امام نے خوشی کیوں نہ منائی کہ

بارہواں امام پیدا ہو گیا ہے؟

کہنے لگے بارہواں امام گیارہویں کے فوت ہو جانے کے بعد پیدا ہوا ہے۔

پانچ سال تو گزر گئے۔ بھئی کتنی عمر ہے امام کی؟......

اگر کہیں گے دو سال تو اس کا مطلب ہے امام پیدل نہیں چل سکتا۔

دو سال کا بچہ تو بڑی مشکل سے چلتا ہے، دو سال تین سال...... کہنے لگے چار پانچ سال عمر ہے ہمارے امام کی، پیدل چلا گیا ہے غار میں۔

اچھا! پیدل چلا گیا ہے، اکیلا ہی...... چلو کوئی بات نہیں۔

امام پانچ سال کی عمر میں ساری شریعت اٹھا کر غائب ہو گیا

شیعو! تمہارا امام تو چلا گیا، پانچ سال کا بچہ چلا گیا...... کوئی بات نہیں وہ گیا لیکن تم یہ بتلاؤ وہ اصلی قرآن جو اماموں کے پاس ستر (۷۰) گز والا ہے وہ کہاں ہے؟ وہ دکھاؤ......

امام چلا گیا، خیر ہے قرآن تو ہے نا!

امام چلا گیا ہے خیر ہے وہ جفر دکھاؤ...... وہ صحف فاطمہ دکھاؤ...... وہ تابوتِ سکینہ دکھاؤ...... موسیٰ علیہ السلام کا عصا دکھاؤ...... سلمان علیہ السلام کی انگوٹھی دکھاؤ...... جو بقول تمہارے تمہارے اماموں کے پاس ہیں۔ تو حیران ہو کر بولے وہ بھی امام ساتھ لے گیا۔

جب حساب لگایا تو حیرانی ہوئی، ستر گز کا قرآن، پانچ سال کا امام......

پانچ سال کا امام ستر گز کا قرآن سر پر......

پانچ سال کا امام تابوتِ سکینہ سر پر جس کا قرآن میں ذکر ہے...... جس میں تورات، انجیل، زبور کی تختیاں تھیں وہ تابوتِ سکینہ بھی سر پر......

پانچ سال کا امام عصاءِ موسیٰ ہاتھ میں......

پانچ سال کا امام سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی انگلی میں......

پانچ سال کا امام پھر جفر اس کے پاس......

پھر صحفِ فاطمہ اس کے پاس......

CamScanner

شیعو! یہ امام تو نہ ہوا لاہور اسٹیشن کا قلی ہوا۔ امام تو نہ ہوا نا! تم نے اچھا امام بنایا ہے، اس بیچارے کو لاہور اسٹیشن کا قلی ثابت کر دیا ہے کہ اتنی چیزیں سر پہ لاد کر امام بھاگ گیا ہے۔

بے ایمانو! تمہیں ذرا حیا نہ آیا، پانچ سال کا بچہ، معصوم بچہ، یتیم بچہ، نظر نہ آنے والا بچہ، اس پہ ساری دنیا کا بوجھ لاد دیا ہے اور اسے بھگا دیا ہے۔ کچھ شرم کچھ حیا کرتے...... کہنے لگے ہم تو بے شرم ہیں سب بے حیا ہیں، حیا تم کرو کہ تمہارے ڈر سے بھاگ گیا۔ اچھا جی! چلا گیا۔ اب امام چلے گئے...... یہ عقیدہ بیان کر رہا ہوں۔ ہر آدمی شیعہ کو یہ چیلنج کر کے کہہ سکتا ہے اگر کسی شیعہ نے بوتل کا دودھ نہیں پیا اپنی ماں کا دودھ پیا ہے ثابت کرے کہ امام پیدا کب ہوا تھا؟

ثابت کرے امام کو دیکھا کس نے؟

ثابت کرے امام گیا کیسے؟

بارہواں امام ثابت کرو۔

وہ امام جسے یا قائم آل محمد، یا صاحب العصر کہتے ہو۔ صاحب عصر نوں باہر لے آؤ...... قائم آل محمد کو ثابت کرو، امام مہدی کا وجود ثابت کرو...... دنیائے شیعیت الٹی لٹک جائے گی بارہواں امام ثابت نہ کر سکے گی۔ بارہواں امام ثابت...... نہیں کر سکے گی!۔ اب کہیں گے ہمارے امام کو قلی کہہ دیا...... تمہارے امام کو قلی نہ کہوں تو بھٹے کا گدھا کہہ دوں؟ اینٹیں ڈھونے والا گدھا کہہ دوں؟ کیا کہوں اس کو؟ تم نے اس کو بنا لیا، اتنا بوجھ لاد دیا۔ چلا گیا امام...... اب امام چلا گیا...... اب ڈھکوسلا اور بنا لیا ہے۔ کہنے لگے امام غار میں ہے۔ انہوں نے کہا امام غار میں تم باہر کیا کرتے ہو؟ تم بھی غار میں جاؤ...... اب امام چلا گیا اب امام سے کیا تعلق؟ کہنے لگے امام پیغام بھیجتا ہے، کچھ لوگ امام کے قاصد ہیں وہ آتے جاتے ہیں۔ اگر امام کو نذر و نیاز دینے ہوں تو ان لوگوں کو دے دو، یہ قاصد ہیں۔ قاصد بن گئے۔

یہ قاصد اتنے مخلص تھے تو امام گیا کیوں؟......

یہ قاصد اتنے سچے تھے...... امام مسجد میں بیٹھ جاتا۔

یہ قاصد اتنے سچے تھے...... امام گھر میں بیٹھ جاتا۔

یہ قاصد اتنے خیر خواہ تھے...... امام کعبے میں بیٹھ جاتا۔

CamScanner

یہ قاصد اتنے خیر خواہ تھے   امام مدینے میں بیٹھ جاتا۔

اگر قاصد اتنے ہی خیر خواہ تھے   امام غار میں کیوں گیا؟

یا ثابت کرو امام نے غار میں کوئی محل بنایا ہوا تھا۔ اگر محل بنایا ہے تو ثابت [illegible] نے بنایا؟ اس کی اینٹیں کہاں تیار ہوئیں۔ پھر کس نے گھڑے۔ کیا ثابت کریں گے؟ کیسی بلا [illegible] ہے؟ معصوم امام...... پانچ سال کے بچے کو گھر سے اٹھایا، اندھیری غار میں بٹھا دیا۔ وہ ان کو دعائیں دے رہا ہو گا؟...... اگر ہو بھی تو وہ کہتا ہو گا اللہ اس قوم کو غرق کر...... میں نبیوں کی اولاد   بارہواں امام...... گھر سے نکال کر اس قوم نے غار میں بٹھا دیا۔ اور اتنا بوجھ لاد دیا وہ بوجھ اس نے غار میں رکھا تو اس کا منہ بند ہو گیا۔ غار کا منہ بند ہو گیا ہے۔ امام صاحب تشریف فرما ہیں...... اب کہتے ہیں قاصد جا رہے ہیں آ رہے ہیں...... قاصدوں کی ملاقاتیں ہو رہی ہیں امام سے۔

(اس جمعے تو وقت زیادہ گزر جائے گا اگلا جمعہ ہوں گا یا نہیں...... تو آج ہی ختم کر لیں کہ آگے چلیں؟) آج ہی...... (عوام) نہیں آپریشن جب ہو گا پھر تو بہت ساری سوئیاں بھی چبھیں گی، قینچی کی کاٹ بھی ہو گی، ابھی میں نے بارہویں امام کو کہا ہی کچھ نہیں۔ ابھی تو بارہویں امام کا صرف تعارف ہے، چلو آج بارہویں امام کا ابتدائی تعارف کراتے ہیں۔ آئندہ بتائیں گے کہ بارہویں امام نے آ کر کیا کرنا ہے اور امام نے کیا کرنا ہے پھر ہم نے کیا کرنا ہے...... امام کیا کرے گا اور ہم کیا کریں گے!

امام غائب...... چند آدمیوں کو نظر آ رہا ہے، قاصدین کو، اب قاصدوں کا کاروبار چل گیا ہے۔ لوگ قاصدوں کو نذرانے دیتے ہیں، چڑھاوے دیتے ہیں، کپڑے دیتے ہیں، دولت دیتے ہیں، پیسہ دیتے ہیں...... امام صاحب کو دے دینا۔ امام صاحب کو کہنا قبول کر لو۔ امام صاحب کو کہنا قبول کر لیا جائے اس کو۔ امام صاحب سے کہنا ہمارے لئے دعا کر دینا۔ یہ لے جاتے ہیں کپڑے جنگل میں جا کر بانٹ لیتے...... پیسے بانٹ لیتے...... کپڑے بانٹ لیتے...... سال دو تین گزرے تھے لوگ تنگ آ گئے۔ انہوں نے کہا پاگلو، بے ایمانو، ہم بھی بے وقوف تم بھی بے وقوف، الو کے پٹھے تم اور الو کے پٹھے ہم......

انہوں نے کہا گستاخی نہ کرو یار ہم امام کے قاصد ہیں۔

کہنے لگے کیوں نہ کریں، کپڑے دیتے ہیں امام کے لئے پہنے ہوتے ہیں تمہارے

پہچان سئے۔

جو نذر رائے امام کو دیتے ہیں وہ تمہارے گھروں کی زینت ہوتے ہیں۔

جو پیسے امام کو بھیجتے ہیں یہ بتلاؤ اگر امام کے پاس پیسے چلے بھی جائیں تو اس نے غار سے باہر نکل کر شادی کرنی ہے؟ امام کو پیسوں کی کیا ضرورت ہے؟

امام کو کپڑوں کی ضرورت سمجھ میں آتی ہے کہ شیعہ قوم جانتی تھی کہ اس نے قیامت تک باہر نہیں آنا ابھی دے لو، کیونکہ قیامت تک یہی پہننے ہیں۔ قیامت تک یہی کپڑے پہننے ہیں۔ لیکن شیعیت یہ بھول گئی کہ امام کو کپڑے تو دے دیئے زمانہ بڑی ترقی کر جائے گا۔ جدید کپڑے آ جائیں گے، نئے جوڑے آ جائیں گے، اچھا اچھا کپڑا بننے لگ جائے گا، امام چودہ سو سال والا پرانا کپڑا کیوں پہنے...... اس کا بھی تو جی کرتا ہے، اس کا بھی تو جی کرتا ہے، نوجوان ہے، پانچ سال کا بچہ ہے کل بڑا ہو جائے گا۔ وہ بھی تو فیشن ایبل ہونا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ تمہارے کپڑے نہیں پہنے گا۔

اور شیعیت نے کہا ہاں یہ بات بھی ٹھیک ہے۔

ننگے امام کے ہاتھ پر محمد رسول اللہ ﷺ کی بیعت کا شیعی عقیدہ

اب اسی لئے شیعیت نے یہ عقیدہ رکھا، حق الیقین میں ملا باقر مجلسی نے کہا "جب ہمارا امام غار سے باہر آئے گا مادرزاد ننگا ہو گا مادرزاد"۔ کیوں؟...... اس نے کہا میں نہیں پہنتا، میں تو نئے کپڑے پہنوں گا جا کر۔ میں تو جا کر نئے کپڑے پہنوں گا۔ یا تو وہ کپڑے بوسیدہ ہو گئے ہوں گے۔ بھئی چودہ سو سال پہلے دیئے تھے ابھی وہ پڑے ہوں گے؟ مٹی ہو گئے ہوں گے!

امام جب غار سے باہر آئے گا مادرزاد برہنہ ہو گا...... تم نے اس امامت کا تصور دیا ہے۔

اس امام کو پکارتے ہو، اس امام کو بلاتے ہو، جو غار سے باہر آیا ہے شریعت مصطفوی پر عمل کرتا ہوا تنگیج کو نہیں ڈھانپتا ہے۔ اپنے تنگیج پہ کپڑا نہیں ڈالتا ہے، مادرزاد برہنہ باہر آ گیا ہے۔ امام ہے، کہ مست ملنگ ہے؟ امام ہے کہ دھویں پہ بیٹھنے والی قوم ہے؟ ایسا امام تم باہر لاؤ لاہور کے چڑیا گھر میں بند کر کے ٹکٹ لگا دیں گے۔ لاؤ باہر...... امام ننگا آئے گا، ننگا امام باہر آیا ہے...... شیعیت، انتظار کر رہی ہے۔ واہ شیعو! تمہیں مبارک ہو "تمہاری نظریں اور ننگا امام"۔ کچھ تو حیا کرو بے حیا، اسے کہتے ہیں

کہانی گھڑ کی مکان کے آئے گا۔ چلو افسانہ ہی بنانا ہے۔ چلو جنتی پوشاک ہوگی، جبرائیل ساتھ ہوگا، جنتی کپڑے ہوں گے، کہنے لگے لوگ اعتراض کر دیں گے آج جنتی پوشاک آ گیا ہے، تو جب کاسد کپڑے لے آتے تھے، اس وقت جنتی پوشاک پہن لیا۔ ٹھیک ہے، امام باہر آیا ہے ننگا ہے۔ اب کیا ہوا؟؟...... ننگے امام نے ہاتھ آگے بڑھایا ہے۔ عقیدۂ شیعیت...... ہاتھ آگے بڑھایا ہے ننگا امام...... ننگ دھڑنگ امام...... مادرزاد برہنہ امام...... ہاتھ آگے کر کے کہتا ہے آؤ میرے ہاتھ پہ بیعت کرو۔ دنیا اس کے ہاتھ پہ بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے گی۔ ''اول کسے کہ بیعت بوکند محمد باشد''...... ''سب سے پہلے جو اس ننگے امام کے ہاتھ پہ بیعت کرے گا، وہ آمنہ کا لعل محمد رسول اللہ ﷺ ہوگا''...... (نعوذ باللہ)

جو قوم ننگے مہدی کے ہاتھ پہ میرے پیغمبر کو بیعت کرائے...... جو قوم ننگے کے ہاتھ پہ میرے پیغمبر کی اطاعت کرائے...... جو قوم ننگے مہدی کا میرے پیغمبر کو مرید بنائے...... جو قوم ننگے مہدی کو میرے نبی کا پیر بنائے، میرے پیغمبر کا مرشد بنائے، میرے پیغمبر کا امام بنائے...... میں اس قوم پہ بھی لعنت کرتا ہوں، اس امام پہ بھی لعنت کرتا ہوں۔

کائنات میں ماں نے کوئی جنا ایسا نہیں جو الو کا پٹھہ باہر آئے اور نبی کی بیعت اپنے ہاتھ پہ کرائے۔ یہ امام نہیں شیطان کا باپ ہوگا، یہ امام نہیں ایسے امام کے منہ پہ ہزار جوتے...... ایسے امام کے منہ پر لعنت کی پھٹکار...... ایسے امام کو الٹا لٹکا کر چیر دیا جائے گا...... ایسے امام کے ٹکڑے اڑا دیئے جائیں گے...... ایسے امام کے راستے بند کر دیئے جائیں گے...... اس امام کو معاف نہیں کیا جا سکتا تمہارے اس امام کو...... باہر تو آنے دو!

ننگے امام کے ہاتھ پر حضرت علیؓ اور ان کے اہلخانہ کی بیعت کا شیعی عقیدہ

اب تکلیف ہوگی۔ ساڈے بارہویں امام نوں گالاں کڈھیاں...... تہاڈا بارھواں امام ننگ دھڑنگ باہر آئے، اس کے ہاتھ پہ بیعت محمد رسول اللہ ﷺ کرے...... اسی پر بس نہیں کی، کہتے ہیں دوسرا بیعت کرنے والا علیؓ ہوگا، فاطمہؓ ہوگی، حسنؓ و حسینؓ ہوں گے۔ اے کاش تم مٹ گئے ہوتے...... اے کاش تمہارا نام و نشان نہ ہوتا...... کائنات کا بدترین گروہ، کائنات کا بے حیا گروہ،

کائنات کا سب سے بڑا ملعون کافر گروہ......!!اتنا عقیدہ تو دنیا میں کبھی کسی نے نہیں رکھا، جتنا بزاتم نے عقیدہ رکھا ہے کہ ننگے دھڑ ننگے امام کے ہاتھ پہ حسنؓ وحسینؓ کی بیعت کرادی......او ننگے دھڑ ننگے امام کے ہاتھ پہ فاطمہؓ علیؓ اور پیغمبر ﷺ کی بیعت کرادی۔

اس لئے ایسی قوم کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ نہ شیعہ کو معاف کرتے ہیں نہ ان کے بارہویں امام کو معاف کرتے ہیں۔ ہر جگہ میرا چیلنج ہے۔ شیعو! پیٹو، روؤ، بلاؤ اپنے امام کو......اگر کسی غار میں ہے تو باہر کڈھو پیونوں! نکالو باہر اسے......پھر دیکھو سپاہ صحابہ دو دو ہاتھ کیسے کرتی ہے! نکالو اس ننگے دھڑ ننگے امام کو......ایسے بزدل، بے غیرت کو......اتنا بزدل کہ غار میں جا پہنچا ہے باہر ہی نہیں آتا۔ چودہ صدیاں گزر گئیں......

ہلاکو آیا قتل وغارت ہوگئی......

چنگیز آیا تباہی وبربادی ہوگئی......

اور دنیا میں انگریز آیا ہے......دنیا میں بڑے بڑے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔

بیت المقدس چھن گیا ہے......

کشمیر میں مسلمان کی عزت وآبرو پامال ہوگئی......

صومالیہ کے مسلمان تباہ ہوگئے......

فلسطین میں قتل وغارت کا بازار گرم ہے......

تمہارا بارھواں امام ابھی تک باہر نہیں نکلتا۔ اگر ہے تو اسے کہو او بزدل، بے غیرت باہر آ۔ بلالاؤ باہر اس کو جو ابھی نہیں آتا وہ کبھی نہیں آئے گا۔ وہ ہے ہی نہیں! جو ہے ہی نہیں تو اس کو ہم نے بے غیرت کہہ دیا تو کیا ہوگیا؟ ابھی تو میں نے تھوڑا کہا ہے، ایک جمعے کا انتظار کرنا اس امام کا وہ آپریشن کریں گے تمہاری قبروں میں پڑے ہوئے علامے تڑپ اٹھیں گے۔ تم نے کبھی حیا نہ کیا، تم نے پیغمبر کی روح کو تڑپایا ہے، تم نے میرے رسول کی توہین کی ہے۔ میرا پیغمبر آمنہ کا لعل ساری کائنات اس کے دروازے پر آئے......ساری دنیا اس کے دروازے پر آئے......میرا نبی کون نبی......جبرائیل اس کے دروازے پر آئے! وحی اس کے دروازے پر آئے......قرآن اس کے دروازے پر آئے اور تم میرے نبی کو امام کے دروازے پہ لائے ہو، اس وقت جب کہ وہ ننگا ہے......

تم سے بڑا بی کا دشمن کائنات میں کوئی نہیں۔

دوستو! ان شاء اللہ العزیز باقی تقریر بعد میں۔اور جو رات گزری ہے جتوئی میں جلسہ تھا۔ ہمارا ٹینٹ اتار لیا، ہمارا اسٹیج لے گئے، ساتھی گرفتار، میں نے ایس پی کو فون کر کے کہا ہم آ رہے ہیں ہمیں بھی ماں کا بیٹا نہ کہنا جو جلسہ نہ کیا۔تو......رات اللہ کے فضل سے جلسہ ہوا۔ڈیرہ اسماعیل خان میں تاریخی جلسہ کل رات ہوا۔آپ نے ٹی وی میں بھی دیکھا ہوگا۔شیعہ سے کچھ نہ ہوا تو جب میں نے امام کا آپریشن کیا تو بم ماردیا۔اللہ نے جانی نقصان سے بچایا۔ایک گاڑی اڑ گئی۔لیکن ہم نے کہا "ہم تمہارے امام کا آپریشن کیے بغیر نہیں رہیں گے"۔

(نوٹ:۔باقی تقریر موضوع سے مناسبت نہ ہونے کی وجہ سے حذف کی جارہی ہے)

بارہویں امام کا تعارف (۲)

تکفیرِ شیعیت، تبرہ بازی کا متبادل نہیں

بزرگو دوستو، قابل صد احترام سامعین، میرے الفاظ سماعت فرمانے والی اسلامی ماؤ بہنو بیٹیو! گذشتہ جمعہ کی غیر حاضری کے بعد آپ حضرات کے سامنے آج ۲۲/اپریل ۱۹۹۴ء کی تاریخ میں پھر حاضری کا اور آپ کی زیارت اور آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ گذشتہ سے پیوستہ جمعہ میں، میں نے آپ حضرات کے سامنے ایک عنوان، ایک نئے اچھوتے انداز میں گفتگو کا اس پر آغاز اور شیعیت کی دکھتی ہوئی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ہمارے ساتھ ہمیشہ سے یہ پرابلم اور یہ مسئلہ رہا ہے کہ شیعیت کا جب جی چاہا اصحابِ رسول پر اپنے نجس قلم اور ناپاک زبان کے ساتھ تبرا بازی کا بازار گرم کرتی چلی گئی۔ یارانِ مصطفیؐ کی ذات اور ان کے خاندان پر رکیق حملے کرنا شیعیت نے اپنا وظیفۂ زندگی بنا لیا ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس جماعت کو انتہائی سنگین الزامات اور تہمت طرازیوں کے ذریعے سے بدنام کرنا شیعیت کا ایک پسندیدہ مشغلہ بن چکا ہے۔ وہ لمحات کس قدر پُر خطر، رقت انگیز اور انتہائی تکلیف دہ ہوتے ہیں جب اصحابِ رسولؐ پر شیعیت کی طرف سے الزامات، تہمت اور طعن کے ساتھ ساتھ پیغمبر کی جماعت پر لعنت اور کفر کے فتووں کی بھرمار ہو رہی ہوتی ہے۔ لیکن ایک دردمند مسلمان یہ سب کچھ سن کر، پڑھ کر اپنا دل مسوس کر رہ جاتا ہے، وہ اتنا بے بس، اتنا بے کس اور اتنا مجبور اور محبوس ہے کہ اس کی زبان، اس کے کان، اس کی آنکھوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔ وہ تبرا بازی کو سنتے ہوئے بھی

مقابلے میں زبان کھولے تو کہاں جائے۔ زیادہ سے زیادہ اگر اس میں جذبہ اور ولولہ اور جوش ایمانی حرارت میں آئے تو وہ شیعیت کے کفر کا اعلان کرنے لگتا ہے۔ اس کے کفر کے نعرے مارنے لگتا ہے۔ جب کہ یہ بات شیعیت کے اس حملے کا جواب نہیں ہے۔ عموماً ہم افسران کو سمجھانے کے لئے اور عام طبقوں کو اس بات کا احساس دلانے کے لئے کہتے ہیں کہ جناب شیعیت چونکہ اصحابِ رسول پر تبرا کرتی ہے اور ہم لوگ شیعہ کے کفر کا اعلان کرتے ہیں، ہمارا یہ کام ردِّ عمل ہے، جواب ہے۔ لیکن میں یہ بات وضاحت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ کام ردِّ عمل کا کام پورا نہیں کرتا۔ ایک آدمی آپ کے سر پر تلوار مارے اور آپ مقابلے میں اس کے جسم میں ایک پین کی سوئی، نوک چبھو دیں، قلم کی نوک چبھو دیں اور آپ یہ کہیں کہ اس کے تلوار مارنے کا جواب قلم کی نوک چبھونا ہے......

ایک آدمی آپ کے سر پہ پتھر دے مارے اور آپ ایک پھول اٹھا کر ماردیں اور کہیں کہ پتھر کا جواب دے رہا ہوں...... ایک آدمی کسی کو قتل کر کے رکھ دے دوسرا آدمی اٹھے اور قاتل کا ناخن اتار دے اور کہے میں نے قتل کا بدلہ لے لیا...... یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ شیعیت اصحابِ پیغمبر پر تبرا کرے، شیعیت ان مقدس شخصیات پر کفر کے فتوے عائد کرتی چلی جائے جن کے ایمان کی گواہی اللہ اور رسول نے دی ہے...... جن کی مدح سرائی قرآن مجید کی سات سو آیات کرتی ہیں۔ شیعیت اس مقدس جماعت پر کچرا اور کوڑا کرکٹ اُچھالے جس کے چہرے آیات تطہیر نے دھو کر چاند سے زیادہ روشن اور اُجلے بنا دیے ہیں اور ہم جواب میں شیعیت کے نجس اور ناپاک وجود پر دو چار تھپڑ رسید کر کے خوش ہو جائیں کہ ہم نے بدلہ لے لیا ہے...... خدا کی قسم یہ بدلہ نہیں ہے۔

اصحابِ رسول پر تبرے کا بدلہ شیعہ کو کافر کہنے سے پورا نہیں ہوتا۔ ایک آدمی اٹھے۔ آپ کے والد ماجد، آپ کے دادا مکرم، میرے استاد، آپ کے پیر و مرشد کی توہین اور گستاخی کر دے، گالیاں دے ان مقدس افراد کو جن کو زمانے نے مانا...... جن کے درِ اقدس پر کائنات کی بڑی بڑی عزتیں، عقیدت سے سر جھکاتی چلی گئیں...... اور ہم مقابلے میں اس بدزبان کی مذمت کر دیں اور کہیں بدلہ ہو گیا ہے...... یہ بدلہ نہیں ہے۔ آپ اس درد اور اس تکلیف کا احساس نہیں کر سکتے جو ایک ایمان والے کے دل پر گزرتی ہے جب کوئی شخص اصحابِ رسولؐ پر تبرا کرتا ہے اور یہی وجہ ہے مولانا حق نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ کے وہ الفاظ آپ کو یاد ہوں گے کہ آج شیعہ مجھے گالی دیتا ہے......

مجھے کہتا ہے کہ حقو مر جائے...... مجھے کہتا ہے کہ حقو نے یہ کام کیا ہے...... میرا نام پکارتا ہے...... مجھے گالیاں دیتا ہے...... میرے بارے میں زبان درازی کرتا ہے تو فرمایا کہ میں خوش ہوتا ہوں۔ جب شیعہ مجھے گالیاں دیتا ہے، میرے اوپر تبرا اور بکواس کرتا ہے تو میں خوش ہوتا ہوں کہ چلو جتنی دیر یہ مجھ پہ تبرا کرتا ہے اتنی دیر اس کی زبان سے اصحاب پیغمبر ﷺ تو محفوظ رہے ہیں نا! اتنی دیر اس غلیظ کی زبان اصحابِ رسولؐ کے بارے میں تو نہیں چلی۔

شیعیت ہمیں کافر کہتی...... ہمارے بارے میں بکواسات کرتی...... سنیت کے بارے میں جو چاہتی لکھتی چلی جاتی...... پھر ہم جواب میں شیعہ کے بارے میں کہتے تو یہ مقابلہ تھا...... یہ ردِ عمل تھا...... یہ جواب تھا...... اسے جواب آں غزل کے طور پر کہا جا سکتا تھا لیکن شیعہ تبرا اصحاب پیغمبر پہ کرے اور ہم صرف شیعہ کو کافر کہہ کر کہیں کہ بدلہ ہوگیا...... یہ بدلہ نہیں ہے۔

میں بڑی گہرائی کے ساتھ، اس مسئلے کو غور سے دیکھ کر اس سوچ میں مبتلا رہا کہ کوئی ایسا انداز...... کوئی ایسا طریقہ کار کہ جس طرح شیعیت ہمارے دلوں پہ چرکے لگاتی ہے...... ہمارے جذبات کو مجروح کرتی ہے...... ہمارے ایمان اور عقیدے کے محور پیغمبر کی جماعت پر حملہ کرتی ہے...... ہمارا دل دکھاتی ہے...... ہمارے پاس بھی کوئی ایسا انداز ہونا چاہئے کہ ہم تھوڑا سا اس انداز کو استعمال کریں، ہم اس انداز میں شیعیت پہ حملہ آور ہوں کہ وہ بھی تڑپ کے رہ جائے اور اسے پتہ چلے کہ ہاں کتنی تکلیف ہوتی ہے۔

گیارہ کو چھیڑنا نہیں، بارہویں کو چھوڑنا نہیں

لیکن ہمارے ہاتھ بند ہیں، ہم بے بس ہیں، ہم کیسے مدِ مقابل کو اس انداز میں جواب دیں جس انداز میں وہ بکواس کرتا ہے؟ کیونکہ جن شخصیات سے محبت کا اظہار شیعیت کرتی ہے، جن شخصیات سے اپنا تعلق جتلانا شیعیت کا عقیدہ اور نظریہ ہے وہ شخصیات بھی تو میرے ایمان کا حصہ ہیں۔ میں کس طرح صدیق وفاروق کو گالیاں سن کر علی المرتضیٰ کی توہین کروں۔ میرے نزدیک تو علی المرتضیٰ ؓ کی شان بھی...... ان کی فضیلت اور شرافت بھی اسی طرح باعثِ احترام ہے...... جس طرح باقی صحابہ کرام ہیں۔ میں جواب کے طور پر حضرت حسنؓ و حسینؓ کی ذاتِ اطہر پر رقیق حملہ

CamScanner

کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا کہ میرے نزدیک تو یہ سوچنا بھی کفر ہے۔ میں جواب کے طور پر حضرت باقر، حضرت جعفر، حضرت زین العابدین، موسیٰ کاظم، علی تقی، نقی علی، حضرت حسن عسکری کے بارے میں لب کشائی کرنے کا کیسے خیال کروں کہ میں جانتا ہوں وہ اہل سنت والجماعت کے راہنما، پیشوا اور لیڈر تھے...... جواب کیسے دیا جائے!

تو گذشتہ سے پیوستہ جمعہ میں، میں نے اسی جگہ پر آپ کے سامنے ایک نئی بات پیش کی تھی کہ مجھے وہ ایک شخص مل گیا ہے...... اب مجھے ایک شخصیت ایسی دریافت ہوگئی ہے۔ شیعہ کے نزدیک بہت ہی بڑا مقام، عظمت اور شرافت رکھنے والا ایک ایسا امام مل گیا ہے کہ جس کے بارے میں، میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ "گیارہ کو چھیڑنا نہیں ہے اور اس بارہویں امام کو چھوڑنا نہیں ہے۔"

حضرت حسن عسکریؒ کی جنی عورت سے شادی ثابت کی جائے!

یہ بارہواں کون ہے؟ اس کا تعارف میں کرا چکا ہوں، کہ بقول شیعہ کے یہ گیارہویں کا بیٹا ہے۔ جب کہ جنسِ انسانیت سے یہ تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس کی ماں جنی تھی۔ میں نے اس وقت کہا تھا کہ جنی کے ساتھ جب گیارہویں امام کی شادی ہوئی تو باراتی کون تھے؟ اس شادی میں اس نکاح میں مہر کتنا تھا؟ گواہ کون تھے؟ قیامت کی صبح تک یہ تینوں باتیں شیعیت پیش نہیں کر سکتی کہ گواہ کون تھے، باراتی کون تھے، مہر کتنا تھا؟......

قیامت تک شیعیت یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ کیا باقی اماموں نے کبھی جنوں کے ساتھ شادیاں کیں۔ یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی اور رسول نے جن کے ساتھ شادی کی؟......

اور اس سوال کا کوئی جواب نہیں کہ جب کسی نبی اور رسول نے اور شیعہ کے باقی دس اماموں نے جنیوں کے ساتھ اور جنات کے ساتھ رشتۂ نکاح اور رشتۂ عقد اور مناکحت شروع نہیں کیا اور یہ سلسلہ نہیں ہوا تھا تو آخر گیارہویں امام کو وہ کون سی مجبوری پیش آئی تھی کہ اسے سہرے پہن کر ہار ڈال کر جنوں کے گھر میں جانا پڑا، کوئی جواب نہیں......!

بقول ان کے، بارھواں امام پیدا ہوا ہے، کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ ہاتھ لگا نہیں سکتا۔ امام آواز دے نہیں سکتا۔

CamScanner

بارہویں امام کی دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کب ہوگی؟

پھر پانچ سال کی عمر میں وہ بارہواں امام اپنے بہت ہی کم عمری میں ستر گز کا قرآن، مصحفِ فاطمہ اور جفر کا علم، تابوتِ سکینہ سر پر اٹھا کر رات کو اندھیرے میں خراماں خراماں اس غار میں چلا گیا ہے جسے آج سامرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ وہ وہاں جا کر بیٹھ گیا ہے۔ دنیائے شیعیت اسے پکار رہی ہے، عرضیاں لکھ رہی ہے، اس سے مطالبے کر رہی ہے، دست بستہ عرض کر رہی ہے کہ آپ جلدی تشریف لایئے، جلدی کیجئے باہر آیئے۔ لیکن غار میں اس بارہویں امام کا اتنا دل لگا ہے کہ وہ غار سے باہر آنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

کسی سے پوچھا گیا کہ کب آئے گا تو شیعیت کی معتبر کتاب نے جواب دیا کہ وہ اس وقت آئے گا جب تین سو تیرہ (۳۱۳) پکے مومن شیعہ پیدا ہوں گے۔ گویا کہ معلوم ہوا ابھی تک اللہ کی اس دھرتی پر شیعہ عقیدے کے مطابق تین سو تیرہ مومن شیعہ پیدا نہیں ہوئے۔ اگر تین سو تیرہ پیدا ہو گئے ہوتے تو امام غار سے باہر آ گیا ہوتا۔ امام آئے گا جب ظلم ہوگا...... جب زیادتی ہو گی...... جب کفر کا راج ہوگا...... تو سوال یہ ہے کہ کونسا ظلم ہے کہ جو آج نہیں ہو رہا، کونسی زیادتی ہے جو برپا نہیں ہوئی، کونسا ظلم کا راج ہے جو جاری نہیں ہو چکا، خونِ مسلم کی پانی سے زیادہ ارزانی ہو چکی ہے...... مساجد خانۂ خدا ویرانیوں میں تبدیل ہو چکے ہیں...... دینی مدارس کو اصطبلوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے......

ہلاکو اور چنگیز نے ایک کروڑ مسلمان جیتے جاگتے قتل کر دیے امام نہ آیا......

انگریز کا دور آیا، امام نہ آیا......

جرمن کی لڑائی ہوئی، امام نہ آیا......

انگلینڈ کی لڑائی ہوئی، امام نہ آیا......

پاکستان، بھارت کی لڑائی ہوئی امام نہ آیا......

ایران، عراق کی لڑائی ہوئی امام نہ آیا......

بیت المقدس چھن گیا امام نہ آیا......

فلسطین میں خونِ مسلم بہہ گیا امام نہ آیا......

کشمیر کے مسلمان اُجڑ گئے مگر امام نہیں آیا......

وہ آئے گا کب؟ کہنے لگے آنا ہی چاہتا ہے، آنے ہی والا ہے!

خمینی کا نظریۂ نیابتِ امام اور عزائم

اور خمینی نے آ کر اپنی کتاب ''کشف اسرار'' میں یہ تصور پیش کیا کہ آپ لوگوں نے یہ عقیدہ قائم کر رکھا ہے کہ جب تک امام نہ آئے ہم کسی حاکم کا حکم نہیں مانتے، جب تک امام پیدا نہ ہو کسی کو حکومت کرنے کا حق حاصل نہیں، تو اب خمینی نے صفحہ ۲۲۵ کشف اسرار میں تصور یہ دیا ہے کہ یہ تصور ختم کرو، امام کے آنے کا وقت ہے...... امام کے ظاہر ہونے کا موقع ہے...... امام اپنے آنے سے پہلے پہلے اپنے نائبین کو بھیج کر فضا کو سازگار کرے گا، حالات اس کے موافق ہوں گے اس لئے اب ضروری ہو چکا ہے کہ امام کے آنے سے پہلے امام کا نائب آئے۔ نیابتِ امام کا نظریہ خمینی نے پیش کیا اور بدھو قوم مان گئی کہ ہاں واقعی امام سے پہلے امام کا نائب بھی آ سکتا ہے۔ جب کہ اس سے پہلے عقیدہ یہ رکھتی چلی آ رہی ہے کہ امام کے علاوہ کوئی آدمی بھی حکومت پر براجمان نہیں ہو سکتا، امام کے علاوہ کوئی آدمی بھی حکومت کا اہل اور مستحق نہیں، لیکن کیسا کچا عقیدہ ہے۔ پہلے تو یہ عقیدہ تھا:

''کل رایة ترفع قبل قیام الامام وصاحبها طاغوت لیعبد من دون اللّٰہ''

کہ ہر وہ جھنڈا جو امام کے آنے سے پہلے دنیا میں بلند ہو گا وہ طاغوتی، شیطانی جھنڈا ہو گا وہ اللہ کے علاوہ دوسروں کے مشرکوں کے اٹھانے والا ہو گا۔

ہم اس جھنڈے والے کا ساتھ نہیں دے سکتے، ہم اس کے ساتھ بیعت کا تعلق نہیں جوڑ سکتے، لیکن خمینی نے نظریہ یہ پیش کیا کہ نہیں، امام کے آنے کا وقت ہے حالات کو سازگار کرنے کے لئے امام کے نائب حکومت پر آ سکتے ہیں اور دنیا مان گئی کہ ہاں آ سکتے ہیں۔ کچھ ہی دنوں کے بعد کہا کہ جب امام کا نائب آ سکتا ہے تو میں امام کا نائب ہوں۔ پہلے راستہ ہموار کیا، کہ امام کا نائب حکمران بن سکتا ہے جب قوم نے مان لیا کہ بن سکتا ہے پھر اعلان کر دیا کہ وہ نائبِ امام میں ہی ہوں۔ نائبِ امام کا تصور پیش کر کے ایران میں تحریک برپا کی اور شہنشاہِ ایران کے خلاف بغاوت کا

آغاز ہوا، خود ایران چھوڑ کر یہ بزدل شخص فرانس میں جا کر اس نے پناہ لی۔ جلاوطن ہو کر فرانس میں بیٹھ گیا۔ تحریک اپنے زوروں پر ہے اور ایران کے اندر تحریک چل رہی ہے۔ اسی دور میں خمینی کا انٹرویو لیا گیا کہ اب معلوم یہ ہو رہا ہے کہ آپ ایران میں جانے والے ہیں۔ ایران کی حکومت آپ کے ہاتھ میں آ جائے گی۔ آپ ایران پر باضابطہ طور پر قبضہ کر لیں گے اور حکومت آپ کے ہاتھ میں ہو گی۔ تو آپ کی سب سے پہلی خواہش کیا ہو گی جس کی تکمیل آپ کریں گے؟ تو خمینی نے فرانس میں بیٹھ کر یہ انٹرویو دیا کہ میری سب سے پہلی خواہش یہ ہو گی کہ میں وہ کام کروں جو امام نے کرنا ہے اور وہ کام کیا ہے کہ میں سب سے پہلے مدینہ میں جانا چاہتا ہوں، روضۂ رسول کو گرا کر پیغمبر کے پہلو میں جو دو بت پڑے ہوئے ہیں میں ان بتوں کو نکالنا چاہتا ہوں۔

بارہویں امام صاحب دنیا میں آ کر کیا گل کھلائیں گے؟

نائبِ امام کے اس تصور کو سامنے رکھتے ہوئے خمینی نے وہی بات کہی اور نائب امام کے تصور کو سامنے رکھتے ہوئے خمینی نے عراق کے ساتھ جنگ چھیڑی۔ مقصد عراق کو فتح کرنا نہیں تھا، مقصد علاقوں کا حصول نہیں تھا...... عراق کے بعد دوسرا نمبر سعودیہ عربیہ کا آتا ہے دراصل خمینی اپنے لاؤ لشکر اور فوجوں کے ساتھ پیغمبر کے شہر میں پہنچنا چاہتا تھا اور اپنے اس تصور کو قائم کر کے دنیا کو دکھانا چاہتا تھا کہ ہمارے بارہویں امام کے بارے میں جو کچھ ہمارے سابقہ اسلاف نے، جو کچھ ہمارے پوپ ہمارے پادریوں نے لکھا ہے...... آج میں اسے سچ کر کے دکھانا چاہتا ہوں۔ اور وہ کیا کچھ تھا...... وہ وہی بات ہے جو "حق الیقین" میں ملا باقر مجلسی نے لکھی۔ جس کتاب کی تعریف صفحہ ۱۲۱ پر کشف اسرار میں خمینی نے کی کہ ہمارے ملا باقر مجلسی مقتدر متقی راہنما اور پیشوا ہیں۔ اس کی بے شمار کتابوں میں سے اہم کتاب "حق الیقین" ہے اور یہ وہی کتاب ہے جو ملا باقر مجلسی کی کتابوں میں سے بڑی مشہور و معروف کتاب ہے۔ خمینی کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد ایران کے سرکاری پریس پر، سرکاری دولت اور ایران کے تیل کے ڈالروں پر سب سے پہلے جو کتاب سرکاری طور پر شائع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کی گئی ہے وہ کتاب "حق الیقین" ہے۔

اس کتاب میں ملا باقر مجلسی نے بڑی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ جب ہمارا امام آئے گا

تو کیا کرے گا۔ صفحہ ۵۲۷ پر حق الیقین میں لکھتا ہے کہ:

"چوں قائم ما ظاہر شود"

جب ہمارا مہدی ظاہر ہوگا وہ جو پانچ سال کی عمر میں قرآن لے کر غائب ہوا ہے۔وہ جو اس نے سر پر جفر اٹھا کر لے گیا ہے،وہ جو چودہ سو سال سے غائب ہے،وہ جو دنیا کو نظر نہیں آتا،وہ پانچ سال کا بچہ،جب ظاہر ہوگا،جب دنیا میں آئے گا تو کیا کرے گا......

"پیش از کفار ابتدا بہ سنیاں خواہد کرد،و بہ علماء ایشاں را بس! ......"

"کہ کافروں سے پہلے سنیوں کو قتل کرے گا،اور سنیوں کے علماء سے قتل کا آغاز کرے گا۔"

گویا کہ شیعیت کے نزدیک بارھواں امام جو غار میں موجود ہے اس نے دنیا میں آ کر نہ یہودی کو قتل کرنا ہے......دنیا میں آ کر نہ مجوسی کے ساتھ جنگ لڑنی ہے......اس کی جنگ ہندو،سکھ، عیسائی کے ساتھ نہیں ہوگی اس کی پہلی جنگ سنیوں سے ہوگی......اور یہی وجہ ہے کہ خمینی نے اپنے آپ کو نائب امام کے طور پر پیش کیا اور اپنی پہلی لڑائی سنیوں کے ساتھ شروع کی۔

اسی تصور کو سامنے رکھتے ہوئے اب یہ امام ہے جسے دنیائے شیعیت صاحب العصر،امام زمان،امام مہدی،قائم آل محمد ان القابات سے مانتی ہے جو غار میں چھپا بیٹھا ہے اس انتظار میں ہے کہ باہر آئے گا...... آج میں اس امام کو مسجد حق نواز شہیدؒ سے آواز دے کر کہنا چاہتا ہوں......اول تو تیرا وجود اللہ کی دھرتی پر ہے نہیں۔ تیرے پیدا ہونے میں دنیا کی ہر باصلاحیت،ہر عقل مند قوم کو شک ہے......اگر تجھے ماں نے جنم دیا ہے،تو کسی جنّنی عورت کی پیداوار ہے،اپنا وجود ثابت کر...... اول تیرا وجود ثابت نہیں،تیرا آنا ثابت نہیں،تیرا جانا ثابت نہیں......اور اگر تو پیدا ہو چکا ہے تو تجھے میں چیلنج کر کے کہتا ہوں......جرأت ہے تو اپنی غار سے باہر نکل......جرأت ہے تو دیوار توڑ کر باہر آ...... جرأت ہے تو غار چھوڑ کر باہر نکل کے دیکھ تیرے ساتھ یہ قوم وہی حشر کرے گی،تیرے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا،تیرے ساتھ وہی انداز اپنایا جائے گا جو انداز تیرے نائب خمینی کے ساتھ ہوا ہے۔

خمینی نے تیرے نائب بننے کا تصور پیش کر کے سنیوں کے ساتھ جنگ کا آغاز کیا......

روضۂ مصطفیٰ ﷺ کو گرانے کا اظہار کیا......خانۂ خدا میں اس نے طوفانِ بدتمیزی پیدا کیا......امام

CS CamScanner

نائب اگر تیرا موجود ہے تو دیکھ، تجھے عبرت کی آنکھیں میسر ہیں تو دیکھ، پھر اس خمینی کا حشر کیا ہوا کہ لوگوں نے اس کا کفن بھی اتار لیا۔ اس کی ہڈیاں بھی توڑ دیں۔ اس کا گوشت بھی نوچ لیا۔

میرا خیال یہ ہے، اور مجھے یقین ہے اول تو وہ ہے نہیں اور اگر ہوگا تو ہاتھ جوڑ کر کہتا ہے کہ مولوی اعظم طارق میں نہیں آتا، میں بالکل نہیں آتا۔

میں نے تو یہ سمجھا تھا کہ یہ لوگ میرے نائب کی عزت کریں گے......

میں نے تو یہ سمجھا تھا میرا نائب راستے ہموار کردے گا......

میں نے تو یہ سمجھا تھا خمینی مدینہ پہ قبضہ کرلے گا بعد میں نکل کر چلا آؤں گا......

لیکن تم لوگوں نے خمینی کے دانت توڑ دیئے، اس کے پاؤں توڑ دیئے، اسے ایک انچ زمین فتح کرنے کی بجائے واپس اس کو ایران کی زمین میں الٹا گھسیڑ دیا ہے۔ (وہی الفاظ جو اوکاڑہ میں مولانا حق نواز شہیدؒ نے فرمائے تھے کہ صدام نے ایرانیاں تو ٹُن چھڈیا اے) اور وہ امام کہہ رہا ہوگا، آگے بڑھنے کی بجائے جب میرا نائب آگے نہیں بڑھ سکا بلکہ پیچھے ہٹا ہے میں کس منہ سے باہر آؤں، مجھے یقین ہے جو حشر دنیا نے خمینی کے ساتھ کیا ہے وہی حشر میرے ساتھ کرے گی۔ ہوگا یا نہیں ہوگا؟......اور میں چیلنج کرتا ہوں شیعو! کوئی مصنوعی فرضی بارھواں امام بنا کر لاؤ، اگر اس کا حلیہ نہ بگاڑ دیا تو سپاہ صحابہ نہ کہنا!

دوستو! جہاں جہاں میں نے اس بارھویں امام کے پرخچے اڑائے، اس کا تھوڑا سا پوسٹ مارٹم کیا ہے، بارھویں امام کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور بارھویں امام کے بارے میں، میں جو کچھ عرض کرتا ہوں، میرا چیلنج اور دعویٰ ہے ایک لفظ بھی میرا اپنا نہیں۔ پوری داستان شیعہ کتب کی......پوری کہانی شیعہ کتب سے......افسانے کا ایک ایک لفظ شیعہ کتب سے حوالہ کے طور پر کہ مہدی پیدا کیسے ہوا......مہدی نظر کیسے نہ آیا......مہدی غائب کیسے ہوا......مہدی قرآن کیسے لے گیا......مہدی جفر کیسے لے گیا......مہدی تابوت سکینہ کیسے لے گیا......یہ سارے حوالے شیعہ کے ہیں اور اسی لئے کچھ ترمیم کے ساتھ میں یہ شعر کہتا ہوں۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہی کی مجلس اجاڑتا ہوں ہاتھ میرا ہے لات ان کی

بارہواں امام غائب ہو چکا ہے...... اب آنے والا ہے۔ میں نے جہاں جہاں بارہویں امام کا نوٹس لیا ہے شیعیت حیران و پریشان ہے۔ ہمیں کافر کہہ رہے تھے ہم نے برداشت کر لیا ہم پر لعنت کی گئی ہم نے برداشت کر لیا...... ہمیں برا بھلا کہا گیا ہم نے برداشت کر لیا ہمن ساڈے اماموں نوں گالاں کڈھیاں، ہمن اسی برداشت نئیں کراں گے...... اب ہمارے امام کو گالی دی ہے دیکھنا ہمارے امام کا قہر ٹوٹے گا، دیکھنا ہمارا امام انتقام لے گا۔

شیعو! میں تمہیں اور تمہارے امام کو چیلنج کرتا ہوں۔ او بارہویں امام! تجھ میں جرأت ہے تو میری ٹانگ توڑ دے! نکالو باہر اپنے امام کو، اس بارہویں امام میں جرأت ہے میری زبان بند کرے...... اور تم میں جرأت ہے تو ہمارا راستہ روک لو...... تمہارے بارہویں امام کے ساتھ وہ حشر کیا جائے گا کہ دنیا دیکھے گی...... کہنے لگے امام کا کیا قصور ہے! امام تو سب سے بڑا با ایمان ہے...... ! یہ بارھواں امام، اس کے بارے میں جو تم نے عقیدہ رکھا ہے تمہیں پتہ ہے کہ تم نے کیا لکھا ہے؟ کتاب حق الیقین صفحہ ۳۶۰ پر لکھا ہے کہ: جب ہمارا امام ظاہر ہوگا مادرزاد برہنہ ہوگا، ننگا امام غار سے باہر آئے گا۔

''اول کسے کہ بیعت او کند محمد باشد''......

''سب سے پہلے جو اس ننگے امام کے ہاتھ پہ بیعت کرے گا محمد کی ذات ہوگی۔''

جو قوم اپنے ننگے امام کو میرے پیغمبر کا مقتدی، میرے پیغمبر کا پیر، میرے پیغمبر کا امام، جو قوم میرے پیغمبر کو بارہویں امام کا مقتدی، بارہویں امام کا پیروی کرنے والا، بارہویں امام کے ہاتھ پہ بیعت کرنے والا قرار دیتی ہے...... میں اس قوم پہ بھی لعنت کرتا ہوں اس کے امام پہ بھی لعنت کرتا ہوں۔

اس سے بڑی گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے، کہ اللہ کے رسول آئے، ساری دنیا نبوت کے دروازے پر...... سارے رسول نبوت کے دروازے پر...... ملائکہ پیغمبر کے دروازے پر...... کائنات نبوت کے دروازے پر...... وہ نبی مہدی کے دروازے پر جب کہ مہدی ننگا ہوگا! کیا عقیدہ ہے یہ؟ جو قوم اپنے بارہویں امام کو میرے نبی کا مقتدا اور پیشوا بنانے پر تلی ہوئی ہے اس قوم اور اس کے مہدی کو معاف نہیں کیا جا سکتا۔ تیرے ہاتھ پہ رسول اللہ بیعت نہیں کریں گے تیرے ہاتھ پہ ابلیس بیعت کرے گا! تو ابلیس کا پیر ہوگا! اور اگر تو مل گیا کہیں سپاہ صحابہ والوں کو...... تیرا گوشت توڑ پھوڑ کر

کتوں کو نہ ڈالا تو جھنگوی کی اولاد نہ کہنا......مل تو جا کہیں راستے میں...... آ تو سہی ہماری زندگی میں...... پھر دیکھ تیرے ساتھ حشر کیا ہوتا ہے۔

بارھواں امام حضور ﷺ کی بجائے حضرت داؤد علیہ السلام کی شریعت نافذ کرے گا

کہتے ہیں یہ ہمارا امام ہے، یہ کس لئے بٹھا رکھا ہے؟ اس نے ظاہر ہونا ہے تا کہ نبی اس کے ہاتھ پہ بیعت کرے......اس نے ظاہر ہونا ہے تا کہ سنیوں کو قتل کرے...... سنی قتل ہو گئے، نبوت اس کی مرید ہو گئی، تو پھر شریعت کونسی نافذ کرے گا؟ نظام کون سا لائے گا؟ تو شیعیت کہتی ہے جب امام آئے گا قرآن و حدیث کا نفاذ عمل میں نہیں لائے گا...... جب امام آئے گا شریعت مصطفویؐ پر عمل نہیں کرے گا...... جب امام آئے گا تو حضرت داؤد علیہ السلام کی شریعت کو نافذ کرے گا۔ گویا کہ تمہارا بارھواں امام مومن نہیں بلکہ یہودیوں کا ایجنٹ ہے۔ یہودیوں کے ایجنٹو! اسرائیل کی ناپاک اولاد، اپنے امام کو باہر نکالو جرأت ہے تو، نکالو اس امام کو باہر......

بارھواں امام روضہ رسول کو گرا دے گا

پھر لکھا ہے امام کیا کرے گا؟ حق الیقین بڑی تفصیل سے صفحہ ۳۷۴ سے لے کر آپ حیران ہوتے جائیں گے۔ کتنی تفصیل سے لکھا ہے۔ حق الیقین کا صفحہ ۳۷۵ سے لے کر ۳۷۶، ۳۷۷ تین چار صفحوں پر کہانی لکھی گئی ہے۔ کہ امام ظاہر ہوگا، ظاہر ہو کر امام روضہ رسول پہ آئے گا، لوگوں سے پوچھے گا یہ روضہ کس کا ہے۔ لوگ جواب دیں گے ہمارے نبی کا ہے۔ پھر وہ روضے کو کہے گا گرا دو۔ پیغمبر کا روضہ گرا دیا جائے گا۔

سنیو! جو امام نبی کے روضے کی دیواریں گرائے وہ مومن کیسے ہو سکتا ہے؟

وہ امام کیسے ہو سکتا ہے؟......

وہ آلِ رسول کیسے ہو سکتا ہے؟......

نبی کے روضے کی دیوار گرانے والا شیطان کا نطفہ ہو سکتا ہے، ابلیس کی اولاد ہو سکتا ہے اور دشمنانِ اسلام کا ایجنٹ ہو سکتا ہے...... ایسے شخص کا مقابلہ کرنا، ایسے امام کے دانت توڑنا، ایسے امام کا سر پھوڑنا، ایسے امام کی آنکھیں نکالنا سپاہ صحابہ پہ لازم ہے۔

اب تکلیف ہوگی۔اب تکلیف ہوگی۔میرے قائد جھنگویؒ کی زبان میں ''ہن پیڑ ہوسی'' ہن پیڑ ہوئے گی۔اب تکلیف ہوگی۔ہائے بارہواں امام،روؤبارہویں امام کو......کھڑے ہوکر روؤ، سوتے اٹھتے جاگتے روؤ،اسے کہوتمہاری بڑی لتریشن ہورہی ہے۔جگہ جگہ اپریشن ہورہا ہے۔اب تمہارے ساتھ وہ ہورہا ہے جوکالے کتے کے ساتھ نہیں ہوا۔بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں ایسا بارہواں امام جو نبی سے بیعت لینا چاہتا ہے......جوسنیوں کو قتل کرنا چاہتا ہے......جو نبی کا روضہ گرانا چاہتا ہے......مجھے کبھی مل جائے منہ کالا کرکے گدھے پر بٹھا کر جوتوں کا ہار ڈال کے اگر جھنگوی بازار میں نہ گھوماؤں تو اعظم طارق نہ کہنا!

بارہویں امام کے مزید مذموم عزائم

تمہیں اب پتہ چلے گا اصحابِ رسول پہ تبرا کیسے کرتے ہیں! یہ بارہواں امام بٹھایا ہوا ہے۔روضۂ رسول کو گرایا ہے حیا نہیں آیا......پھر لوگوں سے پوچھتا ہے یہ قبر کس کی ہے؟الفاظ ہیں حق الیقین کے ۳۷۵ صفحہ پر ہے۔میرے ہاتھ میں کتاب ہے۔

لوگوں سے پوچھتا ہے یہ قبر کس کی ہے......جواب ملتا ہے پیغمبر اسلام کی......کہتا ہے ٹھیک ہے یہ تو میرے دادا ہیں،یہ تو میرے نبی ہیں،یہ تو میرے دادا ہیں۔

پھر پوچھتا ہے یہ دوسری قبر کس کی ہے......لوگ کہتے ہیں ابوبکرؓ وعمرؓ کی ہے۔پوچھتا ہے تم میں کوئی ایسا ہے

''آیا کسے ہست کہ شک داشتہ باشد دریں کہ اینجا مقبور اند''

کوئی ایسا ہے کہ جسے شک ہو کہ وہ دونوں یہاں مدفون نہیں ہیں؟

''گویدناں''......لوگ کہیں گے نہیں۔

ہمیں اس بات پہ کوئی شک نہیں۔

''پس بعد از ہر سہ روز''......تین دنوں کے بعد

''امام فرماید''......امام حکم دے گا

''دیوار را بشکاستند''......دیوار کو توڑ دیا جائے

''وہر دو را از قبر بیروں آوردند''...... ان دونوں کو قبر سے باہر لا ؤ۔

ان دونوں کو قبر سے باہر جب نکالا جائے گا

''ہر دو را بہ بدن تازہ بہ بیروں آوردند''...... جب دونوں کو قبر سے باہر نکالا جائے گا تو ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں تر و تازہ جسموں کے ساتھ قبر سے باہر آئیں گے۔

''وہما صورت کہ داشتند وفرماید کہ کفن ہا را از ایشاں رابدر آورد''...... جب دونوں باہر آئیں گے تو یہ بے ایمان، یہ کالا امام، یہ کالا کافر، یہ کتے کی نسل...... یہ بارھواں امام بکواس کرے گا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے کفن اتارو!!

بارہویں امام کے کارنامے دیکھو...... پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کے کفن اُتر گئے اور شیخین کے ساتھ سلوک دیکھئے (وایشاں را...... الخ) کہ ایسا پھر امام کہے گا، ان کے گلے میں رسیاں ڈالو اور ان کو خشک تنے پہ پھانسی دے دو۔ ان کے گلے میں رسیاں ڈال کر......

کس کے گلے میں؟...... او جن کے گلے پہ بوسے نبوت نے دیے......

کس کے گلے میں؟...... او جن سے نبوت گلے ملتی رہی......

کس کے گلے میں؟...... او جن کے کندھوں پہ نبوت سوار ہوتی رہی......

ان کے گلے میں آج امام کہتا ہے کہ ابوبکرؓ کے گلے میں، عمرؓ کے گلے میں پٹہ ڈالو، پٹے ڈال دیئے گئے...... کہتا ہے خشک تنے پہ ان کو لٹکا دو...... خشک تنوں پہ لٹکایا جائے گا۔ پھر کیا ہو گا؟...... کہ وہ خشک تنا سرسبز و شاداب ہو جائے گا۔ کہنے لگے یہ دراصل سنیوں کا امتحان ہو گا۔ وہ خوش ہو جائیں گے۔ جب سنی دیکھیں گے کہ خشک تنا سرسبزِ و شاداب ہو گیا ہے تو وہ کیا کہیں گے؟......

''کہ ولایت ایشاں داشتند، گویند ایں شرف است واللہ شرف و بزرگی''...... خدا کی قسم یہ ہے ان کی بزرگی، یہ ہے ان کی عظمت کہ چودہ صدیوں بعد ان کے تر و تازہ چہرے برآمد ہوئے......

چودہ صدیوں بعد ان کے وجود پر کفن میلا نہیں ہوا......

چودہ صدیوں بعد جب درخت پہ لٹکائے گئے تو پھر درخت سرسبز و شاداب ہو گیا ہے......

تو امام کہے گا سنو میری بات، جو شخص تم میں سے ان سے محبت رکھتا ہے، وہ الگ ہو جائے، جو نفرت کرتا ہے وہ الگ ہو جائے، لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک محبت کرنے والا،

ایک نفرت کرنے والا......

امام محبت کرنے والوں سے کہے گا اب بھی وقت ہے ابو بکرؓ و عمرؓ کی محبت دل سے نکال دو......اب بھی وقت ہے ان سے بیزاری کا اظہار کردو......اب بھی وقت ہے ان سے نفرت کا اظہار کردو......تو ایمان والے کہیں گے، سنی کہیں گے "ہم ابو بکرؓ و عمرؓ کو نہیں چھوڑ سکتے، ہم ان کی محبت کا دامن تھام چکے ہیں ہم سے نہیں چھوٹ سکتا"۔ تو پھر امام کہے گا پھر دیکھو ہوتا کیا ہے......امام کالی آگ کو حکم دے گا، آگ نکل ان کو جلا کے راکھ کر......

"پس حضرت مہدی امر فرماید بادِ سیاہ را کہ بایشاں بزد"......حضرت مہدی کالی آندھی کو کہے گا ان کو جلا دے......

"وایشاں را بہ ہلاکت رسانند"......ان کو ہلاک کردے۔

کہتے ہیں پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟......

"آن دو ملعون را بزیر آورند وایشاں را بہ قدرت الٰہی زندہ کردد"......پھر امام کہے گا اب ان کو اتار لو، لاشتے اُتر گئے......جلے ہوئے لاشے اتر گئے......یہ سوختہ لاشے اتر گئے......یہ تختہ دار سے اتر گئے......دونوں کو اتار کر کہے گا اب ان دونوں کو زندہ کیا جائے اور وہ دونوں زندہ ہو جائیں گے۔ جب ابو بکرؓ و عمرؓ زندہ ہو جائیں گے تو امام کہے گا......دنیا میں جو ظلم ہوا ہے تمہاری وجہ سے ہوا......جو بدکاری ہوئی تمہاری وجہ سے ہوئی......جو چوری ہوئی تمہاری وجہ سے ہوئی......جو شرک ہوا تمہاری وجہ سے ہوا......جو زیادتی ہوئی تمہاری وجہ سے ہوئی......جو بدکاری ہوئی تمہاری وجہ سے ہوئی......اس لئے دنیا بھر کا ظلم تمہاری وجہ سے ہے اور اب میں تمہیں سزا دیتا ہوں کہ تختہ دار پہ لٹکائے جاؤ گے اور بار بار جلائے جاؤ گے۔

یہ بکواس مکمل ہوئی، اتنا لکھ کر بھی شیعیت کا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اتنی بکواس کر کے بھی بارہویں امام کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں مفصل جو ہمارے چھٹے امام کے شاگرد مفصل نے سوال کیا:

"اے سید من ایں آخر عذاب ایشاں را ختم شد"......کہ اے میرے سردار! مجھے یہ بتلاؤ کہ بس عذاب ختم ہو گیا ہے، اب ایک مرتبہ جلایا ہے ایک مرتبہ تختہ دار پہ لٹکایا ہے اب کچھ نہیں ہوگا؟ تو آگے سے کہتے ہیں ہمارے امام نے جواب دیا "خدا کی قسم مفصل، ایسا نہیں ہے۔

خدا یہ سناتا ہے کہ اس رات میں ابوبکرؓ و عمرؓ کو ہزار ہزار مرتبہ زندہ کیا جائے گا اور ہزار مرتبہ تختہ دار پر لٹکایا جائے گا"۔

مجھے یہ بتاؤ جو بارہواں امام اس لئے بٹھا رکھا ہے روضہ رسول کو گرائے، شیخین کو نکال کر پھانسی دے، ہزار ہزار مرتبہ انہیں تختہ دار پہ چڑھائے ...... اس بارہویں امام کو معاف کر دیا جائے؟ لاؤ یہ بارہواں امام کسی کال کوٹھڑی میں ہے اسے باہر نکالو، کپڑے اتار کر بانس پہ نہ چڑھا دوں تو سپاہ صحابہ نہ کہنا۔ چڑھائیں گے کہ نہیں چڑھائیں گے؟ چڑھائیں گے۔ اس امام کو ان شاء اللہ بالکل الٹا ننگا لٹکائیں گے۔ آج کے بعد عہد کرو، شیعو بارہواں امام کو ڈھو۔ مقابلہ کراؤ ...... تمہارے بارہویں امام کا مقابلہ بچہ بچہ کرے گا ...... تمہارے بارہویں امام کے دانت میرا ایک ایک جوان توڑے گا ...... تمہارے بارہویں امام کے ڈھیلے نکالیں گے ...... تمہارے بارہویں امام کا پیٹ پھاڑیں گے ...... (مولانا پیر اسحاق کھڑا ہو کر کہنے لگا "بارہویں امام کا مقابلہ میں اکیلا کروں گا"۔ تو سماؤ آ تیرہواں امام) بارہویں امام نکل ...... تیرہواں امام تیرا منتظر کھڑا ہے۔

بارہویں امام کا آپریشن ...... ہر ایک کو معاف کر سکتے ہیں مگر بارہویں امام کو معاف نہیں کر سکتے۔ اب پیٹے گی شیعیت، ہائے آلِ رسول کو گالیاں دیں ...... ہائے بارہویں امام کو گالیاں دیں ...... ہائے اہل بیت کی توہین ہوئی ...... سب سے پہلے اس کتے کے بچے کو گیارہویں امام کا بیٹا تو ثابت کرو ...... تم بیٹا تو ثابت کرو، میں کہتا ہوں اور جرأت سے کہتا ہوں ...... یہ عقیدہ جو شیعہ نے بارہویں امام کے بارے میں گھڑا ہے۔ اگر بارہواں امام خدا کی قسم واقعی پیدا ہو گیا ہوتا، گیارہویں امام کے گھر پیدا ہوتا نہیں نہیں میں اس سے آگے بڑھ کے کہتا ہوں، اگر بارہواں امام علیؓ کے گھر میں پیدا ہو گیا ہوتا، بارہواں امام علیؓ کا بیٹا ہوتا، پیغمبر کا نواسہ ہوتا اور یہ دعویٰ کرتا کہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ کو تختہ دار پہ چڑھاؤں گا، میں پیغمبر ﷺ کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ پہ بیعت لوں گا، میں پیغمبر ﷺ کے روضے کو گراؤں گا ...... میں اسے سیدزادہ نہ کہتا حرام زادہ کہتا! میں اس کا بھی حیا نہ کرتا۔ اور یہ تو پیدا ہی نہیں ہوا کنجر، یہ کنجر تو پیدا ہوا ہی نہیں۔ یہ کتے کی اولاد تو ہو گا گیارہویں امام کی اولاد نہیں ہو گا۔ نکالو بارہویں امام کو۔

بارہویں امام کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا ہے۔ روضہ رسول پر آ کر یہ سب کچھ کر کے بھی، ابھی

اس کے غصے کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوئی۔ شیعہ کا ابھی تک صحابہ دشمنی والا جوش ٹھنڈا نہیں پڑا، سرد نہیں ہوا۔ آگے چل کر اسی کتاب حق الیقین کے صفحہ ۳۶۰ پر لکھتا ہے، کہتا ہے پھر امام جائے گا، کہاں؟ روضۂ رسول سے آگے، جنت البقیع میں جائے گا...... جہاں پیغمبر کی ازواج مدفون ہیں...... جہاں پیغمبر کی بیٹیاں مدفون ہیں...... بلکہ نواسے مدفون ہیں...... جہاں پیغمبر کے باقی گھر والے مدفون ہیں...... یہ جنت البقیع میں داخل ہو گیا ہے۔ ایک قبر پر جا کر کھڑا ہو گیا ہے۔ پوچھتا ہے یہ قبر کس کی ہے، یہ قبر کس کی ہے، یہ قبر کس کی ہے، نو (۹) ازواجِ مطہرات کی نو قبریں ساتھ ساتھ جڑی ہوئی ہیں...... حاجی دیکھ چکے ہیں۔ پھر ایک شخص کہے گا، اے امام یہ قبر ہے۔ سوال ہو گا کس کی؟ جواب آئے گا عائشہؓ کی۔ یہ قبرِ عائشہؓ ہے۔ یہ مزارِ عائشہؓ ہے...... یہ عائشہؓ کا دولت کدہ ہے۔

یہ حجرے والی عائشہؓ ہے۔ یہ پیغمبر کے دل کی ملکہ ہے۔ جس کے بستر پر وحی آتی تھی۔

عائشہؓ ہے، جس کا مسواک چبایا ہوا نبوت چباتی تھی۔

عائشہ ہے، او جس کا جھوٹا پیغمبری پیتی تھی۔

عائشہؓ ہے، جس کو سلام رب کے آتے تھے۔

عائشہؓ ہے، جو مسئلے بتلاتی تھی۔

عائشہؓ ہے، جس کی وجہ سے تیمّم کے آرڈر آئے۔

عائشہؓ ہے، جس کے ہار کی وجہ سے نبوت رک گئی۔

عائشہؓ ہے، او جس کی تطہیر کے فتوے رب نے دیئے۔ یہ وہ عائشہؓ ہے......

امام کہتا ہے نہیں باہر نکالو۔ چین نہیں آیا اس ظالم کو، اس بے ایمان کو، اس کافر کو، شیطان کے نطفے کو، ابلیس کے ایجنٹ کو، فرعون اور شداد کے جانشین کو، ہلاکو اور چنگیز کے نطفے کو، چین نہیں آیا اس بدمعاش کو...... اوئے یہ کام تو ہلاکو نہ کر سکا...... یہ کام تو چنگیز نہ کر سکا...... سنیو! یہ کام تو ہندو بھیڑیئے نہ کر سکے...... یہ کام تو اسرائیلی نہ کر سکے جو کام بارہواں امام کرنے لگا ہے...... کہتا ہے عائشہؓ کو باہر نکالو۔ ہائے! پھر قبر کھدی ہے، پھر عائشہؓ کا جسم باہر آیا ہے...... نبوت کی زوجہ محترمہ کا وجود باہر لایا گیا ہے۔ محبوبۂ محبوبِ خدا ہے، محبوبۂ کائنات کو باہر لایا گیا ہے۔ کہتا ہے عائشہؓ کے وجود سے......

ہائے عائشہؓ کون عائشہؓ! او جس کے وجود پر سورج کی نظر نہ پڑے...... عائشہ!

او ئے جس کا چہرہ ستارے نہ دیکھیں..... عائشہؓ!

او ئے جس کے چہرے پر نبوت دیکھتی رہے عائشہؓ!

یہ حرام زادہ کہتا ہے اس سے کفن اتارو، نبوت کی زوجہ کے جسم سے۔

ظلم کی حد ہوتی ہے۔ حد ہوتی ہے ظلم کی، سنیو ظلم کی حد ہوتی ہے۔ اس قوم کو معاف کر دیا جائے؟ اس قوم سے بھائی چارہ؟ اس قوم سے رشتہ داری؟ اس قوم سے تعلق داری؟ او جس نے میری ماں کا حیانہ کیا۔ مومنوں کی ماں عائشہؓ! جو پیغمبر کے بستر پہ رب نے بھیجی عائشہ! آج اس کے وجود سے کفن اُترا ہے۔ پھر یہ بے ایمان کہتا ہے "عائشہؓ کے وجود پہ درے مارو، عائشہؓ کے وجود پر کوڑے مارو کوڑے"۔

شیعو..... تمہاری نسل، تمہاری اولاد، تمہارے اسلاف پر خدا کی مار ہو، اگر تمہارا امام ہے اسے باہر نکالو۔ اگر میری قوم نے کوڑے مار مار کر اس کے ٹکڑے نہ اڑا دیئے مجھے جھنگویؒ کا بیٹا نہ کہنا۔

تم یہ بکواس کرتے چلے جاؤ، پھر ہم یہ کہتے چلے جائیں قائم آلِ محمد، امام مہدی، صاحب العصر، حجۃ اللہ..... حجت اللہ نہیں، لعنت اللہ! صاحب العصر نہیں!۔

سنو! انہوں نے کچھ نہیں کہا جو ہم کہیں گے۔ تمہارا امام..... لاؤ اسے، اس کے منہ میں پیشاب نہ کیا تو سپاہ صحابہ نہ کہنا۔ اس کے منہ میں پیشاب سب سپاہ صحابہ والے مل کے کریں گے (ان شاءاللہ) کریں گے، نہیں کریں گے؟..... کریں گے!

یہ بارھواں امام ہے جو عائشہؓ کو زندہ کرنا چاہتا ہے..... یہ بارھواں امام ہے آج اس بارھویں امام کی انتظار ہے شیعیت کو، آج اس کی منتظر ہے شیعیت، نکلے گا نہیں ان شاءاللہ! کبھی نہیں نکلے گا۔

مولانا عبداللہ صاحبؒ اسلام آباد والے (خطیب لال مسجد) عراق میں تشریف لے گئے۔ ان کے ساتھ میں نے یہی بات جب سید نفیس الحسینی شاہ صاحب کو بتلائی تو انہوں نے کہا میں بھی ساتھ تھا۔

عراق میں گئے تو کہا چلو یار وہاں چلتے ہیں۔ کہاں؟..... وہ جو غار سامرہ ہے۔ جہاں لوگ کہتے ہیں امام صاحب غائب ہیں۔ امام تمہارا کھاتا کیا ہے؟ کہنے لگا سنیوں کا گوشت۔ پیتا کیا

ہے؟ کہتا ہے سنیوں کا خون۔ یہ کیا کر رہا ہے بند وہاں؟......اس کو چھپایا ہوا ہے۔ایک آدمی قتل کرتا ہے سزا بیس سال......ڈاکہ ڈالتا ہے سزا چودہ سال......بدکاری کرتا ہے سزا دس سال......چوری کرتا ہے سزا چھ سال......اس امام نے کیا کیا ہے سزا چودہ سو سال......کوئی تو جرم کیا ہوگا نا! کوئی تو جرم ہے جو چودہ سو سال سزا ہے......اتنی لمبی قید ہے کہ رہائی نہیں مل رہی......تم کہتے ہو ابوبکرؓ نے دو سال خلافت غصب کی، جو دو سال خلافت لے جائے وہ غاصب......جو بارہ سال خلافت لے جائے وہ غاصب......جو دس سال لے جائے غاصب......جو چودہ سو سال سے قرآن لے کر چھپا ہے اس سے بڑا کوئی غاصب ہو سکتا ہے؟ یہ غاصب......یہ کائنات کا بڑا مجرم......یہ مجرم ہے کائنات کا۔اسی لئے رب نے سزا ہزاروں سال دی۔سزا دی، وہ تو بیچارہ کہہ رہا ہے خدا کے لئے مجھے نکالو۔شیعو! تمہیں آوازیں دیتا ہے۔تم نکل گئے، تمہارے بڑے مر گئے، آنے والے مر جائیں گے......میں نہ نکلا۔نکالو اس کو بند کوٹھڑی سے اگر ہے تو نکالو۔

مولانا عبداللہ شہیدؒ خطیب اسلام آباد کی بارہویں امام کے مجاور سے گفتگو

مولانا عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں گیا وہاں، میں نے جا کر اس غار کے اوپر جو مجاور تھے ایک مجاور کو کہا اگر یہ بارہواں امام ابھی نکل آئے تو میں بارہویں امام سے ایک سوال کروں گا۔اس نے کہا شیخ، کیا سوال کرے گا؟ میں نے کہا میں اس سے پوچھوں گا کہ بتا ہمارے باپ دادا کا کیا قصور تھا جو اصلی قرآن دیکھے بغیر چلے گئے؟......

کیا قصور تھا ہمارے اسلاف کا ہمارے اکابر کا جو اصلی قرآن، جفر، صحف فاطمہ، تابوت سکینہ دیکھے بغیر چلے گئے ان کا جرم کیا تھا؟......

اور بتلا تو اس وقت کیوں نہیں آیا۔تو کہتے ہیں مجاور کہتا ہے، **یاشیخ لاتفکر**......شیخ فکر نہ کر، شیخ غم نہ کر وہ نہیں آئے گا۔مجاور کہہ رہا ہے کہ شیخ فکر نہ کر، یہ امام باہر نہیں آئے گا۔(مجھے یہ خطرہ ہے کہ جب سے میں نے یہ تقریریں شروع کی ہیں، کہیں یہ شیعہ اس مجاور کو قتل نہ کر دیں۔) اس نے کہا، شیخ یہ نہیں آئے گا۔

میں نے کہا، تو کہتا ہے نہیں آئے گا؟ کہتا ہے ہاں، میں کہتا ہوں نہیں آئے گا۔

کیوں نہیں آئے گا؟ اس نے کہا اگر آنا ہوتا تو ہمارے باپ دادا کے دور میں نہ آ جاتا......دنیا مرگئی نہیں آیا......امریکہ نے عراق میں بم برسائے نہیں آیا......

امریکہ کے طیارے آئے وہ نہیں آیا......

ایران سے لڑائی ہوئی نہیں آیا......

ہلاکو آیا، نہیں آیا......

بغداد کا سقوط ہوا نہیں آیا......

چنگیز آیا نہیں آیا......اب یہ اُلو کا پٹھہ کہاں سے آئے گا......یہ نہیں آئے گا۔

انہوں نے کہا اچھا، اس نے اگلی بات کہی کہ سنو اگر آ بھی گیا، قتل کر کے واپس۔ ہم کھڑے ہوئے ہیں فکر نہ کرو۔ ہم کھڑے ہوئے ہیں قتل کر کے واپس......! میں نے کہا تم امام کے دشمن ہو؟ اس نے کہا نہیں! تم سنی ہو؟ اس نے کہا نہیں! پھر امام کو قتل کر دو گے؟ اس نے کہا بات یہ نہیں، مسئلہ معیشت کا ہے۔ بات یہ نہیں پرابلم پیٹ کی ہے۔ امام "غائب" ہے ہمارا کاروبار چل رہا ہے۔ تنخواہیں مل رہی ہیں، نذرانے وصول ہو رہے ہیں۔ اگر یہ زندہ نکل گیا تو ہمارا پیٹ کہاں سے چلے گا، اس لئے نکل بھی آیا تو قتل کر کے واپس! تا کہ کاروبار چلتا رہے۔

دوستو! یہ بارہویں امام صاحب ہیں جو چھپے بیٹھے ہیں، جو ظالم خونی درندہ جسے شیعیت پیش کرتی ہے۔ شیعو! اب تڑپو، روؤ، پیٹو، ہم تم پر بھی تمہارے بارہویں امام پر بھی لعنت کرتے ہیں۔ باقی آپ حضرات منتظر ہوں گے کہ سپاہ صحابہ عملی طور پر کیا کر رہی ہے۔ آپ کے لئے خوشی ہی خوشی، پیغامِ مسرت دعا کیجئے۔ اللہ کے فضل و کرم سے پچھلے دورِ حکومت میں جب ناموسِ صحابہ بل پیش کیا تو دستخط کتنے ایم این ایز کے تھے؟......پینتالیس۔ اب دستخط اسی (۸۰) ایم این ایز کے ہو چکے ہیں۔

بتلایئے پروان چڑھا ہے موقف کہ نہیں چڑھا، قدم آگے بڑھے ہیں کہ نہیں بڑھے، پہلے بل ایک سطر کا تھا، اب بل تین صفحوں کا ہے۔ تین صفحات پر مشتمل بل، پہلے تھا جو توہین کرے صحابہ کی، اب ہے، جو توہین کرے ابوبکرؓ کی، حضرت عمرؓ کی، جو تکفیر کرے، جو حضرت امی عائشہؓ کو گالی دے، ان پہ حد جاری کرنے کا عقیدہ رکھے اور جو صحابہ کرامؓ کو ایمان سے خالی سمجھے اس آدمی کی سزا "سوائے موت" کے کوئی دوسری نہیں۔ اس آئین کے مطابق، اس قانون کے مطابق بارہویں امام

کی سزا بھی سزائے موت...... شیعو جرأت ہے تو میدان میں آؤ۔ تم کیا ہو ہم تو تمہارے بارہویں امام کے لئے بھی قانون بنا رہے ہیں۔ ہمارے سپاہی ان شاء اللہ، پولیس کے افسران یہ ہمارے وردیوں والے بھائی، یہ پکڑتے پھریں گے ہتھکڑیاں لے کر "پکڑو پکڑو بارہواں امام"...... پھر بارہواں امام پکڑلیا...... خبر آئے گی چوہدری عبدالمجید ایس ایچ او تھانہ کوتوالی نے بارہواں امام پکڑ کے حوالات میں بند کر دیا۔ کوتوالی میں بارہواں امام بند ہو گیا، اب پیٹ رہی ہے شیعیت...... ساڈا بارہواں امام پھڑیا گیا اے، بارہواں امام پکڑا گیا ہے۔ اب جناب ایف آئی آر کی گواہی لائی جا رہی ہے کہ بارہواں امام مجرم ہے۔ گواہی دینے والا ملا باقر مجلسی، بارہواں امام مجرم ہے...... گواہی دینے والا خمینی، بارہواں امام مجرم ہے...... گواہی دینے والا کلینی، بارہواں امام مجرم ہے...... گواہی دینے والا طوسی...... چار گواہیاں مل گئیں۔ گواہیاں ہو گئیں۔ اب جناب ایف آئی آر تیار ہو گئی۔ مجسٹریٹ کے ادارے میں اب یہ مقدمہ نہیں جائے گا، اب یہ عدالت سیشن جج میں جائے گا۔ ایڈیشنل جج اس کا سوال کرے گا، جھنگ کی عدالت میں...... بارہویں امام کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں بیڑیاں ہیں، منہ پہ کالک ہے، گدھے پہ سوار ہے اور جناب جا رہا ہے کچہریوں میں...... ایڈیشنل جج بیٹھا ہوا ہے۔ گواہی آ رہی ہے حق الیقین کی گواہی آ گئی، کشف اسرار کی گواہی آ گئی، احتجاج طبرسی کی گواہی آ گئی، اصول کافی کی گواہی آ گئی...... قلم حرکت میں آیا ہے "پھانسی پہ لٹکاؤ"۔ پھر جناب "جھنگوی شہیدؒ چوک"...... آؤ بھئی جھنگوی شہیدؒ چوک میں بارہویں امام کو پھانسی دی جانی ہے۔ شیعو باز آؤ باز آؤ...... تم صحابہ کے بناتے ہو پتلے...... ہمیں اگر غیرت آ گئی تمہارے امام کے پتلے بنا کر اس کو جھنگوی چوک پہ پھانسی نہ دیں تو پھر سپاہ صحابہ نہ کہنا۔

اب تم کو بتلائیں گے کہ انتقام کیا ہوتا ہے، انتقام کیسے لیا جاتا ہے، دنیا موجود ہے...... خلقت موجود ہے...... چڑھاؤ پھانسی پہ۔ کسے؟...... جو کہتا تھا ابو بکرؓ کو پھانسی چڑھاؤں گا، کوڑے مارو...... کہاں ہے طاہر جھنگوی! آ گیا ہے حضور...... پکڑ کوڑا مار اس کے وجود پر۔ کہاں ہے چراغ پہلوان! لگاؤ نعرہ۔ کہاں ہے ضیاء الرحمٰن فاروقی! آ گیا ہے قائد سپاہ صحابہ...... مار اس بارہویں امام کے منہ پہ تھپڑ۔ ہائے تھپڑ لگے، پھانسی چڑھا بارہواں امام...... قصور کیا ہے؟ یہ کہتا تھا بے ایمان، میں عائشہؓ کے وجود پہ کوڑے ماروں گا۔ یہ سزا دیں گے یا نہیں دیں گے؟...... (دیں گے) انشاء اللہ دیں

گے۔ شیعو امام تے نکلنا کوئی ئمیں کوئی جھنگ اچوں کڈھ لو، تا کہ آسانی ہو جائے ساڈے لئی۔ کوئی یارھواں امام جھنگ اچوں تا کہ سانوں وی آسانی ہو جائے۔ او کہندے نے جے ہووے تے نکلے۔ جے ہوئے تاں نکلے!

تو دوستو! قانون بن رہا ہے ان شاء اللہ! آگے قانون کیا ہے؟ جو خلفاء راشدین کی خلافت کے حقہ ہونے کا انکار کرے...... حضرت معاویہؓ کی توہین کرے...... اصحاب رسول کو مومن بھی کہے اور گالیاں بھی دے دس سال سے لے کر عمر قید سزا بھی، اسی (۸۰) کوڑے اس کے وجود پر بھی...... بل بنا، اچھا بنا کہ برا بنا؟...... کیسا بہترین بل ہے۔ بل آ گیا پارلیمنٹ میں۔ جس ایم این اے کے پاس جاتا ہے کہتا ہے بالکل صحیح ہے۔ جس کے پاس گیا، صحیح ہے۔ اس وقت جو اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے، روزانہ جو ایم این اے شرکت کرتے ہیں ایک سو ایم این اے اسمبلی میں تھا۔ سو میں سے اسی (۸۰) نے دستخط کر دیئے۔ باقیوں نے کہا "ہم تمہارے ساتھ ہیں"۔

لوگ کہتے تھے ناموسِ صحابہ بل کہاں ہے؟ لوگو! اس کے لئے مجھے لندن جانا پڑا، اس کے لئے سفر کرنے پڑے۔ اس کے لئے مانچسٹر میں تین روز میں وقت کے متبحر عالم علامہ خالد محمود کے قدموں میں بیٹھا رہا۔ میں نے کہا صحابہ کی عظمت کا واسطہ ہے، علامہ بل تو بنا دے پاس میں کرا دوں گا......!

دوستو ان شاء اللہ العزیز ۲۶ تاریخ منگل کا روز وہ تاریخی دن ہوگا جبکہ اسمبلی میں بل پیش ہوگا اور اسمبلی کی پوری کی پوری اکثریت نہیں، سارے کے سارے لوگ متفقہ طور پر اس بل کو پاس کر کے قانون کا حصہ بنوا دیں گے۔ بنے گا یا نہیں بنے گا؟...... ٹھیک ہے نالی نہیں بنی، ٹھیک ہے تیرے تھانے کا میں مقدمہ نہیں لڑ سکا، ٹھیک ہے، مجھ میں کمزوری سمجھ میں تیرے گاؤں میں نہیں آ سکا، میں تیرے علاقے میں نہیں آ سکا، میری زبان کی ترشی پہ نہ جا، میرے انداز، طریقہ کار پہ نہ جا...... لیکن اتنا تو دیکھ کہ تیرے نبی کے صحابہ کی عزت کے لئے، ازواجِ مطہرات کے تقدس کے لئے وہ جنگ لڑ چھوڑی ہے جس جنگ کے لڑنے کی آرزو میرا قائد رکھتا تھا۔

(آخری حصہ موضوع سے ہٹ کر تھا اس لئے حذف کیا جا رہا ہے)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

CamScanner

بجٹ اور ناموسِ صحابہ بل کی اہمیت پر قومی اسمبلی میں تقریر

اس تقریر کا پسِ منظر سمجھنے کے لئے میرا جرم کیا ہے ص ۲۹۱ تا ۳۰۵ ملاحظہ فرمائیں

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہِ الکریم!

شکریہ جناب سپیکر!

آج مجھے بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں اس موقع پر یہ عزم لے کر کھڑا ہوا ہوں کہ میں حقائق پر مبنی تلخ باتیں آج انتہائی نرم لہجے میں اس ایوان میں کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

حکومتی زراعت کش پالیسی

جناب والا! ہمیں ہمارے بجٹ میں یہ بات دکھائی گئی ہے کہ ہمارے ملک میں ایک سال میں ۳ کھرب ۳۹ ارب ۵۱ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کی آمدنی کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ سب سے پہلی بات اس آمدنی کو جن بنیادوں پر اندازہ کر کے قوم کے سامنے پیش کیا گیا ہے، ہم نے بجٹ بریفنگ (Brefing) میں وزیر خزانہ اور اپنے سیکرٹری حضرات کو یہ بات واضح کر دی تھی اور ہم نے ان کے سامنے اپنا موقف منوالیا تھا کہ آپ نے جو بیس (Base) آمدن کا پیش کیا ہے اس میں خاص طور پر زراعت اور ٹیکس ہیں۔ آپ نے زراعت میں کپاس کو اپنا بیس (Base) بنایا ہے، چاول کو اپنا بیس (Base) بنایا ہے، گندم کو اپنا بیس (Base) بنایا ہے جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ اس سال ہمارے ملک میں کپاس وائرس کی وجہ سے پچھلے سال سے بھی کم ہونے کے امکانات

ہیں بلکہ یقین ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ جس بنیاد پر آمدن کو پیش کیا جا رہا ہے، اسے وائرس سے بچاؤ کے لئے اس وائرس کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے اور زمینداروں کو وقت پر اعلیٰ بیج مہیا کرنے اور اس کو اسی طرح وقت پر اسپرے مہیا کرنے کا حکومت نے کوئی ایسا پروگرام اور لائحہ عمل پیش ہی نہیں کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آمدن ٹیکس سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہمارے ہاں ٹیکس دینے کے لئے سوائے ایک غریب اور شریف طبقہ کے بڑے بڑے لوگوں سے ٹیکس وصولی کی کوئی کاروائی نہیں کی جاتی۔

دفاعی اخراجات کم کرنے کی ضرورت اور طریقہ کار

جنابِ والا! جب ہم اخراجات کی طرف دیکھتے ہیں اور اسی عنوان پر آج میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ۳ کھرب ۳۹ ارب تو آمدن ہوگی اور ہم اخراجات کریں گے ۳ کھرب ۸۵ ارب گویا کہ ۴۶ ارب ہم اپنی آمدن سے زیادہ خرچ کریں گے۔ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ جب کوئی آدمی آمدن سے زیادہ خرچ کرے، چادر سے زیادہ اپنے پاؤں پھیلائے تو پھر اس آدمی کے ساتھ کیا حشر ہوتا ہے اور چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانے والے پھر پوری رات جن کیفیات سے دوچار ہوتے ہیں، اسی طرح ہمارا ملک اس کیفیت سے دوچار ہوگا۔ لیکن جب میں دیکھتا ہوں کہ اخراجات کہاں ہوں گے تو پھر نظر آتا ہے کہ ایک کھرب ایک ارب روپے صرف ہم اپنے دفاع پر خرچ کریں گے۔ اور میں آج اس ایوان میں یہی تلخ حقیقت نرم لفظوں میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا غریب ملک کب تک کھربوں روپے صرف اس ڈر سے کہ ہم نے انڈیا سے لڑنا ہے۔ ہم نے اپنا ملک انڈیا سے بچانا ہے۔ لہٰذا ہم کھربوں روپے کے سالانہ بم، اسلحہ، راکٹ لانچر، میزائل خرید کر اپنے ملک میں رکھیں۔ کیا ہمارے ملک کے لئے سوائے اس کے کہ ہم بموں کے ذریعے اپنے ملک کا دفاع کریں ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے؟

جنابِ والا! وجہ کیا ہے؟ ہندوستان بھی ہمارا ایک پڑوسی ملک ہے اور آج کا دور انقلابی دور ہے اور آج ڈائی لاگ سے دیوار برلن بھی ٹوٹ چکی ہے۔ ایسے دور میں کھربوں روپے جہاں ہم

دفاع پر خرچ کرتے ہیں کیا ہم ہندوستان کو مجبور نہیں کر سکتے کہ ہمارے ساتھ اس بات پر آمادہ ہو کہ وہ بھی اپنے کھربوں ڈالر عوام پر خرچ کرے، ہم بھی اپنے کھربوں ڈالر عوام پر خرچ کریں اور ہمارے درمیان میں جو تنازع کی چیزیں ہیں ہم نہیں بین الاقوامی ثالثوں پر یا ہم اسے ڈائی لاگ پر حل کریں۔ اور میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ہمارا دفاع پر خرچ ہوتا ہے۔ میں آج یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جس طرح ہمارے ملک کا دفاع ایک ملک کی کلید اور بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح ہمارے ملک کے سفارت خانے ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی اور ہمارے ملک کی وزارت خارجہ کی کارکردگی بھی دفاع کا حصہ ہے۔

ہماری خارجہ پالیسی کی ناکامی

ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی کا عالم یہ ہے کہ ہمارے چالیس ہزار سے زائد کشمیری مسلمان بھائی شہید ہو چکے ہیں، کشمیر میں ظلم وستم کا دور دورہ ہے لیکن ہم مظلوم ہو کر بھی دنیا والوں کو نہیں بتا سکتے کہ ہم مظلوم ہیں۔ انڈیا کی خارجہ پالیسی کا یہ عالم ہے وہ ظالم ہے، وہ قاتل ہے، وہ دہشت گرد ہے، وہ انسانیت کا خون پیتا چلا جا رہا ہے، مگر دنیا میں پھر بھی اپنے آپ کو جمہوریت کے چیمپئن کے طور پر منوا رہا ہے۔ دنیا میں وہ اپنے آپ کو پھر بھی ایک سیکولر ریاست کے عنوان سے پیش کر رہا ہے اور ہم لوگ مار بھی کھاتے ہیں، ہم لوگ پٹتے بھی ہیں، ہم لوگ ظلم وتشدد کا نشانہ بھی ہوتے ہیں لیکن دنیا میں کوئی آواز ہماری ہاں میں ہاں ملانے کے لئے تیار نہیں۔

ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی کی ناکامی اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہمارے برادر اسلامی ممالک بھی ہمارا ساتھ دینے کی بجائے انڈیا کا ساتھ دیتے ہیں۔ ان سے زرمبادلہ پاکستان آنے کی بجائے انڈیا میں جاتا ہے۔ ہمارے برادر اسلامی ممالک بھی کشمیر جیسے ایشو (Issue) پر ہمارا موقف تسلیم کرنے کی بجائے انڈیا کا موقف تسلیم کرتے ہیں۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری وزارت خارجہ کو بھی دفاع کا حصہ بنایا جائے اور انہیں اس بات پر پابند کیا جائے کہ وہ ہمارے ایشو (Issue) کو ہمارے اس تنازعے اور جھگڑے کو دنیا کے سامنے پیش کرے اور وہاں سے ہندوستان کا اقتصادی بائیکاٹ کروائے۔ ہندوستان کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ ہمارے ساتھ

متنازع معاملات پر ڈائیلاگ کرے اور پھر ہم ایک ایسا امن کا آپس میں معاہدہ کریں کہ یہ جو ہم سالانہ کھربوں روپے صرف دفاع پر، بموں پر خرچ کرتے ہیں۔ یہی پیسے ہم اپنی عوام پر خرچ کریں تا کہ ہمارا ملک خوشحال ہو اس کے ساتھ ساتھ دوسری بات کہ اس سال ہم بیرونی قرضہ پر جو سود کی ادائیگی کر رہے ہیں، یہ ہم بیرونی قرضہ پر بیس ارب روپے دیتے ہیں اور اندرون ملک جو ہم نے قرض لیے ہیں ان کی وجہ سے بیاسی ارب روپے ہم اندرون ملک قرضوں پر سود دے رہے ہیں۔

سود کی لعنت ختم کی جائے

جناب والا! یہ ہم صرف سود دے رہے ہیں۔ اصل رقم جوں کی توں ہمارے کندھوں پر ہے۔ ہر سال ہم جتنا سود دیتے ہیں اگر اتنا پیسہ ہم اپنی قوم پر خرچ کرتے تو ہم سود کی لعنت سے بچ گئے ہوتے یا ہم نے اپنے قرضوں کو گھٹانے کے لئے کوئی ایسے اقدام اٹھائے ہوتے۔ پیسہ سود پر دینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ایک سال کے لئے چھوٹا سا بوجھ ہلکا کیا ہے جو آئندہ سال پھر جوان ہو کر آپ کے کندھوں پر آنے والا ہے۔ اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے ہم نے کیا سوچا ہے؟ اور ہماری حکومت نے کیا سوچا ہے؟ کہ ہر سال ہم ایک کھرب روپے سے زیادہ روپیہ صرف سود ادا کرنے کے لئے دیتے ہیں جبکہ قرض ہمارے اوپر اتنا ہی باقی رہتا ہے۔

فرقہ وارانہ فسادات کی وجوہ اور مسئلے کا حل

جناب والا! اس کے بعد اب میں آتا ہوں اس ایشو (Issue) پر کہ ہمارے ملک میں ایک بات عام ہے کہ ہمارے ملک کے حالات خاص طور پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہر وقت ہمارے لئے دردِ سر بنا رہتا ہے اور اس لاء اینڈ آرڈر میں آپس کے اختلافات ہیں، سیاسی جھگڑے ہیں، لسانی جھگڑے ہیں، قومی جھگڑے ہیں، صوبائی جھگڑے ہیں اور اس لاء اینڈ آرڈر میں ایک جھگڑا ہے فرقہ واریت کا۔ اور اس ہاؤس (House) کو معلوم ہونا چاہئے۔ محترمہ وزیر اعظم صاحبہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ میں آپ کی اور ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بات کی وضاحت کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ اس ملک میں میری جماعت سپاہ صحابہ کو فرقہ وارانہ فسادات کا

ایک گروہ اور ایک فریق تسلیم کیا جاتا ہے اور ہمیں یہ کہا بھی جاتا ہے کہ آپ ابتداء کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان کی کسی گورنمنٹ نے ہم سے پوچھنے کی زحمت کبھی گوارہ نہیں کی کہ:

آپ کیا چاہتے ہیں؟......

آپ کی تقریروں میں تلخ نوائی کیوں ہے؟......

آپ کا لہجہ سخت کیوں ہے؟......

آپ کے جلسوں میں کافر کافر کے نعرے کیوں لگتے ہیں؟......

آپ دل آزاری کا باعث کیوں بنتے ہیں؟......

کبھی بھی کسی حکومت نے ہمیں بٹھا کر یہ پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کی بلکہ سوائے اس کے کہ یہاں بیٹھ کر "دہشت گرد ہیں"...... "تخریب کار ہیں"...... "انڈیا کے ایجنٹ ہیں"...... "فرقہ پرست ہیں"...... "امریکہ کے ایجنٹ ہیں" کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ یہ ہماری عادت بن گئی ہے۔ ہم سے ڈائی لاگ کر کے اس کے اسباب نہیں پوچھتے، ہمیں صرف یہ کہہ دیتے ہیں ملک دشمن ہیں۔ آپ، اس ہاؤس (House) کی کمیٹی بنائیں وہ کمیٹی یہاں پر اہل سنت والجماعت کے علماء کو اور اہل تشیع کے علماء کو بٹھائے، بٹھا کر ہم سے پوچھیں آپ آپس میں کیوں لڑتے ہیں؟ آپ کو پریشانی کیا ہے؟ ہم سے پوچھیں کہ آپ کو تکلیف کیا ہے؟ ہمارے مدِّ مقابل سے پوچھیں آپ کو تکلیف کیا ہے؟ ہم دونوں اپنی اپنی تکالیف اپنی اپنی باتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ آپ کے ہاؤس (House) کی کمیٹی فیصلہ کرے کہ زیادتی جو ہو رہی ہے اس کا راستہ روکا جائے۔ جو باتیں فرقہ وارانہ فسادات کا موجب اور سبب بنتی ہیں ان باتوں کو ختم کیا جائے، جہاں سے لڑائی جھگڑا اور فساد جنم لیتے ہیں آپ ان سوراخوں کو بند کریں۔

لیکن یہ بات میں آج کہنے پر مجبور ہوں کہ پاکستان کی ہر گورنمنٹ نے فرقہ واریت کو خود پھیلایا ہے۔ سب سے بڑی ذمہ دار حکومت ہوتی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ یہ چاہتی ہے کہ اس کو بھی پکڑ کر جیل میں بند کر دو۔ اس کو بھی جیل میں بند کر دو اور فلاں آدمی کو قتل کرا دو۔ اور فلاں آدمی کو لاء اینڈ آرڈر یا 16 ایم پی او کے عنوان سے آپس میں لڑا دیا جائے۔

CamScanner

قیام امن کے لئے ہم ہر فورم پر آئیں گے

تو میری آج یہ التماس ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ فرقہ وارانہ فسادات کا خاتمہ ہو تو میں اپنی جماعت کی طرف سے پیش کش کرتا ہوں کہ آپ کسی جگہ پر ہمیں بٹھائیں، کسی جگہ پر ہمیں بلائیں ہم آپ کو بتاتے ہیں، میں اپنی تکلیف دکھاتا ہوں۔ ہمیں یہ تکلیف ہے جناب، کہ ہمارے ملک میں سینکڑوں کی تعداد میں ایسی کتابیں شائع ہو کر مارکیٹ میں آرہی ہیں جن کتابوں کا ایک ایک صفحہ اصحاب پیغمبر، اہل بیت عظام، پیغمبر اسلام اور قرآن مجید کی توہین تنقیص اور تبرا بازی سے بھرا ہوا ہے۔ اب مجھے بتلائیں جب یہ لٹریچر آئے گا۔ (سپیکر: مولانا Wind up کریں) (مولانا) میں نے اتنے نرم لہجے میں اور اتنی اہم بات شروع کی ہے اور آپ وائنڈ اپ کا حکم دے رہے ہیں۔ بہر حال جب یہ لٹریچر مارکیٹ کی زینت بنے گا تو مجھے بتلاؤ کون شخص اس لٹریچر کو پڑھ کر صرف نظر کر سکتا ہے؟ اور پھر بدقسمتی ہماری کہ ہمارے پڑوسی ممالک اتنا زہریلا لٹریچر پاکستان میں بھیج رہے ہیں اور ان کے سفارت خانے اور ان کے یہاں پر پاکستان میں خانہ ہائے فرہنگ کے نام سے پندرہ پندرہ بیس بیس ادارے اتنا زہریلا لٹریچر شائع کر رہے ہیں کہ اس لٹریچر کی موجودگی میں یہاں فرقہ وارانہ فسادات میں اضافہ ہوگا۔ یہاں مذہبی فسادات جنم لیں گے۔ آپ براہ کرم اگر ہمیں بلا کر ڈائی لاگ نہیں کرا سکتے تو آپ اس لٹریچر کو بند کیجئے، ہم نے اسی لٹریچر کو اور لٹریچر لکھنے والوں کا راستہ بند کرنے کے لئے ''ناموس صحابہ بل'' اسمبلی میں پیش کیا۔ بدقسمتی سے ناعاقبت اندیش لوگ اور بعض فرقہ واریت کو فروغ دینے کے لئے باضابطہ وزارت کا منصب سنبھالے ہوئے لوگ اس کا راستہ روکنے کے لئے آگے آئے۔

خواتین کے لئے الگ یونیورسٹی قائم کی جائے

جناب والا! میں اپنی بات کو وائنڈ اپ (Wind up) کرتے ہوئے اختصار کے ساتھ دو تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت ویسے تو عورتوں کے لئے الگ الگ کیمپ بھی قائم کر رہی ہے۔ عورتوں کے لئے الگ پولیس اسٹیشن بھی قائم کر رہی ہے۔ لیکن میرا سوال ہے کہ خواتین کے لئے الگ یونیورسٹی کا قیام کیوں عمل میں نہیں لایا جا رہا ہے؟ خواتین کے لئے الگ یونیورسٹی کا قیام

عمل میں لایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ پس ماندہ علاقوں کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دی جائے۔

جھنگ کی پسماندگی دور کی جائے

جناب والا! جھنگ وہ ضلع ہے کہ پاکستان بننے سے پہلے فیصل آباد اس کی تحصیل تھا، شیخوپورہ اس کی تحصیل تھا، سرگودھا اس کی تحصیل تھا، تحصیلیں ضلع بنیں۔ ضلع سے ڈویژن بن گئیں اور یہ جو ضلع ہے مجھے لگتا ہے کہیں آئندہ سالوں میں آ کر یہ تحصیل نہ بن جائے۔ اس کے بہت سارے مسائل ہیں اور مسائل میں خاص طور سے اس میں یونیورسٹی کا قیام اور دیگر وہ چیزیں ہیں جو اس کی ضروریات ہیں۔ میری آپ کے ذریعے سے یہ اپیل ہوگی کہ پس ماندہ علاقوں کی طرف بلا امتیاز توجہ دی جائے تاکہ اس کی ترقی کی طرف کوئی قانونی قدم آگے اٹھایا جاسکے۔

شکریہ جناب سپیکر!

❁❁❁❁

CamScanner

کوئٹہ میں

پانچویں انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس سے خطاب

جولائی ۱۹۹۴ء میں سپاہِ صحابہؓ نے کوئٹہ میں انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا تو بلوچستان حکومت کو کسی انجانے اندیشے کی بنا پر یہ اعلان بالکل نہ بھایا، پھر وہی ہوا جو حکومتیں ہر دور میں اہلِ حق کے ساتھ کرتی رہی ہیں۔ لیکن سپاہ صحابہ اپنے عزم و استقلال کے باعث اس امتحان سے سرخرو ہوئی۔
مولانا اعظم طارق شہیدؒ بھیس بدل کر مرکزی صدر شیخ حاکم علی کے گن مین کی صورت میں جلسہ گاہ پہنچے اور درج ذیل یادگار خطاب کیا۔

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم به فقد اهتدوا و ان تولوا فانما هم فی شقاق . وقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنت اللّٰه علٰی شر کم. صدق اللّٰه وصدق رسوله النبی الکریم ، اما بعد!

حکومتی رکاوٹیں اور اللہ کی عنایات

گرامی قدر، قائد سپاہِ صحابہ، معزز علماء کرام، واجب التکریم حاضرین مکرم کوئٹہ کے غیور

مسلمانو! اور سپاہ صحابہؓ کے مایہ ناز فرزندو! آج یکم جولائی ۱۹۹۴ء کی تاریخ میں حق نواز شہیدؒ اور دفاعِ صحابہؓ کے عنوان پر منعقد ہونے والی عظیم الشان کانفرنس کا یہ دوسرا اجلاس ہے۔ کانفرنس کا راستہ روکنے کے لئے کون کون سے حربے استعمال کیے گئے؟ اور شیعیت کی طرف سے بلوچستان گورنمنٹ کے ذمہ داروزیراعلیٰ اور گورنر سے ملاقاتوں کے بعد اس کانفرنس کا راستہ روکنے کی کس قدر کوششیں ہوئیں۔ آپ حضرات شاید ان باتوں کی تفصیل سے آگاہ نہ ہوں۔ لیکن اس تمام کے باوجود آج مجھے اپنی آنکھوں پر اعتبار نہیں آرہا کہ میں یہاں ایک چٹیل میدان میں جہاں زمین پر دریاں نہیں ہیں، آپ کے سر پر سائبان نہیں ہے، آپ کو اتنی بڑی تعداد میں دیکھ کر خلاق عالم کے قدرتی سائبان کو ملاحظہ کرکے، ٹھنڈی ہوا اور فضا کی اس کیفیت کو دیکھ کر یہ بات پورے وثوق اور ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اس دور میں رب العالمین کو پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کے دفاع کی جنگ اتنی محبوب اور پیاری ہے، اللہ کے ہاں یہ کاز اور مشن اتنا محترم اور قیمتی ہے کہ ایک ایک قدم پر اللہ کی نصرت آپ کے شامل حال ہے۔ کانفرنس روکی گئی، اجازت نامہ دینے سے انکار کیا گیا، پھر اجازت مل گئی، پھر جگہ تبدیل کی گئی، پھر (دوبارہ) جگہ تبدیل کی گئی، پانچ جگہیں تبدیل کی گئیں اس کے باوجود نتیجہ کیا نکلا؟...... دو کلومیٹر کا جلوس اپنے کاز اور مشن کے مطابق فلک شگاف نعرے لگاتا رہا اور ڈگری کالج میں بھی عدیم المثال کانفرنس ہوئی۔ اور آج کوئی اس کانفرنس کو دیکھے جو اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات آج کلی طور پر سامنے آچکی ہے کہ بلوچستان کے عوام اصحاب رسولؐ کے ناموس کے تحفظ کے لئے بیدار ہو کر اسی طرح میدانِ عمل میں اتر چکے ہیں جس طرح پنجاب، سرحد اور سندھ کے لوگ بیدار ہو کر میدان میں اس وقت سرگرم عمل ہیں۔

گرامی قدر سامعین! تفصیلات کے ساتھ معروضات سے خود کو بچاتے ہوئے کہ قائد محترم یہاں تشریف فرما ہیں، میں آپ حضرات کی توجہ صرف اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ مجھ سے قبل میری جماعت کے مایہ ناز مناظر و خطیب مولانا علی شیر حیدری نے اصحابِ رسولؐ کی مظلومیت، اصحاب پیغمبرؐ کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں، ازواجِ مطہراتؓ کے تقدس کے خلاف ہونے والے حملوں کا ذکر شیعہ کی مستند کتابوں کے حوالوں سے آپ کے سامنے کیا۔ آپ نے ان کتابوں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگالیا ہوگا کہ شیعہ کس قدر جارحیت پر اتر آیا ہے۔ اسے اصحابِ رسول کا

کوئی حیا نہیں ہے۔اسے پیغمبر ﷺ کی ازواج کے بارے میں اتنا بھی احساس نہیں ہے جتنا کوئی عام شخص کسی عورت کا حیا کر لیتا ہے۔عورت کا حیا انسانی فطرت میں داخل ہے۔عورت کی عزت و احترام دنیا کے اصولوں،ضابطوں اور قوانین کا حصہ ہے۔خود پیغمبر ﷺ کی بارگاہ میں جب ایک جنگ سے عورتیں گرفتار کر کے لائی گئیں تو ایک عورت کو نبوت نے دیکھا کہ اس کے سر سے کپڑا اترا ہوا تھا، آپ نے نبوت والی چادر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا، بلال جاؤ!اس بچی کے سر کو ڈھانپ دو۔ کسی نے کہا،اے اللہ کے رسول!یہ تو کافر کی بیٹی ہے۔ارشاد فرمایا،بیٹی بیٹی ہوتی ہے مسلمان کی ہو یا کافر کی!

سیدہ عائشہ صدیقہ سے حضور ﷺ کا تعلقِ خاطر

عورت کا حیا دنیا کے مسلمہ اصولوں میں ایک حقیقت ہے۔لیکن شیعیت نے حیا کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے شرم و حیا کے بارڈر توڑتے ہوئے عام عورت کے خلاف باتیں نہیں کی،عام عورت کے خلاف زبان درازی نہیں کی بلکہ اس نے تہمت طرازی،دشنام طرازی اور الزام تراشی کی اس مقدس عورت پر کوشش کی......

جس مقدس عورت کی برأت کی گواہی خلاق عالم نے آسمانوں کے اوپر سے دی۔

جس پر منافقین نے تہمت لگائی تو رب العالمین نے قرآن کی اٹھارہ آیات نازل کیں۔

جن کے بستر پر وحی نازل ہوتی رہی۔

جن کے لبوں سے مس ہونے والے برتن پر نبوت اس انداز سے پوچھ کر کہ بتاؤ عائشہ تو نے اپنے ہونٹ کہاں لگائے ہیں تاکہ میں بھی برتن کے اس حصے پر اپنے ہونٹ لگا کر پانی پیوں۔

وہ شخصیت کہ جس کی وجہ سے تیمم کے آرڈر نازل ہوئے۔

وہ شخصیت کہ جس کی وجہ سے حدِ قذف کے احکامات نازل ہوئے۔

وہ شخصیت کہ جس کی تصویر رب العالمین نے نکاح سے پہلے ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر محمد رسول اللہ ﷺ کو دکھائی۔

وہ شخصیت جس کا نکاح اللہ نے عرش پر پیغمبر ﷺ سے کیا۔

وہ شخصیت کہ جب مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبتلا ہیں، اس دنیا سے تشریف لے جا رہے ہیں، آپؐ نے ایک صحابیؓ کے منہ میں مسواک دیکھا اور ٹکٹکی باندھ کر اس کی طرف دیکھتے رہے۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں میں سمجھ گئی کہ آپؐ مسواک کی طلب رکھتے ہیں، میں نے مسواک دیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول! میں یہ مسواک آپ کے لئے لائی ہوں۔ اگر آپؐ ارشاد فرمائیں تو میں اسے کوٹ کر نرم کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، اپنے منہ میں لے کر نرم کر دو! میں نے مسواک اپنے منہ میں دبایا اور چباتی رہی، جب وہ مسواک نرم ہوئی میں نے اپنے منہ سے نکال کر اسے دھونا چاہا۔ اپنے منہ سے نکال کر اپنے لعاب صاف کرنا چاہا، تو نبوت نے اپنے مرض الموت میں فرمایا، عائشہ! کیا کرتی ہو؟ اللہ کے رسول! آپ مسواک طلب کرتے ہیں، میں مسواک کو دھو کر خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ فرمایا نہیں! جس مسواک پر تیرا لعاب لگا ہوا ہے، جس مسواک پہ تیرا تھوک لگا ہوا ہے، جو مسواک ابھی تیرے لبوں سے باہر آئی ہے، مجھے بغیر دھوئے بغیر پانی لگائے دو تا کہ دنیا کو پتہ چل جائے عائشہ کا لعاب اتنا مقدس ہے...... عائشہؓ کا تھوک اتنا پاک ہے...... عائشہؓ کے لبوں میں اتنی طہارت ہے کہ جو چیز عائشہؓ کی زبان میں آئے گی وہی چیز نبوت کی زبان پہ جائے گی۔ جس چیز پہ عائشہؓ کے دانت لگے ہیں اسی چیز کو نبوت اپنے دانتوں پہ لگائے گی۔ جس کے تقدس وطہارت کی گواہی رب العالمین نے دی، جس کے منہ سے چبایا ہوا مسواک نبوت نے بغیر دھوئے استعمال کیا، آج وہ شخصیت جسے خلاق عالم نے قرآن میں تیری اور میری امی قرار دیا، ماں کے ماں ہونے میں شک ہو سکتا ہے، باپ کے باپ ہونے میں شک ہو سکتا ہے، ایسے بے شمار واقعات ہیں کہ بچپن میں ایک دو دن کا بچہ مل گیا، کسی عورت نے اسے پال لیا۔ میرے سامنے ایسے واقعات ہیں۔ آج کا بچہ اس عورت کو اپنی ممی کہتا ہے، اس شخص کو اپنا ڈیڈی اور باپ کہتا ہے۔ ماں کے ماں ہونے میں شک ہے، باپ کے باپ ہونے میں شک ہو سکتا ہے...... عائشہؓ کے امی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کے ماں ہونے پر گواہی قرآن نے دی ہے۔

دوستو! اب مسئلہ کسی عام شخصیت کا نہیں، مسئلہ مومنوں کی ماں کی عزت کا ہے۔ مسئلہ مومنوں کی امی کے تقدس کا ہے، بلوچ اپنی ماں کے تقدس کی جنگ لڑتا ہے...... پٹھان اپنی ماں کے تقدس کی جنگ لڑتا ہے...... اپنی قوم کی جنگ لڑتا ہے...... اپنی زبان کے لئے جنگ لڑتا ہے......

CamScanner

اپنے صوبے کے لئے جنگ لڑتا ہے...... آج تمہیں سپاہ صحابہ اس آواز پر لبیک کہنے کی دعوت دیتی ہے، سارے اختلافات چھوڑ دو...... سارے جھگڑے چھوڑ دو...... جنگ لڑنی ہے تو اپنی امی عائشہؓ کے تقدس کی جنگ لڑو۔

جہاں تک اختلاف کی بات ہے، لڑائی کی بات ہے، یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ اگر کوئی آدمی اپنی قوم کے لئے بات کرے اسے کوئی دہشت گرد نہیں کہتا، اپنے صوبے کی بات کرے اسے کوئی دہشت گرد نہیں کہتا، اپنی زبان کے لئے بات کرے اسے کوئی تخریب کار نہیں کہتا، اس کے جلسے پر پابندی نہیں لگاتا...... اسے شہر سے نکالنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا...... اپنی قوم کے لئے جلسہ کرنا چاہیں، اپنے صوبے کے مسائل کے لئے جلسہ کرنا چاہیں، اپنے علاقائی مسائل پر گفت وشنید کے لئے کوئی پروگرام کرنا چاہے کوئی پابندی نہیں...... کوئی لاء اینڈ آرڈر نہیں...... کوئی وعدہ وعید نہیں...... کسی قسم کی رکاوٹ نہیں...... رکاوٹ رہی تو عائشہؓ کی عظمت کے پرچار پر رہی...... رکاوٹ رہی تو اصحابِ رسولؐ کے ناموس کے تحفظ کے لئے رہی...... پولیس حرکت میں آئے تو اس بات پر آئے کہ سپاہ صحابہ اصحابِ رسولؐ کی وکالت نہ کرے!

ایران پاکستان میں بدامنی کا ذمہ دار ہے

دوستو! مولانا علی شیر حیدری نے وقت کی قلت کے باعث آپ کے سامنے چند کتابوں کے حوالے دیئے۔ لیکن اس وقت صورتحال یہ ہے کوئٹہ کے لوگو! آپ پاکستان کی اس سرحد پہ بیٹھے ہوئے ہیں جس سرحد کے ڈانڈے اور زمینی راستے ایران کے ساتھ مل رہے ہیں۔ آج ایران کی حکومت کروڑوں اور اربوں ڈالر خرچ کر کے، زرکثیر صرف کر کے، ایران کے سرکاری پریس پر لاکھوں کی تعداد میں کتابیں شائع کر کے اسلام کے نام پر، دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ کر کے تقسیم کر رہی ہے۔ جن کتابوں کے ایک ایک صفحے پر، جن کتابوں کی ایک ایک سطر میں اصحابِ رسولؐ کو گالی دی گئی ہے، اصحابِ رسولؐ پر کفر کے فتوے عائد کیے گئے ہیں، ازواج مطہراتؓ کی تنقیص کی گئی ہے، مجھے بتلاؤ اگر تم اس کے خلاف نہیں اٹھے ہو...... سپاہ صحابہ اس کے خلاف آواز بلند نہیں کرتی ہے...... اگر مسلمان اس کفر کا راستہ نہیں روکتا ہے...... اسلام کے نام پر جو کفر بڑھے گا...... اسلام کے نام پر

دنیا جس کفر کو قبول کرے گی...... لوگ اسلام کے نام پر خمینی کا لٹریچر پڑھتے ہیں اور خمینی کا لٹریچر پڑھ کر صحابہ کو کافر سمجھتے ہیں۔ اگر تم اس کے خلاف نہیں اٹھتے ہو، کل قیامت کو سوال ہوگا یا نہیں ہوگا؟...... اس لئے آپ کے کوئٹہ کے راستے سے ایرانی گماشتے، ایرانی ایجنٹ، اصحاب رسولؐ کے خلاف شائع ہونے والی کتابوں کو پاکستان میں فروغ دے رہے ہیں، ایران کے کفریہ انقلاب کے راستے ہموار کرنے کے لئے کوئٹہ کی زمین کو استعمال کیا جارہا ہے، اس لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ بیدار ہو جایئے، ہوش کے ناخن لیجئے، ہم آپ کے پاس آئے ہیں اختلافات کو چھوڑیئے...... ہم آپ کے پاس آئے ہیں بے حسی کو خیرباد کہئے اور پاکستان کی سرحد کے اس عام شہر کو، بلوچستان اور ایران کے درمیان میں واسطہ بننے والے اس علاقے پر کنٹرول حاصل کیجئے، اپنی نظر تیز رکھئے تاکہ ایران کی گورنمنٹ کو اپنے کفریہ انقلاب کے برپا کرنے میں کامیابی نہ ہوسکے۔

حکمرانوں کی طرف سے دھوکہ دہی کی کوشش

دوستو! ہم نے یہ کتابیں سابقہ دور کے حکمرانوں کے سامنے بھی پیش کیں اور موجودہ دور کے حکمران صدر فاروق لغاری، وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور ان کے وزراء اعلیٰ کے ساتھ جب ہمارے مذاکرات ہوتے ہیں وہ ہمیں یہ کہہ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں، جناب آپ کیا کررہے ہیں؟ ہم کہتے ہیں صحابہ کرامؓ کے خلاف لٹریچر چھپ رہا ہے، ہمیں کہتے ہیں نہیں یہ ہندوستان چھاپ رہا ہے۔ امریکہ چھاپ رہا ہے۔ یہ آپس میں لڑانے کی کوشش ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ لٹریچر ایران سے چھپ رہا ہے......!! جب وہ یہ کہتے ہیں کہ امریکہ سے شائع ہوتا ہے ایران سے شائع ہوتا ہے؟ ہم انہیں کہتے ہیں کہ ابھی ابھی ایران کے سفارت خانہ میں فون کرو، خانہ فرہنگ ایران میں فون کرو، ان سے کہو خمینی کی کتابیں بھیجیں، ان سے کہو ایران سے چھپنے والی کلینی کی کتابیں بھیجیں، ان سے کہو ایران کے پریس سے شائع ہونے والی مجلسی کی کتابیں بھیجیں، طوسی کی کتابیں، طبری کی کتابیں بھیجیں، اگر ایران کے سفارت خانہ سے، خانہ فرہنگ ایران سے شائع ہونے والی ہزاروں کتابیں تمہارے ٹیبل پر آجائیں اور انہی کتابوں کو اٹھا کر انہی سے ہم یہ ثابت کردیں کہ ایک ایک سطر، ایک ایک ورق اصحاب رسولؐ کی توہین و تنقیص سے، گستاخی سے بھرا پڑا ہے تو پھر تمہیں اس

CamScanner

بات کا اقرار کر لینا چاہئے کہ ایران کی حکومت اسلامی حکومت نہیں ہے۔ ایران کا انقلاب اسلامی انقلاب نہیں ہے بلکہ ایران کی حکومت شیعہ، کافر حکومت ہے۔

رشدی کے خلاف احتجاج کرنے والے پاکستانی رشدیوں کیخلاف جہاد کیوں نہیں کرتے؟

دوستو! قائد سپاہ صحابہ آپ کے سامنے تفصیل سے بیان کریں گے کہ ایران میں سنی کتنا مظلوم ہے؟ ایران کی پاکستان میں کتنی مداخلت ہے؟ ایران کے اس انقلاب کے بعد پاکستان میں گزشتہ تیرہ سالوں کے اندر تین سو سے زائد کتابیں چھپ چکی ہیں۔ مسلمانو! آپ کی غیرت کو بیدار کرنے کے لئے تو ایک ہی کتاب کافی تھی۔ مجھے بتاؤ کہ رنگیلا رسول نامی کتاب ایک لکھی گئی تھی یا سو لکھی گئی تھیں؟ ایک لکھی گئی تھی۔ غازی علم الدین نے راجپال کا کام تمام کر دیا اور سلمان رشدی نے جو کتاب لکھی پورا عالم اسلام اس کے خلاف سراپا احتجاج بن گیا، لیکن آپ کے ملک میں تین سو کتابیں اور میرا یہ دعویٰ اور چیلنج ہے میں ایوان میں وقت کے حکمرانوں کے سامنے، بڑے بڑے افسران کے سامنے بڑی ذمہ داری سے یہ کہتا رہا ہوں کہ جو کچھ رشدی نے لکھا ہے اس کے الفاظ بڑے نرم الفاظ ہیں، اس میں گستاخی ہے لیکن کم درجے کی ہے...... جو کچھ شیعہ کتابوں میں موجود ہے رشدی نے اس کا عشر عشیر بھی نہیں لکھا۔ تم رشدی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کرتے ہو، نعرے بلند کرتے ہو، مجھے بتاؤ کہ تمہیں پاکستان کے رشدی نظر کیوں نہیں آتے!

راستے روکنے کی کوششیں کرنے والے سیاستدانوں سے پوچھتا ہوں، تم نے اسلام آباد کی سڑکوں پر مارچ کیوں کیا؟ تم نے اسلام آباد میں سفارت خانے کا گھیراؤ کیوں کیا تھا؟ رشدی کے خلاف مظاہرہ کرنے والے سیاستدانو! مجھے بتاؤ جب تم نے اسلام آباد میں مظاہرہ کیا تھا وہاں گولی چلی سات نوجوان شہید ہوئے اور شہید ہونے والے بھی سپاہ صحابہ کے تھے، اگر رشدی کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے جان دینا شہادت ہے تو پاکستان کے رشدیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے جان دینا شہادت کیوں نہیں ہے؟ اور ان کے خلاف احتجاج کرنا عبادت کیوں نہیں ہے؟

صرف ایک وجہ ہے کہ رشدی ہمارے ملک میں نہیں تھا، اس کے خلاف بولنے سے جان

کو خطرہ نہیں تھا، اس کے خلاف بولنے سے دوٹوں کو خطرہ نہیں تھا، اس کے خلاف بولنے سے اپنے بچوں کو خطرہ نہیں تھا، اور پاکستان کے رشدیوں کے خلاف بولنے سے یہ سارے خطرات سامنے آتے ہیں۔ بزدلی، بے غیرتی، بے حسی یہاں تک پھیل گئی...... آج مجھے وہ الفاظ یاد آرہے ہیں جو الیکشن کے قریبی دنوں میں مولانا حق نواز شہیدؒ نے بہاولپور میں فرمائے تھے، فرمایا: "سنیو! تمہیں کیا ہوگیا ہے، چودہ سو سال گزر گئے ہیں، چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود آج بھی شیعہ اپنا ووٹ صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں کاسٹ کر کے صدیق رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ ماننے کو تیار نہیں ہے۔ شیعہ اپنے کفر پر اتنا ڈٹا ہوا ہے، اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر اتنا قائم ہے کہ چودہ سو سال بعد بھی تیرا دل رکھنے کے لئے، تجھے بھائی بنانے کے لئے اپنا ووٹ صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں استعمال کر کے اپنی اذان کے الفاظ "علی ولی اللہ، وصی رسول اللہ وخلیفتہٗ بلا فصل" کے الفاظ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ چودہ سو سال بعد اپنا ووٹ صدیق رضی اللہ عنہ کو دینے کے لئے تیار نہیں ہے...... تمہی بے غیرت ہو؟ کہ اپنا ووٹ صدیق رضی اللہ عنہ کے دشمن کو دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہو! تمہی بے غیرت ہو کہ اپنا ووٹ امی عائشہ کے دشمن کے حق میں ڈالنے کے لئے تیار ہو؟ وہ پیغمبر ﷺ کے صحابہ کے احترام کے لئے تیار نہیں ہے...... مجھے بتلاؤ جو صحابہ کے ساتھ پیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہے، صحابہؓ کے ساتھ رشتہ ناطہ جوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے...... یہ کیسی وسعتِ قلبی ہے کہ وہ صحابہؓ کو آج بھی معاف کرنے کے لئے تیار نہیں، تُو اُسے معاف کرنے کے لئے کیسے تیار ہے؟

کفر کے سدّ باب کے لئے دو راستے

دوستو! ہم نے اس بڑھتے ہوئے کفر کا راستہ روکنے کے لئے دو راستے اختیار کئے ہیں۔ ایک راستہ رائے عامہ کو ہموار کرنے کا راستہ ہے، آپ کے گھر گھر آ کر آپ کی غیرت کو جھنجھوڑنے کا راستہ اور ایک راستہ اصحابِ رسولؐ کے دشمن کی زبان پر قانون کا تالا لگانے کا ہے۔ ہم اس راستے پہ بھی کامیاب ہیں، اس راستے پہ بھی کامیاب ہیں۔ چنانچہ ہم جھنگ سے (قومی اسمبلی کے انتخاب میں) کامیاب ہوئے۔ ہم نے سوئی گیس کے وعدے پہ ووٹ نہیں لئے...... ہم نے جھنگ میں نالیوں کا وعدہ نہیں کیا...... سڑکوں کا وعدہ نہیں کیا...... سبز باغ نہیں دکھائے...... ہم نے جھنگ

والوں سے کہا تھا، ہمیں ووٹ دو صدیق ؓ کی عظمت کے لئے...... ہمیں ووٹ دو فاروق اعظم ؓ کی عدالت کے لئے...... اسمبلی میں جا کر اصحاب رسول کی عظمت کی جنگ لڑ چھوڑیں گے۔ مجھے بتاؤ اگر کوئی صحابہ کی عظمت کے لئے آپ سے ووٹ مانگے آپ دیں گے؟ اور اگر کل کوئی شیعہ کو بغل میں دبا کر، سینے سے لگا کر، اصحاب رسولؐ کے گستاخ، پاکستان کے رشدی اور صدیق ؓ کی صداقت کے منکر کو اپنے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر آپ کے سامنے لائے اس کا محاسبہ کرو گے یا نہیں؟ اتنا سا وعدہ آپ کرو، ان شاء اللہ عقل ٹھکانے آ جائے گی۔

دوستو! ہم جب اسمبلی میں گئے، ہم نے فوری طور پر ناموسِ صحابہ بل پیش کیا۔ اسمبلی میں تو میں اکیلا ہوں لیکن جب اخلاص ہو، مشن پر کوئی آدمی کاربند ہو، پھر وہ تنہا بھی ہو تو ہزاروں جیسا ہوتا ہے۔ ہم نے اپنے موقف کو اسمبلی میں پیش کیا۔ پچھلی قومی اسمبلی میں ۳۵ آدمیوں نے بل پر دستخط کئے تھے اور جب بل قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو پورے ایوان نے اسے متفقہ طور پر پاس کیا لیکن اسمبلی ٹوٹ گئی۔ اب جب موجودہ اسمبلی بنی، اور یہ بل جو پہلے چند سطروں پر مشتمل تھا آج تین صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تفصیلی بل کو جب ہم نے اسمبلی میں پیش کیا، ۷۵ ارکان اسمبلی نے اس پر دستخط کئے۔ شیعو! انتظامیہ کے لوگو! انتظامیہ میں گھسے ہوئے شیعہ کے گماشتو! تم ہمارا راستہ کہاں کہاں روکو گے؟ عوام ہمارے ساتھ ہیں، نمائندے ہمارے ساتھ ہیں، میدانوں کی جنگ بھی ہم جیت چکے ہیں ایوانوں کی جنگ بھی ہم جیت چکے ہیں۔

لوگو! ہم نے آپ کو منگوانے کے لئے آپ کے پاس گاڑیاں بھیجیں؟ ویگنیں بھیجیں؟ آپ کے پاس کرایہ بھیجا ہے؟ دعوت نامے بھیجے ہیں؟ شہر سے دس کلومیٹر دور پیدل چل چل کر، سائیکل پر بیٹھ کر، موٹر سائیکل چلا کر، بسوں کی چھتوں پر بیٹھ کر آپ لوگ یہاں آئے ہیں آپ ۔ راست کے لئے آئے ہیں؟...... آپ لالچ کے لئے آئے ہیں؟...... مفاد کے لئے آئے ہیں؟...... دنیاوی دولت اور اقتدار کے لئے آئے ہیں؟...... جب کہ یہ خطرات تھے، گرفتاری ہو سکتی ہے، شیلنگ ہو سکتی ہے، گولی چل سکتی ہے، بم دھماکے ہو سکتے ہیں...... کیونکہ سپاہ صحابہ کا راستہ پھولوں کی سیج نہیں کانٹوں بھرا راستہ ہے! بھرے جلسوں پر بم مارے گئے، کئی کئی ساتھی شہید ہوئے! بھرے جلسوں میں گولی چلی، لوگ شہید ہوئے۔ جلوسوں میں بم مارے گئے، لوگ شہید ہوئے...... اس کے باوجود

اتنی بڑی تعداد کا یہاں جمع ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ کوئٹہ کا مسلمان، بلوچستان کا مسلمان آج یہ فیصلہ کر چکا ہے...... تمام سیاسی معاملات سے بالاتر ہو کر، قومی معاملات سے، مفاد کی سیاست سے بالاتر ہو کر اصحابِ رسول کی عزت کے لئے ہم ایک ہیں!

دوستو! حکومت نے اس بل کا راستہ روکنا چاہا، تیار رہیں تیار! اگر ایرانی النسل بے نظیر، آصف زرداری اور اس پورے خاندان نے اقبال حیدر وزیر قانون، شیعہ کے ان گماشتوں نے، ایران کے ان چیلوں نے اس بل کا راستہ روکنے کی کوشش کی تو ان شاء اللہ وزارتِ عظمیٰ کی کرسی بھی چھین لی جائے گی۔ چھینو گے کہ نہیں؟...... قائد محترم آپ کے سامنے یہ اعلان بھی کرنے والے ہیں کہ ہم اسلام آباد کیسے جائیں گے! لاکھوں لوگ مل کر اسلام آباد پہنچیں گے تو ان لوگوں کو بھاگتے ہی بن پڑے گی! یہ ملک ہمارا ہے کسی کے باوا کی جاگیر نہیں ہے۔ یہ ملک بے نظیر کو اس کے باپ نے جہیز میں نہیں دیا۔ یہ ملک نواز شریف کو اس کے باپ نے اتفاق فونڈری کی طرح جاگیر کے طور پر نہیں دیا...... یہ ملک کلمے کے نام پر بنا ہے! یہ ملک تیرا ہے، یہ ملک میرا ہے...... اٹھ غاصبوں سے، لٹیروں سے، چوروں سے، اٹھ دین کے دشمنوں اور صحابہؓ کے گستاخوں سے حکومت چھین لے...... کرسی پر قبضہ کر لے!

دوستو! وہ کوئی اور ہوں گے جو ایوانوں میں جا کر بدل جاتے ہوں گے...... یہ کوئٹہ کا مجمع ہے، میں رب کی قسم کھا کر کہتا ہوں کوئی آدمی اٹھے اور کہے کہ اسمبلی میں یہ بات کہہ دے...... اگر نہ کہوں تو باپ کا نہیں!

”قائد ہو تو کیسا ہو!...... اعظم طارق جیسا ہو“ کے فلک شگاف نعرے

مباہلے کا چیلنج

حسبِ توقع دنیائے رفض سے بارہویں امام کے موضوع پر کی گئی تقریر ہضم نہ ہو سکی۔ حیرت ہے کہ جو قوم اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، اصحابِ رسولؐ پر تبرابازی کو ثواب سمجھتی ہے اور قطعاً حیا نہیں کرتی کہ اس کے اس شرانگیز رویّے سے ملک کی واضح اکثریت کے نہ صرف جذبات مجروح ہوں گے بلکہ امن وامان مستقل تلپٹ ہو کر رہ جائے گا، (جیسا کہ ہو بھی چکا ہے)۔

چنانچہ ایک طے شدہ منصوبے کے تحت شیعوں نے ۲۲/اگست ۱۹۹۴ء کو جب مولانا شہیدؒ قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے جھنگ سے اسلام آباد جا رہے تھے، سرگودھا کے قریب آپؒ پر راکٹ لانچروں سمیت جدید ترین اسلحہ سے قاتلانہ حملہ کیا، جس میں آپؒ کے دو ساتھی شہید ہو گئے۔ درج ذیل تقریر اس موقع کی یادگار ہے۔

بعد از خطبہ مسنونہ!

قابل قدر حاضرین مکرم، بزرگو، نوجوان ساتھیو، سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے سماعت فرمانے والی اسلامی ماؤ بہنو بیٹیو! آج ۲۶/اگست ۱۹۹۴ء کے جمعہ کے موقعہ پر آپ حضرات کی مختلف دور دراز کے شہروں سے اتنی بڑی تعداد میں جھنگ آمد اس وجہ سے ہے کہ ۲۲/اگست کو آپ کی جماعت کے ساتھ بزدل دشمن کی طرف سے جس کاروائی کا، جس بزدلانہ حملے کا اور جس شرمناک جسارت کا ارتکاب ہوا ہے آج پوری سنی قوم اس پہ دل گرفتہ ہے۔

CamScanner

اس سانحہ پر ہر مسلمان ایک طرف خون کے آنسو رو رہا ہے، سراپا احتجاج بنا ہوا ہے، دکھ درد سے اس کا سینہ لبریز ہے تو دوسری طرف انہیں مسرت، خوشی اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنے کا بار بار اظہار کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کی ناپاک سازش کو محض اپنے کرم اور فضل کے ساتھ خاک میں ملا دیا۔

قدرت اصحابِ رسولؐ کی عظمت کیلئے مجھ سے کام لینا چاہتی ہے

گرامی قدر سامعین! میری عادت نہیں ہے کہ جب کوئی واقعہ میرے ساتھ پیش آئے...... جب کوئی تکلیف مجھے پہنچے......، جب میری ذات کو مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو مجھ سے اس پر احتجاج نہیں ہوتا...... میں بار بار اس واقعہ کی تفصیلات بیان کرنے سے قاصر رہتا ہوں...... اس لیے مجھے اس واقعہ پر ایک بال کے برابر بھی غم نہ ہوتا اگر میں زخموں سے چور ہو جاتا لیکن میرے ساتھیوں کو کچھ نہ ہوتا۔ اس سے پہلے بھی میرے ساتھ ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ مجھے تو اپنے رب کی ذات پر اتنا بھروسہ ہے، اللہ کی ذات پر اتنا اعتماد ہے اور اسی ذات وحدہٗ لاشریک نے الہامی طور پر بچپن ہی سے اشارات و بشارات کے ذریعے جو چیزیں محسوس کروائی ہیں ان کی بنیاد پر میں اپنی جماعت سے درخواست کرنا چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے، اور شیعہ کو ایک مرتبہ پھر چیلنج دینا چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے! کہ پہلے تو میرے پاس اسلحہ ہوتا تھا، باڈی گارڈ ہوتے تھے۔ اب میں ایک ایک گاؤں، ایک ایک بستی، قریہ قریہ، شہر شہر، تن تنہا بغیر کسی اسلحہ کے بغیر کسی گن مین کے پورے ملک میں جانا چاہتا ہوں اور مجھے اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے کہ تم مل کر بھی اگر میرے سینے پر کلاشنکوف رکھ کر بھی چلاؤ گے تو نہیں چل سکے گی۔

طارق تیری جرأت کو...... سلام ہے سلام ہے

بعض باتیں میں نہیں کہنا چاہتا اور مجھے بزرگوں نے منع بھی کیا ہے لیکن بار بار کے حملوں سے، رب العالمین کا اپنی رحمت کے ساتھ حفاظت کرنا بہر حال اس بات کی طرف واضح غمازی اور دلیل ہے کہ خلاقِ عالم اصحابؓ کی عزت و آبرو کے لئے اب کوئی کام لینا چاہتا ہے۔

گاڑی جل گئی، ناموسِ صحابہؓ کانفرنس کے اشتہارات نہیں جلے

آپ حضرات نے یہ بات سنی ہوگی۔ کوئی شعبدہ بازی نہیں۔ اس میں کسی قسم کی کوئی

بناوٹ...... کوئی کذب بیانی نہیں کہ ہماری گاڑی پر حملہ ہوا...... گاڑی کو آگ لگ گئی...... پوری گاڑی جل گئی...... اس کے ٹائر جل گئے...... اس کی سیٹیں جل گئیں...... یہاں تک کہ جو ہمارا نوجوان ساتھی شاہد جاوید گاڑی ہی کے اندر بم لگنے سے گر گیا تھا وہ بھی اسی میں جل گیا اور بریف کیس جل گئے...... اس میں موجود کپڑے جل گئے...... یہ ساری چیزیں جل گئیں لیکن اسی گاڑی میں، انہی سیٹوں کے نیچے، اسی ڈالے میں، اس کی ٹرالی میں، اسی بریف کیس کے پاس...... اسی شہید شاہدؒ کے پاس...... اسی گاڑی کے اندر ۱۵۰۰ اشتہار جو ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ کانفرنس کے عنوان پر شائع کیے گئے تھے...... جن پر ناموس صحابہ بل کا نام تھا، اس کے پروگراموں کی تفصیل تھی اصحابِ رسول کی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے اسمبلی میں پیش کیے جانے والے بل کے عنوان پر کانفرنسوں کے پروگرام ترتیب دیے ہوئے تھے، وہ کاغذ ہیں جب کہ آپ دیکھتے ہیں کہ کاغذ اور آگ اس کا کتنا قرب ہے کہ لوگ لکڑی کو آگ لگانے سے پہلے کاغذ کو آگ لگتے ہیں...... لوگ چولہا جلانے سے پہلے کاغذ کو استعمال کرتے ہیں...... ہر چیز جل گئی مگر جس کاغذ پر پیغمبرؐ کے صحابہؓ کا نام تھا اسے آگ تک نہیں لگی۔

عظمت صحابہ...... زندہ باد (کے فلک شگاف نعرے)

میں اس بات سے یقیناً بلاشک وشبہ اللہ کی رحمت سے یہ امید رکھتا ہوں اور نیک شگون لیتا ہوں۔ دنیا کی کوئی طاقت ناموس صحابہ بل کے راستے میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی۔ اگر ہم پر حملہ کیا گیا، سوال یہ ہے کہ میری اور حملہ آور کی آپس میں مخالفت، وجہ تنازعہ، مخاصمت، آپس میں دشمنی کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ میں اصحابِ رسولؐ کی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے اسی کارواں کو لے کر آگے بڑھ رہا ہوں جو کارواں حق نوازؒ نے چلایا تھا...... میں اسی تحریک کا ایک حصہ ہوں، جس کو مولانا حق نوازؒ نے اٹھایا تھا...... میں اسی افسانے کا اینڈ (End) اور اسی کہانی کا تتمہ ہوں، میں اسی داستان کا حرفِ آخر ہوں، میں اسی جدوجہد کی منزل تک پہنچنے والا ایک حصہ ہوں...... میں ساری قربانیوں کو اپنی منزل تک لے جانے والی اس راہ پہ چل رہا ہوں...... میں تمام شہداء کے خون کو ساتھ لے کر اپنی منزل کے آخری حصے تک پہنچ رہا ہوں...... جہاں مجھے اپنی منزل اس صورت میں نظر آتی ہے کہ اصحابِ رسولؐ کے ناموس کے تحفظ، ان کی عزت وآبرو کی پاسبانی،

CS CamScanner

اس دور میں کردی جائے گی، پیغمبر کے صحابہ کی عزت اور آبرو کا بل اسمبلی میں پیش ہوگا، قیامت کی صبح تک قانون کی پیشانی پر جگمگاتا رہے گا۔

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

المدد المدد......یا خدا یا خدا

رہبر و رہنما......مصطفیٰ مصطفیٰ

جان جاسکتی ہے، ناموسِ صحابہؓ پر سودے بازی نہیں ہوسکتی

ناموس صحابہ بل اسمبلی کا مقدر بن چکا ہے۔ میں نے اس سے پہلے مختلف جلسوں میں، کانفرنسوں میں اور اسی جمعہ کے موقع پر آپ سے عرض کیا تھا کہ ناموس صحابہ بل ہماری زندگی موت کا مسئلہ بن چکا ہے......ناموس صحابہ بل ہماری فنا اور بقا کا مسئلہ بن چکا ہے......ناموس صحابہ بل ہماری کامیابی ناکامی کا مسئلہ بن چکا ہے......ناموس صحابہ بل حق و باطل کی جنگ کا نام ہے......ناموسِ صحابہ بل اب کامیابی ناکامی کا راستہ ہے......ہم جان دے دیں گے......ہم خون لٹا دیں گے...... جوانی برباد کر چھوڑیں گے......بچے قربان ہوتے ہیں قربان کردیئے جائیں گے......گھر ویران ہوتا ہے ویران کردیا جائے گا...... جو ہوتا ہے کردیا جائے گا......صحابہؓ کی عزت اور آبرو کے بل پر نہ سودے بازی کی جاسکتی ہے نہ اٹھائے ہوئے قدم واپس کیے جاسکتے ہیں، نہ اس بل کے عنوان پر ہم کسی قسم کی کوئی بات سننے کے روادار ہیں......!!

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

اعظم تیری جرأت کو......سلام ہے سلام ہے

میں نے پہلے یہ کہا تھا کہ اگر بل پاس نہ ہوا تو اسمبلی سے میری لاش آئے گی۔ اب میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس بل کے ساتھ زیادتی ہوئی پھر میری لاش نہیں کچھ اوروں کی لاشیں بھی آئیں گی۔

للکار ہے للکار ہے......شیر کی للکار ہے

جرنیل سپاہ صحابہ......زندہ باد

شاید ہمارے رب نے ہمیں بچا اسی لئے رکھا ہے کہ ہم نے ایک جنگ اسمبلی کے فورم پہ

CamScanner

لڑنی ہے۔ ہم نے ایک جنگ اسمبلی ہال میں لڑنی ہے۔ شاید رب نے زندگی کے کچھ اور دن اسی لئے دے چھوڑے ہیں کہ جا اپنی زندگی کو لے، اب جتنی گھڑیاں صحابہ کرامؓ کی امانت ہیں اس بل کے تحفظ کے لئے وقف ہیں۔ جو صلاحیت ہے، جو رب کی دی ہوئی خداداد توانائیاں ہیں، اس بل کے لئے وقف ہیں۔ زندہ رہے تو بل کی بات کریں گے۔ چلیں گے بل کی بات کریں گے، بڑھیں گے بل کی بات کریں گے۔

بل پاس کرا کر دم لیں گے...... یا خاک وخوں میں نہا کر دم لیں گے!!

سوائے اس کے اور کوئی وجہ مخاصمت نہیں۔ اس لیے میں آپ سے کہہ رہا ہوں کوئی ضرورت نہیں دل گرفتہ ہونے کی۔ اس واقعہ نے ہمارے حوصلوں کو جلا بخشی ہے۔ اس واقعہ نے ہماری قوت میں اضافہ کیا ہے۔ اس واقعہ نے ہمارے اعتماد کو بڑھایا ہے۔ اس سانحہ نے ہمارے دلوں کی دھڑکن کو تیز کیا ہے۔ اس واقعہ نے، دشمن کی اس ناپاک سازش نے، اس کی اس بزدلانہ حرکت نے ہم میں پہلے سے زیادہ جرأت پیدا کی ہے بیداری پیدا کی ہے۔ آج لوگ اس حملے کی وجہ سے ہڑتال کر رہے ہیں۔ آج دنیا اس حملے کی وجہ سے سراپا احتجاج ہے۔ یہ ریہرسل ہے، یہ ٹریننگ ہے، یہ ہڑتالیں ٹریننگ ہیں، یہ مظاہرے ریہرسل ہیں۔ یہ ٹریننگ کی جارہی ہے ناموسِ صحابہ بل کے لئے۔

بل پاس نہ کیا گیا تو پورا ملک بند کر دیا جائے گا......

بل پاس نہ ہوا تو پہیہ جام ہڑتال ہوگی......

بل پاس نہ ہوا تو احتجاج سے سڑکیں بھر دی جائیں گی......

بل پاس نہ کیا گیا جیلیں بھر دی جائیں گی......

بل پاس نہ کیا گیا، ایک جان تو کیا ہے ہزاروں جانیں قربان کر دی جائیں گی......!!

اس بل کی کامیابی کے لئے ملکی سطح پر عوام کی بیداری کی ضرورت تھی...... سنی قوم کے دلوں کی دھڑکنوں کو تیز کرنے کی ضرورت تھی...... مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی ضرورت تھی...... میں یہ سوچ رہا تھا شاید چیخ چیخ کر، چلا چلا کر، ایک ایک شہر میں واویلا کر کے، ایک ایک شہر کے اندر کھڑے ہو کر آنسو بہا بہا کر اس قوم کے دلوں کی دھڑکنوں کو تیز کر سکوں گا اور اس قوم کو خواب

غفلت سے بیدار کرسکوں گا...... فضائے آسمانی میں اتنے ہاتھ بلند کردوں گا کہ ہتھکڑیاں ختم ہو جائیں گی...... احتجاجی تحریک کے لئے کال دیتے ہی اتنے لوگ اسلام آباد میں جمع کر چھوڑوں گا لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کو شاید یہ منظور تھا کہ جلسوں کی ضرورت نہیں ہے، کانفرنسوں کی ضرورت نہیں ہے، وہ اپنی قدرت کاملہ کا ایک کرشمہ دکھانا چاہتی ہے...... وہ امتیاز شہیدؒ کی برکت کی وجہ سے ایک نیک پارسا انسان شاہد شہیدؒ کے خون کی برکت کی وجہ سے وہ فاصلہ جو سالوں میں ہم طے نہ کر سکتے وہ فاصلہ شہیدوں کے خون کی برکت کی وجہ سے منٹوں سیکنڈوں میں اب طے ہو کر رہے گا۔ یہ بل قانون کا حصہ بن کر رہے گا۔ (فلک شگاف نعرے)

اور میں دشمن سے کہنا چاہتا ہوں، او بے غیرت دشمن! کہاں ہو؟ ہم تو کھڑے ہیں میدان میں، زخم کھا کر بھی تیرے کفر کا پرچار کر رہے ہیں، مصیبت اٹھا کر بھی تجھے للکارتے ہیں، بزدل دشمن! تو کہاں ہے؟ بول کہاں ہے؟ جرأت ہے تو سامنے آ۔ تو نے تو یہ تقریریں کی تھیں کہ اعظم طارق آج نہیں تو کل تو قتل ہو جائے گا، اور تو نے تو یہ کہا تھا کہ جو اعظم طارق کا سر کاٹ کے لائے گا ہم اسے انعام دیں گے...... پھر اس انعام کو لینے کے لئے کوئی آگے نہ بڑھا اور تو خود گاڑی میں سوار ہو کر پیچھے چلا آیا...... مجھے بتا سر کاٹنا تو دور کی بات ہے، تو تو میرا بال بیکا بھی نہیں کر سکا...... تو تو میرے قریب بھی نہیں آ سکا...... تجھ میں جرأت ہوتی کھڑا رہتا...... تجھ میں جرأت ہوتی تعاقب کرتا...... تو بتا کہ تیرے پاس ہر طرح کی چیز تھی، جدید اسلحہ تھا، ہتھیار سے تو مسلح تھا، اوئے نہتے ہاتھوں سے واسطہ پڑا ہے ہاتھوں میں ہاتھ آیا ہے، دم دبا کے بھاگا کیوں ہے؟...... میدان چھوڑنے پہ مجبور کیوں ہوا ہے؟

اب سوراخوں میں بند ہوئے بیٹھے ہو! اب غار کے اس دہانے میں چلا جا جہاں تیرا بارہواں امام بیٹھا ہوا ہے۔ نکل باہر! تو فیل ہو چکا ہے۔ اپنے بارہویں کو نکال...... تو تو کامیاب نہیں ہوا، اپنے اس چودہ سو سالہ چھپے ہوئے کیڑے کو نکال...... تو تو نہیں آ سکا اس کو باہر نکال، لے کر آ اس کو، جس طرح میدان تو نے چھوڑا ہے...... جس طرح میں نے کہا تھا ہم زندہ رہے صدیق رضی اللہ عنہ کا دشمن کوئی آئے گا، ہم زندہ رہے نبی کا روضہ توڑنے والا آئے گا، ہم اس کے ہاتھ توڑ دیں گے...... پاؤں کاٹ دیں گے...... تیرے ہاتھ بھی توڑیں گے...... تیری گردن میں بھی گولیاں ماری ہیں......

تیرے پاؤں میں گولیاں ماری ہیں...... لے کر آسوراخ والے کو اس کا بھی وہی حشر کیا جائے گا جو تمہارا کیا گیا ہے!!(نعرے)

اب پوچھ تاریخ سے کہ فاتح کون ہے؟...... فیصلہ کروالوگوں سے کہ فاتح کون ہے؟...... کامیاب کون ہے؟ میدان کس کا ہے؟...... کون بھاگا، کون کھڑا رہا؟...... کون ڈٹا، کون بھاگا؟...... میدان میں برقعے کس نے چھوڑے؟...... عورت نژاد! نسوانی قیادت کے پیچھے چلنے والا قافلہ!...... نسوانیت جس کے رگ وریشے میں پیوست ہوئی ہے، نسوانی ذہنیت کے مالک!...... نسوانی قیادت کے پروردہ! تم عورتوں جیسے سر پہ برقعے لے کے آئے تھے...... تم نے عورتوں کا کردار دیکھا نہیں ہے، برقعے تم چھوڑ گئے، ٹوپیاں تم چھوڑ گئے...... کیپ تم چھوڑ گئے...... جوتے تم چھوڑ گئے...... گاڑی تم چھوڑ گئے...... ہم تو میدان میں تھے، تم کہاں ہو؟ سامنے آؤ......!!(فلک شگاف نعرے)

کہاں ہو؟ اب کہتے ہو ہم بے گناہ ہیں...... اب کہتے ہو ڈرامہ ہے...... ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے...... تم تو کہتے تھے ہم یہ کام کریں گے، ثواب سمجھ کے کریں گے، ایمان سمجھ کر کریں گے، عبادت سمجھ کر کریں گے! جے عبادت کیتی اے تے فیر لکدے کیوں او؟ ثواب سمجھا ہے تو ڈرتے کیوں ہو؟ پھر اپنے آپ کو پیش کرو نا قانون کے سامنے! پھر آؤ، کہو ہم ہیں۔ تا کہ کوئی تاریخ میں تمہاری جرأت کا تذکرہ بھی کر سکے تا کہ لوگ یہ کہہ سکیں کہ چلو یار اس نے پتھر مارا تو سامنے آ کر مارا ہے۔ میں نے کتنی مرتبہ اپنی تقریروں میں کہا کہ پیچھے سے حملہ مت کرنا۔ رات کی تاریکی میں حملہ مت کرنا۔ میدان میں آنا، دو دو ہاتھ کر کے دیکھنا! میدان میں مقابلہ کرنا۔ یہ الگ بات ہے تم اپنے آباؤ اجداد کی تاریخ کو دہراتے ہوئے پھر پیچھے سے آئے ہو۔ یہ الگ بات ہے ہمیں اترنے کا موقع بھی نہیں ملا، یہ الگ بات ہے کہ ہم ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے...... یہ الگ بات ہے کہ ابھی تم نے ہمیں تعارف بھی نہیں کرایا تھا...... چاہئے یہ تھا کہ ہم بھی اترتے، تم بھی اترتے، تم کہتے 'ہم آ گئے ہیں...... ہم کہتے ٹھیک ہے تم آ گئے ہو...... پھر تم ہمارے ساتھ لڑتے پھر مزہ آتا...... تم پیچھے سے آئے، اچانک آئے، جدید اسلحہ لے کر آئے اور گرنیڈ لے کر آئے، بم لے کر آئے، ہر چیز لے کر آئے پھر بتاؤ دم دبا کر بھاگا کون؟ (فلک شگاف نعرے)

دشمن نے قاتلانہ حملہ کیلئے بھی اپنا ہی گھر منتخب کیا

مجھے خوشی ہے کہ تم نے ایک مرتبہ پھر وہی کام کیا جس سے تمہارے آباؤ اجداد کی تاریخ زندہ ہوگئی۔ ہم نے ایک مرتبہ پھر وہ کام کیا جس سے ہمارے اسلاف کی تاریخ زندہ ہوگئی۔ کڑی سے کڑی جڑتی ہے● ..... ہم معافی مانگ لیتے، ہم وہاں میدان خالی کردیتے ..... تم وہاں نعرے لگاتے، تم فاتح بنتے۔ اور پھر علاقہ ایسا انتخاب کیا گیا، ساہیوال انتظار اس لئے کی گئی کہ اس سے آگے جو علاقہ شروع ہوتا ہے اس علاقے میں بمشکل پانچ فیصد سنی ہیں۔ ساہیوال سے لے کر شاہ پور تک یہ پوری جو پٹی ہے شیعیت کا گڑھ ہے۔ اوئے اپنے بل میں تو چوہا بھی شیر ہوتا ہے۔ اپنے گھر میں تو گیدڑ بھی شیر بنتا ہے۔ اپنے گھر کے دروازے بند کر کے تو کمینہ بھی بول پڑتا ہے۔ تجھ میں جرأت ہوتی تو کسی ایسے میدان کا انتخاب کرتا، جہاں سنی شیعہ برابر ہوتے۔ یا کوئی نہ ہوتا اور تم نے اس راستے کا انتخاب کیا اور ساہیوال اس وقت تک کھڑے رہے جب تک ہم اس علاقے میں داخل نہیں ہوگئے۔ ہم دو چار کلومیٹر آگے نہیں چلے گئے اس وقت تک پیچھا کیا۔ پہلے پیچھا اس لئے نہیں کیا کہ کہیں ہم سرگودھا روڈ پر نہ چلے جائیں۔ کیونکہ وہاں سنی شیعہ برابر کے ہیں۔ یہ تمہاری سوچ ہے، یہ تمہاری گھٹیا فکر ہے، یہ تمہاری پست ذہنیت ہے، یہ تمہاری بزدلی کی ایک دلیل ہے کہ تم نے جب مقابلے کا علاقہ بھی منتخب کیا تو اپنا گھر منتخب کیا۔ میدان نہیں کیا، کیوں نہ کرتے ایسے؟ کہ تمہارے آباؤ اجداد عبداللہ بن اُبی بھی ایسے ہی کرتا تھا۔ عبداللہ ابن سبا بھی ایسے ہی کرتا تھا۔ تم وہی کچھ کرو گے جو تمہارے آباؤ اجداد منافقین کیا کرتے تھے۔ تم وہی کچھ کرو گے۔ کبھی بھی تم نے تاریخ میں بے نقاب ہو کر سامنے آنے کی کوشش نہیں کی۔ ہمیشہ تم نے مار آستین بن کر، چہرہ چھپا کر، تقیے کی چادر کی اوٹ لے کر مسلمانوں پہ حملہ کیا۔ اب بھی حملہ کرنے آئے تو برقعے پہن کر۔ اب تو کوئی شک نہیں رہا۔ اب تقیے کی اوٹ بھی نہیں! اب بزدلی، بے غیرتی کی انتہا دیکھئے کہ برقعے پہن کر آ رہے ہیں۔ اسلحہ تمہارے پاس ہے، گرنیڈ تمہارے پاس ہے، نئی گاڑیاں تمہارے پاس ہیں، جدید مشینیں تمہارے، پاس ہیں، برقعے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا ضرورت پردے کی؟ عورتیں ہو؟ پردہ نشیں ہو؟ خواتین ہو تو پھر سیدھے برقعے پہن کر سامنے آؤ، ہم آج بھی اپنے پیغمبر کی یاد تازہ کردیں

گے۔ یار عورت عورت ہے، اپنی ہو یا بیگانی ہو۔

ہم سے لڑنا ہے تو کوئی مردِ میدان بن کر آئے

میں نے تمہیں سرگودھے میں کہا تھا، تم نے (سرگودھے میں) راستہ روکنے کی کوشش کی کامیاب نہ ہو سکے۔ جلسہ روکنے کی کوشش کی، کامیاب نہ ہو سکے۔ میں نے تمہیں وہاں بھی کہا تھا اگر میرے جلسوں سے تمہیں اتنی تکلیف اور دکھ ہے تو معافی مانگ لو، دھمکی نہ دو، ہماری غیرت کو نہ للکارو، ہمیں وارننگ مت دو۔ جب دھمکی اور وارننگ دو گے ہم تمہارے سینے پہ مونگ دل کے دکھائیں گے۔ اگر تمہیں بہت تکلیف ہے تو معافی مانگ لو ہم تمہیں معافی دے دیا کریں گے۔ اتنی وسعت ظرفی ضرور ہے۔ اپنے ساتھیوں سے کہیں گے شیعہ نے معافی مانگ لی ہے اور اگر برقعے پہنے ہیں تو برقعے پہن کر آؤ۔ تم اسلحہ لے کر آؤ، برقہ پہنو لیکن بتا دو کہ برقعہ اتار کے نہیں پہن کے لڑیں گے۔ پھر تم اسلحہ چلاتے رہنا، ہم جواب بھی نہیں دیں گے۔ اس لئے کہ ہم عورتوں سے نہیں لڑا کرتے۔ ہم سے لڑنا ہے تو کوئی مرد میدان بن کر آئے۔ ہم سا ہو تو سامنے آئے...... ہم سے لڑنا ہے تو کوئی ڈنکے کی چوٹ پہ آئے...... آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آئے...... ہم سے لڑنا ہے وقت کا تعین کر کے آئے۔

ہم سے لڑنا ہے تو ہتھیار اٹھا کر آئے...... ہم خالی ہاتھ آئیں گے۔

ہم سے لڑنا ہے، وہ سو لے کر آئے ہم دس لے کر آئیں گے۔

ہم سے لڑنا ہے، بم لے کر آؤ ہم کچھ بھی نہیں لے کر آئیں گے۔

پتہ تب چلے گا کہ طاقت ربانی کیا ہے اور قوتِ شیطانی کیا ہے!!

تم نے دیکھا پھر ہم نے اپنی تاریخ کو کیسا دہرایا؟ جنگ اُحد کو یاد کیجئے اور اس جنگ کو یاد کیجئے، ہم امتی ہیں ہمارا اور اُن کا کوئی مقابلہ نہیں لیکن راستہ وہی ہے۔ مشابہت دیکھیں۔

وہاں بھی دشمن پیچھے سے آیا، یہاں بھی دشمن پیچھے سے آیا......

وہاں بھی حمزہؓ کی زبان کٹی، یہاں بھی امتیاز کی زبان کٹی......

وہاں بھی حمزہؓ کے ہونٹ کٹے، یہاں امتیازؒ کے ہونٹ کٹے......

وہاں بھی نبوت ایک طرف پہاڑ کی گھاٹی میں چلی گئی، یہاں بھی جماعت کی قیادت ایک طرف چلی گئی۔

وہاں بھی میدان مسلمانوں کے پاس رہا، یہاں بھی میدان مسلمانوں کے پاس رہا......

وہاں بھی شہید مسلمانوں کے ہوئے، یہاں بھی شہید اہل حق کے ہوئے......

وہاں بھی دشمن بھاگا، یہاں بھی دشمن بھاگا......

تم بھی تو کوئی ایسی جنگ دکھاؤ، زمانۂ نبوت یا دورِ خلافت راشدہ کی جس میں پیچھے سے آ کر مسلمانوں نے کافروں کو مارا ہو...... پھر بھاگ گئے ہوں۔ کوئی ایسی جنگ کی؟ یہ تو بچپنا ہوتا ہے کہ جب بچے لڑتے ہیں، ایک چھپ کے کھڑا ہو جاتا ہے جب دوسرا آتا ہے تو مکا مار کے بھاگ جاتا ہے۔ تو جسے مکہ لگتا ہے، وہ کیا کہتا ہے "اوئے پیو دا ہیں تے کھڑا رہویں"۔ تم اپنے باپ کے ہوتے تو کھڑے رہتے۔ اب کہتا ہوں شیعو! اگر باپ کی نسل ہو تو آئندہ بھی کھڑے رہنا۔ میدان میں آؤ! لیکن تقیہ کی نسل، متعہ کی نسل، نطفہ بلا تحقیق میدان میں کھڑا نہیں ہوتا بھاگا کرتا ہے۔

فسوف ترٰی اذا انکشف الغبارُ
افرسٌ تحت رجلک ام حمارُ

"تو دیکھ تو سہی کہ جب گرد و غبار چھٹے گا، تو پھر دیکھنا گھوڑے پر سوار کون ہے گدھے پر سوار کون ہے؟"

قاتلانہ حملے کی تفصیلات

پھر دیکھو جب گرد و غبار چھٹا، ہوا کیا؟......

ہم ساہیوال سے جب گزرے تو ایک کہنے لگا "وہ مولوی گیا"...... ہمارے ساتھیوں نے جب یہ سنا تو انہوں نے کلاشنیں ان کی طرف کر کے کہا تمہاری ایسی تیسی! آؤ تو سہی۔ جب تک ہم نظروں سے اوجھل نہیں ہوئے وہ ہماری طرف نہیں مڑے...... خدا کی قسم! انہیں چاہئے تھا کہ وہ کہتے کہ ہم آرہے ہیں، فوراً گاڑی گھماتے...... لیکن دشمن بزدل تھا۔ اس نے سوچا اگر میں نے ان کے سامنے گاڑی گھما دی تو مقابلہ یہیں ہو جائے گا اور ساہیوال کا میدان شیعہ سنی کے لیے برابر

CamScanner

ہے۔ وہاں دونوں طاقتیں برابر ہیں۔ اسے یہ برداشت نہیں تھا۔ جب اسے پتہ چلا ہم خالصتاً شیعہ آبادی میں چلے گئے ہیں، تب اس نے گاڑی گھمائی، پیچھے آیا۔ ہمیں دور سے جب پیچھے والے ساتھیوں کو گاڑی (ڈالہ) نظر آئی۔ انہوں نے ہمیں اندر کہا کہ پیچھے ڈالا آ رہا ہے۔ ہمیں اندر یہ بات محسوس ہوئی...... کوئی طبیعت میں خوف نہیں تھا تردد نہیں تھا۔

ہمیں یہ بات محسوس ہوئی کہ جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ پیچھے جیب آ رہی ہے حملہ آور ہونے کے لئے! تو میں ہنس رہا تھا۔ میں نے کہا " حاجی امتیاز، کدی چیپاں نے وی ڈالیاں دے مقابلے کیتے؟ او کدی عورتاں وی مرداں دے مقابلے کیتے؟ کدی بزدلاں وی غیرت منداں دے مقابلے کیتے؟ کدی حرامیاں وی حلالیاں دے مقابلے کیتے؟ اس نے کہا " جی کبھی نہیں!" میں نے کہا " جیپ لے کر آ رہے ہیں"۔ کچھ ہی دیر کے بعد میں نے شیشے میں دیکھا تو میں نے کہا " یہ جیب نہیں! یہ تو ڈالہ ہے"۔ وہ بھی تیزی سے آ رہا تھا، ہم بھی تیزی سے، میں اللہ کو گواہ بنا کے کہتا ہوں راستے میں چکڑالہ ایک اڈہ آتا ہے۔ یہ ساہیوال سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ میرا جی چاہا کہ یہاں گاڑی روکوں۔ یہاں گھر بھی ہیں، بازار بھی ہیں۔ اڈہ ہے، لوگ بھی کھڑے ہوئے ہیں، یہاں مقابلہ کیا جائے۔ لیکن میرے دل میں فوراً یہ بات آئی کہ یہ بہت سارے بے گناہ مسافر رگڑے میں آجائیں گے، آگے چلتے ہیں۔ ہم آگے چلے۔ اب دشمن کا اور ہمارا فاصلہ کم ہوتا جارہا تھا۔ آگے موضع واڈھی سے گزر کر "نواں لوک" گاؤں ہے۔ پورا گاؤں شیعہ کا۔ یہاں ایک عارضی سا پل ہے۔ میں نے اپنے ڈرائیور سے کہا کہ جیسے ہی پل کراس کریں تو پل کے اوپر ہی گاڑی روک دو تاکہ دشمن نہ آگے جا سکے نہ پیچھے ہٹ سکے اور ہم اسے چیک کرتے ہیں۔

ہم نے گاڑی صرف چیک کرنے کے لئے روکی۔ جونہی گاڑی رکی، ابھی ہم اترنے بھی نہیں پائے۔ بمشکل ایک ایک قدم نیچے آئے ہیں، پیچھے دیکھا بھی نہیں۔ اگر بہادر دشمن ہوتا، غیرت مند دشمن ہوتا، کہتا ہم آگئے ہیں...... چلو تم بھی گاڑی سے نکلو! ہم بھی گاڑی سے نکلتے ہیں۔ یہ بات ہوتی لیکن ابھی ہم نکلنے بھی نہیں پائے، اترنے بھی نہیں پائے، سنبھلنے بھی نہیں پائے، فوری طور پر انہوں نے بمباری شروع کردی۔ ہم حیران تھے۔ جہاں تک کلاشنکوفوں، رائفلوں، بندوقوں کی آواز ہے، یہ ہمارے لیے اب کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ ایک بم نما کوئی چیز

ہمارے سروں سے گزرتی ہوئی چالیس پچاس فٹ کے فاصلے پر زمین پر گری، زمین پر کھڈا پڑ گیا اور اس طرح گرد و غبار اٹھا اور اس طرح آوازیں آئیں جیسے توپیں چل رہی ہیں۔ تو میں نے کہا دشمن بڑا اسلحہ لے کر آیا ہے۔ فوراً ساتھیوں سے کہا پوزیشنیں لو پوزیشنیں! اپنی اپنی جگہ پر لیٹ جاؤ۔ ساتھی فوراً پوزیشن لینے لگ گئے۔ میں دیکھ رہا تھا کچھ ہمارے ساتھی برسٹ نکال رہے تھے اور میں نے اسی حالت میں انہیں کہا برسٹ نہیں نکالو، ایک ایک گولی چلاؤ ممکن ہے مقابلہ لمبا ہو جائے۔ ممکن ہے ہمیں شام تک گولی چلانا پڑے اور گولی ضائع بھی نہیں کرنی۔ میں نے پہلے بھی کہا ہماری گولی ضائع نہیں ہوتی۔ ہمارا نشانہ خطا نہیں جاتا۔ جتنی ہماری میگزینوں سے گولیاں نکلیں خول بھی گن لو...... ڈالے پہ لگے ہوئے نشان بھی گن لو۔ حق والوں کے نشانے خطا نہیں جایا کرتے اور اُن کی حالت کیا تھی...... میں بھی خالی ہاتھ، عبدالرحمان بٹ بھی خالی ہاتھ، ہمارے ڈرائیور بھی خالی ہاتھ۔ پانچ ہمارے مسلح ساتھی تھے۔ ایک تو ابھی گاڑی سے نکلنے بھی نہیں پایا کہ اسے گرنیڈ لگا وہ گاڑی کے اندر گر گیا وہیں شہید ہو گیا۔

بعد میں گاڑی کو آگ لگی اور گرنیڈوں سے تو گاڑی جل گئی وہ بھی جل گیا۔ لیکن ہم جو خالی ہاتھ تھے، باقی ساتھیوں کو پوزیشن دے کر میں نے ایک ساتھی کو ساتھ لیا اور پیچھے ہٹنے لگا اور ساتھ ساتھ فائرنگ بھی کرتے رہے۔ اخباروں میں لکھا ہے کماد میں چلے گئے۔ کماد کوئی سڑک کے کنارے پر نہیں تھا کہ چھلانگ لگا کر کماد میں چلے گئے۔ کماد سڑک سے میری گاڑی اور روڈ سے کم از کم دو قلعے کے فاصلے پر ہے۔ سولہ کنال کا فاصلہ ہے۔ یہ سب میدان ہے چٹیل میدان۔ دشمن نے بھی پوری قوت، پوری کی پوری توجہ اسی طرف ڈال دی جہاں ہم تھے۔ ایک بم، دوسرا گرنیڈ، تیسرا گرنیڈ...... یہ ایک خدا کی قدرت تھی کہ کوئی گرنیڈ بیس فٹ آگے، کوئی چالیس فٹ بائیں، کوئی تیس فٹ دائیں، کوئی بیس فٹ پیچھے۔ ہم پیچھے چلے جا رہے ہیں۔ گرنیڈوں کی بارش ہو رہی ہے، گولیوں کے برسٹ چل رہے ہیں۔ لیکن ایسے لگتا ہے جیسے فرشتے اٹھا اٹھا کر ایک طرف رکھ رہے ہیں۔ خدا کی قسم! آپ جائیں وہاں جا کر منظر دیکھیں۔ وہاں کھڑے ہو کر دیکھنا کہ کماد کتنی دور ہے۔ پھر وہاں ایک سیم نالا کھلا ہوا ہے اچھی بڑی نہر کی طرح، سوکھا ہوا ہے۔ ہم اس میں داخل ہو گئے۔ ارادہ تھا کہ پوزیشن یہاں سے لیں لیکن وہاں بھی دھماکے شروع ہو گئے۔ وہاں بھی گرنیڈ، دوسرے کنارے پہ

گئے وہاں بھی گرنیڈ۔ کماد کی اوٹ لی، وہاں بھی گرنیڈ۔ یہاں تک کہ ہم اتنا آگے چلے گئے کہ ہم ان کی رینج سے باہر چلے گئے اور وہاں جا کر ہم اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ اب دشمن اتر کے شاید آئے گا، اتر کر یہاں آکر مقابلہ کرے گا۔ اب میدان میں مقابلہ ہوگا۔ اب زمین اس کے لئے اور ہمارے لیے برابر ہوگی۔ اب یہ بھی خیال آرہا تھا شاید علاقے کے سارے شیعہ جمع ہو کر اس کماد کو آگ لگائیں گے۔ اس کے اندر ہمیں تلاش کریں گے۔ ہم بھی سوچ رہے تھے مقابلہ کیسے ہوگا، لیکن مجھے کیا پتہ کہ یہ سب کچھ نہیں ہوسکتا کہ ایک شیر وہاں ڈٹا ہوا ہے۔

میں نے کل بھی کہا تھا کماد کو آگ بھی لگتی، دشمن بھنگڑا بھی ڈالتا، ہماری گاڑی پر آکر دشمن وہاں ناچتا، خوشیاں مناتا، دشمن وہاں تبرا کرتا، دشمن گالیاں دیتا، دشمن وہاں کے شیعوں کو ساتھ لے کر کماد کو آگ بھی لگاتا، ہمیں تلاش بھی کرتا...... یہ سب کچھ ہوتا اگر حاجی امتیاز نہ ہوتا۔ یہ سب کچھ ہوتا شاہد شہید نہ ہوتا...... یہ سب کچھ ہوتا عبدالرشید نہ ہوتا...... یہ سب کچھ ہوتا سرفراز نہ ہوتا...... ہوتا یہ سب کچھ اگر صحابہؓ کے سپاہی نہ ہوتے۔ میرے پاس تو چیز ہی کوئی نہیں تھی، ہم خالی ہاتھ میدان میں کیا کرتے بھئی! اب میں کہوں کہ خالی ہاتھ میں انگلیوں سے نشانہ لگالیتا، خالی ہاتھ میں دم کرتا...... ہاں خالی ہاتھ تھے لیکن "کافر کافر" ضرور کہہ رہے تھے...... میرے پاس سب سے بڑا نعرہ یہ ہے۔ ہر مرض کا علاج، ہر درد کا علاج، ہر مشکل کا علاج، ہر بیماری کا علاج۔ اگر کسی کو یقین آجائے، اعتماد آجائے، سر میں درد ہو، پاؤں میں درد ہو، داڑھ میں درد ہو، کان میں درد ہو، آنکھ میں درد ہو، کوئی مشکل آن پڑے، کوئی مقدمہ آپڑے تو صبح شام سو سو مرتبہ "کافر کافر شیعہ کافر" کی تسبیح آپ کر لیجئے، خمینی پہ لعنت کی تسبیح آپ کر لیجئے، شیعہ پہ لعنت کی تسبیح آپ کر لیجئے، درد دور ہوگا، مقدمے میں کامیابی ہوگی...... یہ میرا آزمودہ نسخہ ہے۔

بلکہ میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں، شیعو! وقت متعین کرلو، میدان متعین کرلو۔ تم گولیاں لے کر آؤ ہم غلیلیں لے کر آئیں گے غلیلیں۔ تم کہو "یا بارہواں امام، یا بارہواں امام" ہم کہیں گے "حق صدیقؓ"...... کافر کافر شیعہ کافر، عمرؓ تیری عظمت کو سلام! تیرے دشمن پہ لعنت! اگر ہم غلیلوں کے ساتھ تمہارے منہ نہ موڑ دیں جیسا کہ موڑ دیے ہیں تو ہمیں سپاہ صحابہ نہ کہنا، ہمیں حق پرست نہ کہنا، ہمیں حزب اللہ کے گروہ سے تعلق رکھنے والا نہ کہنا!

مقابلہ میں ناکام دشمن، مباہلہ کے لئے آجائے!

آج کے جمعہ میں میرا شیعیت کے نام پیغام ہے۔کوئی ہے تم میں سے کوئی مائی کالعل، جو مجھے چیلنج کرے......کوئی ہے تم میں غیرت مند؟ کوئی نطفہ حلالی؟ کوئی مرد میدان؟ کوئی غیرت کا پتلا؟ کوئی عورتوں کی سرشت سے تعلق نہ رکھنے والا؟ کوئی ہے تو اعلان کرے، کسی جگہ کا اعلان کر دیکھے، وہ ہزار لائے، میں دس لاتا ہوں۔

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

وہ گولی لائے، میں غلیلیں لاتا ہوں۔ پھر مقابلہ کر دیکھو، یہی نہیں بلکہ ایک اور چیلنج......

ایک اور چیلنج!

ساجد نقوی ایک......موسوی دو......ایران کا خامنہ ای تین......رفسنجانی چار......اور جو سپیکر ایران سے آیا تھا ناطق نوری پانچ......تم پانچ آدمیوں میں سے کوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے مباہلہ! گیا مناظروں کا دور......گیا، مباحثوں کا دور گیا، گئی دلیلوں کی باتیں، تم میرے ساتھ مباہلہ کرو!

مباہلہ کیا ہے؟ کہ ہم ایک میدان میں آ کر اللہ کے آگے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔" ثم نبتهل فنجعل لعنت الله على الكاذبين " اور پھر میں تمہیں اسی طرح کہتا ہوں "ادعوا اباء کم وابناء کم " تم بھی اپنے ماں باپ کو لاؤ، تم بھی اپنے بچوں کو لاؤ، تم بھی اپنے حمائتیوں کو لاؤ، میں بھی اپنے حمائتیوں کو لے کر آتا ہوں، میں بھی اپنی اولاد کو لے کر آتا ہوں ہم جمع ہو کر رب کی بارگاہ میں گڑگڑا کے کہتے ہیں:

"یا اللہ! جو ہم میں سے حق پر ہے اسے کامیابی دے۔ جو باطل پر ہے اسے ذلت کی موت مار دے، اسے رسوائی کی موت مار دے"

ہے کوئی دنیائے شیعیت میں؟ میرے مقابلے میں کھڑے ہو کر بد دعا تم کرو، اگر تم میدان سے زندہ چلے گئے مجھے گولی مار دینا۔

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

للکار ہے للکار ہے......شیر کی للکار ہے

CamScanner

رب کی رحمت پہ بھروسہ کر کے دعوتِ مباہلہ دیتا ہوں۔ کافر کو موت آئے گی مومن دندناتا رہے گا۔ آئے کوئی مقابلے میں اور تمہارے چوچے موچے کہیں کہ ہم مباہلہ کرتے ہیں تمہاری ویلیو کیا ہے؟ تم کتنے پانی میں ہو؟ تم اعظم طارق کی طرح ایم این اے ہو؟ تم اعظم طارق کی طرح لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے دلوں میں بسنے والے ہو؟ تم اعظم طارق کی طرح اتنی بڑی جماعت کے جرنیل ہو؟ تم اعظم طارق کی طرح اتنی ویلیو رکھتے ہو؟ کیا ہے تمہاری ویلیو؟ میں نے پانچ آدمی تمہارے گن دیے ہیں جب کہ میرے نزدیک میرے مقابلے میں اللہ کے فضل سے تمہاری ویلیو اتنی بھی نہیں سمجھتا جتنی گٹر کے ابلتے ہوئے کسی گندے کیڑے کی بھی ہوتی ہے۔ (فلک شگاف نعرے)

لیکن احقاقِ حق کے لئے، اتمامِ حجت کے لئے، حق اور باطل کے درمیان فیصلے کے لئے پانچ آدمی گن دیئے ہیں۔ جب چاہو، جس جگہ چاہو، میرے ساتھ مباہلہ کرلو۔ تمہیں پتہ چل جائے گا۔ یہ پانچوں آدمی اگر مباہلہ نہ کرسکیں تو اگلا چیلنج دیتا ہوں جہاں چاہو مجھے بھی اور ان کو بھی کسی کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے جو مر جائے وہ باطل پہ، جو زندہ رہے وہ حق پہ!!!

یہ چیلنج قبول نہیں تو مقابلے کے لحاظ سے دنیا میں جو بھی مقابلے کی بات ہے، جو بھی مقابلہ ہے، کسی چیز میں، جس جگہ......اور یہ بھی چیلنج! پاکستان کی جگہ اچھی نہ لگے تو ایران کی کوئی جگہ متعین کر دو میں وہاں بھی آ جاؤں گا۔ میں اس ایران میں آؤں گا جس ایران کو فاروق اعظمؓ نے فتح کیا تھا، تا کہ اس ایران کے در و دیوار، اس ایران کے محل، اس ایران کے در و دیوار اور زمین کہہ سکے کہ فاروق اعظمؓ کا بیٹا کون ہے؟ اور کسریٰ ایران کی نسل کون ہے!!

آخر میں حکومتِ پنجاب کو اور حکومت پاکستان کو تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اس قتل کی کوشش میں جو لوگ بطور آلۂ کار شریک ہوئے ہیں میں اصلی انہیں نہیں مانتا۔ ان کی حیثیت ایسی ہے، جیسے قاتل کے ہاتھ میں خنجر اور بندوق ہو۔ یہ کرائے کے ٹٹو ہیں۔ غلام رضا نقوی شقوی؛ میرے نزدیک ان کی کوئی ویلیو نہیں سوائے کرائے کے گدھے کی، جو گدھا کرائے کے پٹھے کھا کر دولتیاں جھاڑتا ہو۔ انہوں نے اپنی پیٹ پوجا کا ایک بہانہ بنایا، یہ بھوکے ننگے لوگ، یہ ٹکے ٹکے کے لوگ، جنہیں جھنگ میں پوچھتا کوئی نہیں تھا، انہوں نے سپاہ محمد بنائی۔ پھر کسی نے یہ پوچھا تو انہوں نے ایک میری تقریر کے سیاق و سباق کو بگاڑ کر شیعوں کے پاس گئے۔ ”ہائے اعظم طارق نے امام مہدی

دی توہین کردتی، ہائے ساڈے بارہویں امام نوں گالاں کڈھیاں، اسی اینوں قتل کرناں، سانوں پیسے دیوو، تم نے مجھے قتل نہیں کرنا، تم نے اپنا پیٹ پالنا ہے۔ پیٹ کے پجاریو! تمہاری کوئی ویلیو نہیں۔ تمہارے نام تو آ ہی چکے ہیں، میں جاننا چاہتا ہوں اس قتل کے پیچھے اصل ہاتھ کون ہے؟

اصل ہاتھ وہ ہاتھ ہے جو ناموسِ صحابہؓ بل کو روکنا چاہتا ہے۔ اس ہاتھ میں ناموسِ صحابہؓ بل کے راستہ میں رکاوٹ بننے والا ہاتھ وکیل کا ہو، مشیر کا ہو، وزیر اعظم کے شوہر کا ہو، اس کا اپنا ہو، کسی لاہوری کا ہو، پشوری کا ہو، کسی کا ہو ہم اس ہاتھ کو دیکھنا چاہتے ہیں اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اس ہاتھ کو بل پاس کروا کے کاٹ نہیں دیتے اور اس کا مقصد ایک اور بھی تھا کہ ناموسِ صحابہؓ بل کی جوجدوجہد ہے سبوتاژ ہو جائے۔ ظاہر بات ہے، اب خدانخواستہ! یہ تو میں آپ کے جذبات کے مطابق کہتا ہوں ورنہ میں چاہتا ہوں کہ "خدا کرتا میں شہید ہوتا، خدا کرتا میں شہید ہوتا، خدا کرتا میں شہید ہوتا"۔

یہ میرے اپنے جذبات ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر میں شہید ہو جاتا، بظاہر یہ تحریک رک جاتی۔ بظاہر ایوان میں گونجنے والی آواز خاموش ہو جاتی۔ بظاہر ایوان میں لڑی جانے والی جنگ سرد ہو جاتی۔ بظاہر ایک عرصہ دراز تک ایک مرتبہ سنیت کی آواز پھر خاموشی کی طرف چلی جاتی۔ پھر ایوان میں کوئی ان کا گریبان نہ پکڑتا۔ لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل کے لیے خلاقِ عالم نے مجھے زندہ رکھا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ بل کی آواز خاموش ہو جائے اور اب مقصد یہ ہے کہ ہم احتجاج کریں، مظاہرے کریں۔ احتجاج ہوگا، مظاہرے ہوں گے، ہڑتالیں ہوں گی میری ذات کے لئے نہیں صحابہؓ کے لئے، ناموسِ صحابہؓ کے لئے۔ اس لیے جتنے جلوس نکالے جائیں، مظاہرے کیے جائیں، میرے نعرے کم لگاؤ صحابہؓ کے نعرے زیادہ لگاؤ۔ یہ ہے نا ہمارا ٹارگٹ۔ ہم جئیں نہ جئیں، ہم رہیں نہ رہیں ان کی عزت کا تحفظ ہونا چاہئے۔ ان کی عزت اور عظمت کا تحفظ ہونا چاہئے۔ ہمارے خون سے ہوتا ہے تو ہمیں مبارک ہے۔ ہماری قربانی سے ہوتا ہے ہمیں مبارک ہے۔

میں اس موقعہ پر اپنے دو شہیدوں کی شہادت کو سلام پیش کرتا ہوں ان کی عظمت کو اور آپ کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں پولیس کے اندر جو بھی مناسب نشان جرأت ہے، وہ حاجی امتیاز کو دیا جانا چاہئے۔ اس کے ورثاء کو حاجی امتیاز کی کارکردگی پر اتنا کچھ دیا جانا چاہئے کہ ان

کی آنے والی نسلیں ان پر رشک کر سکیں اور اس کی بنا پر اس کے ورثاء میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ پر حوالدار یا کانسٹیبل یا پھر میرا مطالبہ ہے کہ اے ایس آئی بھرتی کیا جانا چاہئے اور دیگر ساتھیوں کو بھی انعامات دینے چاہئیں تا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ مرد میداں کون ہوتے ہیں۔ حاجی امتیاز، اس کی جرأت اور بہادری نے پولیس کے وقار میں اضافہ کیا ہے۔ اس نے داستانِ جرأت میں ایک کردار ادا کر کے پولیس کی پیشانی کو جھومر بن کر سجایا ہے۔ اس نے پولیس کے کردار کو اُجلا کیا ہے۔ اس نے پولیس کی تاریخ میں ایک روشن باب تحریر کیا ہے۔ اس کی جرأت اور بہادری سے پولیس کے لوگوں کا سر فخر سے بلند ہو رہا ہے۔

امتیاز تیری عظمت کو...... سلام ہے سلام ہے

آخر میں، میں آپ سے ایک وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ جتنے لوگ یہاں کھڑے ہیں وہ عہد کریں کہ ناموسِ صحابہؓ کی تحریک کیلئے آپ کو کال دی جانے والی ہے۔ احتجاجی تحریک چلانے کے لئے، احتجاجی گرفتاریاں پیش کرنے کے لئے لسٹیں بن رہی ہیں کون کون ہے جو گرفتاری دینا چاہتا ہے؟ اپنے نام اور اپنے پتے لکھ کر دستی طور پر مرکز پہنچائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہر آدمی آج کے بعد اپنے گھر کے اوپر سپاہ صحابہ کا جھنڈا جس پر اصحابِ رسولؐ کے نام کندہ ہوں اپنے گھر پہ لہرانے کا میرے ساتھ وعدہ کرے۔ ہر طرف جھنڈوں کی چھاؤں کر دیں۔ اپنے گھروں کو صحابہؓ کے جھنڈوں کی چھاؤں میں لے لیں۔ جس گھر پہ صحابہؓ کے نام کا سایہ ہوتا رہے گا، میرے رب کی رحمت بارش کی طرح برستی رہے گی۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

شیعہ کتب کی نمائش اور حکومت کے ناپاک عزائم کا ذکر

جنوری ۱۹۹۵ء میں مولانا شہیدؒ برطانیہ کے دورے پر تشریف لے گئے۔ یہ رمضان المبارک کے دن تھے۔ برطانیہ کے مسلمانوں نے آپ کا پُرتپاک استقبال کیا۔ ڈیوز بری مسجد میں افطاری کے موقع پر حاجی یاسین صاحب نامی میزبان نے آپؒ کو مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی کتاب ''تاریخ دعوت وعزیمت'' ہدیہ کی۔ وطن واپسی کے دوران جہاز میں آپؒ نے مذکورہ کتاب کا مطالعہ کیا۔ امامِ سنت حضرت احمد بن حنبلؒ کی سوانح حیات نے آپ کو اس قدر متاثر کیا کہ آپ نے واپسی پر لگی لپٹی کے بغیر تمام تر مصلحتوں سے بے نیاز ہو کر ملک کے اندر فتنہ وفساد اور قتل وغارت کا سبب بننے والا شیعی لٹریچر قومی اسمبلی میں پیش کرنے اور اس کے خلاف اعلانِ جنگ کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ فروری ۱۹۹۵ء میں قومی اسمبلی میں کی گئی آپ کی یہ تقریر یادگار رہے گی۔ اس تقریر کے بعد بے نظیر حکومت کا عتاب آپ پر ٹوٹا اور مصائب وآلام کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ جس کی تفصیلات ''میرا جرم کیا ہے؟'' میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم، جناب سپیکر!

صدارتی خطاب اپنی نوعیت کا ایک بہت ہی اہم خطاب ہوتا ہے۔ جس میں حکومت کی کارگردگی، حکومت کی پالیسیاں، حکومت کے ماضی کے کارناموں کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت کے لئے صدارتی خطاب میں مستقبل کے واسطے تجاویز اور اسی طرح ان کی نیک تمناؤں اور آرزوؤں پر مبنی خطاب ہوتا ہے۔ میں اپنا وقت ضائع کیے بغیر صدر مملکت کے خطاب کے اس حصے کو

جس میں انہوں نے (یہ میرے پاس ان کا خطاب ہے اس کے صفحہ دس پر) فرقہ واریت کے بارے میں بڑی پریشانی کا اظہار کیا ہے اور واقعی اس وقت فرقہ واریت ہمارے ملک کا بڑا ہی حساس مسئلہ ہے۔ اس سے بڑھ کر اور اس کی حساس نوعیت کیا ہو سکتی ہے کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ روزانہ درجنوں کی تعداد میں لوگ اس کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ مسئلہ اس وقت ہماری دسترس سے باہر کیوں ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہم اسے کیوں نہیں حل کر پا رہے؟

علاج سے قبل اصل مرض کی تشخیص

جنابِ والا!

میں سمجھتا ہوں ہم اس مرض کی اصل تشخیص نہیں کر پا رہے ہیں اور جب تک کسی مرض کی تشخیص نہ کی جائے اس وقت تک اس کا علاج ناممکن ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مذہبی اختلافات صدیوں سے ہیں اور شاید صدیوں تک رہیں گے۔ مذہب کا اختلاف ہو، سیاست کا اختلاف ہو، قوم کا اختلاف ہو، زبان کا اختلاف ہو، یہ ایک قدرتی امر ہے۔ اختلاف باپ بیٹے کی سوچ میں بھی ہو سکتا ہے۔ الیکشن میں بھی ہوتا ہے۔ اختلاف نہ باعث تشویش ہے نہ اختلاف پریشانی کی بات ہے۔ باعثِ تشویش فساد ہے کہ لڑائی نہ ہو۔ لڑائی دو ملکوں کے درمیان ہو تب بھی تشویش ہے، دو مذہبوں کے درمیان ہو تو تب بھی پریشانی کا باعث ہے۔ دو بھائیوں کے درمیان میں تب بھی پریشانی کا باعث ہے۔ تو میں عرض کروں گا کہ ہمیں اس بات کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے کہ مذہبی اختلافات ختم ہو جائیں، یہ ناممکن بات ہے۔ اگر ہمارے ملک میں شیعہ سنی مذہبی اختلافات ہیں تو یہ صدیوں سے ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ نہ یہ ممکن ہے کہ شیعہ سنی ہو جائے اور نہ یہ ممکن ہے کہ سنی شیعہ ہو جائے۔ ہاں فساد نہیں ہونا چاہئے۔ جس طرح ہمارے ملک میں مسلمان اور عیسائی، مسلمان اور ہندو، مسلمان اور سکھ کے علاوہ دوسرے مذاہب ہیں، اس طرح مختلف مذاہب کے لوگ ہمارے ملک میں موجود ہیں اور آپس میں بھائیوں کی طرح رہتے ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ شیعہ اور سنی آپس میں اختلاف کی بنا پر آپس میں کیوں لڑ رہے ہیں؟ ان میں لڑائی کے اسباب کیا ہیں؟ ان میں جو ایک دوسرے کی طرف سے جارحیت پیدا ہو چکی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

CamScanner

ایرانی فساد پرور لٹریچر کی نقاب کشائی

جنابِ والا!

میں آپ کی موجودگی کا احترام کرتے ہوئے نام نہیں لوں گا لیکن حقائق بیان کرنا چاہتا ہوں تا کہ صحیح مرض کی تشخیص ہو سکے۔ ہمارے ایک پڑوسی ملک میں ایک انقلاب برپا ہوا (وہ انقلاب اسلام کا تھا یا نہیں تھا...... میں اس بحث میں بھی نہیں جاتا) پاکستان میں بھی اس کی راہیں ہموار کرنے اور اس انقلاب کے اثرات چھوڑنے کی کوشش کی گئی اور اس پڑوسی ملک نے ایسا مواد، ایسا لٹریچر، ایسی کتابیں اور اس ملک کے ریڈیو، ٹی وی نے ایسے پروگرام، ایسی تقاریر شائع کرنا شروع کیں کہ جس سے یہاں پر اور پوری دنیا میں عوامِ اہلسنت کے جذبات بڑی شدت کے ساتھ مجروح ہوئے۔ اس ملک میں انقلاب لانے والی شخصیت نے اس ملک کے سرکاری پریس پر جو کتابیں شائع کیں وہ اس وقت میرے ہاتھ میں ہیں۔ یہ اس ملک کی انقلابی شخصیت کی اپنی تصنیف ہے۔ ''کشف اسرار'' اس کا نام ہے۔ یہ فوٹو بھی نظر آ رہا ہے کس کا ہے، آپ سب جانتے ہیں۔ یہ وہاں سے شائع ہو کر یہاں تقسیم ہو رہی ہے۔ اخبار میں اشتہار شائع ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کے منسٹر (وزیر) باضابطہ جا کر ایسی کتب کی تعارفی تقریب کا افتتاح کرتے ہیں اور یہ کتابیں تقسیم ہو رہی ہیں۔ کتاب کا نام آپ نوٹ کر لیں۔ یہ کتاب یہاں عام تقسیم ہو رہی ہے۔ اس پر کوئی بین نہیں ہے۔ ''کشف اسرار'' کتاب کا نام ہے۔ پڑوسی ملک سے چھپ کر آئی ہے۔ اس میں خلفاء راشدینؓ، اہل بیت عظامؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ اور اسی طرح صحابہ کرامؓ کے خلاف بہت زیادہ بدزبانی اور بہت زیادہ بدکلامی کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں جب تک یہ کتاب اس ملک میں آتی رہے گی یہاں کی عوام کے جذبات مجروح ہوتے رہیں گے۔

اس طرح جناب یہ دوسری کتاب ہے ''ولایت فقیہہ''۔ یہ بھی اسی شخصیت کی لکھی ہوئی ہے وہیں سے چھپ کر آئی ہے۔ اس میں سارے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی گئی، عقیدۂ ختم نبوت کی نفی کی گئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو ہماری قریباً ۵۵۰۰ احادیث کے راوی ہیں ان کو سنگین گالیاں دی گئیں۔ گستاخی کی گئی۔ ہمارے یہاں جو منسٹر ہیں (خالد کھرل وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات) یہ

کتاب بھی ان کی موجودگی میں مفت تقسیم کی گئی۔ یہ خمینی کی کتاب ہے اور یہ بھی اسی کی ہے۔ انہوں نے اپنے مرنے سے چند روز پہلے یہ وصیت نامہ لکھا تھا۔ یہ ہمارے ملک میں اردو میں شائع کی جا رہی ہے۔ یہ اصل فارسی میں تھی۔ یہ اردو ترجمہ ہے۔ جس میں سارے صحابہ کرام ﷺ کی توہین کی گئی اور ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آج کی جو ہماری قوم ہے یہ ان سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اس کتاب کا نام ''صحیفہ انقلاب'' ہے، یہ کتاب ہے جو تقسیم کی گئی۔ اسی طرح جناب اتنی بڑی بڑی کتابیں جن کا سائز آپ دیکھ رہے ہیں کہ بارہ بارہ سو صفحات کی کتاب ہے۔ اس کتاب کا نام ''حق الیقین'' ہے۔ یہ بھی اسی ملک سے شائع ہو کر آئی ہے اور اس کتاب کے صفحات پر نہ قرآن مجید کو بخشا گیا ہے نہ حضور ﷺ کی گھر والیوں کو معاف کیا گیا ہے۔ نام لے لے کر اہل بیت عظام، ازواج مطہراتؓ، صحابہ کرامؓ کو وہ کچھ کہا گیا ہے، معاذ اللہ! جو عام آدمی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ کتاب حق الیقین ہے۔ اسی طرح یہ کتاب بھی مفت تقسیم ہوئی ہے وہاں۔ اس کتاب کا مصنف ہے ''ملاں باقر مجلسی'' جو مر چکا ہے۔ یہ کتاب ہے ''جلاء العیون'' یہ بھی اس ملک سے آئی ہے۔ یہ پرچیاں میں نے لگائیں۔ میں اسے نہیں پڑھتا، اس طرح یہ کتاب بھی اس ملک سے آئی ہے، اس کتاب کا نام ہے ''عین الحیات'' یہ بھی مفت تقسیم ہو رہی ہے۔ اس کتاب میں بھی حد سے زیادہ توہین ہے۔ یہ تو اس ملک کی باتیں ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں کتابیں اس ملک کے جو ذمہ دار سرکاری عہدیداران آتے ہیں صدر ہو یا دوسرے ہوں، ہمارے ملک کے بعض نجی ادارے، پرائیویٹ ادارے وہ انہیں اعزازیئے دیتے ہیں، استقبالئے دیتے ہیں اور ہم حکومت کی ایسی پالیسی سے بالکل متفق ہیں اور ہم تائید کرتے ہیں کسی غیر ملکی سرکاری مہمان کو یہاں نجی پرائیویٹ مذہبی اداروں میں مہمان بننے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ وہ یہاں آ کر نجی اداروں کے مہمان خصوصی بن کر ان کی سپورٹ کر کے ایسی موشگافیاں چھوڑ کر اپنے ملکوں میں واپس چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے ملک میں مذہبی منافرتیں پھیلتی ہیں۔ ہمارے ملک میں مذہبی لڑائیاں ہوتی ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ایسے تمام ملکوں کو، کوئی بھی ملک ہو، کوئی اسلامی ملک ہو کوئی غیر اسلامی ملک ہو، ہماری حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ پابندی لگائے اور اس طرح تمام جماعتوں کے اکاؤنٹ چیک کیے جائیں۔ جن جماعتوں کو غیر ملکی رقوم مل رہی ہیں۔

(سپیکر) مولانا صاحب، آپ کے پانچ منٹ باقی ہیں۔

جناب والا! ایک بجے میری بات شروع ہوئی ہے، ابھی میرے دس منٹ باقی ہیں۔ پانچ منٹ آپ نے خود گفتگو کی ہے، اس لئے 1:25 پر آپ مجھے روک سکتے ہیں۔ آپ اپنے سیکرٹری سے پوچھ لیجئے۔ ایک بجے میں نے گفتگو شروع کی ایک بجکر گیارہ منٹ میں سے پانچ منٹ میرے ہو گئے۔

(سپیکر) مولانا، پانچ منٹ آپ کے ہو گئے۔ ایک منٹ آپ نے اور لے لیا۔

ایران کو فتنہ انگیزی سے روکا جائے!

تو جناب والا!

میں اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں یہ جو خون بہہ رہا ہے، یہ جو قتل عام ہو رہا ہے یہ کیا ہے؟ یہ منافرتیں کہاں سے پھیلیں؟ یہ جذبات کہاں سے مجروح ہوئے؟ یہ ایک دوسرے کی دشمنیاں کہاں سے آئیں؟ اب یہ جو میں نے حوالے دیئے ہیں اور آپ کے فرمان کے مطابق میں نے ایک عبارت بھی نہیں پڑھی، میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں ایک حوالہ پڑھ دیتا یہاں آگ لگ جاتی۔ لیکن جو لوگ یہ بھیج رہے ہیں، ان لوگوں کو اگر آپ نہیں روکیں گے ہماری حکومت نہیں روکے گی اور ہم ان سب کے بارے میں صدر صاحب کو وزیر اعظم صاحب اور ملک کے اعلیٰ عہدوں پر جو لوگ ہیں مطلع کر چکے ہیں، بار بار مطلع کر چکے ہیں لیکن شاید ان کے بس میں نہیں ہے۔ شاید یہ ملک کسی اور ملک کی کالونی بن گیا ہے اور شاید دوسرے ملک اسے اپنا ایک نجی کارخانہ سمجھتے ہیں جو چاہیں ہمارے ملک میں کرتے چلے جائیں تا کہ ہمارے ملک کے اندر ہنگامہ اور فساد ہو۔

پاکستان میں ایرانی لابی کی کارستانیاں

تو میں نے عرض کیا تھا، جناب والا!

کہ لاہور میں ایک ادارہ ہے۔ اگر آپ منع فرماتے ہیں تو میں اس کا نام بھی نہیں لیتا۔ ایچ بلاک۔ ماڈل ٹاؤن میں ایک ادارہ ہے۔ جس میں ان سرکاری غیر ملکی مہمانوں کو اعزاز یئے دیئے جاتے ہیں۔ اس ادارے نے اب تک ۵۰ کتابیں شائع کی ہیں۔ یہ ایک کتاب اس ادارے کی

میرے پاس ہے۔ ''سہم مسموم'' کے نام سے یہ کتاب، شاہ صاحب توجہ فرمائیں، یہ کتاب تقریباً ۴۴۰ صفحات کی ہے۔ یہ میں ابھی دکھا رہا تھا، اس کتاب کے ۴۲۸ صفحے پر حضرت عمرؓ کے بارے میں وائٹ پیپر شائع کیا گیا ہے۔ ۱۰۰ نمبر لگائے گئے ہیں۔ ۱۰۰ نمبر لگا کر سو گالیاں دی گئی ہیں۔ جس ادارے میں یہ غیر ملکی سرکاری مہمان آتے ہیں، ۱۰۰ گالیاں اس کتاب میں نمبر لگا کر ایک دو تین اسی طرح سو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ بھی اسی ادارے نے شائع کی ہے ''حقیقت فقہ حنفیہ''۔ اس میں حضور پاک ﷺ کے خاندان کو، آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کو وہ ننگی گالیاں دی گئی ہیں کہ جن کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ کسی عام انسان کے بارے میں بھی ایسی زبان درازی نہیں کی جا سکتی۔

جناب والا!

اس طرح کراچی میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس کا ٹائٹل اتنا بھیانک ہے کہ ٹائٹل کے اوپر حضرت ابو بکرؓ کا نام لکھ کر معاذ اللہ نیچے ایک بہت بُرے جانور کی تصویر دی گئی ہے۔ اس کا مصنف کراچی سے مسلسل کتابیں شائع کر رہا ہے۔ اس کتاب کا نام ''شیخ سقیفہ'' ہے۔ اس طرح اور کتابیں ہیں۔ یہ بھی (ایک اور) اسی طرح لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ اسی ادارے سے، اس میں اتنی غلیظ گالیاں دی گئی ہیں۔ اس وقت تک جو کتابیں یہاں میرے پاس ہیں، جو کتابیں مارکیٹ میں آ چکی ہیں۔ ان کی تعداد پانچ سو (۵۰۰) سے زیادہ ہے۔ پانچ سو (۵۰۰) کے لکھنے والے ۵۰ سے زایدہ مصنف ہیں۔ جن میں پاکستان سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد ۳۰ سے زیادہ ہے۔ وہ کتابیں بڑے بڑے اداروں سے شائع ہو کر جب مارکیٹ میں آتی ہیں، آپ جانتے ہیں کہ رشدی (ملعون) نے ایک کتاب لکھی تھی وہ بھی یورپ میں بیٹھ کر لکھی تھی تو پوری دنیا سراپا احتجاج ہو گئی تھی۔ میرا دعویٰ ہے جو کچھ ان کتابوں میں ہے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رشدی کی کتاب میں وہ کچھ نہیں ہے۔ رشدی کی کتاب میں وہ غلاظت نہیں ہے۔ یہ لڑائی پیدا کرنے کی بات نہیں ہے؟ تو کیا ان کتابوں کے خلاف احتجاج کرنا فرقہ واریت ہے؟ لیکن ہوا کیا؟ اس کفر کا راستہ روکنے کی بجائے، ان کے لکھنے والوں کی زبانیں کاٹنے اور قلم توڑنے کی بجائے اور ایسی کتابوں کو بین کر کے ان کی نشر و اشاعت پر پابندی لگانے کی بجائے، ایسے پریس حکومت کی تحویل میں لینے کی بجائے آج ان کی ملکی سپورٹ بھی ہو رہی ہے، غیر ملکی طور پر بھی ان کو سپورٹ کیا جا رہا ہے اور جب بھی کسی حکومت نے

اس کے خلاف احتجاج کیا ہے، تو الٹا اس حکومت کو معذرت کرنا پڑی کہ ہم سے بڑی غلطی ہوگئی۔ آئندہ آپ جو کچھ مرضی کرتے چلے جائیں۔ ہم ان کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ یہ لاڈلے بیٹے بنا کر پالے جا رہے ہیں اور لاڈلے بیٹوں کی طرح انہیں پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ جب آپ سانپ کو دودھ پلائیں گے، جب اپنے ملک میں رشدی پالیں گے تو پھر غازی علم الدین بھی پیدا ہوں گے۔ جوان راجپالوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ پھر غیرت اور حمیت کے متوالے بھی اس ملک میں آئیں گے جو اپنی جان دے دیں گے لیکن اس کفر کو پھیلنے اور پھولنے کا موقع نہیں دیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ مذہبی مسئلہ بڑا احساس ہوتا ہے۔ یہاں کوئی عام آدمی کی عزت کے خلاف کوئی بات ہو جائے جیسا ابھی آپ دیکھ رہے تھے کہ سپیکر صاحب کو کہا جا رہا تھا کہ آپ کے خلاف یہ آرٹیکل لکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ایک ذات تو کیا لاکھوں اور کروڑوں جانیں ان مقدس شخصیات کے پاؤں کی خاک پر قربان ہوسکتی ہیں جن کے بارے میں یہ بکواسات کی جاتی ہیں اور غلاظت بکی جاتی ہے۔ ہمیں سب سے پہلے ان کا راستہ روکنا چاہئے لیکن کوئی اس طرف نہیں آ رہا ہے۔ اس کو کوئی سننے کو تیار نہیں۔ یہ بات کہاں سنائیں جبکہ آپ بھی سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

حکومت ہمارے اور دشمنوں کے بارے میں تحقیقات کرے

جناب والا!

اب میری تجاویز ہیں۔ میں ٹائم بھی دیکھ رہا ہوں۔ میری تجاویز ہیں کہ ملک میں جو مذہبی فسادات مسلسل ہیں، انہیں ختم کیسے کیا جائے؟ میری پہلی تجویز یہ ہے کہ ملک میں اس وقت مذہبی عنوان پر دو جماعتیں آپس میں لڑ رہی ہیں، ایک جماعت کو سپاہ صحابہ کے عنوان سے لوگ جانتے ہیں جس کا میں ذمہ دار ہوں۔ ایک جماعت کو لوگ تحریک جعفریہ کے نام سے جانتے ہیں۔ دونوں نے ایک دوسرے کے سینکڑوں آدمی قتل کر دیئے ہیں۔ سب سے پہلے میرا رضا کارانہ مطالبہ ہے، اپنے ایم۔ این۔ اے ہونے کے باوجود اپنی جماعت کے ذمہ دار ہونے کے باوجود میں رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو، اپنی قیادت کو حکومت کی تحویل میں دینے کے لئے تیار ہوں وہ ہمیں پکڑے، اپنی تحویل میں لے کر ہماری تحقیقات کرے، ہمارے بینک اکاؤنٹ چیک کرے، ہماری جماعت کی

CamScanner

آمدن چیک کرے اور جو الزامات ہمارے اوپر فریق مخالف نے لگائے ہیں ہم سب الزامات کے بارے میں اپنی تحقیقات کرانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن حکومت اسی طرح اس طبقے کے ذمہ داروں کو بھی گرفتار کرے۔ اگر وہ بھی رضا کارانہ طور پر گرفتاری دے دیں تو وہ بھی ہمارے الزامات کا جو کارکنوں کے قتل کے ہوں یا ہمارے الزامات غیر ملکی مداخلت کے ہوں یا ہمارے الزامات ان کتابوں کے بارے میں ہوں جواب دیں۔ ان سے پوچھ گچھ کی جائے تاکہ یہ محسوس ہو سکے کہ قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہے۔ پاکستان کی گورنمنٹ کسی کی دم چھلا نہیں ہے۔ پاکستان کی گورنمنٹ ایک مضبوط اور خودمختار گورنمنٹ ہے اور اس سے پتہ چل جائے گا اور میں آج کہتا ہوں کہ میں تو رضا کارانہ طور پر گرفتاری دینے کے لئے تیار ہوں، آپ ان کی گرفتاری کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس لئے کہ ان کے پیچھے اتنی بڑی بڑی قوتیں اور ملک ہیں کہ آپ اگر ان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھیں گے تو فوراً آپ شرمندگی سے اپنی آنکھ کو نیچا کر لیں گے۔

جناب والا!

دوسری میری تجویز یہ ہے، دونوں طرف سینکڑوں قتل کے مقدمات ہیں۔ قتل کے مقدمات میں ۳۰۲، میں جو ملزمان نامزد کیے گئے ہیں، ان ملزمان کے بارے میں دونوں جماعتوں کو کہا جائے کہ یہ ملزمان کی فہرست ہے۔ آپ ان ملزموں کو حکومت کی تحویل میں دے دیں۔ جو ملک کا وفادار ہوگا، جو محبّ وطن جماعت ہوگی حکومت کے طلب کردہ آدمی حکومت کے ہاتھ میں دے گی۔ اگر فریق مخالف اس بات کے لئے تیار ہو میں اسمبلی میں شورٹی (Surety) دیتا ہوں کہ جو میرا کارکن، میرا عہدیدار حکومت کو کسی مقدمے میں مطلوب ہے، میں رضا کارانہ طور پر حکومت کے حوالے کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مذہبی شخصیات کی توہین پر سزا کا قانون بنایا جائے

جناب والا! میری تیسری تجویز یہ ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ دونوں جماعتوں کے ذمہ داران کو بٹھا کر یہ بات طے کی جائے کہ آپ بھی اہل بیت کو مانتے ہیں ہم بھی اہل بیت کو مانتے ہیں۔ آپ یہ بتلائیں کہ اگر کوئی آپ کے مذہب کی مقدس شخصیات کی توہین کرے تو اس کی کیا سزا

ہونی چاہیے؟ ہم سے پوچھئے کہ جو ہماری مذہبی مقدس شخصیات کی توہین کرے اس کی کیا سزا ہونی چاہیے؟ جن سزاؤں پر ہم اتفاق کرلیں حکومت ان سزاؤں کو یہاں سے قانون کی شکل دلوائے تاکہ نہ کوئی ان کی مقدس شخصیات کی توہین کر سکے نہ ہماری مقدس شخصیات کی توہین کر سکے اور یہ گستاخی کا دروازہ مستقل بنیادوں پر بند ہو جائے۔ (مجھے پتہ ہے آپ مجھے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جناب والا میری نظر گھڑی کی طرف ہے۔)

قتل وغارت ختم کرائی جائے

جناب محترم!

میری آپ سے التماس ہے کہ یہ وہ بنیادی چیزیں اور بنیادی نکات ہیں جن پر اتفاق کئے بغیر اس ملک میں مذہبی فسادات کا خاتمہ ناممکن ہے اور میں یہ بھی تجویز پیش کروں گا کہ حکومت کراچی میں مساجد کے تحفظ کے لئے اپنی ذمہ داری کو پورا کرے۔ اگر خانۂ خدا میں کوئی آدمی تراویح میں قرآن نہیں سن سکتا، اگر مسجد میں کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا، اگر مسجدوں میں بھی امن نہیں ہے تو پھر امن کہاں ملے گا؟ مسجد تو جائے امن تھی، امن کی پناہ گاہ تھی۔ آج مسجدوں کو بھی بدامنی میں تحویل کر کے وہاں گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے اور خاص طور پر تبلیغی جماعت کی مسجدوں میں اور جو بیچارے کسی کو کچھ بھی نہیں کہتے۔ یہ بیچارے اپنا کام کرتے ہیں۔ ان کی مساجد پر فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ سوال یہ ہے آخر اتنی لاقانونیت ہو رہی ہے۔ کوئی ایک ملزم بھی نہیں گرفتار ہو رہا۔ کوئی ایک بھی اریسٹ(Errest) نہیں کیا جا رہا۔ کسی ایک پر بھی ہاتھ نہیں ڈالا جا رہا۔

(سپیکر) مولانا صاحب، اس کو Complete کریں۔

شکریہ جناب! ویسے بھی اذان ہونے والی ہے، پانچ منٹ کے بعد آپ کس کو ٹائم دیں گے، میں دو چار تجاویز پیش کر دیتا ہوں۔

(سپیکر) جی میں بلاتا ہوں ابھی جناب افضل خان صاحب......

ٹھیک ہے!

جناب والا! میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ مطالبہ کر رہا ہوں کہ اس ایوان کی

CS CamScanner

ایک کمیٹی بنادی جائے وہ بااختیار کمیٹی ہو، جس طرح سینٹ میں بنائی گئی ہے۔ یہ نئی بات نہیں ہے ایسی کمیٹی سینٹ میں بنائی گئی ہے۔ اس ایوان کی کمیٹی ہو وہ کمیٹی دونوں طبقوں کے ذمہ داروں کو بلائے اور ان سے کہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ چودہ سو سال پرانے اختلاف کی بنیاد پر آپ ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں۔ وہ کمیٹی دونوں کی بات سنے۔ جس نتیجے پر وہ کمیٹی پہنچے، جو رپورٹ وہ کمیٹی حکومت کو دے، ہم من وعن اس کمیٹی کی تجاویز پر پابندی کرنے کو تیار ہیں۔

لیکن جناب والا! میں آپ کو بتلا رہا ہوں، آج ریکارڈ پر یہ بات لا رہا ہوں۔ کل میں نے بتلایا تھا کہ جنہوں نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا، میرے دو باڈی گارڈ شہید ہوئے اور مقابلے میں وہ بھی زخمی ہوئے ۳۰۲ میں نامزد ملزم ہیں۔ وہ دندناتے پھر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کوئی ہے ہمیں پکڑنے والا؟ ایک تو وہ مجرم ہیں جن کا علم نہیں۔ کراچی میں تو چلو ملزمان کا علم نہیں۔ ایک آپ جانتے ہیں۔ نامزد ملزمان ہیں وہ مقابلے میں خود زخمی ہوئے ہیں اور وہ کہتے ہیں آؤ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ وہ اقراری ملزم بھی ہیں لیکن حکومت انہیں گرفتار کرنے کے لئے تیار نہیں۔

تو جناب والا! جب اس طرح بے حسی ہوگی۔ تو پھر ملزمان کے حوصلے تو اور بلند ہوں گے۔ پھر تو وہ اور زیادہ جو کچھ کرنا چاہیں گے کریں گے۔ اس لئے میری التماس ہے کہ اگر کمیٹی محسوس کرے ملک میں قانون سازی کی ضرورت ہے۔ تو قانون سازی کی جائے۔ غیر ملکی مداخلت کا دروازہ بند کیا جائے۔ غیر ملکی اثرات جنہیں ملک میں برپا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ان کا راستہ روکا جائے اور یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیے۔

دنیا کی کوئی طاقت مجھ پر ایک پیسے کا بھی الزام ثابت نہیں کرسکتی

جناب والا! میں آدھے منٹ میں آخری بات کہہ رہا ہوں۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ یہاں پنجاب کی اہم شخصیت نے ہی آرڈر کیا ہے کہ بعض وعدہ معاف گواہ بنائے جائیں، جو جیلوں میں ہمارے کارکن بند ہیں انہیں کہا جارہا ہے کہ ہم آپ کو باعزت بری کرتے ہیں آپ وعدہ معاف گواہ بنیں کہ اعظم طارق نے ہمیں کہا تھا، ہمیں اسلحہ دیا تھا کہ فلاں آدمی کو قتل کردیا جائے۔ تاکہ ہم وعدہ معاف گواہ کی گواہی کی بنیاد پر اعظم طارق کے ساتھ وہی حشر کریں گے جو بھٹو کے

ساتھ کیا گیا۔

آج میں خود بتانا چاہتا ہوں، دنیا کی کوئی طاقت اعظم طارق پر ایک پیسے کا الزام نہ مالی طور پر ثابت کرسکتی ہے اور نہ اسی طرح ایک اشارہ بھی میرا ثابت کرسکتی ہے۔ لیکن میں انہیں بتلاؤں گا کہ نہ اعظم طارق بھٹو ہے نہ سپاہ صحابہ پیپلز پارٹی ہے۔ سپاہ صحابہ پی پی نہیں۔ اگر ایسی کوشش کی گئی ہم اس کا راستہ روکیں گے۔

شکریہ!!

نوٹ:۔ اس تقریر کے شروع میں مولاناؒ نے خمینی کی کتاب کشف اسرار کا وہ حوالہ پڑھ کر سنایا تھا جس میں خمینی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ کافر و زندیق لکھا تھا اور حضرت عثمانؓ کو بدقماش تحریر کیا تھا۔ ڈپٹی سپیکر سید ظفر علی شاہ نے حوالہ سنانے سے منع کر دیا اور وہ جملے کاروائی سے حذف کرنے کا حکم دے دیا جس کے باعث باقی تقریر اشاروں میں کرنا پڑی۔

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کی شہادت کے بعد

جھنگ میں پہلا خطاب

سیرتِ ''امام احمد بن حنبلؒ '' نے کاروانِ ناموسِ صحابہؓ کے اس حدی خوان کو واقعتاً امام احمد بن حنبلؒ کے طریقِ استقامت وابتلاء پر لا کھڑا کیا تھا۔ چنانچہ مسلسل ۴ ماہ کی اعصاب شکن روپوشی کے بعد قید و بند کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ قائد سپاہ صحابہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور آپؒ کو گرفتار کر لیا گیا۔ پنجاب بھر کی جیلوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اسی دوران سوا سال کی اسارت کے بعد ۱۸/جنوری ۱۹۹۷ء کو جب آپ دونوں حضرات کو کوٹ لکھپت جیل سے پیشی بھگتنے کے لئے سیشن کورٹ لاہور میں لایا ہی گیا تھا کہ دشمنانِ دین کی سازش بر آئی اور ریموٹ کنٹرول بم دھاکے کے نتیجے میں قائد سپاہِ صحابہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جبکہ آپ کے وجود پر ۱۰۰ کے لگ بھگ شدید زخم آئے۔ اس تمام سانحہ کی تفصیلات ''میرا جرم کیا ہے؟'' کے آخری صفحات میں مذکور ہیں۔ اس المناک سانحہ کے بعد چند روز کے لئے آپؒ کو جھنگ لایا گیا، جہاں سات فروری ۱۹۹۷ء کو آپ نے زخموں سے چور چور ہونے کی حالت میں بستر پر لیٹے ہوئے جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں عوام سے خطاب کیا، چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

آج جمعۃ المبارک کے موقع پر زخمی زخمی جب کہ آپ کے جذبات زخمی ہیں، میرا جسم بھی

CamScanner

زخمی ہے۔ میں اور آپ حضرات ایک بڑی آزمائش، ایک مصیبت، ایک پریشانی کے دریا کو عبور کرتے ہوئے یہاں تک آ پہنچے ہیں۔ آپ سے مخاطب ہونے کا موقع مل رہا ہے۔

دوستو! یہ اللہ کے فیصلے ہیں ہم لوگوں نے بے گناہ سوا سال جیلوں کی نذر کر دیا، میرے ساتھ میرے قائد شہید کو بلاوجہ سوا سال تک جیل کی اذیتوں سے دوچار کیا گیا۔ مگر آفرین ہے اس مرد قلندر پر، اس شہید ناز پر، جس نے جیل کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دیا۔ اللہ! میں گواہ ہوں آج اللہ کے گھر میں گواہی دیتا ہوں۔ میں نے اپنے قائد کو جیل کے سوا سال میں یا میں نے تہجد میں روتے دیکھا یا میں نے ذکر و اذکار میں مصروف دیکھا یا میں نے عبادت اور زہد و تقویٰ کے مصلے پر بیٹھے دیکھا، یا میں نے اس کے ہاتھ کے قلم کو صحابہ کی مدح میں تحریر کرتے دیکھا، یا میں نے اس شخص کو حق و باطل کی معرکہ آرائی میں شاہکار تحریریں چھوڑتے ہوئے دیکھا اور پھر ان بدقسمت آنکھوں نے اس شخص کو خاک و خون میں لت پت بھی دیکھا۔

دوستو! یہ لمحات کس قدر خوشی کے بھی تھے اور پھر اذیت کے لمحات بھی آئے، خلاقِ عالم کے فیصلوں پر قربان جاؤں، اللہ جانتا تھا کہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کی زندگی کا اب آخری سوا سال ہے۔ مشیت ایزدی نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اس عظیم انسان کو اب سوا سال تک تنہائی کے لمحات عطا کر کے، فرصت کے لمحات عطا کر کے اس سے وہ کام لیا جائے جو قیامت تک آنے والی انسانیت کی راہنمائی کرتا رہے۔ بخدا، ہم کہا کرتے تھے خود حضرت فاروقیؒ بھی فرماتے تھے، میں بھی کہا کرتا تھا کہ چھبیس کتابیں 15000 صفحات جو جیل میں لکھے ہیں اگر باہر بیس سال تک بھی کوشش کی جاتی تو کبھی یہ ادائیں پوری نہ ہو سکتیں۔ آج مجھے فخر ہے کہ جس طرح دنیا یاد کرتی ہے ابوحنیفہؒ کو، کہ اس کا جنازہ جیل سے اٹھا۔ جس طرح دنیا یاد کرتی ہے ابن تیمیہؒ کو کہ جب ابن تیمیہؒ کا جنازہ اٹھا تو جیل سے کئی کئی صندوق ابن تیمیہؒ کی تصنیفات کے نکلے، آج جب میرے قائد کا جنازہ جیل سے اٹھا ہے تو میرے قائد کی تصنیفات کے انبار بھی جیل سے باہر آ رہے ہیں۔

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

دوستو! ہمیں اپنے کردار پر فخر ہے، ہم نے اپنے جو لمحات جیل کی نذر کئے ہیں ہمیں ان

پر فخر ہے۔ اولئک آبائی فجئنا بمثلھم...... یہ ہمارے آباؤ اجداد ہیں۔ ہے کوئی ایسی جماعت جو ایسے آباؤ اجداد لے کر آئے؟ یہ ہماری لیڈر شپ ہے یہ ہماری قیادت ہے، یہ ہماری قربانیاں ہیں یہ ہماری مثال ہے، کوئی ہے جو ایسی مثال پیش کرے؟ کوئی ہے ایسا جو اس گئے گزرے دور میں بھی ایسی قیادت لائے کہ جنہوں نے جیلوں کی تنہائیوں کو بھی اور جیلوں کے لمحات کو بھی صحابہ کرام کی عزت اور ناموس کی حفاظت کی نذر کر دیا ہو؟ ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ شہادت پر ہم ماتم کرنے والے نہیں ہیں۔ شہادت پر رونے دھونے والے لوگ نہیں ہیں اور سینہ کوبی کرنے والے لوگ نہیں ہیں۔ یہی بات ہم سمجھانا چاہتے ہیں۔ شہادت نعمت ہے مصیبت نہیں ہے، نعمت کے آنے پر رب کا شکریہ تو ادا کیا جاتا ہے ماتم نہیں کیا جاتا۔ امام حسین ﷛ شہید ہیں، ہم آج بھی ان کی شہادت کو سلام پیش کرتے ہیں اور ماتم نہیں کرتے۔ میرا قائدؒ بھی شہید ہے، میں فاروقیؒ کی شہادت کو، قاسمیؒ کی شہادت کو، جھنگویؒ کی شہادت کو سلام پیش کرتا ہوں ماتم نہیں کرتا ہوں۔ (نعرے)

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن...... اور میں دشمن سے بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ شہادتوں کا راستہ ہم نے اوّل روز سے چنا ہے۔ اس راہ پر ہم چلتے ہوئے سر بلند کر کے چلتے ہیں۔ ہم فخر سے چلتے ہیں تم شہادتوں کی راہ پر ہمیں ڈال کر مت خوش ہو، یہاں ایک جنازہ اٹھے گا تو دوسرا کھڑا ہو جائے گا۔ ایک شہید اٹھے گا تو دوسرا شہادت کا تاج پہننے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ جھنگویؒ کے بعد قاسمیؒ آتے ہیں۔ قاسمیؒ کے بعد فاروقیؒ آتے ہیں۔ فاروقیؒ کے بعد یہ فقیر موجود ہے۔ میرے بعد ہزاروں اٹھیں گے یہ بات تم اپنے وہم وگمان سے بھی نکال دو کہ شہادتوں کے ذریعے سے ہمارا راستہ روک لو گے۔ واللہ! ایک ایک شہید کے قطروں سے ہزاروں شہیدوں کے وارث پیدا ہو جائیں گے۔ باقی رہی یہ بات، یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ تمہارا مقصد مجھے راستے سے ہٹانا تھا اور پولیس نے جو ملزم پکڑا اس نے بھی کہا کہ اعظم طارق کو راستے سے ہٹانا تھا۔ تم نے قبل از وقت مٹھائیاں بھی تقسیم کر لیں پھر جب دیکھا کہ وہ زندہ رہ گیا ہے پھر کہتے ہیں (اللہ ایدیاں ٹنگاں ای ٹٹ جان) یاد رکھو دشمنو! میرے رب نے اپنی قدرت کے کرشمے دکھا کر میری ایک ایک ہڈی کو سلامت رکھا ہے۔ میری ایک ایک انگلی کو سلامت رکھا ہے۔ میرے ایک ایک عضو کو سلامت رکھا ہے۔ تمہیں کچھ نظر نہیں آتا تو میری آواز کو دیکھو، میری للکار کو دیکھو، میری کیفیت کو

CS CamScanner

دیکھو، رب نے میری زندگی رکھی میں تمہیں چھٹی کا دودھ یاد دلا ڈالوں گا۔

حقیقی کارکن

سپاہ صحابہ کے ساتھیو! اپنے کردار میں، اپنے قول میں پختگی پیدا کرو، صحابہ کرامؓ کی اتباع کرو۔ بخدا تمہارے عمل میں کمزوری دیکھ کر میرا دل کڑھتا ہے۔ میں نے اور قائد فاروقی شہیدؒ نے جیل میں یہ فیصلہ کرلیا تھا اور میں آج تمہیں مسجد میں بیٹھ کر اس فیصلے سے آگاہ کرتا ہوں...... جو شخص نمازوں کی پابندی نہیں کرتا...... جو شخص دین کے فرائض پر عمل پیرا نہیں ہوتا...... جو شخص صداقت امانت دیانت کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ ہماری جماعت کا رکن نہیں ہے...... ہماری جماعت کا عہدیدار نہیں ہے...... اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے...... اگر میں کہوں کہ اس کا ہمارے ساتھ تعلق ہے تو روزِ قیامت مجھے جواب دینا پڑ جائے گا۔ اگر ہماری جماعت سے تعلق رکھنا چاہتے ہو، صحابہؓ کے سپاہی بننا چاہتے ہو تو آج میں تمہیں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں اپنے اعمال و کردار کو بدلو، اپنے انداز کو بدلو، نمازوں کی پابندی کرو، اسلام کے تمام (ضروری) مسائل کو جانو، ان پر عمل کرو۔ ایسا نہ ہو کل تمہاری بداعمالیوں کی وجہ سے ہم پکڑے جائیں۔ کل ہم سے پوچھا جائے کہ یہ جان دیتے تھے تم نے جانیں لیں۔ ان سے پیسے لئے، ان سے ووٹ لئے، ان کی سپورٹ لی، یہ تمہارے کہنے پر عمل کرتے تھے۔ میرے سامنے وہ حدیث رسولؐ ہے، ایک خاوند اپنی بیوی کی وجہ سے جہنم میں چلا جائے گا۔ بیوی کہے گی، اللہ! جب روٹی نہیں دیتی تھی تو لڑتا تھا۔ لیکن جب نماز نہیں پڑھتی تھی تو کچھ نہیں کہتا تھا۔ بیٹی کہے گی اللہ! جب میں کسی اور بات میں نافرمانی کرتی تھی تو روٹھ جاتا تھا، نماز نہیں پڑھتی تھی مجھے کبھی نہیں کہتا تھا۔ وہ نیک آدمی جہنم میں چلا جائے گا۔

بخدا اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہمیں نہ پھنسا دینا۔ اس لئے اپنے اعمال و کردار میں پختگی پیدا کرنے کا وعدہ کرتے ہو؟ (سامعین انشاءاللہ)

(قاتلانہ حملہ کے بعد جمعہ جھنگ صدر۔ 7-2-97)

رہائی کے بعد پہلا خطاب

ہر سزا قبول

حکمرانوں نے میرے بارے میں یہ ذہن بنالیا اور فیصلہ کرلیا تھا کہ جب تک ہماری حکومت ہے، ہم اس شخص کو آزاد نہیں کریں گے۔ بڑے بڑے افسران آئے، میں نے ان سے بھی کہا کہ مقدمات کی جب میں لسٹ دیکھتا ہوں تو آپ نے میرے بارے میں جو الزامات لگائے ہیں، عدالتیں ان میں مجھے باعزت بری کرچکی ہیں۔ الزام آپ کے پاس نہیں ہے...... میں ذمہ داری سے یہ چیلنج کرتا ہوں کہ جب سے ہماری جماعت بنی ہے اس وقت سے لے کر آج تک کوئی ایک کارکن آپ لائیے، ایک نوجوان پیش کیجئے جو یہ کہے کہ اعظم طارق کے کہنے پر میں نے فلاں شخص کو قتل کیا ہے، اسے نقصان پہنچایا ہے یا اس کا گھر لوٹا ہے یا میں نے اس کے کہنے پر کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچائی ہے۔ آپ تشدد کرکے، لالچ دے کر، خوفزدہ کرکے یا اور کسی عنوان پر میرے کسی کارکن کو تیار کرکے میرے سامنے لاکر کہلوا دیجئے اور وہ میرے سامنے کھڑا ہو کر یہ کہے کہ میں نے آپ کے کہنے پر فلاں کام کیا ہے...... اس کے بعد آپ کو اجازت ہے کہ آپ اپنے دورِ اقتدار میں نہیں بلکہ عدالت سے جو چاہیں سزا دلوادیں میں ہر سزا قبول کرنے کو تیار ہوں۔

آپ کے کان بھرے گئے ہیں

آپ کے کان نامعلوم کس نے بھر دیئے ہیں۔ کیا کیا آپ کو میرے بارے میں دکھایا گیا

اور آپ کے کانوں میں ڈالا گیا اور آپ بتایا گیا کہ نامعلوم وہ کیسا شخص ہے۔ حالانکہ میں آپ کے ساتھ اقتدار کے بالا خانوں میں رہا ہوں، تم مجھے جانتے ہو لیکن اقتدار پر اپوزیشن کا وہ دور یاد کرو جب تمہارے والد محترم میاں شریف کو بے نظیر کے دور میں انتہائی رسوا کن حالات میں انتہائی ذلت کے ساتھ اٹھایا گیا اور ان سے ناروا سلوک کیا گیا۔ اس وقت مسلم لیگ کے ایم این اے میاں شریف کے ساتھ ہونے والی زیادتی پر خاموش تھے وہ اس لئے نہیں بولتے تھے کہ بے نظیر کی حکومت کہیں ہمارے خلاف قدم نہ اٹھالے۔ لیکن میرا ریکارڈ اٹھا کر دیکھو، میں نے تم پر احسان جتلانے کے لئے نہیں، تمہاری ہمدردیاں خریدنے کے لئے نہیں، تم سے کوئی عہدہ یا ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے نہیں ...... میں نے اسے ظلم سمجھا تھا اور اس کے خلاف آواز بلند کی تھی اور اپنی زبردست آواز بلند کی تھی کہ جب میں نے کہا کہ تمہیں جرأت کیسے ہوئی ہے ایک شخص کے والد محترم کو اٹھانے کی، آج تم نے میاں شریف پر ہاتھ اٹھایا ہے تمہارا باپ تو پھانسی لگ چکا، کل تمہاری ماں نصرت بھٹو پر ہاتھ اٹھایا جائے گا۔ تمہیں شرم آنی چاہئے یہ قدم اٹھاتے ہوئے۔ ہم نے اس وقت بھی ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ تم کسی محسن کو جانتے ہو یا نہیں جانتے ...... لیکن میں اتنا ضرور کہتا ہوں، جب تمہارے اپنے تمہارا ساتھ چھوڑ چکے تھے اعظم طارق نے اس وقت بھی تمہاری حمایت کی تھی۔

جب تمہیں کوئی پوچھتا بھی نہ تھا......!

آپ اپریل ۱۹۹۴ء کی اسمبلی کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں۔ مسلم لیگ نے اسمبلی کا بائیکاٹ کیا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت نے کہا ہمیں پرواہ ہی نہیں ہے، جاؤ ہم تمہیں مناتے ہی نہیں ہیں۔ یہ روزانہ اسمبلی میں آ کر قائد حزب اختلاف کے دفتر میں بیٹھ جاتے ...... پیپلز پارٹی ان کو منانے کے لئے تیار نہیں تھی۔ وہ کہتی ''خس کم جہاں پاک'' جان چھوٹی، یہ روزانہ ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ قانون سازی کے راستے میں یہ رکاوٹ بنتے ہیں۔ ہم ایک ہی دن میں قانون سازی کر کے ان کو لگام چڑھا دیں گے۔ ہم انہیں ایسی ایسی عدالتوں کے سپرد کر دیں گے کہ جب تک ہمارا اقتدار ہے یہ باہر نہیں آ سکیں گے۔ اس وقت بھی اعظم طارق تھا جس نے ایک طرف قانون سازی کا راستہ روکا تھا، دوسری طرف تم (نواز شریف) گواہ ہو تمہی نے مجھے کہا تھا ''تم حکومت کو تیار کرو کہ وہ ہمارے پاس آ جائے

ہم تمہارے کہنے سے حکومت کے ساتھ مان جائیں گے اور استعفیٰ مہم شروع کر کے واپس قومی اسمبلی میں چلے جائیں گے"۔ وہ اعظم طارق ہی تھا جو اس وقت تمہیں قومی اسمبلی میں لایا تھا، جب تمہیں کوئی پوچھتا بھی نہیں تھا۔

میری لڑائی بے نظیر سے تھی

تمہارے کان نامعلوم کس نے ہمارے بارے میں بھر دیئے۔ میری ڈائریکٹ تم سے لڑائی نہیں ہے، بے نظیر سے ہماری لڑائی تھی۔ اگر اس محراب و منبر سے میں نے یہ کہا تھا کہ بے نظیر کی نسوانی حکومت کو، بے نظیر کی غنڈہ حکومت کو، بے نظیر کی غیر شرعی حکومت کو نہیں مانتا ہوں، میں اس کے خلاف جہاد کو عبادت سمجھتا ہوں۔ میری اس تقریر کے بعد قربانیوں کا یہ سلسلہ چلا ہوا ہے جو آج یہاں آ کر ختم ہوا...... اگر میں اس دور میں یہ بات کر سکتا ہوں، آج اگر مجھے تم سے اختلاف ہوتا اور کوئی اختلاف پیدا ہو گیا تو مجھ میں اتنی جرأت ہے میں ڈنکے کی چوٹ پہ تمہارے خلاف اعلانِ جہاد کروں گا۔ میں تم کو للکاروں گا۔ تم میں جرأت ہوئی تو میرا راستہ روک کر دکھانا۔

آپ کا ووٹ ہمیں چاہیئے

بے نظیر کے ساتھ میرا سیاسی اختلاف تھا اور میں کھل کر بولا اور تمہیں تو میں نے ووٹ دیا ہے وزارت علیا کے الیکشن پر۔ جب وزیر اعلیٰ کے الیکشن ہو رہے تھے تم نے خود آفر کی، بھائی بندی کے ساتھ، منت سماجت کے ساتھ کہا، میں نے کہا تمہارے پاس تو بہت ووٹ ہیں۔ ۲۴۰ کے ہاؤس میں ۲۳۲ ووٹ تمہارے پاس ہیں اگر میں ووٹ تمہیں نہ بھی دوں تو کیا ہے؟ میاں شہباز شریف نے کہا آپ کا ووٹ ہمیں چاہیئے۔ ہم بے شک جیتے ہوئے ہیں لیکن ہمیں آپ کا تعاون چاہیئے۔ ہم نے غیر مشروط طور پر آپ کا تعاون کیا۔ تلاش کریں وہ عناصر، وہ لوگ جنہوں نے آپ کے کان بھرے ہیں۔

مرتد پر مرتد کی سزا لاگو ہوگی

جہاں تم صحیح قدم اٹھاؤ گے ہم سے بڑھ کر تعاون کرنے والا نہ پاؤ گے۔ ناموسِ صحابہ بل

کے مسئلے پر تم ۱۴ سال سزا کی بات کرتے ہو، ان شاء اللہ العزیز ہم تمہیں قائل کریں گے اور حکمران قائل ہو چکے ہیں، جو عبارت طے کی گئی ہے جب اس عبارت میں صوبائی وزراء نے خود یہ لکھ دیا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا گستاخ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جب دائرہ اسلام سے خارج ہے تو مرتد ہے، مرتد پر مرتد کی سزا ہی لاگو ہو سکتی ہے دوسری نہیں ہو سکتی۔ ۱۴ سال ہم نہیں مانتے، جب آپ نے خود لکھا ہے کہ وہ مرتد ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے، آپ ایک طرف دائرہ اسلام سے خارج کہتے ہیں دوسری طرف ۱۴ سال سزا کا اعلان کرتے ہیں (گویا) آپ خود اسلام کا انکار کرتے ہیں۔

چودہ سال سزا......؟

صحابہ کرامؓ کے گستاخ کی سزا چودہ سال اور پھر کہتے ہیں کہ جو کسی کو کافر کہے اسے بھی چودہ سال۔ پھر سب سے پہلے چودہ سال سزا صاجزادہ فضل کریم، مولانا احمد علی قصوری اور مولانا سرفراز نعیمی صاحب کو دو کہ جن تینوں نے یہ لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا گستاخ دائرہ اسلام سے خارج ہے، لہٰذا چودہ چودہ سال سزا پہلے ان کو دو پھر ہم سے بھی بات کر لینا۔ یہ مسودہ اتنے تضادات کا شکار ہے کہ اس میں جو بات کہی گئی ہے آگے اس کا انکار کیا گیا ہے۔ اس مسودہ میں بات تو یہ ہے کہ ملک میں اتحاد و یگانگت ہو اور مسودہ تیار کرنے والے نے صحابہ میں اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ فرقہ بندی اور گروہ بندی کر دی ہے کہ ان کا مقام یہ ہے، ان کا کا یہ ہے۔ تم امت کو اتحاد کا درس دیتے ہو، صحابہ میں اختلاف کی بات کرتے ہو۔ اصحاب رسولؐ میں اختلاف کی بات کرنے کے بعد امت میں اتحاد کیسے ہو سکتا ہے؟

ہم صحابہ کرامؓ کے لئے انتہائی حساس ہیں

آپ کے والد محترم کی کوئی شخص گستاخی کرتا ہے، ان پر لعنت کرتا ہے اس وقت آپ کے جذبات کیا ہوں گے؟ اس کے لئے آپ کا کیا فیصلہ ہوگا؟ یہ تو آپ کے والد محترم کی بات ہے، آپ اپنے والد محترم اور والدہ کے لئے انتہائی حساس ہیں تو سن لیجئے! ہم بھی امی عائشہ صدیقہؓ کی عزت کے لئے، فخر کائنات جناب صدیق اکبرؓ کی عزت و شرافت کے لئے اتنے حساس ہیں، اتنے

جذباتی ہیں جو شخص ان کی طرف میلی نظر سے دیکھتا ہے...... میں زندگی داؤ پر لگا سکتا ہوں، میں ساری عمر جیل میں کاٹ سکتا ہوں، تختہ دار پر چڑھ سکتا ہوں، بم دھماکوں میں ریزہ ریزہ ہو سکتا ہوں مگر صدیق رضی اللہ عنہ کے دشمن کو معاف کرنا میری لغت میں نہیں ہے!

ہم سے توہین برداشت نہیں ہوتی

اصحاب رسولؐ کے مسئلہ پر ہم سینکڑوں نوجوانوں کی قربانی دے چکے ہیں۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، مولانا شعیب ندیم شہیدؒ جیسے لوگ...... ہم نے اتنا خون دیا ہے، اتنی بڑی ہم محنت کر چکے ہیں، اتنی قربانی دے چکے ہیں واللہ العظیم جب صحابہ کا نام آتا ہے ہمارا دل پھٹنے لگتا ہے...... گستاخی نہیں برداشت ہوتی ہم سے! ہم نے اس پر اتنی محنت کی ہے کہ کسی آدمی کو اس کا احساس نہ ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ لوگ اپنے مولویوں کے لئے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ دیوبندی حضرات اپنے اکابر کے بارے میں کچھ نہیں سنتے۔ جمعیت علماء اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے بارے میں کچھ نہیں سنتی، بریلوی حضرات مولانا احمد رضا خاں کے خلاف کچھ نہیں سنتے، اہلحدیث حضرات اپنے بزرگوں کے خلاف کچھ نہیں سنتے، برداشت نہیں ہوتا ان سے...... سیدھی سی بات ہے ہم سے صحابہ کرامؓ کی توہین برداشت نہیں ہوتی! یہ کوئی جذباتی بات نہیں ہے دلیل کی بات ہے۔

غیر ملکی ایجنٹوں کی ناز برداریاں

حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی دیکھ لیا کہ بار بار جو مشترکہ اجلاس ہوتے ہیں، ان میں جو چیز طے پاتی ہے جب لیڈر اس پر دستخط کر دیتے ہیں، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے دستخط ہو جاتے ہیں، پھر جو لوگ طے شدہ معاملات کا انکار کرتے ہیں ان کے بارے میں نہ آپ کو غصہ آتا ہے نہ ان کی زبان بند کرنے کا خیال آتا ہے، نہ ان کو وعدہ خلافی کی سزا دینے کا احساس ہوتا ہے۔ نزلہ پھر سپاہ صحابہ پر! آخر کون سا فورم اور کون سی وہ جگہ ہے جہاں سپاہ صحابہ نے دستخط کر دیئے ہوں اور پھر ان سے پیچھے ہٹ گئی ہو؟ ہم نے جو کہہ دیا ہے پھر اس پر ڈٹ گئے ہیں۔ پھر پیچھے نہیں ہٹے

ہیں اور جو لوگ کہہ کر مکر جائیں، ادھر دستخط کریں ادھر جا کر انکار کر دیں پھر وہ قتل کے دو دو درجن مقدمات میں نامزد ملزم بھی ہوں اور حکومت انہیں ہاتھ نہ ڈالے..... آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کہا یہ جاتا ہے جناب! اگر ان پر ہاتھ ڈالیں تو کئی ممالک ہم سے ناراض ہوتے ہیں!

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تاثر یہ دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں جو جماعت اور گروہ غیر ملکی ایجنٹ بن کر تخریب کاری کرے، علماء کرام کا خون بہائے تمہارا ہاتھ اور قانون اس کے مخالف کمزور ہو جاتا ہے۔ تم دوسرے لفظوں میں ہمیں یہ سبق دینا چاہتے ہو کہ ہم بھی کسی ملک کی ایجنٹی کریں۔ ہم بھی کسی ملک کا سہارا تلاش کریں۔ تم ایک طرف یہ کہتے ہو کہ غیر ملکی ایجنٹوں کو بخشنے کے لئے تیار نہیں ہیں، دوسری طرف غیر ملکی ایجنٹوں کی ناز برداریاں کرتے ہو! آخر کیا وجہ ہے؟ میں ایم این اے ہوں تب گرفتار ہوتا ہوں، ایم پی اے ہوں تب گرفتار ہوتا ہوں اور جو کونسلر بھی نہیں بن سکتے انہیں تم ہاتھ تک نہیں ڈالتے؟؟؟

ملتان میں انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس سے خطاب

قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان پر واقع سٹیڈیم میں ۲۶ ستمبر ۱۹۹۹ء کو منعقد ہونے والی انٹرنیشنل دفاعِ صحابہؓ حق نواز شہیدؒ کانفرنس نے ایک دنیا کو ششدر کر کے رکھ دیا۔ لوگ تصور ہی نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی دینی جماعت اتنا بڑا مجمع اکٹھا کر سکتی ہے۔ سٹیڈیم میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی تو دور دراز سے آنے والے قافلے مجبوراً باہر بیٹھ رہنے پر مجبور ہو گئے اور کم و بیش اتنا ہی مجمع باہر جمع ہو گیا، جتنا اندر تھا۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی حیثیت اس تقریب کے دولہے کی تھی۔ لاکھوں افراد کا یہ مجمع اعظم طارق کی جھلک دیکھنا چاہتا تھا۔ مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی نے کسی خاص کیفیت میں آ کر اس کانفرنس کے میر محفل مولانا اعظم طارقؒ کو پاکستان کا امیر المومنین نامزد کر دیا۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ خطاب کے لئے کھڑے ہوئے تو تاحدِ نظر انسانوں کا ایک وسیع جنگل نظر آیا۔ عام طور پر ایسے ناقابل تصور مناظر دیکھ کر قیادت کے مدعی پھول جایا کرتے ہیں لیکن یہ مردِ خود آگاہ نہائت عاجزی مگر قائدانہ تمکنت کے ساتھ عوام سے مخاطب ہوا، اور سب سے پہلے اپنے ''امیر المومنین'' ہونے کی تردید کی، اور کسی قسم کی الفاظ کی بازی گری کا رعب جمانے کی بجائے ایک سیدھا سادہ اصلاحی بیان فرمایا، قارئین ملحوظ فرمائیں!

قابل صد احترام، حضرات علماء کرام، مہمانانِ گرامی قدر، قابل صد تکریم بزرگو، نوجوان ساتھیو! سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! اس گرم موسم میں آپ حضرات نے جس صبر اور برداشت کے ساتھ اتنا وقت جس کیفیت میں اپنے اکابر کو سنا ہے میں اس پر آپ سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس عظیم الشان کانفرنس کے انتظامات اور اس کے لئے جو کوششیں کئی دنوں سے جاری ہیں، ہمارے بعض کارکن ایسے ہیں جنہوں نے دن رات ایک کر دیا ہے۔ میں ان تمام کارکنان کو اور خاص طور پر سپاہ صحابہ ملتان کو شاباش دیتا ہوں اور ساتھ ساتھ میں ملتان کی انتظامیہ اور افسران کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے فرائض منصبی صحیح طور پر سر انجام دیتے ہوئے عوام کے اس عظیم الشان اجتماع کے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنے کی بجائے ممکنہ حد تک اپنی طرف سے دستِ تعاون بڑھایا۔

حکمران خلافتِ راشدہ کا نظام رائج کر دیں، ہم ان کے غلام ہوں گے

گرامی قدر سامعین، آج کا اجتماع ایک تاریخی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اور مجھے یہ نہیں سمجھ میں آ رہا کہ مجھ گناہگار و سیاہ کار و خطا کار کے بارے میں جن جذبات کا اظہار بزرگوں کی طرف سے ہوا ہے، واللہ العظیم میں اس کا ہرگز مستحق نہیں ہوں، اور میں اب بھی ان حضرات سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی شفقت اور محبت میرے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے۔ مگر جو الفاظ یا جو القاب آپ نے میرے لئے تجویز کئے ہیں یہ بہت عظیم منصب ہے، خدا کے لئے مجھے اس مصیبت میں گرفتار نہ کریں۔ مصیبت سے مراد یہ نہیں ہے کہ کل جب اخبارات میں یہ شائع ہوگا کہ مولانا اعظم طارق کو پاکستان کا امیر المومنین بنا دیا گیا ہے تو حکمرانوں کو خطرہ لاحق ہو جائے گا کہ یہ کیا ہو گیا۔ یہ لاکھوں کا اجتماع کیا فیصلہ کر گیا۔ اب ہمارے ساتھ کیا ہوگا اور ہم اس سے پہلے اس کے ساتھ کیا کریں۔ حکمرانوں سے کہتا ہوں اوّل تو آپ کو کسی قسم کے خطرات میں گھرنے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں آپ سے کہتا ہوں، میاں محمد شریف کے صاحبزادو! تم اسلام کے غلام بن جاؤ، پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کا احیاء تم اپنے ہاتھوں سے کر دو اعظم طارق اور اس کی جماعت تمہاری غلام ہے۔

ہمیں ملک میں قرآن وسنت کا نظام چاہئے

ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں تمہارے ہاتھوں سے اسلام نافذ ہو جائے۔ ہم تو تمہارے معاون اور مددگار ہیں، ہم تمہارے مخالف نہیں ہیں۔ لیکن جو پاکستان کا حکمران اب اسلام سے روگردانی کا راستہ اختیار کرے گا، اسلام سے انحراف کرے گا...... نصف صدی بیت گئی اس ملک کے درودیوار کو اسلام کی راہیں تکتے ہوئے، اس ملک کی عدالتیں اسلام کے نام سے ناآشنا ہو چکی ہیں۔ انگریز چلا گیا، اس کا کالا قانون اب بھی ہے۔ سنو آج کے بعد ہم انگریز کے کالے قانون سے اعلانِ جنگ کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے ملک کی پارلیمنٹ میں، عدلیہ میں، کچہریوں میں، تھانوں میں، تحصیلوں میں اسلام، قرآن وسنت کا نظام چاہئے۔ ہم کسی اور نظام کے لئے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ یہ ملک کسی اور نظام کے لئے بنا نہیں تھا۔ جو وقت گزر چکا، سو گزر چکا۔ آج کے بعد یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اس کالے قانون کو ایک قدم بھی نہیں چلنے دیں گے۔

کارکن اپنے جسم پر اور گھروں میں اسلام نافذ کریں

مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ جو لوگ اپنے پانچ ساڑھے پانچ فٹ کے قد پر اسلام نافذ نہیں کر سکتے، جن کے گھروں میں اسلام نہیں ہے، جن کے دفتروں میں اسلام نہیں ہے، جن کی جماعتوں میں اسلام نہیں ہے، وہ اسلام کا نام لیتے ہیں۔ یہ لوگ حقیقت میں اسلام کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں، اسلام کا نام لینے کا حق اسی کو حاصل ہے جس کی اپنی شکل وصورت، اپنا ... بت اسلام کے مطابق بنایا ہو جس نے اپنے گھر سے اسلام کا آغاز کر دیا ہو، اس لئے میں آج اپنے اس اعلان کو عملی شکل دینا چاہتا ہوں۔ ایک لاکھ نوجوان اب کھڑے ہو کر یہ اعلان کریں گے، آج کے بعد ہماری شکل وصورت ہمارا چہرہ مہرہ انگریز جیسا نہیں ہوگا۔ کلنٹن جیسا نہیں ہوگا۔ یلسن جیسا نہیں ہوگا۔ کافروں جیسا نہیں ہوگا۔ آج کے بعد ہمارا چہرہ محمد رسول اللہ ﷺ جیسا ہوگا! آج کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت پر استرا، سیفٹی، قینچی نہیں چلے گی۔ مسلمانو! محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کا تحفظ تم کرلو...... ربِ محمد کی قسم! تمہارے ملک کا تحفظ خدا کرے گا۔

دوسرا وعدہ! آج کے بعد رزقِ حرام پہ لعنت! سودی کاروبار پہ لعنت! ب جتنی بھی حکومت

کی طرف سے سکیمیں ہیں، آئے روز حکومت سکیمیں دیتی ہے، ریڈیو ٹی وی پر اشتہارات دیتی ہے، یہ لکی سکیمیں، یہ قرعہ اندازیاں سب حرام ہیں۔ آج کے بعد حلال کی جھونپڑی، حلال کا ایک سوکھا ٹکڑا، حرام کے محلات سے اور حرام کے پراٹھوں سے بہتر ہے۔

تیسری بات! آج کے بعد ارکانِ اسلام، فرائض اسلام، بالخصوص نماز کی پابندی کریں گے۔

چوتھی بات! بے حیائی، فحاشی، عریانی کے آلات آپ کے گھروں میں گھس چکے ہیں، آپ کے گھروں کے بند دروازوں میں شیطنت، ابلیسیت، بے حیائی، فحاشی و عریانی داخل ہو چکی ہے۔ مسلمانو وعدہ کرو آج کے بعد اپنے گھروں کو بے حیائی کے آلات سے پاک کر دو۔ ڈش انٹینا کو اڑا دو، وی سی آر اور گندی کیسٹوں کو آگ لگا دو۔

پانچویں بات! (ذرا مشکل ہے!) شرعی پردہ کرو گے! شرعی پردہ کراؤ گے! یہ نہیں کہنا یہ ہماری فرسٹ کزن ہے۔ یہ ہماری بہن بنی ہوئی ہے! یہ ہماری امی بنی ہوئی ہے! ماں وہی ہے جس نے آپ کو جنم دیا! بہن وہی جو حقیقی ہے! اس کے علاوہ ہر ایک سے شرعی پردہ ہے! اگر پردے کا حکم پیغمبر ﷺ کی ازواج اور بیٹیوں کے لئے ہے، اور انہوں نے پردہ کر کے دکھایا ہے، میری اور آپ کی بہنیں کیا پاکیزگیٔ دل میں ان سے بلند و بالا ہو سکتی ہیں؟

ان باتوں کے بعد اب اس بات کا عہد کریں کہ انشاء اللہ العزیز ہم اپنی زندگیاں اس ملک میں اسلام کے لئے وقف کرتے ہیں۔ نظامِ خلافت راشدہ کے لئے وقف کرتے ہیں۔ اس کے لئے طریقۂ کار کیا ہوگا؟ جماعت فیصلہ کرے گی کہ ہم نے کون سا راستہ اختیار کرنا ہے۔ جلد آپ کو بتلا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز آج کی کانفرنس پاکستان میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کے راستے میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

دوستو! یہ جانیں کیا ہیں، یہ اولادیں کیا ہیں، یہ گھربار کیا ہے! چند روزہ زندگی ہے، جاتے جاتے ایکسیڈنٹ بھی تو ہو سکتا ہے۔ آدمی ہارٹ اٹیک سے مر جاتا ہے۔ آدمی گھر سے چلتا ہے واپس آنے کی انتظار نہیں ہوتی۔ اٹھو اپنی عارضی جوانیوں کو...... اٹھو اپنی عارضی زندگی کو...... اٹھو اپنی زندگی کے لمحات کو اسلام کے لئے وقف کر دو، دین کے لئے وقف کر دو۔ ہم زندہ رہے تو اس ملک

میں محمد رسول اللہ ﷺ کا قانون ہوگا۔ جس ملک میں رسول اللہ ﷺ کی شریعت نہیں ہے اس ملک میں جینے کا کیا مزہ ہے؟ بہت جی لیا بے غیرتی کا جینا! مسلمانو جیو تو غیرت مند بن کر جیو، ورنہ اس جینے سے مرجانا بہتر ہے۔

دشمنانِ اصحابِ رسول کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے

ایک اہم اعلان! آج کے بعد سپاہ صحابہ شیعیت کا مکمل سوشل بائیکاٹ کرتی ہے۔ کسی شیعہ سے نہ خریدنا ہے نہ بیچنا ہے۔ نہ کلام کرنا ہے نہ تعاون کرنا ہے۔ جو بڑے سے بڑے بے ایمان کافر کے ساتھ کسی غیرت مند مسلمان کا سلوک ہوسکتا ہے آج کے بعد ہم سب کا وہی سلوک ہوگا۔ اور ہماری اپیل ہے دنیا کے مسلمانوں کو کہ شیعیت کا سوشل بائیکاٹ کردو۔

دوسرا اعلان! ایران کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ۔ اب آپ کے ہاتھ میں ایران کا قالین نہیں ہونا چاہئے۔ ایران کا فرنیچر نہیں ہونا چاہئے۔ کوئی سوئی بھی ایران سے نہ آئے۔ ہم پھٹا پرانا کپڑا پہن لیں گے مگر ایران کی سوئی استعمال نہیں کریں گے۔

✿✿✿✿

CS CamScanner

افغانستان پر امریکی جارحیت کے موقع پر یادگار خطاب

۱۱ ستمبر ۲۰۰۰ء کو امریکہ کے مشہور ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر کسی نادیدہ قوت نے اچانک حملہ کر کے اس تاریخی سنٹر کی سر بفلک عمارات کو زمین بوس کر دیا۔ امریکہ نے نزلہ بر عضو ضعیف کے مصداق اسامہ بن لادن کو اور ان کی جہادی تنظیم ''القاعدہ'' کو اس کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے افغانستان، طالبان حکومت کے سربراہ امیر المومنین ملا محمد عمر کو حکم دیا کہ اسامہ کو اس کے روبرو پیش کیا جائے۔ لیکن غیرت واستقامت کا یہ پتلا ڈٹ گیا کہ یہ نقصان اٹھالیا جائے گا۔ مگر مجاہد کو متکبر کافر کے ملزم کی حیثیت سے پیش نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امریکہ اپنے سارے ساز و سامان سمیت افغانستان پر چڑھ دوڑا۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مولانا شہیدؒ کی جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور کے سالانہ اجتماع میں کی گئی یہ تقریر انہی دنوں کی یادگار ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں!

اگر لڑائی کا نام دہشت گردی ہے تو پھر فوج کس لئے ہے؟

کہہ رہے ہیں جناب، یہ حق کی بات نہ کرو۔ یہ دہشت گردی ہے۔ جہاد کی بات نہ کرو یہ دہشت گردی ہے۔ یہ دہشت گردی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر جہاد کی بات کرنا دہشت گردی ہے تو جہاد فی سبیل اللہ کا ماٹو رکھنے والی فوج کا پاکستان میں ہونا دہشت گردی نہیں ہے؟ اچھا مجھے بتلاؤ، یہ

جو آپ نے ایٹم بم بنایا تھا، یہ ایٹم بم شوکیس میں رکھ کر مینار پاکستان میں رکھ کر دیدار کرنے کے لئے بنایا ہے۔

کیوں بنایا ایٹم بم؟......لڑائی کے لئے!

پانچ لاکھ فوج بھرتی کیوں کی؟......لڑائی کے لئے!

الخالد ٹینک کیوں بنایا؟......لڑائی کے لئے!

گن شپ ہیلی کاپٹر کیوں لئے؟......لڑائی کے لئے!

اگر لڑائی، جنگ، جہاد کی بات دہشت گردی ہے تو پھر فوج ختم کرو، پھر ٹینکوں کو بسوں کی جگہ پہ لے آؤ۔ پھر F16 کو ملتان کے ایئرپورٹ پر کھڑا کر کے کہیں آؤ F16 پر بیٹھ کر خان پور چلتے ہیں۔ اگر لڑائی کا نام دہشت گردی ہے تو پھر فوج کس لئے ہے؟ پھر جہاز کس لئے ہیں؟ پھر یہ ایٹم بم کس لئے ہیں؟ پھر آبدوزیں کس لئے ہیں؟ پھر الخالد ٹینک کس لئے ہیں؟ سب کچھ ہے کس لئے؟ (لڑائی کے لئے) او ہمارے ملک کا تو حکمران بھی وہ شخص ہے جو اس پاک فوج کا سربراہ ہے جس فوج کا ماٹو ہے ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ۔ اگر جہاد فی سبیل اللہ دہشت گردی ہے......

تمہارے مر جائیں تو دہشت گردی، ہمارے عراق میں مریں تو امن......

ہمارے کوسوو میں تڑپیں تو امن......

ہمارے چیچنیا میں تڑپیں تو امن......

ہمارے کشمیر میں تڑپیں تو امن......

ہمارے تو مر گئے مکھی، مچھر......تمہاری مر گئی اشرف المخلوق!

دنیا میں مسلمانوں پہ بم گراؤ۔ یہ اقوام متحدہ، سلامتی کونسل کا فرمان، اور کوئی بم تمہاری طرف جا پڑے تو دہشت گردی۔ کون سی دہشت گردی، کیا معنی ہے دہشت گردی کا؟ دہشت گردی کا یہ معنیٰ نہیں ہے جو تم کر رہے ہو۔ دہشت گردی کا معنیٰ وہ ہے جو قرآن، اسلام اور مسلمان بتلاتے ہیں۔ تم نے پوری دنیا میں اندھیر مچایا ظلم کا، پوری دنیا میں تم نے ظلم وتشدد و بربریت کا طوفان کھڑا کر دیا۔ آئے روز عراق پہ بم گرے۔ آئے روز کوسوو، بوسنیا، مکتونیہ مسلمانوں کو باندھ کر تم نے ان کو سربی درندوں کے سامنے ڈال دیا۔ تم نے پوری دنیا میں ظلم کا بازار گرم کیا۔ یہ دہشت گردی نہیں؟ تمہاری

دو چار عمارتیں زمین بوس ہو گئیں تو دہشت گردی؟ نہیں مانتے ہم اسے دہشت گردی! یہ ردِ عمل ہے یہ ایسے کو تیسا ہے، یہ سوال کا جواب ہے۔ آج میں وہی کہا کرتا ہوں۔ آج پھر میں تمہیں کہتا ہوں، حکمرانو! امریکیو!

وفا کرو گے وفا کریں...... ، حیا کرو گے حیا کریں گے...... جفا کرو گے...... جفا کریں گے...... ظلم کرو گے ظلم کریں گے...... ستم کرو گے ستم کریں گے...... جبر کرو گے جبر کریں گے...... رحم کرو گے رحم کریں گے......

ہم آدمی ہیں تمہارے جیسے
جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے!

تم بم گراؤ، جواب میں پھول پیش کریں؟ نہیں ہو سکتا!
تم ہمارے بچے ذبح کرو، ہم تمہاری تعریف کریں...... یہ نہیں ہو سکتا!
تم ملت اسلامیہ کو خاک وخون میں تڑپا دو ہم خاموش رہیں...... یہ نہیں ہو سکتا!
تم ایک بچے کی گردن پہ چھری چلاؤ گے...... ہم تمہارے ہزاروں کی گردن پہ تلوار رکھیں گے۔
سنیوں کا وزیر اعظم...... طارق اعظم طارق اعظم
پاکستان کا وزیر اعظم...... طارق اعظم طارق اعظم

میں وزیر اعظم ہوتا تو پاکستان میں ملا عمر اور اُسامہ کا استقبال ہوتا

او میں پاکستان دا وزیر اعظم ہوندا تے فیر اَج اے حال ہوندا......؟ پھر یہاں ٹونی بلیئر آتا؟ میں وزیر اعظم ہوتا تو پاکستان میں ملا عمر اور اُسامہ کا استقبال ہوتا......!! میں وزیر اعظم ہوتا تو دنیا کو بتلا دیتا یہ ایٹم بم ہم نے تمہارے لئے بنا رکھا ہے۔ ادھر رُخ کرو گے تو اُڑا کے رکھ دیں گے، انشاءاللہ! لیکن کوئی بات نہیں۔ کیا ہوا جو ہم وزیر اعظم نہیں۔ لیکن پوری قوم ہمارے ساتھ ہے، اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔

ہم چھین لیں گے تم سے یہ شانِ بے نیازی
تم مانگتے پھرو گے ہم سے غرور اپنا

CamScanner

کیا سمجھتے ہو تم امریکہ کے ٹوڈیو، امریکہ کے نمک خارو! امریکہ کے بے دام غلامو، یہ قوم ضمیر فروش نہیں ہے۔ کہتے ہو کھانے کو مل رہا ہے، ڈالر مل رہے ہیں۔ لعنت ہے ایسے ڈالروں پر، لعنت ہے ایسی مرغن غذاؤں پر۔ ایک ہاتھ سے ڈالر تھاموں، دوسرے کندھے پہ امریکہ کی بندوق رکھوا کر بھائی کا سینا چھلنی کراؤں...... لعنت ایسی زندگی پر لعنت ایسی بات پر لعنت ایسی کسوٹی پر!

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

کیا کہہ رہے ہو، ڈالر مل رہے ہیں۔ ڈالروں کے بھوکو! رات کو ڈالروں سے صندوق بھر کے کنجر بھی سویا کرتا ہے۔ شہر میں کنجری کی اور کنجروں کی حیثیت ہی کیا ہے دنیا میں؟ ضمیر فروشوں کی کوئی عزت نہیں ہے دنیا میں! ہمیں کہتے ہو پاکستان کی بات کرو، میں بھی کہتا ہوں آؤ پاکستان کی بات کریں۔ تم بھی پاکستان کی بات کرو میں بھی پاکستان کی بات کرتا ہوں۔ اس کے استحکام کی بات کرو، سلامتی کی بات کرو، ترقی کی بات کرو، خوشحالی کی بات کرو۔ ہم سے منصوبے بانٹ لو، ایک حصہ ہم کام کریں گے ایک حصہ تم کام کر لینا۔ آؤ پاکستان کی بات کرو لیکن جب تم پاکستان کی بات چھوڑ کر امریکہ کی کرو گے...... تو پھر میں طالبان کی بات کروں گا۔

اور تم ڈھونڈتے پھرتے ہو اُسامہ بن لادن کو۔ اور پھر میں تمہیں کہتا ہوں جرم بتاؤ کیا ہے اس کا؟ کہتے ہیں وہ اعلانِ جہاد کرتا ہے۔ وہ سرمایہ داری، وہ اشتراکیت، وہ امریکہ کی نام نہاد سپر پاور کے خلاف نشانِ بغاوت بن چکا ہے۔ وہ کہتا ہے یہ عرب سے یہود و نصاریٰ نکل جائیں۔ میں کہتا ہوں اگر یہ جُرم ہے تو میں بھی یہی کہتا ہوں۔

میں اُسامہ ہوں......!

میں کہتا ہوں جزیرۂ عرب سے نکل جاؤ......
میں کہتا ہوں اسلام اور مسلمانوں کے وسائل واپس کرو......
میں کہتا ہوں دنیائے عرب سے یہود و نصاریٰ کی فوجوں کو نکل جانا چاہئے......
میں کہتا ہوں تم سے جہاد فرض ہے......

CamScanner

میں کہتا ہوں تم سے قتال فرض ہے......

وہ اُسامہ تمہیں ملے نہ ملے......میں اُسامہ ہوں......میں اُسامہ ہوں......میں اُسامہ ہوں......تم سے اعلانِ جہاد کرتا ہوں، تم سے اعلانِ بغاوت کرتا ہوں۔تم سے لڑنے کی بات کرتا ہوں۔میں تم سے جگہ جگہ پر، گلی گلی میں، شہر شہر میں، بستی بستی میں، پوری دنیا میں......تم سے جہاد کی بات کرتا ہوں جرأت ہے مجھے پکڑو۔

یہ بازی موت کی بازی ہے
یہ بازی تم ہی ہارو گے
ہر گھر سے اُسامہ نکلے گا
تم کتنے اُسامہ مارو گے

لڑنا چاہتے ہو ہم لڑنے پر تیار ہیں۔مرنا چاہتے ہو ہم مرنے پر تیار ہیں۔لڑنا منظور، مرنا منظور، گردنیں کٹوانا منظور......سنو! یہ وہ قوم ہے......

ازل سے رچ گئی ہے سربلندی اِن کی فطرت میں
کہ ان کو ٹوٹنا آتا ہے جھک جانا نہیں آتا

......☆......

مت سکھاؤ میری قوم کو بے غیرتی کے سبق، مت پڑھاؤ میری قوم کو بے حیائی کے درس، مت بتاؤ میری قوم کو ضمیر فروشوں کی داستانیں۔سرکاری مولویو! ٹی وی پر آ رہے ہو، ٹی وی سے باہر نکل کے دیکھو دنیا تمہیں کیا کہتی ہے؟ ٹی وی پر آ کر فلسفے بگھارتے ہو؟ اور کہتا ہے ایک......"اسلام کی جو تشریح میں کرسکتا ہوں وہ کوئی اور نہیں کرسکتا"......سچی بات ہے جو چودہ سو سال میں کسی محدث نے، مفکر نے، مفسر نے نہیں کی، جو رسول اللہ کی احادیث میں نہیں ہے "القرآن یفسر بعضه ببعض" جو قرآن میں نہیں ہے جو حدیث میں نہیں ہے وہ تفسیر بھی بالرائے، وہ خود ساختہ تفسیر تو کرسکتا ہے اور کوئی نہیں کرسکتا۔اور چیلنج کی بات میں کہتا ہوں۔حکمرانوں کے منظور نظر......تو کیا ہے؟ ہم تجھ سے ناواقف ہیں؟ تیرے میرے گھر کے درمیان ایک دیوار ہے۔تو بہادری کی باتیں کرتا ہے۔میں جھنگ کی گلیوں سے تیرے بیس خاوند ثابت کرسکتا ہوں۔نہیں سمجھے!! میں جھنگ کی گلیوں سے تیرے

بیس خاوند ثابت کر سکتا ہوں!

.....☆.....

اُٹھو میدانِ اُحد و بدر کی یاد تازہ کر دو!

گذشتہ اتوار کبیر والہ میں ختم بخاری شریف کے موقع پر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی سے میں ملا الگ تنہائی میں، میں نے کہا حضرت آپ کل ہی تشریف لائے ہیں افغانستان سے۔ ارشاد فرمایئے، امیر المومنین سے بات کیسے رہی؟ کیا ارشاد فرمایا؟ فرمایا ہم نے کہا، سیدی امیر المومنین! حالات بہت نازک ہیں، عالم کفر ایک ہو چکا ہے، افغانستان کا گھیراؤ ہو رہا ہے، بچنے کی صورتیں معدوم ہو چکی ہیں، حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ تھوڑی سی نرمی، تھوڑی سی لچک پیدا کر لیجئے۔ سب کی بات سننے کے بعد، ایک بات کہی مرد قلندر نے ...... فرمایا تمہاری نظریں اسباب پر میری نظر مسبب الاسباب پر......!!

امیر المومنین تیری جرأت کو...... سلام ہے سلام ہے

مسلمانو مبارک، مبارک، مبارک ہو تمہیں! خدا نے اس دور میں تمہیں عمر ثالث دے دیا ہے۔ خدا نے تمہیں اس دور میں خالد بن ولیدؓ کی جگہ اُسامہ دے دیا ہے۔ او خدا نے تو تمہیں دو شیر دے دیئے ہیں اب قتال کرنا تمہارا کام ہے، ہمارا کام ہے......

عمر تمہیں مل گیا ہے...... عمر تمہیں مل گیا ہے! اُسامہ تمہیں مل گیا ہے اور کیا لینا ہے؟

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خدا نے تم پہ رحم کی بارش کی، اس کی عطا کی انتہا ہو گئی۔ اس نے تمہیں عمر ثالث سے نوازا، تمہیں اُسامہ کے نام سے اُسامہ سے نواز دیا ہے۔ اس کے نام سے دنیائے کفر لرزہ براندام ہے۔ ہے یا نہیں ہے؟ (ہے!) ایسی قیادت مل گئی، عظیم سعادت مل گئی، عظیم قیادت مل گئی، اب جانثاروں کی ضرورت ہے۔ اگر خالدؓ و عمرؓ مل گئے ہیں پھر ضرارؓ بن کے اُٹھو! اگر خالد و عمر مل گئے ہیں، پھر قاتل بن کے اُٹھو ...... پھر شیر بن کے اٹھو...... اُٹھو سپاہ صحابہ کے نوجوانو! اٹھو مذہبی جماعتوں کے

رضا کارو! اٹھو دین کی محبت کا دم بھرنے والو! اُٹھو، اٹھو میدانِ اُحد و بدر کی یادیں تازہ کر دو۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

......☆......

اسلام کا نفاذ طالبان کا جرم بن گیا ہے

ایک جرم ہے...... کہ انہوں نے کہا، ہم اللہ وحدہٗ لاشریک کے ماننے والے ہیں۔ انہوں نے خدا کو سپر پاور مانا، انہوں نے کفر کے سامنے سر جھکانے سے انکار کیا ہے، یہی ہے جرم ان کا۔ اسلام کا نام لینا، اسلام کا نفاذ، طالبان کا جرم بن گیا ہے...... آج اس جرم کی سزا دنیائے کفر تو ان کو دے رہی ہے، پاکستان کے حکمرانو! تم کس جرم کی سزا دینا چاہتے ہو؟ امریکہ، یورپ، روس، برطانیہ، اسرائیل، ہندوستان کے نزدیک تو اسلام کا نفاذ جرم ٹھہرا ہے، وہ تو اس لئے آئے ہیں کہ شمعِ اسلام کو گل کر دیں تم کس لئے تعاون کر رہے ہو......؟ تم کس جرم میں اُن کی طرف بڑھ رہے ہو آ گے؟ کون سے قصور کی سزا دینا چاہتے ہو؟ اس جرم کی سزا دینا چاہتے ہو کہ بائیس سو کلومیٹر لمبی سرحد پر جو تمہارے لئے تختِ سرا بن کر...... ہر وقت دکھ سکھ میں شریک بن کر...... تمہارے پشتی بان بن کر تمہارے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ اپنے محسنوں کے سینوں میں گولیاں اُتارنا چاہتے ہو......؟ او جنہوں نے تمہیں روس سے بچایا، جنہوں نے تمہیں کیمونزم کی یلغار سے بچایا، جنہوں نے تمہیں انڈیا سے بچایا، اوئے جنہوں نے دنیائے کفر کے راستے روکے...... اوئے آج محسنوں کو قتل کرنے کے لئے، آج محسنوں کو مٹانے کے لئے چڑھ دوڑے ہو؟...... تُف ہے تمہاری سوچ پر...... لعنت ہے تمہارے فیصلوں پر......!!

خدا کے لئے دشمنی کے بیج مت بو جاؤ

کہاں ہے سوچ تمہاری......؟ یہ خبیث آئے گا میزائل مار کے چلا جائے گا۔ او مجھے بتلاؤ نہ ختم ہونے والی دشمنی کے بیج بو کر جب امریکہ چلا جائے گا بعد میں تم بتلاؤ کیسی فصل کاٹو گے......؟ یہاں سروں کی فصلیں کٹا کریں گی! یہاں امریکہ کے جانے کے بعد مسلمان ایک دوسرے سے دست و

گریباں ہوں گے۔ امریکہ کے جانے کے بعد ہماری آنے والی نسلوں کو صدیوں تک مسلمانوں کو دشمنی دے رہے ہو...... خدا کے لئے دشمنی کے بیج مت بو جاؤ...... مت بوؤ دشمنی کے بیج مت بوؤ۔

پھلا پھولا رہے یا رب چمن میری اُمیدوں کا
جگر کا خون دیدے کر یہ پودے ہم نے پالے ہیں

ہر خون جگر سے پروان چڑھنے والی طالبان کی جماعت، اتنے سستے ہو گئے تمہاری نظر میں......؟ وہی بات کہتا ہوں۔

لیے کھڑی ہے بُلبل چونچ میں گل
شہیدِ ناز کی تربت کہاں ہے

اور جو وہ بات کہی تھی، مولانا حسین احمد مدنیؒ نے...... کہونا کیسے ہے؟

کھلونا سمجھ کر مت توڑو ہمیں
ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں

کھلونا سمجھ کر توڑ رہے ہو؟ یہ مملکت اسلامیہ جو اللہ نے اس دور میں امت مسلمہ کے لئے ایک آئیڈیل بنا کر، ایک مینارۂ نور بنا کر بڑی مدتوں کے بعد ایک مملکت اسلامیہ کا وجود اٹھا ہے دنیا کے نقشے پر...... کفار تو چاہتے نہیں ہیں، وہ تو چاہتے ہیں کہ وہ منہ کی پھونکوں سے سر بجھا دیں۔ کفار پھونکیں ماریں کوئی گلہ نہیں، تم بھی پھونکیں مار رہے ہو......؟ تم بھی بجھانا چاہتے ہو......؟ اُن کی ہاں میں ہاں مِلا رہے ہو......؟ ان کے قدم سے قدم مِلا رہے ہو......؟ باز نہیں آ ؤ گے تو پھر سنو، نہیں باز آ ؤ گے تو سنو......

جو ہے تمہارے پاس حساب کتاب وہ لاؤ، جو بغاوت کی دفعہ ہے وہ لاؤ...... میں باغی ہوں...... میں باغی ہوں...... میں اعلانِ بغاوت کرتا ہوں...... اگر طالبان کے مقابلے میں تم امریکہ کا ساتھ دو گے، تم امریکہ کے ساتھ چلو گے، تم اس کے حامی بنو گے...... میں بغاوت کروں گا، قوم بغاوت کرے گی، لڑیں گے امریکہ سے لڑیں گے، لڑیں گے تو پھر تم سے بھی لڑیں گے!!

......☆......

بُاز آ ؤ، وہ دن اس قوم کو مت دکھاؤ جب ہمارے ہاتھ تمہارے گریبانوں کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔ جب گلیوں میں امریکہ کے حامیوں کی لاشوں کے ٹکڑے ہو رہے ہوں گے، حالت یہ کہ

CamScanner

میں نے جمعہ کے دن اسلام آباد میں امریکی پتلے پر کھڑے ہوکر تقریر کردی، کہرام مچ گیا، یہ کیا کردیا آپ نے؟ یہ آپ نے کیا کردیا؟ میں پتلے پہ کھڑا ہو کے تقریر کروں تمہارے دلوں میں مروڑ اُٹھے......وہ ہماری لاشوں پہ کھڑے ہوکر ہمیں چیلنج کریں تمہارے ماتھے پہ تیوری نہ آئے۔

ایسے بے غیرت لوگوں کی اب اس پاک سرزمین پر کوئی ضرورت نہیں۔ غیرت مند، بہادر، نڈر، بے خوف، خدا پہ بھروسا رکھنے والی قیادت کی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں ڈالروں کی خنظر ہونے والی قیادت ملے؟ ہے ضرورت؟ (نہیں) ڈالر مل رہے ہیں خوش ہو رہے ہیں۔ تم ڈالر کھاؤ ہم تمہیں جوتے کھلائیں گے۔ ڈالر کھانے والو، جوتے کھلائیں گے۔ تم امریکہ کی رضا کے تاج پہن رہے ہو، ہم تمہیں نفرت کے وہ جوتے ماریں گے تمہارے سروں پہ ایک بھی بال تکبر کا باقی نہیں رہ سکے گا۔ کیا سمجھتے ہو؟ یہ قوم پاکستان کی قوم ہے۔ الحمد للہ اس قوم کو علمائے دیوبند کی قیادت وسیادت نصیب ہے۔ تم ہماری تاریخ سے واقف ہی نہیں ہو۔

مکہ مکرمہ میں یادگار خطاب

اوائل ۲۰۰۰ء میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے سفرِ حج کے دوران مکہ مکرمہ میں ایمان افروز بیانات فرمائے۔ انہی میں سے ایک خطاب ملاحظہ ہو!

حمد وثنا کے بعد!

صدر اجلاس، معزز حاضرین بزرگو، نوجوان ساتھیو! مکہ مکرمہ میں آج یہ تیسرا پروگرام ہے۔ کچھ احباب اس سے قبل دونوں پروگراموں میں شرکت فرما چکے ہیں اس لئے آج میں ایک اور عنوان سے سپاہ صحابہ کی جدوجہد، اس کی کاوش اور سپاہ صحابہ کے نصب العین اور پروگرام پر آپ کے سامنے گفتگو کروں گا اور میرا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے آپ نے یہ تقریر کسی سے بھی نہیں سنی ہو گی۔ (حاضرین ماشاءاللہ، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر) اور انشاءاللہ العزیز آپ جب میری بات کو پورے دھیان سے سماعت فرمائیں گے آپ کو خود بخود احساس ہوگا کہ سپاہ صحابہ کتنا عظیم کام کرتی ہے۔

کفار کے ساتھ ساتھ منافقین سے بھی جہاد کا حکم

آپ کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت مبارکہ تلاوت کی ہے بلکہ آیت کا بھی ایک حصہ پڑھا ہے۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ج

ارشاد خداوندی ہے:

''اے پیغمبر اسلام! آپ کافروں سے بھی جہاد کریں اور منافقوں سے بھی جہاد

کریں، ان دونوں سے جہاد کریں اور اس جہاد میں نرمی نہیں آنی چاہئے۔ بلکہ پوری شدت کے ساتھ یہ جہاد فرمائیے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی میں نے تلاوت کیا ہے کہ ''جہاد قیامت تک جاری رہے گا'' گویا کہ کفار قیامت تک رہیں گے اور مسلمان سنتِ رسولؐ پر عمل کرتے ہوئے قیامت تک کافروں سے جہاد کرتے رہیں گے اور منافق بھی قیامت تک رہیں گے۔ سنت رسول کے مطابق مسلمان منافقوں سے بھی جہاد قیامت تک کرتے رہیں گے۔

کافروں سے جہاد بھی قیامت تک کیا جائے گا......

منافقوں سے بھی جہاد قیامت تک کیا جائے گا......

دونوں طبقوں سے جہاد کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے خود پیغمبر کو دیا۔ (میرا آپ سے ایک سوال ہے) کہ پیغمبر اسلام نے کفار سے جہاد بنفس نفیس فرمایا۔ خود آپ جن جن مقامات میں تشریف لے گئے یعنی غزوات، صرف ان کی تعداد دس سال میں ۲۷ یا ۲۹ میدانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اگر اوسط نکالی جائے تو ہر چار مہینے کے بعد آپ نے جہاد فرمایا۔

علماءِ مکہ سے ایک اہم سوال

کافروں کے خلاف ہر چار مہینے کے بعد تلوار اٹھائی ہے، ہر چار مہینے کے بعد اللہ کے رسولؐ میدان میں اترے ہیں، کبھی بدر میں...... کبھی اُحد میں...... کبھی خندق میں...... کبھی حنین میں ...... کبھی تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے ہیں۔ لیکن مجھے آپ ایک میدان دکھائیے...... ایک واقعہ بتلائیے...... کوئی ایک مجھے جنگ بتائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں سے کی ہو......!

کافروں سے جنگ کہاں کہاں ہوئی؟...... آپ بتلا سکتے ہیں کہ بدر کے میدان میں ہوئی...... اُحد کے میدان میں ہوئی...... خندق کے میدان میں ہوئی...... تبوک میں ہوئی...... حنین میں ہوئی...... آپ بتلا سکتے ہیں مکہ کے رہنے والے حضرات علماء حضرات ہیں، صاحب علم حضرات ہیں (میرا آپ سے ایک سوال ہے) کہ منافقوں سے جنگ کس میدان میں ہوئی۔ (جواب دیں)

CamScanner

منافقوں سے جنگ کس میدان میں ہوئی؟

اللہ نے حکم رسول اللہ کو دیا ہے کہ اے نبی آپ کافروں سے بھی جہاد کریں اور آپ منافقوں سے بھی جہاد کریں۔

کافروں سے جہاد تو ہمیں نظر آ رہا ہے مگر منافقوں سے جہاد آپ کو نظر نہیں آ رہا تو کیا رسول اللہ ﷺ نے منافقوں سے جہاد نہیں کیا؟ (کیا ہے!) کیا ہے تو کہاں کیا ہے؟ نہیں کیا تو اللہ کے حکم کی نافرمانی ہے، نعوذ باللہ! میں آپ کو سوچ میں اس لئے ڈال رہا ہوں، حیرت کی دلدل میں اس لئے آپ کو لے جا رہا ہوں کہ آپ کی توجہ کامل میری طرف ہو، میں ثابت کرتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ نے جس طرح کافروں سے جہاد کیا ہے اس سے بڑھ کر آپ نے منافقوں سے جہاد کیا ہے۔ لیکن آپ کو یاد نہیں ہے کہ ہم چودہ سو سال سے کافروں سے تو جہاد کرتے چلے آ رہے ہیں ہمیں منافقوں سے جہاد کرنے کا انداز بھول گیا ہے، جہاد کرنے کا طریقہ بھول گیا ہے۔

حضور ﷺ نے منافقت کے خلاف مسلسل جہاد کیا ہے

رسول اللہ ﷺ نے کافروں سے جہاد تلوار کے ساتھ کیا ہے اور منافقوں کے ساتھ آپ کا جہاد کیسا تھا؟ وہ جہاد اس طرح تھا کہ منافق کی منافقت کا پردہ چاک کر دینا...... اس نے اپنے اوپر جو ایک جعلی اسلام دین اور مسلمان کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اس لبادہ کو اٹھا کر اس کی حقیقت کو واضح کر دینا اور پھر اس وقت کا آنا کہ آپ کا نام لے لے کر کہنا کہ فلاں آدمی میری مسجد سے نکل جائے منافق ہے! فلاں آدمی میری مسجد سے نکل جائے منافق ہے...... ! یہ منافقوں سے جہاد ہے۔ جہاد صرف تلوار سے جہاد کا نام نہیں ہے۔ کافروں سے تلوار کے ساتھ جہاد ہوا، منافقوں کے ساتھ دلائل کا جہاد ہوا ہے۔ منافقوں کے ساتھ ان کی منافقت کا پردہ چاک کرنے کے ذریعے جہاد ہوا ہے۔ کافروں کے ساتھ جہاد آپ ﷺ نے ہر چار مہینے بعد کیا ہے اور منافقوں کے ساتھ جہاد ساری عمر کیا ہے۔ ہر لمحہ کیا ہے۔ ہر دن کیا ہے۔ ہر وقت کیا ہے۔ اس طرح سنت رسول ﷺ کے مطابق قیامت تک تلوار سے توپ سے میزائل سے جہاد جاری رہے گا۔ جس طرح سنت رسول ﷺ کے مطابق قیامت تک دلائل سے منافق کی منافقت کا پردہ چاک کرتے ہوئے اور اس کے چہرے سے جو اس نے اسلام

اسلام کی رٹ لگا رکھی ہے، لبادہ اوڑھ رکھا ہے اسلام کا، اندر کفر ہے اس کی حقیقت دنیا کو بتلانا۔ یہ کافر ہیں ان سے بچ کر رہنا، یہ بے ایمان ہیں ان سے بچ کے رہنا۔ یہ مرتد ہیں ان سے بچ کے رہنا یہ زندیق ہیں ..... ان سے بچ کے رہنا۔ دلائل کے ذریعے منافق کی منافقت کا پردہ چاک کر کے اس کے کفر کو دنیا کے سامنے واضح کرنا، یہ جہاد بھی قیامت تک جاری رہے گا۔

عصرِ حاضر میں منافقت کے خلاف جہاد

میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تلوار والا جہاد کفار سے ساری دنیا میں ہزاروں تنظیمیں، سینکڑوں لشکر لڑ رہے ہیں۔ لیکن سپاہ صحابہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ پوری دنیا میں منافقوں کے مقابلہ میں جو جہاد ہو رہا ہے وہ صرف سپاہ صحابہ لڑ رہی ہے۔ صرف ایک جماعت ہے..... دعویٰ سے کہتا ہوں صرف ایک جماعت ہے، جو منافقوں سے جہاد والی سنت کو زندہ کر رہی ہے اور اس جہاد کے لئے پرچم اٹھائے ہوئے ہے۔ اگر یہ جماعت بھی آج خاموش ہو جائے، بیٹھ جائے تو منافقوں سے جہاد والی سنت آج پوری دنیا سے متروک ہو جائے۔

منافقوں کی علامات

منافق کون ہیں اور میں آپ کو قرآن اور سنت کے ذریعے سے بتلاتا ہوں کہ منافقوں سے جہاد کیسے ہوا اور منافق سے جہاد کرنے کا گر قرآن نے ہمیں کیسے سکھایا؟...... منافق وہ ہے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۸ کے مطابق:

"ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر"

"وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے آخرت کے دن پر ایمان لائے۔"

وماھم بمومنین ......

"لیکن اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنے کے باوجود یہ مومن نہیں ہیں۔

اور قرآن پاک کے اٹھائیسویں پارے میں ارشاد خداوندی ہے:

"اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ ."

"جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔"

اور منافقوں نے جو گواہی دی کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں یہ گواہی سچی تھی یا کہ جھوٹی تھی؟ بولیں بولیں!! (سامعین، سچی تھی) منافق کہتے ہیں:

" نشهد انک لرسول الله . "

ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

منافقوں کی یہ گواہی سچی ہے؟ اللہ فرماتے ہیں:

و اللّٰه يشهد...... اللہ گواہی دیتا ہے......

ان المنافقين لكاذبون .

منافق جھوٹ بولتے ہیں۔ منافق کی گواہی جھوٹی ہے......

منافق تو کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ، کیا حضور ﷺ اللہ کے رسول نہیں تھے؟ (سامعین کا جواب: رسول تھے) تو منافق کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اب منافقوں کی یہ گواہی سچی یا جھوٹی؟...... ہاں اب بتاؤ اب پھنس گئے۔ اگر کہو سچی تب آپ پھنستے ہیں اور اگر کہو جھوٹی تو بھی پھنستے ہو۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر میں نے کہا تھا کہ میں آج وہ موضوع اختیار کروں گا جو آپ نے پہلے کبھی نہیں سنا ہوگا۔ آپ ہاں کہتے ہیں تو بھی پھنستے ہیں آپ نہ کہیں تب بھی پھنستے ہیں۔ قرآن کہتا ہے:

اذا جاء ک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول اللّٰه.

جب آپ کے پاس منافق آئے ، کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

اللہ فرماتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں منافق جھوٹ بولتے ہیں۔ (کچھ سامعین کا جواب کہ منافق اوپر سے کہتے ہیں کہ سچی اور اندر سے کہتے ہیں کہ جھوٹی)۔ (مولانا کا جواب) تو اللہ کہہ دیتے کہ اوپر سے سچی دل سے نہیں۔

(اب جواب سنو) یہ میں نے سوال جواب اس لئے کیا کہ اس سے توجہ بڑھتی ہے طلب

بڑھتی ہے۔غور کیجئے لوگ کہتے ہیں آپ شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ وہ تو کلمہ پڑھتے ہیں، وہ نماز پڑھتے ہیں، آپ ان کو کافر کہتے ہیں۔وہ قرآن پڑھتے ہیں آپ کافر کہتے ہیں۔وہ روزہ رکھتے ہیں آپ کافر کہتے ہیں۔وہ کہتے ہیں ہم فلاں کو بھی مانتے ہیں فلاں کو بھی مانتے ہیں، رسول کو مانتے ہیں، اللہ کو مانتے ہیں، آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں، آپ پھر بھی کافر کہتے ہیں۔ہم کہتے ہیں منافقوں کو بھی تو دیکھو، وہ کہتے ہیں آپ اللہ کے رسول ہیں۔اللہ کہتا ہے، گواہی دیتا ہے......جھوٹ بولتے ہیں۔ادھر وہ کہتا ہے "ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ وبالیوم الاٰخر" وہ کہہ رہے ہیں، نعرے لگا رہے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے، آخرت پر ایمان لائے۔ادھر گواہی دیتے ہیں آپ اللہ کے رسول ہیں۔ادھر کہا گیا "وماھم بمومنین" وہ اللہ اور آخرت پر ایمان لانے کا دعویٰ کر کے بھی مومن نہیں ہیں۔ادھر کہا گیا ہے "نشھد انک لرسول اللّٰہ" یہ اللہ کے رسول ہونے کی جو گواہی دے رہے ہیں یہ گواہی بھی جھوٹی، وہاں کہنا ہم اللہ، رسول اور آخرت پر ایمان لائے "وما ھم بمومنین" قرآن کہتا ہے پھر بھی مومن نہیں۔

یعنی ایک طبقہ ایسا بھی ہے کہ اگر وہ کہے ہم اللہ پر ایمان لائے، آخرت پر ایمان لائے، آپ اللہ کے رسول ہیں ہم گواہی دیتے ہیں......قرآن کہتا ہے اس کے باوجود بھی ایسے لوگ ہیں جو پھر بھی جھوٹے ہیں "وما ھم بمومنین" پھر بھی مومن نہیں ہیں کافر ہیں۔پھر اسی پر بس نہیں، "واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون اللّٰہ الا قلیلًا" یہ منافق لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں اور جہاد پر بھی چلے جاتے ہیں۔کیا جنگِ اُحد میں ابن اُبی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر جہاد پر نہیں گیا تھا؟ تو ثابت ہو......

اجب اللہ پر ایمان کی باری آئی تو منافق نے کہا اٰمنا باللّٰہ......

جب رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی آئی تو منافق نے کہا "نشھد انک لرسول اللّٰہ"

جب آخرت پر ایمان لانے کی باری آئی تو فرمایا "ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ وبالیوم الاٰخر"......

جب نماز کی باری آئی تو "واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ" نماز بھی پڑھ گئے۔

جب جہاد کی باری آئی تو ابن اُبی جہاد پر بھی چلا گیا۔

اب کون سی وہ چیز ہے، کون سادہ نسخہ ہے اور کون سادہ فارمولہ ہے کہ ان کی منافقت کھل جائے؟ نماز بھی پڑھ گئے، روزہ بھی رکھ گئے، حج بھی کر گئے، جہاد پر بھی چلے گئے، خدا اور رسولؐ پر، آخرت پر ایمان لے آئے۔ اللہ فرماتے ہیں نسخہ میں بتلاتا ہوں میرے پیغمبر فارمولہ استعمال کرنا آپ کا...... منافقت کے پردے چاک کرنا میرا کام ہے۔

منافقوں کو جانچنے کا فارمولا

یہ خدا پر ایمان لانے کا دعویٰ کر سکتے ہیں، رسول ﷺ کی رسالت کی گواہی دینے کا دعویٰ کر سکتے ہیں...... آخرت پر ایمان لانے کی بات کر سکتے ہیں...... نماز میں شامل ہونے کا عمل اختیار کر سکتے ہیں...... جہاد میں جا سکتے ہیں...... مگر میرے رسول جب منافق کو جانچنا ہو تو منافقوں کو یہ کہو "اٰمنوا کما اٰمن الناس" او منافقو ویسا ایمان لاؤ جیسے صحابہؓ لائے۔ لہٰذا اصول اور فارمولہ یہ ہے کہ منافق کے سامنے نماز کی، روزہ کی، حج کی، زکوٰۃ کی بات نہ کرو منافق کے سامنے بات کرو تو صحابہ کی کرو۔ منافق کے سامنے بات صحابہ کی کرو۔ سورۃ البقرہ ہے، ابھی تو دوسرا رکوع ہی پڑھ رہا ہوں کہ "اٰمنوا کما اٰمن الناس" او منافقو ویسا ایمان لاؤ جیسے صحابہؓ لائے۔ جب منافقوں کے سامنے صحابہ کی بات آئی...... وہ منافق جہاد کر گیا، نماز پڑھ گیا، رب رسول کی گواہی دے گیا، آخرت پر ایمان لانے کا دعویٰ کر گیا...... جب اس کے سامنے بات آئی صحابہ کی تو منافقت چھپ نہ سکی۔ منافقت کا روگ اس کے سینے میں رہ نہ سکا۔ قرآن پاک کی آیت "لیغیظ بھم الکفار" والی بات حرکت میں آئی ہے، فوراً اس نے کہا: "انؤمن کما اٰمن السفھاء" ہم بے وقوفوں والا ایمان لائیں؟۔

استغفر اللہ! منافق فوراً بول اٹھے، کیا ہم بے وقوفوں جیسا ایمان لائیں؟ تو منافق تبرا پہ آ گیا۔ صحابہ کا نام منافق سے ہضم نہ ہو سکا۔

اب بھی منافق آتے ہیں مسجد نبوی میں نماز پڑھتے ہیں......

اب منافق آتے ہیں حج کرتے ہیں، عمرہ بھی کرتے ہیں......

اب بھی منافق آتے ہیں، آپ کہیں گے ان کی نماز دیکھو، تلاوت قرآن پاک دیکھو، ان کا ایران سے آنا دیکھو، پاکستان سے آنا دیکھو، اب کس بات کی بنیاد پر انہیں کافر کہیں۔ سب کچھ

CS CamScanner

دیکھ لیں، قرآن کہتا ہے..... نہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو مت دیکھو پکڑ و ایرانی کو پکڑو..... پاکستانی شیعہ کو..... رسول اللہ ﷺ کے روضہ پر لے جا کر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا کر دو اگر تو کھڑا ہو جائے تو مومن ہے نہ کھڑا ہو جائے تو کافر ہے۔

ایمان صحابہؓ جیسا مطلوب ہے

قرآن کی بات کر رہا ہوں، کہ کسی اور کی کر رہا ہوں؟ "اذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس" ان سے کہو صحابہؓ جیسا ایمان لاؤ کیونکہ صحابہ وہی ہیں، صحابہؓ ہی وہ ہیں کہ قرآن ان کے بارے میں کہتا ہے "فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہٖ فقد اھتدوا" لوگو! جب صحابہ جیسا ایمان لاؤ گے تب ہدایت پاؤ گے۔ صحابہ مثلِ نور ہیں، صحابہ آئیڈیل ہیں ہمارے لئے..... صحابہ ہمارے لئے نمونہ ہیں..... قرآن اس بات کا تقاضا کرتا ہے بلکہ پہلے قرآن کا اعلان یہ تھا "قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ" میرے پیغمبر اعلان کر دیجئے، خدا کو دوست بنانا چاہتے ہو، محبت کا، تعلق کا اگر اللہ سے رشتہ پیدا کرنا چاہتے ہو..... فاتبعونی " میری اتباع کرو" یحببکم اللّٰہ" خدا تمہیں دوست بنا لے گا"۔

سامعین! بے شک یہ خطاب رسول اللہ کی وساطت سے صحابہ کو تھا، کہ خدا سے دوستی والا تعلق قائم کرنا ہے تو میرے نبی کی اتباع کرو، صحابہ نے رسول اللہ کی اتباع کی۔ اتباع والی لائن پر چلے..... اتباع والے راستے پر چلے..... ایک ایک چیز کی اتباع..... ایک ایک اشارے کی اتباع..... پیغمبر کے اشاروں پر جان دینے لگے۔ پیغمبر کے حکم کو ماننے لگے، ایک ایک سنت کو ماننے لگے، اس قدر صحابہ کرامؓ آگے بڑھ گئے اتباعِ رسولؐ میں، کہ خدا کی طرف سے اعلان ہوا......

"اولٰئک ھم الصادقون "..... یہ سچے لوگ ہیں!

"اولٰئک ھم المومنون حقا "..... یہ پکے مومن ہیں!

"اولٰئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقوٰی "..... میں ان کے دلوں کا امتحان لے چکا ہوں،

اب میں اعلان کرتا ہوں!

"اولٰئک حزب اللّٰہ"……یہ میرا گروہ ہے!

"اولٰئک ھم الفائزون"……یہ کامیاب ہونے والے ہیں!

"اولٰئک ھم الراشدون"……یہ رشد وہدایت کے مینارے ہیں!!

اب جب کامل اتباعِ نبوت صحابہ کرام نے اختیار کرلی، نبوت کی اتباع والی پٹڑی پر چلتے چلتے جب منزل پر پہنچے تو کل تو یہ اعلان تھا کہ نبی کی اتباع کرو گے تو ہدایت پاؤ گے، اب یہ اعلان ہوا:

"فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہٖ فقد اھتدوا"

صحابہ جیسا ایمان لاؤ گے تو ہدایت پاؤ گے۔

صحابہ اب خود آئیڈیل بن گئے، ایک وقت تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی آئیڈیل تھی لیکن صحابہ کرامؓ نے آپ کی زندگی کو اس طرح اپنایا کہ خود آئیڈیل بن گئے۔ خدا نے اعلان کر دیا کہ ان جیسا ایمان لاؤ۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اصحابی کاالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم ……

اب تو میرا ہر صحابی آسمان کے چمکتے ستارے کی طرح رشد وہدایت کا ستارہ بن چکا ہے۔ جس کے پیچھے لگ جاؤ گے ہدایت پا جاؤ گے۔

یہ جو رشد وہدایت کے مینارے تھے، قرآن کہتا ہے ان میناروں کو منافقوں کے سامنے پیش کرو……ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو منافقوں کے سامنے پیش کرو، عثمان ومعاویہ رضی اللہ عنہما کا نام منافق کے سامنے لو……وہ منافق جو ہاتھ باندھ کر سلام پڑھ رہا ہو، وہ منافق جو نماز پڑھ رہا ہو، وہ منافق جو بڑے بڑے دعوے کررہا ہو، اپنے آپ کو اسلامی انقلاب کا علمبردار اور ٹھیکے دار قرار دے رہا ہو ذرا اس کے قریب ہوکر کہو، اسلامی انقلاب کے ٹھیکے دار! نمبردار! اگر تو نے نمبردار بننا ہے تو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرح بن……عثمان ومعاویہ رضی اللہ عنہما کی طرح بن……نامِ صحابہ کے آنے کی دیر ہے منافق کی منافقت کا پردہ چاک ہوجائے گا۔

رفسنجانی ملعون کا ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) سے بغض

اور پھر قرآن نے ایک اور اصول بتلایا ہے:

"و اذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء"

صحابہ کا نام منافقوں کے سامنے آیا تو فوراً بکنے لگے تبرا کرنے لگے منافق کی علامت یہ ہے جب اس کے سامنے صحابہ کا نام آئے تبرا کرنے لگتا ہے۔ مسجد نبوی کے امام حضرت مولانا حذیفی صاحب نے جب ایران کے خبیث رفسنجانی کو رسول اللہ کے روضۂ اطہر کے سامنے کھڑا کیا، سلام پڑھ گیا، شیخ نے فرمایا آگے بڑھئے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھئے......اس نے کہا میں نہیں پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کے یار ہیں تو اس خبیث نے کیا کہا؟ اس خبیث نے کہا "اللّٰھم العنھما" معاذ اللہ! خدا ان دونوں پر لعنت کرے۔ (استغفر اللہ) رسول اللہ پر سلام پڑھ گیا، نماز پڑھ گیا، مسجد نبوی میں مسجد نبوی کے امام کی امامت میں نماز پڑھ گئے، قرآن پڑھ گئے، مسجد نبوی کے ممبر و محراب کے پاس بیٹھ گئے لیکن جب صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے سامنے گئے تو منافقت کھل گئی۔ قرآن کیا کہتا ہے؟ قرآن یہ کہتا ہے کہ منافق سے جہاد کرو۔ "یا ایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین"......

جب کافر سے جہاد کرنا ہو تو تلوار ہاتھ میں لو......

کافر سے جہاد کرنا ہو تو کلاشنکوف ہاتھ میں لو......

کافر سے جہاد کرنا ہو تو میزائل ہاتھ میں لو......

تمہارے ہاتھ میں تلوار ہونی چاہئے، میزائل ہونا چاہئے، جدید اسلحہ ہونا چاہئے، جب منافق سے جہاد کرنا پڑے تو دامنِ صحابہ تھام لو، یہی اسلحہ کافی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو منافق کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت

ہاں، یہ تقریر پہلے کبھی سنی ہے؟ (سامعین: جی نہیں) نئی ہے کہ نہیں؟ تھوڑی سی توجہ کریں۔ قرآن نے تو باتیں ہی ختم کر دیں۔ خدا کی قسم! قرآن سے ایک طرف جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ قرآن سے پوچھو کہ ان منافقوں کا حکم کیا ہے؟ قرآن کہتا ہے

"لا تصل علٰی احدٍ منھم مات ابدًا و لا تقم علٰی قبرہ"

ان منافقوں سے کوئی مر جائے نماز جنازہ نہیں پڑھنی، کوئی دفن ہو جائے راستے میں قبر آ جائے تو قبر پر کھڑے ہونے کی بھی اجازت نہیں۔

CamScanner

استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم

''کوئی منافق مرجائے اس کی فاتحہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ تو ایک بار فاتحہ پڑھتا ہے استغفار کرتا ہے ستر بار بھی استغفار کر، خدا انہیں نہیں بخشے گا''۔

یہ آیتیں کس لئے اتری ہیں؟ منافقین کے لئے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے کا انجام

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صحابہ آئے، ایک شخص نے عرض کی، اللہ کے رسول! فلاں شخص فوت ہوگیا ہے اس کے جنازے کے لئے تشریف لائیے گھر والے منتظر ہیں جنازہ تیار ہوگیا ہے۔ آپ نے پوچھا وہ فلاں شخص فلاں محلے والا؟ جی ہاں! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ کے پیچھے نماز بھی پڑھا کرتا تھا، جہاد میں بھی شریک ہوا ہے، ویسے بھی آپ کے ساتھ تعاون کرتا رہتا تھا۔ فرمایا لے جاؤ اس کا جنازہ تم پڑھنا چاہو تو پڑھ دو میں اللہ کا رسول اس کا جنازہ نہیں پڑھتا ہوں۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے جب عرض کیا گیا اللہ کے رسول! آپ کیوں نہیں پڑھتے؟ تو فرمایا ''کان یبغض عن عثمان'' وہ میرے عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔

جو عثمان رضی اللہ عنہ کا بغض سینے میں پالے، میں رسول اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔

قرآن نے کہا ''لاتصل علیٰ احدٍ منهم مات ابدًا'' یہ کس کے لئے آیتیں اتریں؟ منافقوں کے سربراہ عبداللہ بن اُبی کے لئے اتریں۔ میرے رسول کوئی ان میں سے مرجائے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی۔ کس سے؟ یعنی صحابہ کا دشمن...... کوئی عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن مرجائے اے رسول جنازہ نہیں پڑھنی۔ کوئی صحابہ کا دشمن...... اور یہ عبداللہ بن اُبی پتہ ہے کون ہے؟ اس نے، جہاں اور بڑی باتیں کی تھیں قرآن نے اس کی ایک بکواس کو نقل کیا ہے، وہ کیا تھی؟

''هم الذين يقولون لا تنفقوا علىٰ من عند رسول الله حتّٰى ينفضوا''

''یہ منافق وہ ہے۔ وہ کہتے ہیں صحابہ پر خرچ نہ کرو یہ بھوکے مریں گے۔ رسول کا دامن چھوڑ جائیں گے''۔

لیکن اسی سورۃ منافقون میں دوسری جگہ بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ:

CamScanner

"یقولون لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل"

""اس نے کہا ہم مدینہ پہنچ جائیں ہم عزت والے لوگ ان ذلیلوں کو مدینہ سے نکال دیں گے""۔

استغفر اللہ! یہ ابن اُبی تھا جس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو معاذ اللہ ذلیل کہا تھا۔ جس نے کہا تھا خرچ نہ کرو صحابہ پر، یہ نبی کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ اللہ نے فرمایا تو خرچ نہ کر تیرے خرچ کی حیثیت کیا ہے؟ میں نے صحابہ کے دل میں محبت ڈال دی ہے کہ یہ موت کو قبول کر سکتے ہیں اپنے خون کے آخری قطرے بہا سکتے ہیں مگر نبی کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔ پھر چھوڑا کسی نے نبی کا دامن؟ نہیں چھوڑا......!

آج بھی دشمن کوشش کر رہا ہے کہ رسول اللہ کے صحابہ کو رسول سے جدا کر دو......

کل کے منافق کی کوشش بھی یہی تھی کہ رسول کے صحابہ کو "حتّٰی ینفضوا" کہ ان پر خرچ نہ کرو رسول اللہ کو چھوڑ دیں......

آج کا منافق بھی چاہتا ہے کہ رسول اور صحابہ میں جدائی پیدا کی جائے وہ ویسے تو چاہتا ہے کتابوں کے ذریعے کہتا ہے رسول اور صحابہ جدا جدا ہو گئے۔ جب آقا ﷺ نے آنکھیں بند کی ہیں تو سارے مرتد ہو گئے سوائے تین کے۔ لیکن عملاً اس نے کوشش کی ہے۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو روضۂ رسول ﷺ سے نکالنے کی ایرانی سازش

کب کوشش کی ہے؟ آپ فضائل درود شریف حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ پڑھ کر دیکھیں کہ کس طرح مسجد نبوی میں ایرانی آئے اور آ کر چالیس (۴۰) ایرانیوں نے مسجد نبوی میں داخل ہو کر رسول اللہ ﷺ کے روضہ کو کھود کر شیخین کو نکالنے کی کوشش کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے جدا کر دیا جائے یہاں تک کہ زمین شق ہوئی، زمین پھٹ گئی۔ چالیس کے چالیس ایرانی دفن ہو گئے آج بھی قالین اٹھا کر دیکھئے نشان موجود ہے۔ اللہ اکبر!

منافقوں نے اس دور میں بھی کوشش کی کہ صحابہ نبی سے جدا ہو جائیں......

منافق آج بھی کوشش کرتے ہیں صحابہ نبی سے جدا ہو جائیں......

اللہ اعلان کرتا ہے کہ تم ساری دنیا کا مال و دولت بھی خرچ کرلو میں نے یہ ساتھ ملا دیا ہے، میں نے ایسے جوڑ دیئے ہیں نبی کے ساتھ صحابہ کہ یہ دنیا میں ساتھ ہیں، یہ قبر میں ساتھ ہیں، یہ حشر میں بھی ساتھ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "ھکذا نبعث یوم القیامۃ" اور قیامت کا دن آئے گا، میں اپنی قبر سے اس طرح اٹھوں گا دائیں ہاتھ میں ابوبکرؓ کا ہاتھ ہوگا بائیں ہاتھ میں عمرؓ کا ہاتھ ہوگا۔ جس طرح دنیا میں ساتھ ہیں اسی طرح قبر میں ساتھ ہیں، حشر کا دن آنے کی دیر ہے حشر میں بھی ساتھ اٹھیں گے۔ منافق چاہتا ہے کہ رسول اور صحابہ میں جدائی ہو۔ شیعہ کو صحابہ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سنگت یعنی ساتھ برداشت نہیں ہے۔ منافق کے لئے یہ حکم آپ نے سن لیا کہ نماز جنازہ نہیں پڑھنی، ان کے لئے فاتحہ نہیں پڑھنی، اب دیکھئے قرآن اور کیا کہتا ہے؟ قرآن تو منافقوں کے لئے بڑی کھول کھول کر باتیں بیان کرتا ہے اور یہی جہاد ہے منافقوں کے خلاف کہ صحابہ کی محبت والی تلوار کو میدان میں لایئے۔ صحابہ کو پیش کیجئے۔ اگر صحابہ کو مان لے تو مومن نہ مانے تو منافق۔ پھر اپنی صفوں سے جدا کر دیجئے...... کیسے؟

ہم شیعوں کو دعوت نہیں دے رہے

دیکھو لوگ کہتے ہیں، یہاں ایک اور علمی بات آ گئی ہے کہ جی سپاہ صحابہ کا یہ ایک نیا انداز ہے، کہتے ہیں کہ دین کا کام کر رہے ہو تو قرآن تو یہ کہتا ہے "ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ" کہ اللہ کے دین کی طرف حکمت سے، پیار محبت سے بلایئے۔ یہ کافر شیعہ کافر یہ بے ایمان، یہ شیعوں پہ لعنت، یہ بے ایمان، یہ منافق، یہ مرتد...... یہ کیا سلسلہ ہے بھائی؟ یہ تو قرآن کے خلاف ہے!

عجیب بات ہے۔ بات نہیں سمجھتے، اعتراض ہم پر کرتے ہیں۔ بھائی! یہ بات کس کے لئے ہے۔ "ادع" جسے دعوت دی جائے۔ ایک شخص دعوت دے رہا ہے اپنے گھر میں، کہ سرکار میرے گھر میں تشریف لائیں، کھانا کھائیں ہمارے ساتھ بیٹھیں گپ شپ لگائیں تو اس وقت کیا کہیں۔ غصہ سے او میرے گھر آ، میرے نال کھانا کھا بلکہ یہ کہیں گے آئیں، تشریف لائیں بھی

ہمارے گھر بھی قدم مبارک رنجہ فرمائیں، کبھی ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں۔ کتنے پیار سے آ کر دعوت دیتا ہے، دعوت جب بھی دی جائے پیار سے دی جائے حکمت سے دی جائے لیکن شیعہ کو ہم دعوت دے ہی نہیں رہے، شیعہ کا مسئلہ دعوت والا ہے نہیں...... دعوت کا معنی بلانا شیعہ کا مسئلہ ہے اِخراج والا، کہ نکل ہم سے، جدا ہو بھاگ یہاں سے، تو ہمارا نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اور آپ کیا فرما رہے ہیں؟ فلاں منافق اٹھ میری مسجد سے نکل جا! او فلاں منافق اٹھ میری مسجد سے نکل جا! رسول اللہ ﷺ نکال رہے ہیں۔ جب دعوت دے رہے تھے تو پیار سے دے رہے تھے، جب بلا رہے تھے تو پیار سے بلا رہے تھے اور جب نکال رہے تھے تو پیار سے نہیں غصہ سے نکال رہے تھے۔ شیعہ کے ساتھ مسئلہ "ادع" والا نہیں "اخرج" والا ہے۔ دعوت والا نہیں ہے نکالنے والا ہے اور جب آپ کسی کو اپنی صف سے نکالیں اور وہ نہ نکلنا چاہے اور وہ کہہ دے کہ ہم تو تمہارے ہی ہیں ہمیں یوں ہی نکال رہے ہو تو پھر دھکا دینا پڑتا ہے...... اگر پھر بھی کوئی نہ جائے تو تھپڑ مارنا پڑتا ہے...... اگر پھر بھی کوئی نہ جائے تو اٹھا کر باہر پھینکنا پڑتا ہے...... اب جب کسی کو دھکا دیں گے تو یہاں پیار چلے گا؟ کسی کو تھپڑ ماریں گے تو یہاں حکمت چلے گی؟ جب کسی کو اٹھا کر دیوار سے باہر پھینکیں گے دائرہ اسلام سے اٹھا کر اسے باہر پھینکیں گے کہ تو ہمارا نہیں ہے نکل ہم سے جدا ہو، تو وہاں جناب پیار سے محبت سے دیکھو کہیں چوٹ نہ لگ جائے، کیا عجیب بات ہے! سمجھے خود نہیں ہیں اعتراض ہم پہ کرتے ہیں۔ بھائی شیعہ کے ساتھ مسئلہ "ادع" والا نہیں "اخرج" والا ہے۔ سمجھ آ گئی بات؟ اب اعتراض! قرآن کیا کہتا ہے کہ ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی، ان کی فاتحہ نہیں پڑھنی، میرے پیغمبر یہ آپ میں سے نہیں ہیں، یہ کہتے ہیں ہم مومن ہیں "وما هم بمومنين" یہ مومن نہیں ہیں انہیں بتلاؤ کہ تم وہ لوگ ہو بے شک خدا نے نافرمانوں کے لئے اور کافروں کے لئے جہنم بنائی ہے۔ "ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار" لیکن جو جہنم تمہارے لئے تیار کی ہے وہ ساری جہنم کی آخری تہہ میں ہے کہ جس سے باقی جہنم بھی پناہ مانگتی ہے۔ تم تو دوغلے ہو، عام کافروں کو ایک گنا سزا ملے گی تمہیں دوگنا سزا ملے گی۔

ہم منافقوں سے جہاد کر رہے ہیں

جس کے لئے اللہ نے بھی سپیشل جہنم بنائی ہو اس کو سینے سے لگائیں یا دور کریں؟ منافقوں کو اپنی صفوں سے نکال کے باہر کرنا یہی منافقوں سے جہاد ہے اور آج پوری دنیا میں سپاہ صحابہ منافقوں سے جہاد والی سنت زندہ کیے ہوئے ہے۔ کوئی مجھ سے پوچھے تم کیا کر رہے ہو؟ اگر آپ سے کوئی پوچھے کیا کر رہے ہو؟ کہو بھائی دو باتیں ہیں...... ہمارے نبی کو اللہ کا حکم ہے: "یا ایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین" (میرے رسول کافروں سے بھی جہاد کرو اور منافقوں سے بھی جہاد کرو"۔

بھائی کافروں سے ساری دنیا جہاد کر رہی ہے، ہم منافقوں سے جہاد کر رہے ہیں وہ کہیں کہ جناب کون سے منافقوں سے؟ تو کہو قرآن نے بھی ہم کو بتلا دیا کہ منافق بھی وہ جو خدا پر بھی ایمان لانے کا دعویٰ کریں رسول کی رسالت کی گواہی بھی دیں، آخرت پر ایمان بھی لانے کی بات کریں، نماز بھی پڑھیں، جہاد پر بھی چلیں، حج بھی کریں، عمرہ بھی کریں، سب کچھ کریں رسول ﷺ کے روضہ پر جا کر سلام بھی پڑھیں مگر جب صحابہ کی بات آئے تو پھر بکنے لگ جائیں۔

اب آئیں پھر قرآن کی طرف...... قرآن کہتا ہے، جب کہا کہ صحابہ جیسا ایمان لاؤ، صحابہ کی جب بات کی منافقوں سے...... تو کہنے لگے "ہم بے وقوفوں جیسا ایمان لائیں؟" منافقوں نے سب سے پہلے گالی دی صحابہ کو، کہا یہ بے وقوف ہیں۔

اب جب لوگوں سے کہتے ہیں لوگو! یہ منافق صحابہ کو گالیاں دے رہے ہیں، یہ تبرا کر رہے ہیں، یہ دیکھو خمینی ملعون نے لکھا ہے کہ ابوبکر قرآن کا مخالف اور عمر اصلی کافر اور زندیق تھا۔ خمینی خود کو اسلام کا ٹھیکے دار بننے کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنی کتاب میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو کافر اور زندیق لکھتا ہے، مجھے بتلائیں آپ کہ ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کافر کہے اور میں مقابلے میں اس کو کافر کہوں میرے کہنے پہ تو قانون حرکت میں میں آتا ہے اس کے کافر کہنے پہ کوئی قانون حرکت میں نہیں آتا۔

سبھی مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ نیچی رکھ نگاہ اپنی
انہیں کوئی نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہو کر

سیدہ عائشہؓ از روئے قرآن ہماری ماں ہیں

انہیں کوئی نہیں روکتا کہ بک بک مت کرو، انہیں کوئی نہیں روکتا کہ نبی کے صحابہ پہ تبرا مت کرو وہ صحابہ کو کافر کہیں تو کوئی کچھ نہیں کہتا، میں انہیں کافر کہہ دوں تو ۱۴ سال کی سزا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں جی صحابہ نوں گالیاں گندھ سے نے اپنا منہ خراب کر دے نے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اپنی آخرت خراب کرتے ہیں، اپنی دنیا خراب کرتے ہیں، ہمیں تو جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا ان سے پوچھے گا ایسے آدمی سے جو یہ کہے کہ اپنا منہ خراب کرتے ہیں، اپنی آخرت خراب کرتے ہیں، ہمیں کیا، بولنے دو ان کو، بکنے دو ان کو، خدا ان سے پوچھے گا...... بس فوراً دو تین گالیاں اس کی ماں کو دے دو پھر جب کپڑوں سے باہر آئے، کہو جناب اپنا منہ خراب کیا ہے...... خدا مجھ سے پوچھے گا اگر آپ کی امی اگر مقدسہ، منزہ، مطہرہ ہے تو گھر میں بیٹھی ہوگی، تکلیف کیوں ہوگئی ہے۔ پھر کہے میری ماں نوں گالھ کڈی اے، میں تینوں چھڈناں۔ او تیری ماں کی کیا ویلیو امی عائشہ صدیقہؓ کے مقابلے میں...... تیری ماں کی کیا ویلیو، میری ماں کی کیا ویلیو ہے!! ماں کے ماں ہونے میں شک ہوسکتا ہے عائشہ کے امی ہونے میں شک نہیں ہوسکتا۔

یہ کیا ماں کے ماں ہونے میں شک ہوسکتا ہے میں تو کہوں کہ ہوسکتا ہے میرے سامنے درجنوں ایسے واقعات ہیں۔ اولاد نہیں ہوئے جوڑے کو...... انہوں نے سوچا کیا کریں، دودھ پیتا بچہ کسی کا لے لیا یا کوئی بچہ پھینک کر چلا گیا انہوں نے اٹھا کر پرورش شروع کر دی۔ ہسپتال سے بچہ اٹھا رہے ہیں بچہ جوان ہوگیا وہ کہتا ہے یہ میری امی ہے یہ میرا ابو ہے۔ حالانکہ نہ وہ اس کی امی ہے نہ اس کا ابو ہے...... پھر ماں کا تعارف کس نے کرایا؟ ابو نے کہا یہ تیری امی ہے، بہنوں نے کہا یہ تیری امی ہے، خالہ نے کہا یہ تیری امی ہے، پھوپھو بتلاتی ہے خالہ بتلاتی ہے اور عائشہ کا امی ہونا قرآن بتلاتا ہے۔

النبی اولٰی بالمومنین من انفسهم وازواجهٗ امهٰتهم ․

نبی کی ازواج امت کی مائیں ہیں، نبی کی ازواج مومنوں کی ماں ہیں۔

ماں کے ماں ہونے میں شک ہوسکتا ہے، عائشہ صدیقہؓ کے امی ہونے میں شک نہیں ہو سکتا ہے۔ ہزاروں مائیں مل کر امی عائشہ کی جوتی کی خاک کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

مقام صحابیت عبداللہ بن مبارکؒ کی نظر میں

لوگ کہتے ہیں "او جی جیل سے تو باہر آئے ہیں اب بڑے نرم ہو گئے ہیں"۔ میں نے کہا نرم کہاں ہوئے، پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو گئے ہیں۔ پہلے تو کہتے تھے صدیق اکبر کی گستاخی کرنے والا کافر ہے۔ اب صدیق کو ایک شرف حاصل ہے آپ نے آج تک سوچا نہیں ہوگا۔ آپ کو بتلاؤں آپ حیران رہ جائیں گے۔ صدیق اکبرؓ کی جوتی کو ایک شرف حاصل ہے، کیا شرف حاصل ہے...... کہ صدیق اکبرؓ کی جوتی نے ابوبکرؓ کی اس ایڑی کے بوسے لئے ہیں جس ایڑی پر رسول اللہ ﷺ نے لعابِ دہن لگایا تھا اب اس جوتی کی عزت میرے ایمان کا حصہ ہے۔

اور یہ وہی بات ہے جو بات آج سے تیرہ سو سال قبل امام المحدثین استاد المحدثین فقیہہ العصر حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمائی تھی، کیا فرمائی تھی؟ جب ان سے سوال کیا گیا کہ عمر بن عبدالعزیز کا مرتبہ زیادہ ہے یا حضرت امیر معاویہؓ کا؟ تو جواب میں آپ نے فرمایا تھا، کیا بات تم نے کہی؟ ایک تابعی کو صحابی کے مقابلہ میں لائے ہو سنو...... عبداللہ بن مبارک یہ کہتا ہے، کہ حضرت معاویہؓ نے جو جہاد رسول اللہ کی معیت میں کیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ کے ساتھ جنگ میں جا رہے تھے۔ اس جہاد میں چلتے ہوئے جو گرد و غبار اڑا ہے گرد و غبار اڑ کر حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے نتھنوں میں آیا ہے معاویہؓ کے گھوڑے کے نتھنوں کی جو میل ہے وہ میل بھی ہزار عمر بن عبدالعزیزؒ سے بہتر ہے۔

لوگوں نے کہا، حضرت! یہ تو بڑا مبالغہ ہے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی آپ نے توہین کر دی ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ایک ایسا عظیم انسان، ایک خلیفۂ راشد اس کی توہین کر دی کہ گھوڑے کی ناک کی میل سے بھی کم درجہ قرار دے دیا۔ فرمایا یہ بات مت دیکھو، میل کو نہ دیکھو مٹی کو نہ دیکھو، جو بات بتلانا چاہتا ہوں اسے دیکھو، وہ کیا بات بتلائی؟ فرمایا میری بات بھی تو سنو، میں نے کہا وہ جنگ وہ جہاد و سفر جو رسول اللہ کی معیت میں حضرت معاویہؓ نے کیا ہے اس سفر میں چلتے ہوئے جب رسول اللہ ﷺ سانس مبارک لے رہے تھے، باہر کی ہوا سے ایک سانس آپ کے وجود میں جاتا پھر آپ کے وجودِ اطہر سے مس کرتی ہوئی ہوا فضاء میں آتی تو فضا میں مل جاتی۔ اس فضا

کے اندر گردو غبار بھی مل جاتا، اس گردو غبار میں اس مٹی میں رسول اللہ ﷺ کے سانس کا کروڑ واں حصہ شامل ہوتا تھا جس مٹی میں رسول اللہ کے سانس کا کروڑواں حصہ شامل ہو گیا پھر وہ حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے نتھنے کی میل بن گئی...... حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے نتھنے کی میل میں جب رسول اللہ ﷺ کی سانس کا کروڑواں حصہ موجود ہے تو اب اس میل کا شان یہ ہو گیا ہے کہ وہ ہزاروں عمر بن عبدالعزیز سے بہتر ہے۔

صدیق اکبرؓ کی جوتی کی توہین بالواسطہ حضور ﷺ کی توہین ہے

میں کہتا ہوں کہ لعابِ دہن جب ایڑی پر لگا ہے، جس ایڑی پر رسول اللہ کا لعابِ دہن لگا ہے اور لعابِ دہن لگنے کے بعد ایڑی شفایاب ہوئی ہے، ابوبکرؓ نے جوتی پہنی ہے تو جوتی نے ایڑی کے بوسے لئے، لعابِ دہنِ رسولؐ کے بوسے لئے اب اس جوتی کا مقام یہ ہے کہ جو اس جوتی کی توہین کرتا ہے وہ رسول اللہ کی توہین کرتا ہے، رسول اللہ کی توہین کرنے والا بے شک کافر ہے۔ (کافر کافر شیعہ کافر کے بھرپور نعرے) ہاں یہاں لگادو، یہاں پر کوئی پابندی نہیں۔ پابندیاں پاکستان میں ہیں اور الحمدللہ ہم تو ان پابندیوں سے بھی نہیں ڈرتے۔

صحابہؓ کی محبت، ہر غم سے بے نیاز کر دیتی ہے

تین سال کی قید مولانا علی شیر حیدری صاحب کو دے دی، دس سال کی قید میرے ساتھ ایک لڑکا تھا اس کو دے دی، ۳۸ سال کی قید ابھی تک عمر فاروق لڑکا ہے اٹک کا، راولپنڈی جیل میں ہے اس کو دے دی کہ شیعہ کو کافر کہہ دیا ہے۔ حالانکہ جو کچھ کہا ہے دلائل سے کہا ہے کسی کو دس سال گوجرانوالہ کے ہمارے صدر ہیں ان کو تین سال قید کی سزا دے دی ہے اس وقت جیل میں ہیں۔ دس نوجوان ہیں جن کو صحابہ کی عزت کو بیان کرنے کی وجہ سے قید کی سزا دے دی گئی ان کے لئے تو سزائیں ہیں اور ان کے لئے تو قانونِ حرکت میں آتا ہے۔ ابھی تک موجود حکمرانوں اور سابقہ حکمرانوں کی پوری حکومت میں ایک بھی گستاخ صحابہ کو سزا نہیں ملی۔ سزائیں ہیں تو صحابہ کے دیوانوں کے لئے صحابہ کو ماننے والوں کے لئے سب کچھ ہیں۔ دشمنوں کے لئے کچھ نہیں ہے۔ لیکن کیا ہے یہ ہتھکڑیاں بیڑیاں، یہ قید و بند، یہ زندان، یہ عقوبت خانے یہ کچھ نہیں ہیں بلکہ خدا کی قسم کھا

کر کہتا ہوں، جس روز ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنی پڑتی ہے اس روز چوم لیتے ہیں۔ جب پاؤں میں بیڑی پہنی پڑتی ہے تو چوم لیتے ہیں۔ جب سلاخوں کے حوالے کرتے ہیں سلاخیں چوم لیتے ہیں۔ آج بھی سینکڑوں ساتھیوں کا عزم یہ ہے، جن کو سزائے موت سنادی گئی ہے کال کوٹھڑیوں میں ہیں، جب ان سے ملنے کے لئے کراچی گیا، باقی شہروں میں گیا تو انہوں نے کہا کہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر تختہ دار پہ لے گئے تو پھندے کو چوم کر گلے میں ڈالیں گے۔ کہ صحابہ کی عزت کے لئے جان دی ہے۔

مجھے بات یاد آ رہی ہے کہ جب مولانا حق نواز شہید میانوالی کی جیل سے رہا ہوئے، ہم نے کراچی کی دعوت دی، کراچی میں تشریف لائے تو کراچی کے ایئرپورٹ پر ہم نے تقریر کروائی تو اس وقت مولانا حق نواز شہید نے ایک بات کہی تھی، فرمایا صدیقؓ!

ساری دنیا مجھے کہتی تیرا سودائی ہے
اب میرا ہوش میں آنا تیری رسوائی ہے

ہم صحابہؓ کے نام لیوا ہیں، صحابہ کرامؓ کے دیوانے ہیں۔ ایک جان تو کیا بخدا ہزار جان بھی قربان ہو سکتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں آپ نے جیل کیسے برداشت کی؟ میں کہتا ہوں جیل تو ایسے برداشت کی جیسے کہ خالہ کے گھر میں ہیں۔ (اللہ اکبر) ایک جذبہ ہے، ایک ولولہ ہے، جو انسان کے دل میں جب آ جاتا ہے صحابہ کی محبت جب دلوں میں آ جاتی ہے، دین کی محبت جب آ جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبت آ جاتی ہے تو پھر کسی چیز کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔

مولوی جیل پر لعنت بھیج کر گھر آ گیا

بعض لوگ کہتے ہیں جی صحابہ کا نام تو بڑا لیتے ہیں، حضور ﷺ کا نام کبھی نہیں لیا، یہ بھی اعتراض کرتے ہیں۔ بھائی آپ کون ہیں؟ کہتے ہیں ہم عاشقانِ رسول ہیں۔ آپ کون ہیں؟ ہم تو محبانِ رسول ہیں۔ آپ کون ہیں؟ جی ہم تو غلامانِ رسول ہیں، ہم غلامانِ رسول ہیں، عاشقانِ رسول ہیں اور آپ ہیں صحابہ کے سپاہی...... ہمارا درجہ تو بہت بڑا ہے۔ میں نے کہا کہ عشق رسالت کا تو کچھ تقاضا ہے۔ عشق رسالت کا تقاضا یہ ہے کہ پھر آپ رسول اللہ کے خلاف کوئی بات نہیں سنیں۔

CamScanner

مجھے بتلاؤ کیا پاکستان میں کوئی گستاخ رسول نہیں ہے؟ کیا پاکستان میں کوئی دشمن رسول نہیں ہے؟ اگر تھوڑا سا دیکھیں تو آپ کے اردگرد ہزاروں نظر آئیں گے۔ آپ دعوت عشق رسول جا کرتے ہیں لیکن کبھی عشق کا مظاہرہ کر کے جیل بھی گئے ہیں؟ کہتے ہیں جیل کوئی جان دی جلدا ہے؟ ایک مولوی صاحب تھے ۷۷ کی تحریک چلی تھی تحریکِ نظامِ مصطفیٰ! تو گلے میں ہار ڈال کر لوگ گرفتاریاں دے رہے تھے۔ کمالیہ کے مولوی صاحب تھے، لوگوں نے کہا مولوی صاحب! ساری عمر نبی کے نام پر کھایا ہے آج تحریک نظام مصطفیٰ چل رہی ہے اتنے لوگوں نے گرفتاریاں دی ہیں آپ بھی دے دیں۔ تو کہنے لگے ٹھیک ہے کہ "تو سی نہیں مندے تو دوا دیو گرفتاری" اس وقت فیصل آباد کا نام لائل پور تھا۔ فیصل آباد ضلع تھا کمالیہ کا...... لے گئے مولوی صاحب کو ہار وار ڈلوائے، عصر کے وقت مولوی صاحب نے گرفتاری ڈال دی۔ مولوی صاحب جیل میں چلے گئے، نمازیوں نے کہا شکر ہے آج مولوی صاحب نے بھی قربانی دے دی......

جب مولوی قربانی دینے لگے پھر بات بن جاتی ہے۔

جب مولوی قربانی دینے لگ جائے تو پھر امت بیدار ہو جاتی ہے۔

لوگ ہمیں کہتے ہیں یار جب سپاہ صحابہ کا جلسہ ہوتا ہے ہزاروں لوگ آ جاتے ہیں، جب ہم کوئی کانفرنس کرتے ہیں تو لوگ آتے ہی نہیں ہیں۔ ہم نے کہا بات یہ ہے کہ سپاہ صحابہ کے مولوی قربانی دینے والے ہیں۔ یہ وہ واحد جماعت ہے پاکستان کی دھرتی پر نہیں پوری دنیا میں، اس وقت پہلے بانی شہید، اس کی جگہ آنے والا ایثار القاسمی شہید، اس کی جگہ پر آنے والا اعظم طارق پر بارہ قاتلانہ حملے ایک سو چودہ زخم جسم پر ہیں خدا نے بچالیا ہے ورنہ انہوں نے کون سی کمی چھوڑی ہے، تیار ہیں ہم بھی ہر لمحہ تیار ہیں ہر وقت تیار ہیں، موت شہادت کو تو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اس کو تلاش کرتے پھرتے ہیں کہ کب مل جائے اور جب جماعت نے اور جماعت کی قیادت نے قربانی دی ہے تو لوگ دیوانہ وار چلے آ رہے ہیں۔ خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں احمد پور شرقیہ، مظفر گڑھ ایک قصبہ میں اسی اسی ہزار کے مجمع میں، لاکھ لاکھ کے مجمع میں ابھی ابھی پچھلے دنوں، ابھی اسی مہینے میں۔ لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ دنیا کہاں سے آ رہی ہے، میں نے کہا دنیا نہیں آ رہی شہیدوں کا خون لا رہا ہے۔ سپاہ صحابہ کی قربانیاں لا رہی ہیں۔

کوئی مذاق کی بات نہیں ہے۔ چلو یار گولی لگی آدمی شہید ہو گیا تو چلو آنا فانا بات ہو جاتی ہے۔ لیکن جو لوگ سالہا سال سے جیلوں میں پڑے ہیں، ایسے ایسے نوجوان جو نو نو سال سے سزائے موت کی کال کوٹھڑیوں میں پڑے ہوئے ہیں، جنہیں چوبیس چوبیس گھنٹے بند رکھا جاتا ہے، سانس تک نہیں لے سکتے۔ چاند، سورج، ستاروں کو جنہوں نے سالہا سال سے دیکھا نہیں ہے، آزاد فضاؤں میں کبھی انہوں نے سانس نہیں لیا ہے، جایئے ان سے جا کے پوچھیں کیا خیال ہے تمہارا؟ وہ کہتے ہیں عائشہؓ کی عزت کے لئے جان دے دیں گے مگر پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں آج بھی یہ عزت ہے، یہ جذبہ ہے، ولولہ ہے چار پانچ سو قیدی کوئی بھی بتلاؤ جو یہ کہے کہ سپاہ صحابہ کا موقف غلط ہے مجھے معافی دے دو میں واپس جا رہا ہوں۔ ایک بھی آپ کو نہیں ملے گا۔ ہر ایک کہے گا کہ جان دے دیں گے۔ خدا کی قسم ہم جان دینے کے لئے تیار ہیں۔ میں آج کہتا ہوں میں نے پہلے بھی کہا ہے، پہلے دورے میں پچھلے دور میں اس وقت اعلان کیا وقت کے وزیر اعظم نے، کہنے لگا کہ جو شیعہ کو کافر کہے گا ہم اسی وقت پھانسی دے دیں گے میں نے کہا ایسے بات نہیں۔ قومی اسمبلی میں آؤ میں اس وقت ایم این اے تھا۔ میں نے اس وقت کہا کہ میں قومی اسمبلی میں آتا ہوں کھڑے ہو جاؤ میں تمہارے سامنے شیعہ کو کافر کہہ دوں گا۔ تم پھانسی پر چڑھا دو میں چڑھنے کے لئے تیار ہوں۔

ہم نے صحابہ کی عزت اور ناموس کا پرچم لہرایا ہے شیعہ کے ساتھ ہماری دشمنی نہیں تھی، کوئی عداوت نہیں تھی، کوئی برادری کا جھگڑا نہیں، کوئی دولت کا جھگڑا نہیں ہے، کوئی کاروبار کا جھگڑا نہیں ہے۔ بات صدیق کی عزت کی، بات امی عائشہؓ کی عزت کی ناموس کی، اگر وہ امی کو نہیں مانتا تو میں اسے اپنا بھائی نہیں مانتا اگر وہ صدیق اکبر کو خلیفۂ رسول نہیں مانتا میں بھی اسے مومن مسلمان نہیں مانتا۔ نہیں مانتا ہوں کون ہے مائی کا لعل جو زبردستی مجھ سے منوانا چاہتا ہے؟ کیا ہتھکڑی، بیڑی اور گولی کے ذریعے سے کافر کو مسلمان منوا سکتا ہے؟ بزدلوں سے منوا سکتے ہیں۔ بے غیرتوں سے منوا سکتے ہوں گے، غیرت مندوں سے کوئی نہیں منوا سکتا۔

میں عرض کر رہا تھا، بات دور چلی گئی۔ وہ مسئلہ آپ کے ذہن میں ہے۔ مولوی کی بات پوری کر لیتے ہیں۔ مولوی کو جیل میں بھجوا دیتے ہیں۔ اب لوگ کمالیہ واپس آ گئے مغرب کی نماز کے

لئے مسجد گئے تو مقتدیوں سے پہلے مولوی صاحب مصلے پر...... کہا مولوی صاحب! آپ کو تو ہار وار پہنا کر تحریک نظام مصطفیٰ کے لئے جیل بھجوایا تھا۔ آپ پہلے......؟ کہتا ہے جیل میں تو گیا تھا، میں نے جا کر دیکھا جیل تو بڑی مشکل جگہ ہے تو میں نے فوراً معافی نامے پر دستخط کئے۔ میں نے کہا تجھ پر لعنت ہے، میں جیل پر لعنت بھیج کر آ گیا۔ کہنے لگا جیل بھی کوئی رہنے کی جگہ ہے۔ میں اس پر لعنت پا کر آ گیا ہوں۔ میں خدا کی قسم حلفاً کہتا ہوں، ابھی میں جب رہا ہوا، یہ ابھی ۹ جولائی کو رہا ہوا، تو وہاں ایک مولوی صاحب آئے ہوئے تھے۔ وہ سپرنٹنڈنٹ کہنے لگا مولوی صاحب وہ ایک مولوی صاحب آئے ہیں ہماری تو جان چھوڑو، میں نے کہا کیا بات ہے؟ کہتے ہیں ہم سب کو اس نے تنگ کر دیا ہے، میں نے کہا ہمارے ساتھ بھیج دو، کہتا ہے پھر وہ بہادر ہو جائے گا۔ میں نے کہا کیا ہوا؟ کہتا ہے اس نے ایک نکاح پڑھایا ہے۔ دو عیسائیوں کو گواہ بنا کر۔ پولیس نے اندر بھیج دیا۔ کہتا ہے پھر تو وہ بہادر ہے، کہتا ہے سارا دن روتا ہے۔ اس کی ملاقات آئی تو گھر والوں سے کہتا ہے ایک جہنم آخرت میں ہے۔ وہ تو کسی نے نہیں دیکھی پر یہ جہنم اس سے بھی بڑی ہے۔ مجھے یہاں سے نکالو۔ بعد میں سپرنٹنڈنٹ سے کہتا ہے، کوئی ایم این اے میری ملاقات پر نہیں آیا۔ کوئی کونسلر اور ایم پی اے میری ملاقات پہ نہیں آیا۔ مجھے باہر جا لینے دو، میں ان کوٹھیوں پر کھڑا ہو کر کہوں گا یہ بے ایمان ہیں ان کو ووٹ نہیں دینا۔

میں نے کہا کہ سپاہ صحابہ والے کبھی انتظار نہیں کرتے۔ چھ چھ ماہ تک بچوں سے ملاقات نہیں۔ عام بچوں کا کیا کہیں گے۔ میں جو ایم پی اے ہوں۔ میں جماعت کا لیڈر رہوں، چھ چھ ماہ تک بچوں سے ملاقات کی اجازت نہیں۔ اوروں کی کیا ملاقات ہوگی۔ لیکن مجال ہے کبھی آنکھوں سے آنسو بھی گرے ہوں۔ کیوں گریں؟ ہم بے غیرتوں کی قوم میں نہیں ہیں۔ ہم غیرت منداور صحابہ کی نام لیوا جماعت ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے۔

صحابہؓ کا دفاع نہ کرنے والے علماء کے لئے وعید

قرآن کی طرف آیئے۔ بات یہاں سے چلی تھی کہ اپنا منہ خراب کرتے ہیں۔ اپنی آخرت خراب کرتے ہیں۔ ہمیں جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ قرآن کے پاس، قرآن

نے منافقوں سے کہا، ویسے ایمان لاؤ جیسے صحابہ ایمان لائے ..... تو منافقوں نے فوراً تبرا کیا۔ صحابہ کو بے وقوف کہا۔ یعنی تبرا کیا، برائی کی۔ اب قرآن سے پوچھتے ہیں پھر تو نے معاف کر دیا؟ پھر تو نے کہا کہ ٹھیک ہے میں آخرت میں پوچھ لوں گا؟.......

اللہ سے پوچھو، جب رسول اللہ کے صحابہ پر تبرا ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے؟...... ہرگز نہیں بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے کیا فرمایا؟

"اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنت اللّٰہ علی شرکم"۔

"جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو بُرا بھلا کہتے ہیں تو کہو خدا تمہاری بدمعاشی پر لعنت کرے۔"

رسول خاموش نہیں رہے۔ دوسری حدیث سنیں، فرمایا:

اذا ظهرة البدع او الفتن وسبت اصحابی ......

جب بدعتیں عام ہو جائیں، فتنے پھیل جائیں، میرے صحابہ کو گالی دی جانے لگے

فلیظهر العالم علمه ......

عالم کو چاہئے کہ کھڑا ہو کر اپنے علم کا اظہار کرے، بتلا دے صحابہ کے دشمن کی کیا حیثیت ہے......

فان لم یفعل ......

جو عالم مصلحت اور خاموشی کی چادر اوڑھ کر گوشۂ تنہائی میں جا کر سو گیا ہے، حالات کی تاب نہ لاتے ہوئے دشمن کی جرأت اور ہتھکڑیوں سے ڈر کر خوفزدہ ہو کر گھر میں بیٹھ گیا، اس عالم نے اپنے علم کا اظہار نہیں کیا......

فعلیه لعنت اللّٰہ ......

اس عالم پر خدا کی لعنت ہو......

والملئکة والناس اجمعین ......

فرشتوں کی لعنت ہو تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

حق ہے علماء کا، علماء کے کچھ فرائض ہیں۔ عالم فرائض سے اور مصلحت کا راستہ اختیار کر

کے اگر کوئی انحراف کرتا ہے تو خدا اور اس کے رسول کی لعنت کا مستحق ہوتا ہے۔

ذکر انسانی احساسات کا......

ہم کوئی پاگل نہیں ہیں۔ اگر آپ کے بچے ہیں تو ہمارے بھی بچے ہیں۔

آپ ایک دن بھی اپنے بچوں سے جدا نہیں ہو سکتے، ہم کیسے ہو سکتے ہیں...... ہم کوئی سینوں پر پتھر نہیں رکھتے ہیں...... آسمان سے اترے ہوئے کوئی انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق نہیں ہیں۔ آپ کو پریشانی ہوتی ہے تو ہمیں بھی ہوتی ہے۔ میں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کچھ لمحات ایسے ہیں ویسے تو اللہ کی توفیق سے میں قسم کھا کے کہوں گا تو حانث نہیں ہو گا...... ایک دن بھی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آیا۔ لیکن بعض دفعہ حالات ایسے ہوتے ہیں کہ آدمی تڑپ کے رہ جاتا ہے...... ملاقات آئی چھ مہینوں کے بعد بچوں کی...... میری چھوٹی بچی ہے۔ فیصل آباد میں قرآن حفظ کرتی ہے...... میں نے کہا بیٹی طبیعت ٹھیک ہے، قرآن حفظ کر رہی ہو؟ تو رونے لگی...... میں نے کہا روتی کیوں ہو؟ کہتی ہے امی کو کہو امی مجھے پندرہ دن کے بعد تو گھر لے آیا کرے...... مجھے لاتی نہیں ہے...... میں ایک ایک مہینہ وہاں رہتی ہوں مجھے کوئی لے کر آنے والا گھر میں نہیں ہے...... فیصل آباد سے گھر لانے کے لئے وہ رونے لگ گئی تو میں نے اس کی امی سے کہا اس کو پندرہ دن بعد لے آیا کرو...... گاڑی بھیج دیا کرو...... اس کی امی بھی رونے لگ گئی...... اس نے کہا میں عورت ذات ہوں میں کہاں کہاں جاؤں...... تم یہاں بیٹھے ہو میں کس کس کی منت کروں؟...... کس کس کے ساتھ جاؤں؟...... کہاں کہاں جاؤں؟...... وہ رونے لگ گئی سارے بچے رونے لگ گئے...... سارے بچے رو رہے ہیں...... میں نے کہا کہ کچھ خیال کرو، تم شیر کی بیٹیاں ہو شیر کی بیٹیاں، روتی کیوں ہو؟...... اپنی بیوی سے میں نے کہا ابھی ملازم آئیں گے کہیں گے رو رہی ہیں ...... ہم کوئی رونے والے لوگ ہیں؟...... کوئی بات نہیں، بیٹی کو حوصلہ دو...... گھر والوں کو حوصلہ دیا...... لیکن خیر یہ بات ختم ہوگئی...... دل پہ جو گزری وہ نہیں بیان کے قابل کہ کیا گزری۔

ایک دن گھر والوں نے ایسی بات بتائی، یہ چھوٹا بچہ انس ہے۔ یہ ابھی الیکشن ہوئے بلدیات کے وہاں۔ وہ جو سپاہ صحابہ کا جھنگوی گروپ تھا۔ اس کا انتخابی نشان تھا چھتری۔

CamScanner

ہمارے سارے بچے گھر سے نکلے تھے سارے کے سارے ان کو بھی کہتے۔ یہاں بولا دعا کرو کہ ہتھکڑی بیڑی چاہئے تو کہا دادی اگر ہتھکڑی بیڑی لگی تو ابو آجائیں گے؟

اس نے کہا ہاں دعا کرو دعا کرو اگر ہتھکڑی بیڑی چاہئے ابو جیل سے آجائیں گے۔

پھر وہ وقت آیا کہ ایک ایک کو لڑکا رہا ہے اور گلے میں ہار ڈال کر مسجد میں آ رہا تھا یہ ایک ایک کو ہتھکڑی کو دیکھ رہا تھا، جب باہر کو نکلا یہ ہاتھ صحابہ کے ہتھکڑی مسجد میں آئے تو گھر میں آیا کہنے لگا دادی ہتھکڑی بھی لگی ہے اور گلے میں ہار ڈال کر آگئے ہیں ابو تو اب بھی نہیں آسکے؟...... جب بھی میں نے یہ بات سنی کیا گزری میرے دل پر بچے آئے، کہتے ہیں ہم پکڑے نہیں جائیں گے۔ کیوں بیٹے پکڑے کیوں نہیں جاؤ گے؟...... کہتے، ہم نے کیا جرم منانا ہے آپ یہاں ہیں...... ہم وہاں نہیں پکڑے جائیں گے...... میں نے کہا بیٹے ہم دین کے لئے جیل کاٹ رہے ہیں...... ہم اللہ کے دین کے سپاہی ہیں۔ کہا تو پھر ہم ضرور پکڑے جائیں گے (ہیں) بچے تو بچے ہوتے ہیں جیسے ان کو لگا پیار کریں۔ کوئی ہم پاگل تو نہیں ہیں...... بے وقوف نہیں ہیں...... کوئی آسمان سے اتری مخلوق نہیں ہیں...... آپ جیسے لوگ ہیں، اپنے بچوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھو پھر سوچو کل میں جیل میں چلا جاؤں تو کیا بنے گا۔ ان کی کیا کیفیت گزرے گی؟ ان پر جب ان کو پتہ چلے......

مجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث آرام نہیں کرنے دیتی

میں کبھی کبھی اپنے گھر والی سے کہا کرتا ہوں، میں نے کہا لوگوں کے بچے بھی ہیں ہمارے بھی بچے ہیں۔ جنہوں نے ہوش سنبھالا، کبھی دیکھتے ہیں ابو کو گولی لگ گئی زخمی پڑا ہے...... کبھی دیکھتے ہیں راکٹ لانچر لگا زخمی پڑا ہے...... کبھی دیکھتے ہیں بم لگ گیا زخمی پڑا ہے...... کبھی دیکھتے ہیں کہ فلانا حملہ ہو گیا...... ابو، ابو پتہ نہیں موت وحیات کی کشمکش میں...... کبھی فون آتا ہے ابو گرفتار ہو گئے ہیں...... کبھی پتہ لگتا ہے کہ جناب چھ ماہ جیل میں...... یہ وہ بچے ہیں کہ وہ جب سے پیدا ہوئے ہیں، ہوش سنبھالا ہے انہوں نے کبھی ابو کو آرام میں دیکھا ہی نہیں ہے۔ لیکن دوستو وہ حدیث چین سے نہیں بیٹھنے دیتی جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، عالم اپنے علم کا اظہار کرے

جب میرے صحابہ کو گالی دی جانے لگے، جو عالم ایسا نہیں کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہے فرشتوں کی لعنت ہے...... سب انسانوں کی لعنت ہے...... اور اپنی اپنی پسند ہے چاہے آرام کو اختیار کر کے لعنت لے لو...... یا ہتھکڑیاں بیڑیاں پہن کر خدا کی رحمت حاصل کرو...... گلی تو ہتھکڑیاں ہیں، بظاہر نظر تو آتی ہیں بیڑیاں لوہے کی ہیں...... سونے نہیں دیتیں...... بیٹھنے نہیں دیتیں...... چلنے نہیں دیتیں...... لیکن خدا کی قسم یہ ہتھکڑیاں بیڑیاں جو صحابہ کی عزت کے لئے ہیں یہ تو جنت کے کنگن ہیں...... یہ جنت کا میوا ہیں...... یہ جنت کے کنگن ہیں اور جو پہنتے ہیں مزہ اسی کو آتا ہے دوسرا کیا جانے...... جو سیب کھاتا ہے وہی اس کا مزہ جانتا ہے...... جو شربت پیتا ہے وہی اس کا مزہ جانتا ہے دیکھنے والا کیا جانے۔

اڈیالہ جیل میں ایک معصوم بچے کی خواہش

اڈیالہ جیل کی بات ہے، ایک چھوٹا سا بچہ ہے اس نے کہا قائد محترم ایک کام ہے کروا دو گے؟...... میں نے کہا بیٹے کیا کام ہے؟...... کہتا ہے پہلے بتائیں کام کروا دیں گے؟...... میں نے کہا کس سے کام ہے؟...... کہنے لگا سپرنٹنڈنٹ جیل سے کام میرا کروا دو...... میں نے کہا بیٹے کیا کام ہے؟...... کہتا ہے کام یہ ہے کہ سپرنٹنڈنٹ سے کہو کہ اس چھوٹے بچے کو بھی بیڑی لگا دو...... میں نے کہا بیٹا میں تو لوگوں کی بیڑیاں اتروا تا ہوں...... لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ ہماری بیڑیاں اتروا دو...... لوگ پیسے دے کر بیڑیاں اترواتے ہیں...... تو بچہ ہے، تو کہتا ہے مجھے بیڑی لگوا دو...... کہتا ہے قائد محترم سب نے بیڑیاں صحابہ کی عزت کے لئے پہنی ہیں میرے پاؤں سنے سنے ہیں میں چاہتا ہوں کہ صحابہ کی عزت کے لئے بیڑی لگ جائے۔

چوہنگ سنٹر کی گم گشتہ یادیں

چوہنگ سنٹر میں جہاں ظلم وستم کا بازار گرم تھا تشدد و بربریت کا ایک دور چل رہا تھا، ساڑھے تین مہینے ایسی کوٹھڑی میں باہر کوئی پتہ نہیں سورج چڑھا ہے دن ہے، صبح ہے، رات ہے، کیا ہے...... ساتھی پوچھتے مغرب کا وقت ہوتا، کہتے بھائی بتاؤ ہمیں ظہر کا ٹائم ہو گیا ہے؟ عشاء کا وقت ہے، بے چارے اکیلے تنہا کیا کریں چھوٹا سا کمرہ ہے کیا کریں، کہاں جائیں؟ کچھ نہیں تن کے

کپڑے ہیں جوتی بھی باہر ہے۔کوئی پنکھا نہیں کوئی کچھ نہیں۔دو ناٹ ہیں دیکھے جاؤ دیواروں کو دیکھے جاؤ ایک دن دو دن چار دن دو مہینے، کالی کوٹھڑی ...... نہ آسمان ہے نہ ستارے ہیں ...... نہ فضا ہے۔ پتہ ہی نہیں باہر کیا ہے، کیا ہو گا، میرے ساتھ کیا ہو گا۔سو گئے پھر اٹھ گئے، سو گئے پھر اٹھ گئے۔جب تشدد سے باری نکل جاتی ہے بیس پندرہ دن پتہ ہی نہیں باہر کیا ہے پھر ڈال دیتے ہیں ۔پھر کوئی پوچھتا نہیں ہے...... بس روٹی دو ٹائم آ جاتی ہے،کوئی انسان نظر نہیں آتا...... کوئی ہمسفر نہیں ہوتا، کوئی ساتھی نہیں ہوتا...... کیا ہو رہا ہے دنیا میں ...... کہاں جاؤں، میرا مستقبل ہے...... کچھ پتہ نہیں ...... تنہائی میں آدمی بیٹھا ہوا ہے، خاموش بیٹھا ہوا ہے ...... پریشان ہے سو جاتے ہیں پھر اٹھتے ہیں ...... عشاء کا وقت ہے کہتے ہیں فجر کی اذان ہو گئی؟...... ظہر کا وقت ہو گیا؟...... پتہ ہی نہیں ہے، کیا ہے۔

چوہنگ سنٹر میں آنے والے ایک بچے کا واقعہ

میں اپنے سیل نمبر ۴ میں بیٹھا ہوا تھا، عجیب طرح کے سیل بنائے ہوئے ہیں ...... سلاخوں کے دروازے ہیں اور اس کے اوپر جالیاں لگی ہوئی ہیں ...... چھوٹی باریک جالیاں تاریکی میں تھا...... میں بیٹھا ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک چھوٹے بچے کو لائے ...... مثال کے طور پر بتاؤں آپ کھڑے ہوں اس بچے سے بھی کم عمر کا بچہ تھا۔اس بچے سے خدا کی قسم اس سے کم عمر ہو سکتا ہے...... بچے کو لائے۔میں نے سامنے دیکھا کہ اس سیل کو کھولا ...... اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر باہر لے جاتے ہیں ...... آنکھوں پر پٹی باندھ کر لاتے ہیں ...... پٹی کھولی انہوں نے ...... اس نے دیکھا کہ تاریک کمرہ ہے مجھے اس میں دھکیل رہے ہیں ...... اس بچہ کو دھکیل رہے ہیں۔وہ کہتا ہے میں نہیں جاتا، میرا قصور کیا ہے ...... بچوں پر ظلم ہو رہا ہے بڑوں کا تو کیا کہنا، بچوں کے ساتھ ظلم ...... اس کو دھکیلتے ہیں وہ جاتا نہیں ہے۔

وہ پوچھتا ہے میرا قصور کیا ہے ...... کیوں پکڑ کر لائے مجھے ...... یہاں کیوں ڈال رہے ہو مجھے؟......

میں نے اپنے کمرے سے آواز دی، میں نے کہا بیٹا داخل ہو جاؤ کوئی فکر کی بات نہیں

ہے۔ میں بھی یہاں ہوں۔

اس نے آواز سنی، اس نے کہا یہ آواز کس کی ہے؟ وہ ملازم بھی پریشان تھے کہ بچہ داخل نہیں ہو رہا۔

ملازم نے کہا یہ تمہارے جرنیل مولانا اعظم طارق صاحب کی آواز ہے۔

بچے نے کہا وہ کہاں ہیں؟ وہ کہاں ہیں؟

ملازموں نے کہا وہ سامنے والے کمرے میں ہیں۔

بچے نے کہا مجھے تو نظر نہیں آتے۔

میں نے کہا بیٹے تو نظر آ رہا ہے......

بچے نے کہا قائد محترم آپ ہی ہیں؟ میں نے کہا میں خود ہوں۔

اس بچے نے کہا پھر پرواہ نہیں ہے، داخل کرو مجھے......

قسم کھا کے کہتا ہوں تیس روز تک وہ بچہ رہا ہے صبح کو بھی کافر کافر کے نعرے لگاتا تھا شام کو بھی کافر کافر کے نعرے لگاتا تھا۔

صبح کو بھی نعرۂ تکبیر لگاتا تھا جتنے دن رہا ہے ہر وقت نعرے ہی لگاتا رہتا تھا۔

بچوں کے جب یہ جذبات ہوں تو پھر کوئی قوت......کوئی حکومت......کوئی طاقت ایسی تحریکیں دبا نہیں سکتی......جب کوئی قوم مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

قربانی دینے والی قوم منزل پر ضرور پہنچے گی

ایک واقعہ سنا دوں، میں نے پڑھا جنوبی افریقہ میں نیلسن منڈیلا سے پہلے ایک لیڈر تھا، اس سے کسی نے کہا تم آزادی حاصل کر لو گے؟ اس نے کہا خدا کی قسم ہم آزادی حاصل کر لیں گے......اس نے کہا دلیل تیرے پاس کیا ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے......اس نے کہا، میرے پاس ایک ہی دلیل ہے کہ میری قوم مرنے کے لئے تیار ہے......۔

میں آج فخر سے کہتا ہوں، آج نہیں تو کل ہماری زندگیوں میں نہیں تو بعد میں ان شاء اللہ سپاہ صحابہ اپنی منزل پر پہنچے گی......کوئی مجھ سے دلیل پوچھنا چاہتا ہے تو دلیل ایک ہے کہ میری

قوم مرنے کے لئے تیار ہے..... سیٹ بیداری کی راہ پر چل گئی ہے.....اس کے بچے بچے ذبح ہونے کے لئے تیار ہیں۔

جب قوم صحابہ کی عزت ناموس کے لئے تختۂ دار پر لٹکنے کے لئے تیار ہو، پھر اس کی منزل قریب ہوتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا راستہ خراب نہیں کر سکتی۔

صحابہ کی توہین پر قرآن خاموش نہیں رہا

تو عرض کر رہا تھا پھر رسول اللہ ﷺ صحابہ کی توہین پر کیا خاموش رہے؟ قرآن سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ تو خاموش نہیں رہے، اے قرآن تو خاموش رہا؟ تو قرآن نے فوراً ترکی بہ ترکی جواب دیا ہے۔

او میرے صحابہ کو پاگل، بے وقوف کہنے والوسنو "الا انھم ھم السفھاء" یہ تاکیدوں کے ساتھ یہ ارشاد خداوندی ہے، جس کا معنی میں یہ کرتا ہوں کہ خدا اعلان کرتا ہے کہ تم ہی بدترین بے وقوف ہو۔ جنھوں نے صحابہ کو بے وقوف کہا، قرآن نے کیا کہا کہ تم ہی بدترین بے وقوف ہو۔

قرآن نے ایک اصول بتلایا ہے......

جو صحابہ کو بے وقوف کہے وہ بدترین بے وقوف ہے۔

جو صحابہ کو ظالم کہے وہ بدترین ظالم ہے۔

جو صحابہ کو غاصب کہے وہ بدترین غاصب ہے۔

جو صحابہ کو کافر کہے وہ بدترین کافر ہے۔

لوگ ہمیں کہتے ہیں تم شیعہ کو بدترین کافر کیوں کہتے ہو، میں کہتا ہوں اگر یہ سمجھ نہ آئے تو قرآن پڑھو۔ "الا انھم ھم السفھاء" کہ منافقوں نے صرف یہ کہا تھا "انؤمن کما امن السفھاء" ہم بے وقوفوں جیسا ایمان لائیں...... تو قرآن نے یہ نہیں کہا کہ تم بے وقوف ہو، قرآن نے تین تاکیدیں ساتھ لگائیں۔ تم ہی ہاں ہاں تم ہی بے وقوف ہو۔

یعنی تم بدترین بے وقوف ہو...... آگے سنیں، کہتا ہے قرآن نے بے وقوف کہا ہے انہوں نے بھی بے وقوف کہا تھا تب بے وقوف آیا ہے۔ اب قرآن کافر کہتا ہے۔

دشمنِ صحابہؓ کے بارے میں امام مالکؒ کا فتویٰ

آخری حوالہ دے کر بات ختم کرتا ہوں۔ امام مالکؒ مسجد نبویؐ میں تشریف فرما ہیں، میں پرسوں بھی یہ حوالہ سنا چکا ہوں۔ یہ حوالہ میں نے کہاں سے لیا؟ یہ حوالہ آج بھی آپ نے دیکھنا ہو حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نے ۱۹۸۴ء میں ایک استفتاء مرتب کیا ہندوستان، بنگلہ دیش، پاکستان میں، عرب امارات اور لندن اور دوسرے ملکوں میں انہوں نے استفتاء بھیجا جس میں اور باتوں کے علاوہ یہ تھی کہ شیعہ اصحاب رسول کی گستاخی کرتا ہے۔ شیخینؓ پر لعنت کرتا ہے...... گالیاں دیتا ہے...... ان کی خلافتِ حقہ کا منکر ہے...... علماء امت تم بتلاؤ کہ اس کی حیثیت کیا ہے؟ ساری امت کے علماء نے متفقہ طور پر لکھا کہ امام مالکؒ اپنے دور میں آج سے تیرہ سو سال پہلے مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اور جلوہ افروز ہیں، قال اللہ اور قال رسول اللہ کی فضائی بلند ہو رہی ہیں اچانک مسجد نبوی میں خلیفہ ہارون الرشیدؒ داخل ہوا (بیس پاکستان جمع کر لو اس سے بڑی سلطنت کا حکمران) لیکن امام مالکؒ کو کوئی پرواہ نہیں ہے...... کون آیا کون گیا...... علماء کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ وقت کے حاکموں کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے نہیں ہوتے...... جو مولوی ڈی سی کے آنے سے پہلے ایک گھنٹہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو وہ حق بیان کرسکتا ہے؟...... جو گورنر کے آنے سے دو گھنٹے پہلے ہی ہاتھ باندھ کر نیچی نگاہیں کر کے سر جھکا کر کھڑا ہو، یہ حق بیان کرسکتا ہے؟...... نہیں کر سکتا حق بیان......! حق وہی بیان کرسکتا ہے جو مسندِ رسول پر بیٹھا ہے...... بادشاہ آئے...... حاکم آئے پرواہ نہیں...... بادشاہ بھی بادشاہ تھے آیا (فَصَلّٰي رَكْعَتَيْنِ) دو رکعتیں نماز پڑھیں، فارغ ہوا، رسول اللہ ﷺ کے روضہ پر گیا جا کر سلام پڑھا۔ شیخین پر سلام پڑھا، سلام پڑھنے کے بعد فجاء پھر آیا...... امام مالکؒ کی مجلس میں بیٹھ گیا...... مجلس میں بیٹھ کر درس سنا...... جب آپ فارغ ہوئے تو کھڑا ہو گیا...... عرض کی عرض!...... بادشاہ عرض کیا کرتے تھے، جب عالم عالم ہوا کرتے تھے۔ عالم عالمِ حق ہوتے تھے بادشاہ عرض کرتے تھے...... سوال کیا کرتے تھے۔ جب عالم سوالی بن گئے تو بادشاہ ظالم بن گئے...... کھڑا ہو گیا، کہنے لگا ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں، آپ نے کہا پوچھو سوال کیا ہے؟ اس نے کہا:

"هل من سب اصحاب رسول اللّٰہ فی نغیۃ حق "

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو گالی دیتا ہے کیا مالِ غیر سرکاری خزانہ میں ، بیت المال میں اس کا کوئی حق ہے؟

اس کو کوئی سرکاری ملازمت دی جا سکتی ہے؟ اس کو کوئی وظیفہ دیا جا سکتا ہے؟ امام مالکؒ نے فرمایا:

لا...... کوئی حق نہیں۔

سرکاری خزانہ سے بیت المال سے کوئی حق نہیں اس شخص کا، کوئی وظیفہ نہیں ہے، کوئی تنخواہ نہیں ہے اس شخص کے لئے جو نبی کے صحابہ کو گالی دیتا ہے۔ ہارون الرشید نے جب اتنا فتویٰ سنا اس نے کہا:

من این تقول ......

کہ اتنا بڑا فتویٰ جو تم نے دیا ہے یہ فتویٰ کہاں سے لیا، اس کی دلیل کیا ہے؟

امام مالکؒ نے فرمایا قرآن پڑھو، سورۃ فتح کی آخری آیت:

لیغیظ بھم الکفار ......

کہ جو قوم، جو فرد، جو انسان اپنے دل میں بغض صحابہ رکھتا ہے وہ سینہ کافر کا سینہ ہوتا ہے۔

یعجب الزراع......

صحابہ وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر مسلمان خوش ہوتے ہیں، رسول اللہ خوش ہوتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں......

"مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل "

جن کی مثالیں تورات میں بھی ہیں، انجیل میں بھی ہیں۔

بات قرآن کی مانی جائے یا خمینی کی؟

(سبحان اللہ) کہیے سبحان اللہ! صحابہ ابھی پیدا نہیں ہوئے، ابھی کائنات میں صحابہ کے ماں باپ بھی نہیں آئے، ابھی ان کا خاندان بھی نہیں ہے، صحابہ اس کائنات میں آئے نہیں تعریف

CamScanner

انجیل میں ہو رہی ہے۔ مثالیں تورات میں بیان ہو رہی ہیں۔ قرآن کہہ رہا ہے:

مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجیل ......

میرے پیغمبر! تیری جماعت وہ ہے جس کی میں تعریفیں پیدا ہونے سے پہلے کر چکا ہوں۔ خدا صحابہ کے پیدا ہونے سے پہلے تعریفیں کر رہا ہے کہ ایسے نبی کے صحابہ آنے والے ہیں، کون سے صحابہ......

اشداء علی الکفار رحماء بینهم ......

کافروں کے لئے سخت، آپس میں رحم دل ہیں شیر و شکر ہیں۔

تراهم ركعًا سجدًا يبتغون فضلًا من الله ورضوانًا سيماهم فی وجوههم من اثر السجود ......

یہ ساری باتیں تورات میں خدا اس وقت بتلا چکا ہے جب قرآن اترا نہیں، رسول آئے نہیں، صحابہ پیدا نہیں ہوئے......اور جب صحابہ پیدا ہو گئے شیر و شکر بن کر دکھا چکے ہیں، جہاد کر چکے ہیں، رسول کی اتباع دکھا چکے ہیں۔ اب کوئی ان کی تنقید کرے تو کیسے برداشت کیا جا سکتا ہے۔ قرآن تو اس وقت تعریف کرتا ہے جب پیدا نہیں ہوئے۔ جب پیدا نہیں ہوئے، اس وقت تعریف ہے۔ اب تب پیدا ہو کر ان کی ساری نشانیوں کی علامات پر پورا اتر چکے ہیں، اب ان کی تعریف نہ کرنا! قرآن تو کہتا......

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسانٍ رضی الله عنهم ورضوا عنه ......

میں ان سے راضی ہو چکا ہوں!!

واعد لهم جنٰتٍ تجری تحتها الانهار ......

جنت ان کے لئے تیار کر چکا ہوں!!

خدا کہے یہ جنتی ہیں، خمینی کہے جہنمی ہیں......بات خمینی کی مانیں خدا کی مانیں؟......

صحابہ کرامؓ ہیں، جن کے لئے ساڑھے سات سو قرآن کی آیات تعریف میں اتری ہیں، یہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں دشمنوں کی باتیں سن کر خاموش ہو جائیں؟......صحابہ کرام پر، یہ

قوم تبرا کرے...... آج بھی ایران سے آیا ہوا مولوی، بے ایمان مولوی صحابہ کرام ؓ کے مزاروں پر جا کر تبرا کرے، سلام پڑھنے سے گریز کرے اور ان پر لعنت کرے...... پھر بھی کہیں ہم کہ یہ ہمارے مسلمان ہیں؟ پھر بھی کہیں کہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں...... کلمہ پڑھتے ہیں...... حج کرتے ہیں...... زکوٰۃ دیتے ہیں...... قرآن نے نہیں تجھے بتلا دیا کہ آخرت پر ایمان لائیں، خدا پر ایمان لائیں...... نمازیں بھی پڑھیں...... حج بھی کریں...... زکوٰۃ بھی دیں...... رسول کی رسالت کی گواہی بھی دیں...... تب بھی خدا کہتا ہے "واللّٰہ یشھد انھم لکاذبون" ...... میں گواہی دیتا ہوں جھوٹے ہیں، میں کہتا ہوں "وما ھم بمومنین" ...... یہ پھر بھی مومن نہیں ہیں۔

ہم رسول اللہ ﷺ کے دشمن کو صحابہ تک بھی نہیں آنے دیں گے

صحابہ کو سامنے لاؤ، صحابہ کو مانیں گے تو مومن ہوں گے۔ "فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقد اھتدوا" ...... صحابہ سامنے لاؤ۔ بات صحابہ کرام ؓ کی ہے تو عرض کر رہا تھا کہ "جی حضور کو نہیں مانتے" ...... یہی بات رہ گئی تھی۔ حضور کی بات نہیں کرتے، جی صحابہ کی بات کرتے ہیں...... میں کہا کرتا ہوں مجھے کیا معلوم کہ ابوقحافہ کون ہے، ان کا بیٹا کیا ہے...... میں کیا جانتا ہوں کہ خطاب کون ہے مکہ کا اس کے بیٹے کی کیا حیثیت ہے...... مجھے معلوم ہی نہ ہوتا، عفان کون تھا اس کا بیٹا کون تھا......

میں ابوقحافہ ؓ کے بیٹے ابوبکر ؓ کی جوتی کو سلام اس لئے کرتا ہوں کہ رسول ﷺ کا صحابی ہے۔

خطاب کے بیٹے کی عزت کی جنگ اس لئے لڑتا ہوں کہ رسول ﷺ کی مراد ہے۔

عثمان غنی ؓ کی عزت کی جنگ اس لئے لڑتا ہوں کہ میرے رسول ﷺ کا دوہرا داماد ہے۔

ان کی عزت رسول ﷺ کی وجہ سے ہے، رسول کے صحابہ ہونے کی وجہ سے جنگ لڑ رہے ہیں اور پھر میں کہا کرتا ہوں۔ ایک ہے قصر نبوی اور ایک ہے اس کے اردگرد صحابہ والی پھولوں کی باڑ۔ ایک قوم کہتی ہے ہم عاشق رسول ہیں، ہم قصر نبوی کی حفاظت کریں گے۔ ہم کہتے ہیں بہت اچھا

کام ہے، جی کریں۔ لیکن کہتے ہیں کہ آپ کی ڈیوٹی کہاں ہے؟ ہم نے کہا آپ نے اپنی ڈیوٹی لگا دی ناقصرِ نبوت کے پاس...... ہم صحابہ والی باڑ کے اردگرد کھڑے ہیں، ہم کسی کو باڑ کے قریب ہی نہیں آنے دیں گے، رسول تک تو کوئی بعد میں پہنچے گا۔ قصر نبوت تک تو کوئی بعد میں پہنچے گا ہم صحابہ تک ہی نہیں پہنچنے دیں گے۔ ہم فرنٹ کے محافظ ہیں...... ہم پہلے کھڑے ہوئے ہیں...... ایک شخص یہاں پہرا دے رہا ہے مکان کے دروازے پر کھڑا ہے...... ایک شخص وہاں کھڑا ہوا ہے...... یہ کہہ رہا ہے میں بڑا پہرہ دے رہا ہوں۔ دشمنوں سے مقابلہ کر رہا ہوں...... وہ کہتا ہے دشمن یہاں سے تیرے پاس آئے گا تو تو مقابلہ کرے گا، میں آنے نہیں دیتا...... بھائی صحابہ والے پھاٹک سے گزرے گا تو قصر نبوت تک پہنچے گا...... ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک ادنیٰ صحابی کی جوتی کی توہین برداشت نہیں کریں گے...... رسول کی بات، سیدالاولین والآخرین امام انبیاء والمرسلین حضرت محمد کریم ﷺ کی عزت، عظمت، ناموس، رفعت کی بات کوئی تصور کرے ایسے شخص کا گلا اڑانا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

دوستو! اصحاب رسول کی عزت، آبرو، قرآن نے کہا کہ جو صحابہ کا بغض سینے میں باندھتا ہے یہ سینہ کافر کا سینہ ہے۔ میری تقریر کی یہ بات ختم ہوتی ہے۔ آیئے آج عزم کریں اللہ ہماری زندگیوں کو صحابہ کی عزت کے لئے قبول کرے، صحابہ کے ناموس کے لئے قبول فرمالے۔ بات وہی کرتا ہوں جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ کافروں سے بھی جہاد جاری رہے گا، منافقوں سے بھی جہاد جاری رہے گا۔ الحمدللہ ہماری تنظیمیں مجاہد تنظیمیں ہمارے داغستان میں افغانستان میں، کشمیر میں، فلسطین میں، چیچنیا میں اور جناب کہاں کہاں برما میں، بوسنیا میں دیگر علاقوں میں کافروں سے جہاد کر رہے ہیں۔ لیکن منافقوں سے جہاد سپاہ صحابہ کر رہی ہے۔ اگر ساری دنیا سے مجاہد جہاد چھوڑ دیں تو دنیا کہے گی جہاد والا فرض چھوڑ دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت چھوڑ دی گئی اور اگر ساری دنیا میں کوئی بھی منافقوں سے جہاد نہ کرے تو کیا کوئی نہیں کہے گا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو منافقوں سے جہاد کیا تم منافقوں سے جہاد نہیں کرتے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت چھوٹ گئی، جو رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے اللہ ہمیں سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَآخرِ دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

''ملت اسلامیہ'' کے قیام کے اسباب

جنرل پرویز مشرف نے امریکی دباؤ کا شکار ہو کر جہاں اور بہت سے نامبارک اقدامات کیے، وہاں ایک اقدام پاکستان کی متحرک دینی جماعتوں پر پابندی لگانا اور ظالم و مظلوم کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا بھی تھا۔

سپاہِ صحابہؓ جنوری ۲۰۰۱ء میں کالعدم قرار دے دی گئی تھی اور مولانا شہیدؒ مسلسل قید و بند کا شکار چلے آرہے تھے۔ قومی انتخابات میں آپ کی کامیابی اور تیسری مرتبہ ایم این اے منتخب ہونے کے بعد آپ کی رہائی عمل میں آئی تو ساتھیوں سے مشاورت کے بعد ''ملت اسلامیہ پاکستان'' کے نام سے نئی جماعت کا ڈول ڈالا گیا۔ اور یکم مئی ۲۰۰۳ء کو لاہور میں آپ نے قوم کو نئی تنظیم کے قیام کے اسباب و عوامل سے آگاہ کیا۔

انتہائی قابل صد تکریم و احترام، رونقِ محفل صدرِ اجلاس بقیۃ السلف حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ العالی، بہت ہی زیادہ تکریم و احترام کے لائق استاد العلماء، استاد مکرم حضرت مولانا مفتی شیر احمد صاحب مدظلہ العالی، محترم علمائے کرام اور واجب تکریم بزرگو، نوجوان ساتھیو، اصحابِ رسولؐ کے غیور سپاہیو، عزیز طلباء، لاہور کے غیور مسلمانو، جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے سننے والی اسلامی ماؤ، بہنو، بیٹیو! آج یکم مئی سنہ ۲۰۰۳ء کی تاریخ میں جامعہ اصحاب الصفہ

CS CamScanner

میں حاضری کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ اور ایک عرصہ دراز کے بعد لاہور کی سرزمین پہ اتنی بڑی تعداد میں آپ حضرات سے مخاطب ہونے کا موقع بھی مل رہا ہے۔ بالخصوص "ملت اسلامیہ" کے عنوان سے معنون باضابطہ جماعت کے قیام کے بعد لاہور میں آج یہ پہلا پروگرام ہے۔ انشاء اللہ العزیز میری پوری کوشش ہوگی کہ میں آپ کے سامنے ان تمام سوالات کا جواب بھی پیش کروں جو آپ کی پیشانیوں پر لکھے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کی اہمیت پر بھی گفتگو کروں گا۔

جامعہ اصحاب الصفہ محض ایک دینی ادارہ کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک تحریک کا نام ہے۔ شہیدوں کے خون سے روشن ہونے والی اس مشعل کا نام ہے کہ جس کی روشنی آج پوری دنیا کو پیغام نور دے رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس جامعہ کی بنیادوں میں کیسے کیسے عظیم علمائے کرام کا خون شامل ہے۔ یہاں پر جن لوگوں نے آ کر ڈیرے ڈالے آج وہ کہاں ہیں؟ ان کے بچوں کے سروں سے باپ کی شفقت کا سایہ اُٹھ گیا، ان کی بیویاں آج بیوگی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ تین شخصیات تو ایسی ہیں کہ جنہیں اس جرم میں شہید کیا گیا کہ ہاں ہاں، انہوں نے اس علاقے میں آ کر یہ پودا لگایا کیوں؟ شہیدوں کے خون کی برکت سے مجھے ذات باری تعالیٰ سے قوی اُمید ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ گلشن قیامت تک آباد و شاد رہے گا اور انشاء اللہ ہمیشہ چہکتا رہے گا اور ثمر آور رہے گا۔

شہیدوں کا گلشن سدا بہار رہے گا

کیونکہ جب کسی گلشن کو وقت پہ سیرابی میسر ہوتی رہے، گلشن کا مالی گلشن کی سیرابی کے ساتھ ساتھ ان تمام کیڑے مکوڑوں سے بھی حفاظت کرے جو اس کے لئے تباہی اور نقصان کا باعث ہیں، آندھیوں، چمکتی ہوئی بجلیوں اور بے موقع برسنے والی بارشوں سے اور طوفانوں سے بھی اپنے گلشن کی حفاظت کرنے کا ڈھنگ جانتا ہو تو پھر اس گلشن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یقین جانئے جس تحریک کو شہیدوں کے لہو کی سیرابی میسر ہو، جس کے ذمہ داروں کو گرم و سرد، تکلیف و راحت، جیل اور آزادی کی زندگی نصیب اور حق و صداقت کی راہوں پہ چلنے کا سلیقہ آتا ہو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور طاغوتی قوت پھر ایسی تحریک کا راستہ روک سکتی ہے نہ ایسے طوفان کے سامنے

بند باندھ سکتی ہے۔ آپ حضرات دیکھ رہے ہیں کہ آج سے ٹھیک ایک سال قبل کیا حالات تھے، کون کہاں کہاں تھا، کس پہ کیا کیا گزر رہی تھی؟ اور کہنے والے کیا کیا کہہ رہے تھے...... دشمن کیا کہہ رہا تھا...... حکومت وقت کیا کہہ رہی تھی...... اپنے کیا کہہ رہے تھے...... بیگانے کیا فرما رہے تھے...... سب آپ بخوبی جانتے ہیں، کہ اس بات پر تو سب ہی متفق تھے...... ختم ہو گئی، بس مسئلہ نمٹ گیا۔ بس ایک جوش تھا، اُبال تھا وہ اٹھا تھا اور آج بے نام ونشان ہو گیا ہے۔ اب نہ پرچے ہوں گے نہ جماعت ہو گی، نہ قیادت ہو گی نہ کارکن ہوں گے۔ سب کچھ کہہ رہے تھے، ان کی نظر ظاہر پر تھی، ان کی نظر حال پر تھی، لیکن خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں مجھے اس وقت بھی اللہ کی ذات سے اُمید تھی، جب میں جیل کی تنہائی میں کال کوٹھڑیوں میں موجود تھا، دور دور تک رہائی کے آثار نہیں تھے، مجھے اس وقت بھی اُمید تھی کہ......

جب ہم حق کی راہ پہ چلنے والے ہیں......

جب ہماری نیت خالص ہے......

جب ہم اپنے مشن کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں......

انشاء اللہ خدا ہمارا حامی و مددگار رہے گا۔ ہم آزاد فضاؤں میں جائیں گے۔ پرچم بھی لہرائیں گے...... نعرے بھی لگیں گے...... کانفرنسیں بھی ہوں گی...... جلوس بھی نکلیں گے...... جلسے بھی ہوں گے...... خطابت بھی ہو گی...... جرأت بھی ہو گی...... آواز بھی ہو گی...... انداز بھی ہو گا!!

نعرۂ تکبیر...... اللہ اکبر

جھنگویؒ تیرا قافلہ...... رواں دواں رواں دواں

الحمدللہ، ثم الحمدللہ آج آپ دیکھ رہے ہیں۔ وہی بہاریں ہیں، اور گلشن اسی طرح مہک رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز، جب تک ہم اپنے مشن پر قائم اور گامزن ہیں، جب تک ہم اپنے نصب العین کو اپنائے ہوئے ہیں، جب تک ہماری نیتوں میں اخلاص ہے، اللہ کی مدد ہمارے ساتھ رہے گی۔

المدد المدد...... یا خدا یا خدا

(تھوڑا سا مجھے کچھ کہنے دیں اگر آپ ہی کہنے لگ گئے تو میں ایک، دو باتیں ہی کہہ سکوں گا زیادہ باتیں نہیں کہہ سکوں گا)

ہمارے اپنوں نے ہمارے دشمن کو گلے لگا کر کیا پایا؟

سوال یہ ہے کہ "ملت اسلامیہ" کے نام سے کام کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ ہم نے خوش دلی کے ساتھ اس نام کو، اس انداز کو اختیار کیا ہے یا ہمارے لئے سارے راستے بند ہو چکے تھے مجبوراً ہم نے ایک راستہ منتخب کیا؟ جماعت پر پابندی لگ چکی تھی۔ یک طرفہ طور پر ہمیں ہی اُٹھا کر جیلوں میں ڈال دیا گیا تھا۔ تمام راستے بند کر دیئے گئے تھے۔ یہ ساری نوازشیں اور کرم فرمائیاں ہمارے ہی ساتھ تھیں ورنہ پابندیاں اوروں پر بھی لگیں، نہ گرفتار کیے گئے نہ جیلوں میں ڈالے گئے۔ انہوں نے رات ہی رات میں نام بدلے......رات ہی رات میں نقاب بدلے......رات ہی رات میں اوڑھنیاں اور اپنے اوپر اوڑھنے والے لحاف بدلے......صبح کو کسی اور نام سے باہر آ ئے۔ چہرے وہی تھے......کسی نے یہ نہیں کہا، ہم تم سے اتحاد نہیں کریں گے تم پر تو پابندی لگی ہوئی ہے۔ انہیں گلے بھی لگایا گیا۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ ہم تم سے ملاقات نہیں کریں گے کہ ہم نے تم پر پابندی لگائی ہے۔ وہ ملاقاتیں بھی کرتے رہے......وہ اتحاد میں شامل بھی رہے......وہ الیکشن بھی لڑتے رہے......وہ نئی پارٹیاں رجسٹرڈ بھی کراتے رہے......انہوں نے تو سب کچھ کیا اور ہر حربہ استعمال کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی کچھ نہ ہوا۔

ٹھہرو، نہیں سمجھے! سب کچھ کرنے کے بعد بھی کچھ نہ کر سکے، پارٹی بھی رجسٹرڈ کرائی، بڑی بڑی جگہوں کا تعاون بھی حاصل کیا اور بڑے بڑے مقدس ناموں کے نیچے آ کر کھڑے بھی ہو گئے لیکن لیڈروں نے تو اپنا لیا، عوام ماننے کے لئے پھر بھی تیار نہیں ہیں۔ ووٹ ایک بھی نہیں دیتا......صفر بٹہ صفر......صفر کے ساتھ دس صفر اور لگا دیجئے، کتنے بن گئے......؟ بیس صفر اور لگا دیجئے کتنے بن گئے؟ صفر بٹہ صفر......اور بعض صفریں ایسی منحوس ہوتی ہیں، ایسی منحوس صفریں ہوتی ہیں کہ ان کو جتنا بھی بڑھا دو نحوست کے سوا کچھ نہیں چھوڑتیں۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں، پورے اعتماد سے کہتا ہوں، خانۂ خدا میں کھڑا ہو کے کہتا ہوں......اگر یہ منحوس صفر نہ لگی ہوتی مجلس (متحدہ مجلس عمل) کے ساتھ تو آج اقتدار اس کے قدموں میں ہوتا۔ لیکن جہاں یہ نحوست جائے گی وہاں پھر یہ اپنا رنگ بھی دکھائے گی اور اس نے اپنا رنگ دکھایا۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے سب کچھ کیا، نوازشیں ہوئیں اپنوں کی طرف سے، حکمرانوں کی طرف سے سب کچھ ہوا مگر صفر صفر رہی۔ ہم جیلوں میں تھے، تنہائیوں میں تھے، ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں تھے...... لیکن ہم نے جیلوں سے آواز لگائی اسمبلیوں میں پہنچ گئے۔ جیلوں سے نکلے اسمبلیوں میں پہنچے کہ نہیں پہنچے......؟ (پہنچے) اور میں سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگوں کو حقائق تسلیم کر لینے چاہئیں، انہیں جان لینا چاہئے کہ یہ ہمارے درمیان میں بھی رہیں گے تو کچھ نہیں ہیں اور یہ جو جیلوں والے ہیں...... یہ جیلوں میں دعا کر دیں گے تو بہت کچھ ہو جائے گا۔ بہت کچھ ہو جائے گا۔

میری رہائی عدالت سے ہوئی ہے، تنقید کرنے والے مباہلہ کریں

ہمیں کامیابیاں ہوئیں، پنجاب میں کامیابیاں، سرحد میں کامیابیاں...... آزاد کھڑے ہو گئے، آزاد حیثیت سے الیکشن لڑے۔ بغیر وسائل کے میدان میں آئے۔ اللہ نے سرخرو فرمایا کامیاب ہو گئے۔ کامیابی کے بعد الحمدللہ رہائی کے راستے ہموار ہوئے۔ عدالتوں کے ذریعے رہائی ہوئی۔ آج آپ کو کوئی شخص یہ طعنہ نہیں دے سکتا، چیلنج...... چیلنج چیلنج کر کے کہتا ہوں، اگر کوئی کہے کہ سودے بازی کے ذریعے آیا ہے، کوئی کہے مقدمات سے معافی مانگ کر آیا ہے، کوئی کہے کہ موقف پہ بات کر کے آیا ہے...... اسے کہو لاؤ ثبوت، وہ تمہارے پاس نہیں ہیں۔ خانۂ خدا میں کھڑا ہو کر میرا کوئی کارکن اس سے مباہلہ کرے نتیجہ خود دیکھ لے گا، انشاءاللہ۔ اگر ہم نے سودے بازیاں کرنی ہوتیں تو اس وقت کرتے جب ہر طرف سے مایوسیوں کے اندھیرے تھے۔ جب چاروں طرف کوئی غم خوار اور مونس نظر نہیں آتا تھا۔ جب چمن میں بہار آ چکی تھی...... جب عوام کے ذریعے سے خدا کے فضل نے یہ کرم فرمائی کی کہ ہم اسمبلیوں میں چلے گئے۔ اب ہمیں منت سماجت کی ضرورت ہی کیا تھی۔ جن کو پھر بھی یقین نہ آئے تو عدالت کا فیصلہ پڑھ لے اور جسے پھر بھی یقین نہ آئے تو حکومت پنجاب کی اپیل پڑھ لے جو اس نے میرے خلاف داخل کی ہے، کہ مولانا اعظم طارق کو اب بھی "نااہل قرار دیا جائے"۔

اگر میں سودے بازی کرتا تو اتنا تو کہتا، خدا کے بندو اپیل ہی اٹھا لو، میرے خلاف اپیل

ہی اٹھالو۔ میں نے کہا کہ تم اپیل کرو اور آگے جاؤ جتنا زور لگتا ہے لگالو تا کہ تمہیں یہ ارمان نہ رہے...... تم اپیل اپنی قائم رکھو۔ دلیل بھی ساتھ رکھو۔ جس خدا نے باقی عدالتوں کے فیصلے میرے حق میں کروائے ہیں، سپریم کورٹ سے بھی فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا۔ (انشاءاللہ)

''ملت اسلامیہ'' کے قیام کا سبب

میں عرض کر رہا تھا، رہائی ہوئی رہائی کے بعد سوچ بچار شروع ہوئی کہ بھئی کیا کریں۔ تین راستے ہمارے سامنے تھے۔ ایک راستہ عدالتی تھا کہ جماعت پہ پابندی کے خلاف عدالت میں جائیں، سو یہ کام تو ہم نے اسی وقت شروع کر دیا جب پابندی لگ گئی تھی۔ ہم جیلوں میں تھے، جو لوگ باہر تھے اسی وقت ان سے کہا کہ آپ وکیل کھڑا کریں۔ سپریم کورٹ میں جائیں، ہائی کورٹ میں جائیں۔ حکومت کے اس فیصلے کے خلاف عدالتوں سے انصاف طلب کریں۔ الحمدللہ، ثم الحمد للہ تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ جب ساتھی اپنے اپنے مقام پر نہیں رہ سکتے تھے، روپوشی کی زندگی اختیار کیے ہوئے تھے۔ تمام تر ناسازگار حالات کے دور میں بھی قانونی طور پر ساتھیوں نے وہ محنت کی کہ سپریم کورٹ میں اڑھائی ہزار صفحات پر مشتمل جوابِ دعویٰ پر مبنی ایک دستاویز مکمل کر کے پیش کی کہ حکومت کی طرف سے لگائے جانے والے ایک ایک الزام کو رد کرنے کے لئے کئی کئی صفحات پر مبنی مواد جمع کیا گیا اور ثابت کیا گیا، جس مواد کو سامنے رکھ کر حکومت نے ہم پر پابندی لگائی ہے وہ تمام کے تمام الزامات سوائے جھوٹ، فریب اور دجل کے اور کچھ نہیں ہیں۔ پھر ہائی کورٹ میں گئے۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ سوا سال گزر چکا تھا۔ ایک راستہ یہ تھا ہمارے سامنے کہ عدالت کا انتظار کریں فیصلے کا انتظار کریں لیکن اس راستے میں ممکن ہے سال ڈیڑھ سال اور بھی گزر جائے تو کیا مزید سال ڈیڑھ سال تک انتظار کریں؟...... ایک یہ راستہ تھا۔

ایک راستہ یہ تھا کہ سپاہ صحابہ پر پابندی ہے۔ مذہبی نام سے کوئی اور جماعت بنالیں۔ پاسبانِ صحابہ بن جائے، خدامِ صحابہ بن جائے، جانثارانِ صحابہ بن جائے...... بہت سے نام ہو سکتے ہیں لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ایک راستہ مذہبی جماعت بنانے کا ہے۔ آپ میں سے کوئی ساتھی اخلاص کے ساتھ کھڑے ہو کر کسی مذہبی جماعت کا اعلان کرے، وہ اس کی ذمہ داری قبول کرے اور میں ایک

ورکر کی حیثیت سے اس کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاؤں تو مذہبی جماعت کام کر سکتی ہے لیکن قانونی طور پر جس مذہبی جماعت کی ذمہ داری میرے کندھوں پر ہوگی، جس مذہبی جماعت کی ذمہ داری حضرت مولانا علی شیر حیدری مدظلہ العالی کے کندھوں پر ہوگی اس مذہبی جماعت کی قانونی طور پر اجازت نہیں تھی۔ اور یہ تمام راستے ہمارے لئے بند تھے۔ میں نے بار ہا ساتھیوں سے کہا اور آپ خلافتِ راشدہ میں ذمہ دار ساتھیوں کے انٹرویو پڑھ چکے ہوں گے جو میری قید و بند کے دور میں تھے کہ میں نے واشگاف الفاظ میں کہہ دیا تھا، آپ میری عدم موجودگی میں اگر کسی اور ساتھی کو آگے لا کر کام کرنا شروع کر دیں، میری تائید بھی اس کو حاصل ہوگی، میں کارکن کی طرح اس کاروان میں شامل ہونے کو فخر سمجھوں گا۔ لیکن یہ معاملہ طے نہ ہو سکا۔ ساتھی اس کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔

پھر ایک راستہ باقی تھا۔ وہ بھی اس طرح کہ جب ہم دیکھ رہے تھے۔ ایک اور جماعت پر پابندی لگی تھی، اس نے فوراً نام بدلا اور جماعت کو رجسٹر کرایا۔ الیکشن میں حصہ لیا اور وہ منظر عام پر ہے۔ نام ہے کام نہیں...... نعرے بڑے ہیں ووٹ نہیں...... امیدوار سینکڑوں ہیں کامیاب ایک بھی نہیں...... لیکن اس کے لئے راستہ کھلا تھا۔ ہم نے بھی پھر یہ بات کی کہ اگر اس کے لئے راستہ کھلا ہے ہمارے لئے بند کیوں ہے؟ اگر وہ کام کر سکتے ہیں ہم کیوں نہیں کر سکتے؟ اگر وہ نعرے لگا سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں لگا سکتے؟ اگر وہ عوام کے اندر آ سکتے ہیں ہم کیوں نہیں آ سکتے؟ الحمدللہ! ایک ایک فورم پہ قائل کیا۔ ایک ایک مجلس میں بیٹھنے والے حکمرانوں، ذمہ داروں کو ایک ایک مجلس میں بیٹھ کر بار بار قائل کیا، ہر موقع پر لاجواب کیا...... آخر انہیں کہنا پڑا، وہ تو سیاست میں کام کر رہے ہیں آپ مذہب پہ کام کر رہے ہیں۔ میں نے کہا ہمارے نزدیک مذہب اور سیاست جدا جدا باتوں کا نام، جدا جدا چیزوں کا نام نہیں ہے۔ لہٰذا ہم بھی آ رہے ہیں۔ تو "ملت اسلامیہ" کے نام سے میدان میں آنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن ساتھ کہتا ہوں ہم نے جس دن یہ جماعت قائم کی اسی دن اس فورم کو اور زیادہ مضبوط کیا، فنڈز کے ذریعے سے...... تعاون کے ذریعے سے جو ہماری قانونی کاروائی اور قانونی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اور اسے ٹارگٹ دیا کہ جو کام سالوں کا ہے آپ مہینوں میں، مہینوں کا کام دنوں میں کریں۔ کوشش کریں کہ عدالت سے سپاہ صحابہ بحال ہو۔ جس دن سپاہ صحابہ بحال ہوگی، نام بھی سپاہ صحابہ کا ہوگا کام بھی سپاہ صحابہ کا ہوگا اور جب تک بحال نہیں ہوتی نام "ملتِ

اسلامیہ'' کا ہے، کام بھی وہی رہے گا...... انداز بھی وہی رہے گا...... پرچم بھی وہی رہے گا...... نعرہ بھی وہی رہے گا...... خطیب بھی وہی رہے گا...... سامع بھی وہی رہے گا...... مرکز بھی وہی رہے گا...... مشن بھی وہی رہے گا...... نصب العین بھی وہی رہے گا۔ آج دیکھئے ''ملت اسلامیہ'' کے عنوان پر آپ کو لہراتے پرچم نظر آ رہے ہیں نہیں آ رہے؟ (آ رہے ہیں) الحمد للہ!

ملت اسلامیہ...... زندہ باد

موجودہ قومی اسمبلی میں ہماری پہلی دینی خدمت ''شریعت بل''

دوستو! خدائے بزرگ و برتر نے، خالق کائنات نے ایک اور سعادت جو آپ کے مقدر میں لکھی تھی وہ آپ کو نصیب فرمائی۔ وہ سعادت الحمد للہ میرے سمیت ایک ایک کارکن کے لئے باعث فخر ہے اور وہ ہے شریعت بل......!!

آنے کو تو بہت آئے، قابل احترام آئے، مکرّم آئے، محترم آئے، ذی حشم آئے، آنے کو ایسے آئے کہ ہم ان کی جوتیوں پہ لگی ہوئی خاک کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے، نہ علم کے میدان میں نہ عمل کے میدان میں نہ تقوے کے میدان میں نہ زہد کے میدان میں، مگر ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آئے تو سب ہیں، یہ شریعت بل اگر اللہ نے ہمارے ہاتھوں سے جمع کروایا ہے تو یہ ہمارے لئے باعثِ فخر ہے۔

نعرۂ تکبیر...... اللہ اکبر

سپاہ صحابہ...... زندہ باد

جمعہ کا دن تھا، نماز جمعہ میں صرف پندرہ منٹ باقی تھے وہی شریعت بل جسے حضرت قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ العالی نے تیار کیا، مولانا سمیع الحق صاحب نے محنت کی، اس وقت کے اکابرین نے اس کے ایک ایک لفظ پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔ پورے ملک میں اس لئے تحریک اٹھی، پورے ملک میں ایک فضا بنی۔ مجھے یاد ہے ہم نے خود ہزاروں خطوط لکھے تھے اس وقت غلام

CamScanner

اسحاق خان کو جو سینٹ کا چیئر مین تھا، پھر ہمارے ان حضرت کی محنت سے وہ ۱۹۹۰ء میں سینٹ سے بل پاس ہو گیا تھا۔ پھر بارہ تیرہ سال کے بعد وہی بل اٹھا کر ہم نے قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ تاکہ قومی اسمبلی سے بھی وہ بل پاس ہو جائے اور پاکستان میں خدا کی شریعت کا نفاذ ہو جائے۔

شریعت بل پیش کرنے پر ''اجارہ داروں'' کا سوقیانہ رویّہ

لیکن میں افسوس سے کہتا ہوں کہ اتنا نیک مقصد اور اتنا عظیم کام، صرف اس لئے قبول نہیں کہ یہ ''ہمارے ہاتھوں'' سے کیوں نہیں ہوا؟ صرف اس لئے قبول نہیں کہ فرمایا جاتا ہے اس کا وقت نہیں تھا۔ میں کہتا ہوں وقت کیوں نہیں؟ ہمیں قوم نے شریعت کے نام پہ منتخب کیا ہے۔ خدا کی قسم، اعظم طارق اگر اسمبلی میں پہنچا ہے تو خدا کے فضل و کرم کے ساتھ اس بنیاد پر پہنچا ہے کہ ہر ووٹ دینے والے نے ووٹ اسلام کے لئے، شریعت کے لئے دیا ہے۔ جب قوم ووٹ شریعت کے لئے دیتی ہے تو مجھ پہ لازم ہے کہ سب سے پہلا کام وہ کروں جس بنیاد پر میں منتخب ہو کر آیا ہوں، وقت کیسے نہیں؟؟

میں نے بعض حضرات سے کہا، آپ تھوڑا سا غور فرمائیں کہ آپ اذان کے وقت بھی خاموشی اختیار فرماتے ہیں، تلاوت کے وقت بھی خاموشی اختیار فرماتے ہیں، ایک منٹ کا کام ہے صرف سپیکر یہ کہے گا کہ ''مولانا اعظم طارق شریعت بل پیش کریں'' میں نے یہ لفظ کھڑے ہو کے کہنا ہے ''میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان میں شریعت بل ایکٹ ۲۰۰۳ء کو پیش کیا جائے اور اس پر بحث کی جائے'' یہ کہہ کر میں خاموش ہو جاؤں گا۔ اب گیند حکومت کے کورٹ میں چلی جائے گی۔ اب امتحان حکومت کا ہو گا کہ یا وہ مخالفت کرے گی یا حمایت کرے گی۔ اس لئے آپ حکومت کے پیچھے بھی لگے ہوئے ہیں، آپ حکومت کو اس عنوان پر اُلجھنے دیں۔ حکومت کا امتحان ہونے دیں۔ میں بل پیش کرتا ہوں، اگر مخالفت کریں گے تب مریں گے اور اگر حمایت ہو گی تو اور خدا سے لینا کیا ہے؟ اور اگر مخالفت کریں گے تو عوام کا ردِ عمل ایل ایف او کے مسئلے سے ہزار گنا زیادہ ہو گا۔ ہونا تھا یا نہیں ہونا تھا؟ کہ جناب یہ شریعت بل کے خلاف ہو گئی ہے حکومت! لیکن مجھے افسوس ہے کہ حکومتی پارٹی نے تو یہ کہہ دیا ہم آپ کے بل کی مخالفت نہیں کریں گے، ہم شریعت بل کی مخالفت...... نہیں

کریں گے۔ لیکن کرم فرماؤں نے فرمایا، ہم اس بل کو پیش نہیں ہونے دیں گے اور آج میں خبر پڑھ کر پریشان تو ضرور ہوا ہوں جو آپ بھی پڑھ چکے ہوں گے کہ میرے ساتھ حضرت مولانا سمیع الحق کے صاحبزادے حامد الحق خود آئے ہیں مولانا سمیع الحق نے خود تاکید کر کے بھیجا کہ تم جو کام کر رہے ہو میرے بیٹے کو بھی ساتھ لے لو۔ خبر میں نے یہ پڑھی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ وہ اپنا نام واپس لے لیں اور انہوں نے لے لیا۔ لیکن کل ایجنڈے پر شریعت بل آیا ہوا تھا۔ اس میں ان کا نام میرے ساتھ شامل تھا، لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں جب تک اعظم طارق کا نام سرفہرست لکھا ہوا ہے سارے لوگ نام واپس لے لیں شریعت بل پھر بھی ایجنڈے پر رہے گا۔ ہر منگل کے دن آئے گا بحث کے لئے تیار ہوگا اور انشاء اللہ اگر شریعت بل پہ اکیلے میرے دستخط بھی رہے اس کا وزن اُتنا ہی ہوگا جتنا ہزاروں دستخطوں سے ہوتا ہے۔

لیکن میں صرف اتنا ضرور کہوں گا کہ ایک اچھا قدم...... حالات اتنی تیزی سے بدل رہے تھے، اب کچھ سنبھالے میں آئے ہیں اور وہ بھی مجھے زیادہ اُمید نہیں۔ (میں بہت احتیاط سے اپنی زبان سے جملے نکال رہا ہوں تا کہ کوئی ایک لفظ اشارۃً کنایۃً بھی ایسا زبان سے نہ نکلے جو کسی قابل احترام شخصیت کی بے حرمتی کا باعث بنے، ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں) لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں اپنے ساتھیوں کو اندھیرے میں رکھوں، میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ لوگ کھڑے ہو ہو کے سوال کریں اور ہمارے ساتھی جواب بھی نہ دے سکیں، میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ ہمارے ساتھیوں کے سر نیچے ہوں۔ میں احترام کے ساتھ ساتھ سارے واقعات بھی بتاؤں گا تا کہ آپ کو معلوم ہو ہر بات اور آپ کے سامنے کوئی سوال اٹھائے تو تسلی بخش جواب دیں کہ حقائق وہ نہیں جو آپ کہتے ہیں حقائق وہ ہیں جو ہم بتاتے ہیں۔

متحدہ مجلس عمل کا اسمبلی میں پارلیمانی طرزِ عمل

تو دوستو! میں عرض کر رہا تھا حالات بگڑ رہے تھے۔ اب کچھ سنبھالا ہے۔ لیکن زیادہ اُمید...... (نہیں ہے) آپ کہیں گے کس طرف اشارہ ہے۔ جو انداز اختیار کر لیا گیا تھا، گزشتہ دو مہینوں سے اسمبلی جام کرنے کا جو اسلوب اپنایا گیا تھا اس کے نتیجے میں قریباً قریباً طے ہو چکا تھا کہ

جب اسمبلی چل نہیں سکتی، جب قانون سازی ہو نہیں سکتی، جب کاروائی اسمبلی کی جاری نہیں رہ سکتی...... لہٰذا ''اسمبلی کو فارغ کرو''۔ اور دلیل کیا ہے؟ کہ وردی والی شخصیت کہے گی...... خواتین و حضرات! پہلے یہ مناظر دیکھئے۔ اب اسمبلی میں تلاوت ہوتی ہے اس کے بعد سو ڈیڑھ سو حضرات وہ آجاتے ہیں، وہ نعرے لگا رہے ہیں اور اسمبلی کی کاروائی...... سپیکر کہتا ہے بیٹھیے، بیٹھئے، بیٹھئے! کاروائی کا آغاز کیجئے، نہیں...... اجلاس ملتوی۔

خواتین و حضرات دوسرا منظر دیکھئے، سپیکر پھر کہتا ہے بیٹھئے، بیٹھئے، بیٹھئے......

خواتین و حضرات تیسرا منظر دیکھئے، چوتھا منظر دیکھئے، بارھواں منظر دیکھئے، تیرھواں منظر دیکھئے...... لہٰذا خواتین و حضرات، عوام پاکستان، اسمبلی نہیں چل سکتی، یہ لوگ قانون سازی نہیں کر سکتے لہٰذا میں آرڈر کرتا ہوں ''اسمبلی فارغ''! سب لوگ گھروں میں جائیں، دوبارہ الیکشن کرائیں گے تاکہ وہ لوگ آئیں جو اسمبلی چلا سکیں۔ اب جواز بنتا ہے یا نہیں بنتا؟...... بنتا ہے بھئی! ایک کام نہیں ہو سکتا، مسلسل گزارش کے باوجود بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ راستہ ہو رہا تھا اور میں نے کہہ دیا سب سے، میں نے کہا ''جاری ہے''...... پھر پریشان ہو گئے۔

کئی لوگ میرے پاس آئے کہ بچالو اس کو، میں نے کہا میں کیا بچا سکتا ہوں۔ میں نے کہا یہ بات یاد رکھو۔ جو اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کے خون کی برکت سے طالبان کی قربانیوں کی بدولت آج عزت عطا فرمائی ہے اگر یہ اسمبلی ٹوٹ گئی، تین سال تو الیکشن نہیں ہوں گے اور جب ہوں گے نتیجہ کیا نکلے گا؟ وہ الگ بات ہے، اسمبلی ٹوٹنے کے بعد ہم کہاں ہوں گے؟ آپ کہاں ہوں گے؟ کون کہاں ہوگا؟ دینی مدرسوں کا کیا حال ہوگا؟ مسجدوں کا کیا ہوگا؟ مجاہدین کے ساتھ کیا ہوگا؟ مقررین کے ساتھ کیا ہوگا؟ خطیب کے ساتھ کیا ہوگا؟ قیادت کے ساتھ کیا ہوگا؟ وہ تو دیوار پہ لکھا ہوا ہے۔ کہنے لگے آپ بات صحیح کہتے ہیں بچانا چاہئے، میں نے کہا ایک طریقہ ہے نرمی اختیار کرو بات چیت کرتے ہیں۔ تو یہ بات تھی۔ ہاں ایک دو باتیں میں نے کہیں اور ٹی وی پر بھی آئیں، وہ میں نے اس لئے کہیں، میں نے یہ کہا احتجاج کیجئے، اور آج کہتا ہوں...... کہتے ہیں وردی اتارو، وردی اتارو...... اور اعظم طارق کہتا ہے وردی نہ اتارو اوئے اعظم طارق تو کہتا ہے بوٹ بھی اتارو...... آپ کہتے ہیں وردی اُتارو، (میں کہیا ئے ''بوٹ وی نال ہی اتار لو، جے بوٹ رہ گئے

تاں وی کم خراب اے") میں وردی شردی کا حامی نہیں، میں ایک بات کا مخالف ہوں۔ وہ یہ کہ علماء کو اپنا مقام سمجھنا چاہئے۔

مجھے شرم آتی تھی، دیکھنے والے اگر دیکھیں اور وہ کل براہِ راست دکھائیں گے۔ خواتین و حضرات یہ دیکھئے، پھر منظر پتہ ہے قوم کیا دیکھے گی؟ ناہید اختر ننگے سر، کٹے بال، تہمینہ دولتانہ، سات آٹھ، دس عورتیں آ گئیں اور وہ آ کر سپیکر کے سامنے کھڑی ہو گئیں۔ وہ کہنے لگیں "گو مشرف گو" اور علمائے کرام جبہ اور دستار والی شخصیات، علم وعمل والے، قابل احترام قیادت اور ذمہ دار علماء۔ وہ نعرے لگواتی ہیں جیسے آپ میں سے ایک کہتا ہے "للکار ہے للکار ہے" دوسرے کہتے ہیں "شیر کی للکار ہے"۔ ناہید نعرے لگواتی ہے علماء جواب دے رہے تھے۔ خدا کی قسم یہ منظر تھا۔ وہ ننگے سر نعرے لگواتی تھیں یہ جواب دیتے تھے۔ میں نے کہا حضرات یہ آپ کی شان کے خلاف ہے، یہ آپ کی شان کے خلاف ہے!!

اور دیکھو مووی بن رہی ہے، ریکارڈ ہو رہی ہے ہر بات۔ کل یہی چیزیں قومی طور پر دکھا دی گئیں، قومی نشریاتی رابطے پر دکھا دیئے گئے کہ آپ تو ننگے سر بیبیوں کے نعروں کا جواب دے رہے تھے، تو کیا منہ دکھائیں گے؟ احتجاج کرنے کے ہزاروں راستے ہیں، احتجاج کا یہ راستہ آپ کی شان کے خلاف ہے۔ یار مجھے یہ کہنے کا حق بھی نہیں ہے؟ میں محبت سے کہتا ہوں۔ لیکن الحمد للہ مجھے اس بات پہ خوشی ہے جب میں نے دو چار دن محنت کی، اپنے اکابر سے فرداً فرداً جا کے ملا۔ حضرت! یہ شان کے خلاف ہے۔ خدا کی قسم یہ آپ کی شان کے خلاف ہے۔ احتجاج کریں، آپ اپنے ڈیسکوں پر بیٹھیں، آپ واک آؤٹ کر دیں، یہ سب ٹھیک ہے۔ لیکن عوام جب یہ مناظر دیکھیں گے، لوگ شرم سے منہ چھپالیں گے۔ آپ کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا۔ آپ ناہید کے نعروں کا جواب دیتے ہیں۔ آپ تہمینہ کے نعروں کا جواب دیتے ہیں۔ اس کی کیا حیثیت ہے آپ کے مقابلے میں؟...... تب انہوں نے صاف کہہ دیا، ہم وہاں نہیں جائیں گے سپیکر کے ڈیسک کے سامنے، ہم اپنے اپنے ڈیسکوں پہ کھڑے ہوں گے اور اب وہ اپنے ڈیسکوں پر سب کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی کیا ہوا؟ پھر انہوں نے دوسرا کام بھی، (پی پی والوں کے پاس تو ہزاروں حربے ہیں، انہوں نے ڈیسک بجانا شروع کر دیے اور ایک خاص تھاپ وہی وہ "جیو بھٹو" والی، وہ پی پی آئی

والی خاص تھاپ) آپ اگر چاہیں تو ریکارڈ کے طور پر میں آپ کے سامنے اسمبلی کی وہ تمام کی تمام آوازیں کیسٹ کی شکل میں آپ کو دینے کو تیار ہوں ویڈیو کی شکل میں۔ وہ ایک خاص ''گو مشرف گو'' کی تھاپ لگتی ہے، ایسے لگ رہا ہے جیسے کوئی بینڈ باجے کی تھاپ ہے اور اس کے اوپر گانا بجایا جا رہا ہے۔ اور انہوں نے وہ شروع کر دیا اور جس نے، جس لئے، جو انداز، جو سُر انہوں نے اختیار کی ''گو گو مشرف گو'' ہمارے اکابر، ہمارے علماء، صاحبانِ علم و فضل اسی تھاپ پہ کہہ رہے ہیں ''گو مشرف گو...... گو مشرف گو''۔ میں کہتا ہوں یہ کوئی اچھی بات ہے؟

مجلسِ عمل کے رویّے پر ڈاکٹر عامر کا تبصرہ

اور اسی وجہ سے سنو، اسی وجہ سے ایم کیو ایم کے ایم این اے ڈاکٹر عامر لیاقت (جو جیو ٹی وی پر پروگرام ''عالم آن لائن'' کا میزبان ہے) اس نے کھڑے ہو کر کہا، علمائے کرام! آپ قرآن کی تیرہ آیتوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ جو تھاپ ہے، یہ فلاں سُر ہے۔ پی پی کے فلاں نعرے کی سُر ہے۔ یہ اس سُر میں بجائی جا رہی ہے اور آپ اس کا حصہ بن رہے ہیں۔ خدا کے لئے آپ علماء ہیں آپ کی شان کے خلاف ہے۔ اگر میں ایک ایک کے جا کر پاؤں پکڑوں، ایک ایک کے کان میں کہوں، ایک ایک سے کہوں کہ یہ انداز بھی ہماری شان کے خلاف ہے تو یہ جرم ہے؟ یہ جرم ہے؟ کہتے ہیں تو وردی کا حامی ہے۔ میں تے کہناں بوٹ وی اُتار لو۔

تو دوستو! احترام کے ساتھ، محبت کے ساتھ، ادب کے ساتھ، چھوٹا ہوتے ہوئے انہیں بڑا مانتے ہوئے اگر کوئی بات کہتا ہوں، اگر میں ناسمجھی سے کہہ رہا ہوں مجھے سمجھا دیا جائے۔ مجال ہے اگلی بات کہہ جاؤں۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پہ ان کے ہاتھ، سر پہ ہاتھ رکھ کے معافی مانگنے پر تیار ہوں لیکن اگر بات میں وزن ہے۔ اوئے سچی بات دیوار پر بھی لکھی ہوئی ہو تو مان لینی چاہئے۔ فرمایا جا رہا ہے ''ادب کے ساتھ''، میں نے نہ کسی کی پگڑی اُچھالی ہے اور نہ ہمارا یہ وطیرہ ہے۔ یہ باتیں ضرور کرنی ہیں تا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ جناب ''ہمیں تو جواب بھی نہیں آتا''۔

جمالی کی حمایت کرنے پر اجارہ داروں کے تبصرے اور ان کا جواب

آپ نے ووٹ دے دیا جمالی کو، آپ نے جمالی کو ووٹ دے دیا، بہت بڑی کوئی

مصیبت آ گئی ہے؟ کیا ہوا؟ اب منطق سنئے۔ "جمالی کا تعلق ق لیگ سے...... ق لیگ کا تعلق پرویز مشرف سے...... پرویز مشرف کا تعلق امریکہ سے...... لہٰذا ووٹ چلا گیا۔" منطق دیکھئے...... انسان بھی حیوان ہے گدھا بھی حیوان ہے تو لہٰذا حیوان ہونے میں ہم مشترک ہیں۔ یہ حیوان ناطق ہے وہ حیوان محض ہے۔ لہٰذا پہلے صغریٰ پھر کبریٰ پھر نتیجہ نکال لیا...... اچھا ٹھیک ہے، جی مان گئے جی مان گئے۔ میرا ووٹ چلا گیا جی امریکہ کو، ٹھیک ہے جی میں نے تو دیا ایک ووٹ، بلوچستان میں کتنے گئے؟

چھوڑ دیں مجھے صرف یہ بتائیں دو سو دس (۲۱۰) ووٹ سینٹ کے کن کو دیئے، مشاہد حسین کو، وسیم سجاد کو، طاہرہ لطیف کو جو تینوں کے تینوں مسلم لیگ کے تھے، آپ نے ۲۱۰ ووٹ دیئے مسلم لیگ ق کو۔ ق لیگ ہے مشرف کی لونڈی، مشرف ہے امریکہ کا ایجنٹ تو آپ کے ۲۱۰ ووٹ کس کو گئے......؟ امریکہ کو!

(بعد میں متحدہ مجلس عمل نے ایل ایف او کے مسئلہ پر حکومت سے مفاہمت کرتے ہوئے پرویز مشرف کو تمام اختیارات سمیت آئینی صدر مان لیا اور ملک بھر کی سیاسی جماعتیں منہ میں انگلیاں داب کر رہ گئیں۔ پرویزی حکومت کو تسلیم کر لینے سے کیا یہ ساری منطق متحدہ مجلس عمل کے طرز پر منطبق نہیں ہوتی؟...... از مرتب)

تو میں بھی کر لیتا ہوں یہ کوئی بات ہے، اچھا چلو چھوڑو بات۔ آپ نے پڑھا تھا کہ ایک مفاہمت ہوگئی تھی اور مجھے پتہ ہے کیوں مفاہمت نہیں ہو سکی کہ جناب والا بیان، بیان کہ چوہدری شجاعت وزیر اعظم بن جائے۔ وہ مسلم لیگ کا ہو وزیر اعظم، مجلس کا ہو ڈپٹی وزیر اعظم اور مجلس ہی کا ہو گا سپیکر، ہم مل کر چلیں گے۔ جھگڑا پڑ گیا تھا صرف بلوچستان کی وزارت علیا پر، وہ نہ ملنے کی وجہ سے یہ مل کر نہیں چلے اگر وہ وزارت علیا مل جاتی پھر وزیر اعظم مسلم لیگ ق کا تھا ڈپٹی وزیر اعظم مجلس کا تھا سپیکر ان کا تھا۔ پھر نہ ق لیگ مشرف کی لونڈی ہوتی نہ مشرف امریکہ کا ایجنٹ ہوتا، پھر حرام حلال ہو گیا ہوتا۔ یہ کیا ہے: ناجائز جائز ہو گیا؟ آپ دو سو دس ووٹ دے دیں ناجائز جائز ہے، حرام حلال ہے۔ اعظم طارق نے ایک ووٹ دے دیا تو کفر کر لیا۔ پھر میں نے کہا ہے ایک جگہ پر، میں نے کہا قائد محترم میری بڑی گلو خلاصی ہوگئی ہے۔ (ایک ہی جگہ ہے؟ اکٹھے رہتے ہیں؟ اوپر میرا فلیٹ ہے نیچے قائد محترم کا مولانا فضل الرحمٰن کا۔ اسمبلی میں بھی اکٹھے ہوتے ہیں۔ میں ان کے پاس چلا بھی

جاتا ہوں۔) میں نے کہا میرے لئے بڑی آسانی ہو گئی ،فرمانے لگے کیسے؟ میں نے کہا آپ نے ۲۱۰ووٹ دے دیئے سینٹ میں اور بیس پچیس ووٹ ادھر...... اب مجھے کوئی سوال نہیں کرتا۔ فرمانے لگے ،لوگ تو خواہ مخواہ باتیں کرتے ہیں یہ سیاسی معاملہ ہوتا ہے۔ اس میں کفر اسلام کی بات کہاں سے آئی ؟ میں نے کہا میں بھی یہی کہتا ہوں، کہ یہ کفر اسلام کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن بتا اس لئے رہا ہوں کہ اگر کوئی تنگ کرے تو پھر مسالہ تیار رہنا چاہئے۔

ادب کے ساتھ ،احترام کے ساتھ ،سیاست کرنی ہے ،ہم جانتے ہیں احترام رکھیں گے، بات ساری اپنے کارکنوں کو بتائیں گے۔ تاکہ کل کوئی اس بہانے سے کسی کارکن کو بدظن نہ کر سکے کہ جناب والا! آپ بھی تو ایک وقت ڈپٹی وزیر اعظم بن رہے تھے۔ آپ بھی تو سپیکر بن رہے تھے۔ آپ بھی تو آدھی وزارتیں لے رہے تھے۔ اگر آپ یہ سب کچھ کر لیتے ،صرف نہیں کیا بلوچستان کی وجہ سے ،تو پھر وہ لونڈی نہ ہوتی، پھر وہ امریکہ کے ایجنٹ نہ ہوتے، کیا باتیں ہیں۔ اوئے یارا کابر کو تو خوشی ہے الحمد للہ، تکلیف ہے ان لوگوں کو جو ہمیں جیلوں سے باہر دیکھ نہیں سکتے، کہتے ہیں ”اے جیل توں باہر کیوں آ گیا اے“۔

یہ اتنے بڑے جلسے کیوں کر رہے ہیں، تکلیف تو اس بات کی ہے کہ ہم باہر کیوں آ گئے، بس یہ کہتے ہیں یہ جیلوں میں رہے...... دیکھا تشدد پسند...... دیکھا، چھوڑ دو ان کو...... ان کے ساتھ چلنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

تکلیف تو یہ ہے کہ پرچم لہرا کیوں رہے ہیں؟......

تکلیف تو یہ ہے کہ آزاد حیثیت میں بھی جیت کیوں کیا گیا ہے؟......

تکلیف تو یہ ہے کہ اسمبلی کی پہلی سیٹوں پر جہاں آپ لوگ پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے پہلی سیٹ پر بیٹھے ہیں تو اعظم طارق بھی پہلی سیٹ پر کیوں بیٹھا ہے؟......

تکلیف تو صرف یہ ہے، تکلیف اور زیادہ نہیں ہے......!!

بھئی اگر ہم اللہ کے فضل سے حکمت عملی سے باہر بھی ہیں، جماعت بھی ہے، پرچم بھی لہرا رہے ہیں، مشن کی بات بھی ہو رہی ہے۔ شریعت بل کی بات ہو رہی ہے۔ نظریہ بھی فروغ پا رہا ہے۔ صحابہؓ کے ناموس کی بات بھی ہو رہی ہے۔ اسیروں کی رہائی کی بات بھی ہو رہی ہے اور پانچ

CS CamScanner

مہینے گزر گئے ہیں ۔۔۔ تو کوئی ایک آدمی محرم میں بھی نظر بند ہوا ہے؟

یہ پہلا محرم ہے کہ مرتبہ نہیں گزرا؟ کوئی محرم میں نظر بندی ہوئی ہے؟ نظر بندی نہیں ہوئی سکون سے گھروں میں سو رہے ہیں۔ علامہ سکون اگر کسی کو اچھا نہیں لگتا تو بھائی تمہاری مرضی ہے یہ وہ قوم ہے جو کتنی منزلیں دینی دیو علامہ ابھی حق ہے بہت سفر کیا ہے ہم نے یہ مسافتوں کا سفر ہے ۔۔۔ مسافر کتنے پیچ راستوں سے گزر کر ۔۔۔ مسافر کی ڈھلوانوں سے اور اونچائیوں سے ہو کر مسافر خاردار راستوں سے نکل کر اگر ستانے کے لئے بیٹھ ہی گیا ہے تو ستا لینے دو ۔۔۔ اگر کچھ بات نہیں کہہ سکتے تو یہ وقت کہو ۔۔۔ اگر سات سات سال جیلوں سے کاٹ کر آیا تھا آٹھ سال کاٹ کر ۔۔۔ کال کوٹھریوں سے نکل کر ۔۔۔ وہ تختہ دار سے بچ کر آیا کچھ لوگوں کو تختہ دار تک ذکر کے وہ اتنی قربانیاں دے کر اگر سکون کے چند لمحے ملے ہیں تو گوارا کیوں نہیں ہیں ۔۔۔ تمہارے حق میں بہتر تو نہیں ہیں ۔۔۔ باپ اولاد کی اچھی حالت دیکھے تو باپ خوش ہوتا ہے باپ کو پریشانی نہیں ہوتی ۔ اولاد سکون حالت میں ہو تو باپ کی خوشی ہے

علامہ باپ کے درجے پر ہو ۔ میں آپ کا فرمانبردار بیٹا بننے کو تیار ہوں لیکن شفقت باپ والی ہو ۔۔۔ پھر فرمانبرداری بھی دیکھو

سیاسی حکمتِ عملی اختیار کرنے کا فائدہ

تو وہ چند باتیں میں نے عرض کرنا ضروری سمجھیں ان ساری باتوں میں اشارۃً کنایۃً اگر کسی مقدس شخصیت کی ہتک اور احترام علماء دین کی توہین ہوئی ہو میں اللہ کے گھر میں کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں وہ غیر ارادی طور پر ہوئی ہوگی ۔۔۔ میں بالکل کبھی بھی اس بات کو سوچنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ لیکن حقائق بتانا تو میری ذمہ داری ہے نا اس لئے کہ آپ کا ہم سے تعلق ہے ۔۔۔ میں آپ ساتھ ساتھی پہچان رہے تھے اور ایک ہی سوال تھا تو میں نے کہا پڑھ لئے وہ سوال آپ کی پیشانیوں پہ لکھے ہوئے ہیں ۔۔۔ جواب میری زبان پر موجود ہے ۔۔۔ اس لئے فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس لئے بھی کوئی فکر نہ کرو انشاء اللہ ایک اکیلا بھی کافی ہوتا ہے ۔ آپ نے دیکھا محفل قرآن کے پروگرام ہوئے کہ نہیں ہوئے؟ ۔۔۔ (ہوئے) یہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں

عارف والہ کے، کہاں ہوئے؟ کمیٹی گراؤنڈ میں، ہاں جی وہ کہاں ہوئے۔ نارووال میں چوک میں تین بازاروں کا چوک، بازار بند اعظم طارق تقریر کررہا ہے۔ صحابہ کی مدح خوانی ہورہی ہے (سبحان اللہ) پروگرام ہورہے ہیں، وہاں ہائی سکول میں بہاولنگر میں پروگرام ہورہے ہیں۔ روڈ کے اوپر ملتان میں، کہتے ہیں اعظم طارق مل گیا ہے۔ اگر اعظم طارق مل کر پھر چوکوں، چوراہوں میں کھڑے ہوکر صحابہ کی عظمتوں کے گن گاتا ہے اور دشمنان صحابہ کے چہرے سے نقاب اٹھاتا ہے۔ ان کے کفر اور دجل وفریب کو آشکارہ کرتا ہے، اپنے مشن کو کھل کر بیان کرتا ہے تو حکمت عملی پہ داد دو۔ اعتراض کرنے کا کیا فائدہ ہے، حکمت عملی پہ داد دو نا، کہ پورے پنجاب کے ایک ایک ضلع میں گیا، جلسے ہوئے، پروگرام ہوئے، ایک ایک تقریر میں قرآن کی پچاس پچاس آیتیں پڑھ کر سنائیں کہ صحابہ کا مقام قرآن بیان کرتا ہے۔

یہ ہیں صحابہ، جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان ......

سبحان اللہ! یہ ہیں صحابہ جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

والزمھم کلمۃ التقوٰی وکانوا احق بھا واھلھا ......

یہ ہیں صحابہؓ جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

لکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان ......

یہ ہیں صحابہؓ جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے......

فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلو لاکفرن عنھم سیئاتھم ......

یہ ہیں صحابہؓ پھر اس کی تفسیر ہے پھر اس کی تشریح ہے کہ قرآن کہتا ہے ان کے سینوں پر، ان کے دلوں کی تختی پر ایمان لکھ دیا گیا ہے۔

قرآن کہتا ہے، تقویٰ ان سے لازم ہوگیا ہے......

قرآن کہتا ہے، ایمان کو مزین کر کے ان کے سینوں میں اتار دیا گیا ہے ......

قرآن کہتا ہے، سب سے زیادہ صحابیت ورفاقت ومعیتِ نبوت کے یہی حق دار تھے
یہ قرآن کہتا ہے، اور جو کہتا ہے ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے، ان کے دلوں میں تقویٰ نہیں ہے، جو کہتا ہے ان کے دلوں میں فسق ہے نہ کہ اسلام ہے، نافرمانی ہے، وہ قرآن کا دشمن ہے، وحی خداوندی کا انکار کرتا ہے انکارِ خدا کفر ہے۔

صحابہ کی تعریف قرآن کرتا ہے...... ایک مہینہ تک پنجاب کے ہر ہر ضلع میں جا کر صحابہ کی مدح کی...... صحابہ کی عظمتوں کو قرآن سے بیان کیا...... ایک ایک ضلع میں جا کر آواز لگائی ایک بھی مقدمہ نہیں بنا...... ایک جگہ بھی رکاوٹ نہیں ہوئی...... ایک بھی ساتھی گرفتار نہیں ہوا، اچھا ہوا یا برا ہوا؟...... کہتے ہیں بڑا بُرا ہویا...... بھئی کی ہویا؟ کہندے حکومت نال جو مل گیا اے...... بھئی کیا کروں، لڑاؤ سانوں لڑاؤ اسی لڑن لئی وی تیار آں، پَر کسی گل تے، کہندے نے لڑو ساڈے وانگوں۔ میں نے کہا لڑنے کے لئے تیار ہوں مگر ایل ایف او پر نہیں بلکہ شریعت پر۔ آج بھی کہتا ہوں کہ جہاں تک بات یہ ہے کہ میں نے کیوں پیش کیا؟ کسی اور نے کیوں نہیں پیش کیا؟ اگر اتنی سی بات ہے، کوئی اور پیش کر دے میں اپنا نام واپس لے لوں گا۔ شریعت بل کوئی اور پیش کر دے، جب وہ پیش کر دیں گے میں اپنا نام واپس لے لیتا ہوں۔ مجھے نام سے کوئی غرض نہیں، مجھے کام سے غرض ہے۔ میں نام واپس لے لیتا ہوں یار، اس میں کون سی بات ہے۔

مجلسِ عمل نے کس کی جنگ لڑی؟

ناموری اور شہرت، یہ تو خدا کی دَین ہے، وہ بغیر ایسی چیزوں کے بھی دے سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے، میں نے کہا تھا اس وقت ساتھیوں سے کہ یہ بات بتاؤ بھئی، یہ ایل ایف او کے مسئلے پر اگر اسمبلی ٹوٹ گئی، سیاسی بات ہے۔ اگر اسمبلی ٹوٹ گئی، ہم عوام کے سامنے کیا جا کر کہیں گے...... ہم ہیں شہیدِ ایل ایف او، ہمیں ووٹ دو...... لوگ کہیں گے ہمیں کیا پتہ ایل ایف او کیا چکر ہے...... بھائی پھر ہم بتائیں گے کہ ایل ایف او کا معنی ہے پرویز مشرف سے اختیار لے کر جمالی کو دینا۔

تو لوگ کہیں گے یار ہمیں تو سمجھ نہیں آتی، آپ پرویز مشرف کے بھی خلاف ہیں، آپ جمالی کے بھی خلاف ہیں، اگر کوئی اختیارات آپ کو ملتے ہیں تو پھر تو جھگڑا کرو، اگر اس سے لے کر

اس کو دینے ہیں تو وہ بڑا بھائی ہے یہ چھوٹا بھائی ہے۔آپ کو کیا پڑی ہے؟ بھئی ایل ایف او کے مسئلہ پر اگر سردست اختیار ملیں گے تو مجلس والوں کو نہیں ملیں گے......وزیر اعظم کو ملیں گے......ق لیگ کو ملیں گے......لڑائی اُن کے گھر کی ہے لڑ ہم رہے ہیں......اور آپ سے پوچھتا ہوں اگر کل پاکستان میں تحریک چلے کہ ایل ایف او پر تحریک چلائیں......سچ بتاؤ کتنے لوگ ہیں جو کہیں گے ہم ایل ایف او کے لئے جان دیں گے؟ جو ایل ایف او کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہیں ہاتھ کھڑا کریں! ایل ایف او کے لئے کوئی جان......نہیں دے گا!

قوم ''ایل ایف او'' کیلئے نہیں، شریعت کیلئے جانیں دے گی

اچھا اب میں کہتا ہوں، ہم نے پیش کیا شریعت بل۔کل اس عنوان پر اسمبلی ٹوٹ جائے تب......نہ ٹوٹے تب......ہمیں اسمبلی کا گھیراؤ کرنا پڑے تب......ہمیں جلوس نکالنے پڑیں تب......گولیاں بھی چل رہی ہوں......وہ کون لوگ ہیں جو کہتے ہیں شریعت کے لئے جانیں دیں گے......؟

کارکنوں کے پُرزور نعرے ''لبیک لبیک......اللّٰہم لبیک''

اتنی سی آسان بات ہے، کہ ایشو وہ اختیار کریں جس سے رب بھی راضی ہو......جس سے قوم کو بھی اتفاق ہو......اور جو پائیدار بھی ہو......پھر ٹوٹ جائے اسمبلی ہم آکر کہتے ہیں ہماری قوم......وہ کہیں گے خواتین وحضرات، یہ منظر دیکھو اب وہ منظر دکھائیں گے، ہم کہیں گے شریعت بل منظور کرو وہ کہیں گے خواتین وحضرات یہ شریعت کا نعرہ لگاتے تھے ہم نے اسمبلی توڑ دی......لوگ کہیں گے تم نے شریعت کی وجہ سے اسمبلی توڑی ہے، تم توڑو ہم جوڑ کر دکھاتے ہیں۔

شریعت بل پیش کرنے پر اعتراض

اب کہتے ہیں اعظم طارق نے کسی کے اشارے پر شریعت بل پیش کیا ہے، اچھا! اگر حکومت کا کوئی وزیر کھڑے ہو کر اذان دیدے تو اعظم طارق اس لئے نماز نہیں پڑھے گا کہ اذان وزیر نے دی ہے؟ یہ کوئی بات ہے۔

چلو مان لیا حکومت کے اشارے پر شریعت بل پیش کیا ہے......شریعت بل ہی پیش کیا

ہے کوئی اور بُرا کام تو نہیں کیا؟...... ''اعظم طارق نے حکومت کے اشارے پر نماز فجر ادا کی ہے''
یہ کوئی بات ہے کرنے کی؟...... یہ کیا اعتراض ہے؟...... حکومت کے اشارے پہ کیا ہے، لہٰذا ہم ساتھ نہیں دیں گے...... یہ کوئی بات ہے کرنے کی؟...... ہمیں تو فخر ہے اور میرے لئے سعادت ہے۔ جمعہ کا دن تھا پہلے ہم نے نفل پڑھے اس کے بعد بل پیش کیا، جمع کرایا۔ پھر جمعہ کی نماز پڑھی نوافل شکرانہ ادا کئے...... اور آج بھی اللہ سے یہی دعا کرتے ہیں کہ خلّاقِ عالم! یہ جو حقیری کوشش ہے تو اپنے فضل سے اسے شرفِ قبولیت سے نواز دے۔ (آمین) پاکستان کو شریعت کا گہوارہ بنا دے......۔ (آمین)

اور میں کہتا ہوں شریعت بل میں ساری باتیں موجود ہیں ساری۔ آپ کہیں گے اختیارات، ایل ایف او والے، وہ بھی شریعت بل میں ہیں؟ خدا کی قسم ہیں!

کیسے؟...... وہاں لکھا ہے اگر صدر، اگر وزیر اعظم، اگر چیف جسٹس کوئی ایسا فیصلہ کرتا ہے جو شریعت کے اصولوں کے خلاف ہے اس فیصلے پر شریعت کے فیصلے کو بالادستی حاصل ہوگی...... اور وہاں لکھا ہے، پوری اسمبلی مل کر پوری سینٹ مل کر کسی ایسے قانون پر اتفاق کرتے ہیں جو شریعت کے خلاف ہے...... اسمبلی والوں کو کہا جائے گا جاؤ جہنم میں، تمہاری بات نہیں مانی جائے گی بات شریعت کی مانی جائے گی۔

تو یہاں کہتے ہیں، فلاں کے اختیار فلاں کو دے دو۔ مشرف کے اختیار جمالی کو دے دو۔ میں کہتا ہوں، نہیں! یہ کہو کہ سب کے اختیار شریعت کو دے دو...... سارے اختیار شریعت کو دے دو...... ہر اختیار شریعت کے تابع ہو جائے اور یاد رکھو جب سارا اختیار شریعت کو مل جائے گا، نہ آمر رہے گا نہ کوئی آمر کا حمایتی رہے گا...... آپ تو کہتے ہیں جب تک انہوں نے وردی پہنی ہے ہم بات نہیں کر سکتے...... میں کہتا ہوں نواز شریف نے کون سی وردی پہنی تھی؟...... وہ کوئی تھوڑا آمر بن گیا تھا؟...... بے نظیر نے کیڑھی وردی پائی سی؟...... آمر تو ہر ایک بن جاتا ہے...... لیکن ان سانپوں کے ڈنگ نکالنے کے لئے یہ طریقہ نہیں کہ اِس سانپ کا زہر نکال کر اُس سانپ کے منہ میں ڈال دو...... طریقہ یہ ہے کہ سانپ کا سر کچلو...... لاٹھی کو مضبوط کرو...... خدا کی قسم ظالموں، آمروں، جابروں، حاکموں کے سر کچلنے کے لئے شریعت کے ڈنڈے سے زیادہ مؤثر کوئی نہیں ہے۔

قومی اسمبلی پر ہم نے بڑے بڑے، بینر سترہ میٹر کا بینر لگایا ہوا ہے شریعت بل کا۔ وہ جب جاتے ہیں شریعت بل، "پاکستان کا روشن مستقبل شریعت بل" کل مجھے بہت بڑے عہدار وزیر نے کہا، یار یہ تم نے کیا کیا ہے؟...... میں نے کہا کیا کیا ہے...... کہتے ہیں اسمبلی کے اوپر بینر لگا دیا ہے۔ ہمیں فلاں (امریکہ والے) یہ کہہ رہے ہیں، ہمیں فلاں کہہ رہے ہیں...... میں نے کہا انہیں کہو، جرأت ہے تو آ کے اتار لیں۔ کہتے ہیں یار انہوں نے کیا اُتارنا ہے، ہمارے اوپر دباؤ بہت ہے...... میں نے کہا دباؤ بہت ہے تو انہیں کہو اس بینر کا ہمارے اوپر بھی بہت دباؤ ہے، یہ تو بھائی لگنا ہی لگنا ہے۔

یہ تو ایک شہر میں نہیں، ایک اسمبلی میں نہیں انشاء اللہ گلی گلی سے یہی نعرہ لگے گا...... شہر شہر سے یہی آواز اٹھے گی کہ "شریعت بل منظور کرو، شریعت بل پاس کرو، یا پھر کرسی چھوڑ دو...... شریعت بل منظور کرو...... شریعت کی بالادستی کو تسلیم کرو...... پاکستان کے حصول کے مقاصد کی تکمیل کرو...... حصولِ پاکستان کے لئے دی جانے والی قربانیوں کی قدر کرو...... پاکستان کے نظریے کی حفاظت کرو...... "پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ" کا وعدہ پورا کرو...... "شریعت بل منظور کرو، ورنہ کرسی چھوڑ دو" ...... یہ نعرہ گلی گلی لگے گا "ورنہ کرسی چھوڑ دو" ...... یہ "ورنہ کرسی چھوڑ دو" والا نعرہ کس کے خلاف ہے؟ مجلس کے خلاف ہے؟...... وہ تو خود بخود کدھر جا رہا ہے رُخ سمجھو تو سہی۔ تو بہر حال اب میں آتا ہوں اصل تقریر کی طرف (ہنستے ہوئے)

قائد سنیں گے تیری بات...... ساری رات ساری رات
جھنگویؒ کی تصویر مبارک...... اعظم طارق اعظم طارق

آج عالمِ اسلام ایک مردِ بیمار بن چکا ہے

کچھ ساتھی پرچیاں دے رہے ہیں، میرے اخباری بیانات کے تناظر میں...... اللہ کے گھر میں کھڑے ہو کر کہتا ہوں...... خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں...... بعض بیان ایسے شہروں سے جن شہروں میں مَیں آج تک گیا ہی نہیں میرے نام سے آ جاتے ہیں...... جو میں نے نہ کہا ہوتا ہے نہ کبھی سوچا ہوتا ہے۔ اس لئے اعتماد رکھیں...... بیان کسی کی طرف سے غلط آ سکتا ہے، آتے رہتے

ہیں...... الزام، یہاں تو اتنے بڑے بڑے بیان چھپ گئے تھے اور ایسے مقدس جگہ کے حوالے سے چھپ گئے تھے، کنڈیاں شریف کے حوالے سے...... خدا کی قسم سو فیصد ہی جھوٹ تھے۔ سمجھ گئے نا!...... تو اس لئے ان چکروں میں مت پڑیں۔ ہاں ایک کہتے ہیں، آپ نے کہا تھا قوم کے بچے مروا دیے۔ یہ بات تو میں نے قومی اسمبلی میں بھی کہی ہے اور میں آج بھی کہتا ہوں، لیکن کیا کہا میں نے...... کہ مسلمانو! عالم اسلام آج مردِ بیمار کی شکل میں ہے کہ وہ اپنی چار پائی سے اٹھ نہیں سکتا...... جس طرح ایک بیمار اپنی چار پائی پر مفلوج ہو، فالج زدہ ہو اور چار پائی پر لیٹا ہے...... آنکھیں دیکھ رہی ہیں...... دماغ کام کر رہا ہے...... زبان بول رہی ہے ہاتھ اُٹھ نہیں سکتے...... پاؤں جو ہے ان میں جان نہیں ہے...... وہ لیٹا ہوا ہے، چور آتا ہے...... ڈاکو آتا ہے...... اس کے گھر کی ایک ایک چیز اٹھا کر لے جا رہا ہے...... یہ ہائے وائے کر سکتا ہے...... یہ رو سکتا ہے...... چیخ سکتا ہے...... چلا سکتا ہے اور کچھ نہیں کر سکتا...... آج عالم اسلام کی حیثیت یہی ہے۔ اس کا پٹرول ہے...... اس کے پاس سونے چاندی کے پہاڑ ہیں...... اس کے پاس ہیرے جواہرات کی کانیں ہیں...... اور اس کے دریا اور سمندروں میں خدا نے موتیوں کی دولت رکھی ہوئی ہے...... مگر یہ مردِ بیمار ہے کہ کفر کے بھیڑیے اور بڑے بڑے بے ایمان آگے بڑھ بڑھ کے کبھی تیرے پٹرول پہ قبضہ...... کبھی تیرے ہیروں پہ قبضہ...... کبھی تیری کانوں پہ قبضہ...... اوئے تم ہائے ہائے کر سکتے ہو مگر چور ڈاکو کا راستہ نہیں روک سکتے...... لہٰذا اپنے اندر قوت پیدا کریں، "واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل" کی تفسیر کو پڑھیں...... اور اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کریں "ترھبون بہ عدو اللّٰہ وعدوکم" طلباء علماء سمجھ رہے ہیں۔ اس پر عمل کرو ورنہ یاد رکھو...... افغانستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ کیا؟ کہ جذبہ بھی تھا، ایمان بھی تھا، ولولہ بھی تھا، جوش بھی تھا، نعرے بھی تھے...... مگر جب اوپر سے جہاز بم گراتے تھے تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا، میں نے کہا سب سے زیادہ تقریریں میں نے کی تھیں...... ہم بم باندھ کر ایئرپورٹوں میں گھس جائیں گے...... ہم ٹینکوں کے سامنے لیٹ جائیں گے...... ہم یہ کریں گے ہم وہ کریں گے...... لیکن ہم نے جوش تو دلایا، جذبہ تو پیدا کیا...... جہاد کے لئے قوم کو تو اٹھایا لیکن قرآن نے جو کہا تھا کہ تیاری بھی ہونی چاہیے......

تلوار کے دور میں تلوار سے تیاری......

گھوڑے کے دور میں گھوڑے سے تیاری......

ایٹم بم کا دور ہے تو ایٹم بم سے تیاری ہونی چاہئے

حکمت عملی اپنانے کی اشد ضرورت ہے

ہم نے دیکھ لیا، جس طرح جذبے بھی تھے ولولے بھی تھے ایک ایک شہید ہو رہا تھا۔ تو میدان چھوڑ کر پہاڑوں میں جانے کی حکمتِ عملی اپنائی گئی کہ راستہ اور کوئی نہیں تھا۔ اس لئے سبق سیکھنا چاہئے...... عالم اسلام اپنی کمزوریوں پر قابو پائے اور اپنی حفاظت کا بندوبست کرے ...... سب بتلاؤ یہ بات غلط ہے؟...... لے جاؤ فتویٰ لکھ کر کسی عالمِ دین کے پاس...... یہ فتویٰ غلط ہے؟ اگر میں کہتا ہوں جو فالج زدہ انسان ہے اسے اپنا علاج کرانا چاہئے...... اسے چوروں ڈاکوؤں کے بڑھ بڑھ کر آنے سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی صحت کی طرف توجہ دینی چاہئے...... عالم اسلام کو مل کر اپنی حفاظت کرنی چاہئے...... دفاعی ساز وسامان تیار کرنا چاہئے...... اور جدید سے جدید علوم خاص طور پر جو دفاع سے تعلق رکھتے ہیں ان پہ حاوی ہونا چاہئے...... ورنہ ہم نعرے لگائیں گے، لیکن دشمن کے ان ہتھیاروں کے مقابلے میں ہم نعرے تو لگائیں گے اور برستے ہوئے بموں کا نشانہ تو بن جائیں گے...... اس کے علاوہ افسوس کے سوا ہمارے پاس کوئی بات نہیں ہوگی...... ہم سقوطِ کابل پر روئیں گے...... سقوطِ بغداد پر روئیں گے...... لیکن ہمارے پاس رونے کے سوا کچھ نہیں ہوگا...... تو عالم اسلام کو ایک ہونا چاہئے۔ اگر میں یہ بات کہتا ہوں تو یہ غلط ہے؟

کہتے ہیں جی، مولانا اعظم طارق نے کہا طالبان نے مروا دیا ہمیں، کس نے کہی یہ بات......؟ یہ بات میں اسمبلی میں کر رہا تھا، اسمبلی کی میری تقریر ہے اور جو اسمبلی کی تقریر ہے اس کا خلاصہ میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔ یہ بات وہاں نہیں کرنی چاہئے؟ یا وہاں بھی میں کہتا، جناب وزیراعظم صاحب "ہونڑیں ہونڑیں حکم جاری کرو، جلدی سے بڑے بڑے جہاز بھرو اور ہمیں بغداد پہنچاؤ...... ہم نے بغداد جانا ہے...... جلدی جلدی ہمیں بغداد پہنچا دو...... وہاں جائیں گے خالی ہاتھ بغداد جائیں گے...... تاکہ جب شام ہو جائے گی بھوک لگے گی...... ایک ایک گھر میں جائیں گے روٹی دے دیو...... کیا یہ حقائق نہیں ہیں؟...... افسانوی دنیا میں آتے ہو، حقائق کو تسلیم

CamScanner

کرو......! حکمت عملی بھی کسی چیز کا نام ہے۔

جنگ خندق کیا ہے؟ خندق کیوں کھودی گئی تھی؟

کیا خندق کا کھودنا توکل کے خلاف تھا؟

کیوں خندق کھودی گئی، کہ دشمن کا راستہ روک دو......

کیوں خندق کھودی گئی، کہ دشمن آگے سے وار نہ کر سکے۔

اور سنو، سنو اگر ہوش ہے تو، تفسیر معارف القرآن پڑھو، نبی پاک ﷺ نے حضرت سعد ابن عبادہ ؓ، حضرت سعد ابن معاذ ؓ کو بلایا۔ بلا کر آپ نے فرمایا، قبیلہ غطفان کی بہت بڑی تعداد اس لشکر میں ہے، جاؤ قبیلہ غطفان کے سردار عینیہ ابن حسن کے پاس...... ابوالحارث ابن عمرو کے پاس...... ان کو جاؤ (توجہ ہے، ہے توجہ؟ بات سننا بات کہنا آسان ہے یہ باتیں ہر آدمی نہیں کہہ سکتا یہ کہنے کے لئے بھی کچھ جوش چاہیے کچھ ہوش چاہیے، کچھ جرأت چاہیے یہ باتیں کہنے کے لئے بھی ہر آدمی نہیں کہہ سکتا۔ میں نے کہا جناب والا پڑھو اس تاریخ کے حصے کو) نبی پاک ﷺ نے فرمایا ان سرداروں کے پاس جاؤ ان سے جا کر میرا پیغام دو کہ تم لوگ ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دو، واپس چلے جاؤ اگر تم ہماری بات مان لو گے مدینہ کی کھجوروں کی جتنی آمدن ہو گی...... ہم ساری کھجوروں کا تیسرا حصہ تمہیں دیں گے۔

ہاں ہاں کون فرما رہے ہیں؟ (حضور ﷺ)...... کس کو دینا ہے؟ کافروں کو...... اب ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دو میں محمد اللہ کا نبی...... اللہ کا رسول اور پیغمبر تم سے وعدہ کرتا ہوں...... دشمن کا ساتھ نہ دو...... آقا حکم ہے تو جاتے ہیں اگر رائے ہے، تجویز ہے تو مشورہ ہے آقا!...... ان غطفانیوں کو تو ہم نے جہالت کے دور میں کبھی گٹھلی نہیں دی اب ہم اپنی کھجوریں دے دیں؟...... خون پسینے کی کمائی دے دیں؟...... آقا رائے ہماری یہ ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیے...... فرمایا تمہیں شرح صدر ہے؟ جی ہے!...... فرمایا جاؤ پھر اللہ پہ بھروسہ کرو کوئی بات نہیں...... لیکن حکمت عملی، راستہ تو دیا نا!

تو میں نے عرض کیا کہ جناب والا اس وقت اگر ہم اتنے مجبور ہو چکے ہیں، عالم اسلام اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ آج عالم اسلام اپنی حفاظت نہیں کر سکتا۔ تو پھر اس اسمبلی سے حکومت کو چاہیے کہ

CamScanner

کچھ وفود تیار کرے کہ جو بڑی بڑی قوتیں وطاقتیں امریکہ کے حملے کے خلاف ہیں فرانس ہے، چین ہے، رشیا ہے، جرمنی ہے، ہمارے وفود وہاں جانے چاہئیں اور ہمیں ان سے مل کر انہیں آمادہ کرنا چاہیے کہ تم بھی ایٹمی طاقت ہو...... تم بھی جدید قوتیں ہو...... امریکہ کی بدمعاشی...... اس کی تھانیداری کے خلاف تمہیں چاہیے کہ تم ہمارا ساتھ دو...... عالم اسلام کا ساتھ دو...... عالم اسلام کے وسائل تم لے لو...... ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔ ان کو ساتھ ملا کر پہلے امریکہ کا خاتمہ کرو (بعد میں ان سے بھی نمٹ لیں گے) اور یہ بات بھی جو کر رہا ہوں، (یار، او اصلی تقریر رہ جانڑی ہے۔)

ہمارے سامنے تو نبی پاک کی پوری زندگی پڑی ہے، حضور مدینہ تشریف لائے، تو مدینہ میں اس وقت کی سیاسی قوت یہودی تھے۔ آپ نے آتے ہی یہودیوں سے معاہدہ کیا...... بقائے باہمی پر مشتمل معاہدہ کیا...... ہم تمہارے دشمن کے خلاف تمہارے ساتھ، تم ہمارے دشمن کے خلاف ہمارے ساتھ، آپس میں ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے...... (میں بڑی باتیں بتاؤں گا اس سے بھی بڑے مسئلے نکالے جارہے ہیں، لیکن غلط انداز میں۔ صغریٰ کبریٰ ملاتے ہیں لیکن غلط، پھر نتیجہ بھی نکلے گا غلط) یہودیوں سے معاہدہ ہوا...... پھر جب جنگ خندق ہوئی...... یہودیوں نے غداری کی، تو آقا ﷺ نے حدیبیہ میں فوری طور پر مشرکوں سے معاہدہ کرلیا...... جب مشرکوں سے معاہدہ ہوگیا، مشرکوں کی طرف سے راستہ بند ہوگیا...... راستہ بند کرلیا مشرکوں والا، تو آپ یہودیوں کی طرف چلے گئے...... ہاں بھئی اب بتاؤ تم نے جو معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی، اس کی سزا کا دن آچکا ہے...... پہلے مدینہ میں امن کے لئے یہودیوں سے معاہدہ کیا جب انہوں نے غداری کی مشرکین مکہ سے معاہدہ کیا ان کو مارا...... جب یہ مرگئے تو اگلے سال مکہ فتح ہوگیا۔

روافض کو گود میں بٹھانے والوں کا غلط استدلال

مگر کچھ کرم فرما فرماتے ہیں، کہتے ہیں یہی تو ہماری سیاست ہے۔

حضور ﷺ نے یہودیوں سے معاہدہ کیا، مشرکوں سے معاہدہ کیا، ہم نے بھی تو معاہدہ کیا ہے تم ہمارے خلاف کیوں ہوگئے ہو؟ ہاں ہاں، یہی کہا جارہا ہے...... میں کہتا ہوں یہودیوں سے معاہدہ کرتے ہوئے یہ تو نہیں فرمایا تھا تمہارے ساتھ معاہدہ ہے آج کے بعد تمہارے پیچھے نمازیں

پڑھیں گے......!

یہودیوں کو مسلمان کا لقب تو نہیں دیا تھا؟......

مکہ کے مشرکوں کو مسلمان کا لقب تو نہیں دیا تھا؟......

معاہدہ کرو، کافر سے اُسے کافر بنا کر معاہدہ کرو، میں اس کو تسلیم کرنے کو تیار ہوں......

ہندو سے معاہدہ کرو تو ہندو، میں مسلمان!

سکھ سے معاہدہ کرو تو سکھ، میں مسلمان!

عیسائی سے معاہدہ کرو تو عیسائی، میں مسلمان!

ہندو، سکھ، عیسائی، مشرک، یہودی، رافضی، شیعہ، قادیانی ہر ایک سے معاہدہ کرو...... اگر کافر کو کافر بنا کر، خود مسلمان رہ کر...... ایسا معاہدہ کرو تو بسر و چشم قبول ہے اور اگر معاہدہ کرتے وقت کہو، آج سے تو مسلمان...... تیری مسلمانیت کی صفائی میں دوں گا...... اب تیری وکالت میں کروں گا...... تیری اسلامیت کی ترجمانی میں کروں گا...... جناب والا! اس جیسے معاہدے کا، کوئی بھی ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی، اس جیسے معاہدے کی مثال حضور ﷺ کے دور میں ملتی نہیں۔ ملتی ہے......؟

(نہیں) تو کافر سے کافر بنا کر، یہ نہیں اتنا تو لگا لو کہ "من تو شدم تو من شدی"

اتنا نہ کرو، اتنا نہ کرو کہ اپنے اکابر کے فتوؤں کو ہی روند ڈالو......

اتنا نہ کرو کہ اتنا آگے بڑھ جاؤ کہ فتویٰ دینے والے مفتی حضرات کے بارے میں کہو "ان کو کیا پتہ ہے یہ تو چار دیواری کے اندر رہ کر فتوے دیتے ہیں، ان کو کیا پتہ ہے عالمی حالات کا"......

کیا عالمی حالات کی وجہ سے تکفیر شیعیت کا فتویٰ بدل گیا ہے؟

میں نے ایک جگہ پھر عرض کیا تھا، میں نے کہا تھا حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کے پاس، حضرت کا میں بیعت بھی ہوں۔ وہاں بات بڑھی اور بھی حضرات بیٹھے تھے۔ میں نے کہا حضرت آپ میرے لئے میرے مرشد بھی ہیں، میرے لیے پیر بھی ہیں، آپ میرے رہنما بھی ہیں، آپ فرما دیں کہ عالمی حالات کی وجہ سے علمائے کرام کے فتوؤں سے اب رجوع کیا جا سکتا ہے؟ عالمی حالات کی وجہ سے ان (شیعوں) کا کفر اب اسلام میں تبدیل ہو گیا ہے؟...... کیا ان کے

کفر میں اب کمزوری آ گئی ہے؟ آپ فرمادیں، میں آپ کا نوکر ہوں...... آپ فرمادیں، آپ ایک علمائے کرام کا ایک پینل بنادیں، دوست ہمارے، ہمارے اکابر، ہمارے جو لیڈر ہیں وہ ان کے سامنے عالمی حالات پیش کریں...... میں ان کے سامنے شرعی اصول پیش کرتا ہوں وہ صفائی دیں...... میں الزامات پر مبنی دستاویز کھولتا ہوں...... پھر ان پہ فیصلہ چھوڑ دیتے ہیں...... جو فیصلہ کر دیں گے مجھے منظور ہے۔ ہمیں منظور ہے۔

لیکن ہماری پندرہ سالہ محنت...... خدا کی قسم! ہماری پندرہ سالہ محنت...... کوئی ہم سے پوچھے کہ کیا گزر رہی ہے ہمارے دلوں پر...... جانیں دیں ہم نے......!

کہاں ہے وہ سمیع اللہ جھنگویؒ، جس کے نام سے آج یہ گلشن آباد ہے؟...... بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ...... کس جرم میں مارا گیا؟

کہاں ہے سیف اللہ خالدؒ، کس جرم میں شہید کر دیئے گئے......؟

کہاں ہے بھائی چوہدری مشتاقؒ، کتنے سالوں سے لاپتہ ہے......؟

کہاں ہے حق نواز جھنگویؒ؟...... کہاں ہے ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ؟...... کہاں چلے گئے یہ لوگ، کس جرم میں مار دیئے گئے؟...... کس جرم کی سزا پائی ہے؟...... کس جرم میں ان کے بچے یتیم ہوئے ہیں؟ کس جرم میں ان کی بیویوں کے سہاگ اُجڑے ہیں؟

ایک ہی جرم تھا...... کہ ہم کفر اور اسلام کے درمیان جدائی چاہتے تھے...... ہم کفر اور اسلام کا ملاپ دیکھ نہیں سکتے۔ اس پر قربانی دی، فتویٰ دینے والوں نے فتوے دیئے...... تائید کرنے والوں نے تائید کی......

فتوے مفتیوں کے تھے......

انہوں نے فتویٰ لکھ کر کمال کر دیا، ہم نے فتویٰ بیان کر کے کمال کر دیا......

انہوں نے فتویٰ لکھتے وقت بخل سے کام نہ لیا، ہم نے سناتے وقت بخل سے کام نہ لیا!

فتویٰ لکھا گیا...... فتویٰ سنایا گیا...... کافر بلّوں میں چھپ گیا...... وہ شرمناک چہرہ لے کر پھر روڈوں پہ آ نہیں سکتا تھا...... تم بلّوں سے نکال کر اسٹیج پہ کھڑا کر کے وکیل صفائی بن گئے ہو اور ساتھ کہتے ہو "ان کو کیا پتہ تھا فتویٰ دینے کا؟"...... معذرت کے ساتھ کہتا ہوں، ادب بھی ہے،

احترام بھی ہے، اپنے اکابر پہ اس طرح بدگمانی مت کرو...... ہمارے اکابر نے جو کہا تھا سچ کہا تھا۔ بتلاؤ کیا اکابر نے جو کہا تھا غلط کہا تھا......؟ (نہیں)

ہمارے اکابر نے سچ کہا ہے، ان کے فتوے سچے...... ہمارے شہیدوں کی قربانیاں سچی...... اوئے دنیا بدل جائے گی ہمارے مفتیوں کا فتویٰ نہیں بدلے گا...... ہمارے شہیدوں کے خون کی آواز نہیں بدلے گی، نہیں بدلے گی!!

حیران ہوں میں، میں اگر تھوڑا سا بیان کرتے ہوئے نادانستہ طور پر کوئی لفظ ادھر ادھر کا استعمال کرلوں، وہی حجت "دیکھو توہین کردی، بے حرمتی کردی" میں اشارے کنائے میں نادانستہ طور پر کوئی توہین کر جاؤں نا قابل معافی!...... اور آپ برملا کہیں "مفتیوں کے فتوے وقتی تھے، مفتیوں کے فتوے اندر بیٹھ کر لکھے گئے تھے"...... آپ ہمارے اکابر ہیں...... تو وہ مفتی آپ کے بھی اکابر ہیں۔

کہاں ہیں حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ، جنہوں نے "ایرانی انقلاب" لکھی؟......

کہاں ہیں مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، متفقہ فتوے پہ مقدمہ لکھا؟......

کہاں ہیں مفتی احمد الرحمٰنؒ، کہاں ہیں یہ اکابر؟......

کہاں ہیں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک والے؟......

کہاں سے لاؤں میں......، ان کی قبروں پہ کھڑے ہو کے میں کیسے کیسے جا کر آواز دوں؟ اٹھو ان کو آواز دے کر کہو...... کہ کہاں جا رہے ہو، راستہ وہی صحیح ہے جو ہم نے دکھایا تھا۔

للکار ہے للکار ہے...... شیر کی للکار ہے

کچھ نہیں میرے پاس اور کچھ نہیں، میں ایک ایک کی قبر پہ جا کے آواز دوں گا...... میں ایک ایک کی قبر پہ کھڑے ہو کر رونا روؤں گا...... میں ایک ایک مدرسے میں جا کر کہوں گا......

فتوے تمہارے تھے گردنیں ہم نے کٹوائی ہیں......

تم نے سیاہی سے لکھے تھے ہم نے خون سے لکھے ہیں......

ہمارا جرم یہ ہے ہم نے تمہارے فتوؤں کی تائید کی ہے...... آج ان فتوؤں کی تائید کرنے کے جرم میں ہم مجرم...... او گلے میں ہار نہیں ڈال سکتے، کسی کی قربانی کو خراج تحسین نہیں پیش کر سکتے تو گالیاں دینے کا کیا فائدہ ہے؟...... الزام لگانے کا کیا فائدہ ہے؟

مصروفیاتِ زندگی کا ہجوم بے کراں

اس لئے اب اصلی تقریر کی طرف آتا ہوں، بہت آگے چلے گئے اور وہ تقریر ہے دینی مدارس۔ دینی مدارس (''قائد سنیں گے تیری بات...... ساری رات ساری رات'' کا نعرہ) (ہاں جی تُسی تے ساری رات کہنڑا ہی کہنڑا اے، ساڈے کولوں وی پچھیا کرو کہ ساڈی ساری رات کتھے گزردی اے)

کل رات منڈی بہاؤالدین میں تھے، اس مجمعے سے پانچ گنا بڑا مجمع تھا۔ وہ بھی کہہ رہے تھے ساری رات...... میں کہیا کل لاہور اے اووی ایہی کہنڑ گے ساری رات...... رات تین بجے تقریر ختم کی گاڑی پہ بیٹھے صبح ساڑھے چھ بجے جھنگ پہنچا۔ میٹھی لسی پی کر سات بجے سویا، ابھی ساڑھے آٹھ بجے تھے...... اٹھو جی اٹھو...... کی گل اے؟ فلاں بندہ فوت ہوگیا ہے جنازہ پڑھاؤن جانا اے...... جنازہ پڑھانے کیلئے جانا تھا...... میں نے کہا بھئی جاتا ہوں...... باہر نکلا تو اَسّی نوے آدمی کھڑے ہیں...... او جی ساڈا ٹیلی فون کرو جی، ایس پی صاحب نوں...... او جی ساڈے بندے پھڑے گئے...... او جی ساڈا موگہ بند ہوگیا اے...... او جی ساڈا پلاٹ کسی نے کھودیا اے...... او جی تحصیل دار نوں فون...... او جی پہلے ساڈا کم...... او جی ساڈے بندے پھڑے پین جی فلاں تھانے...... او ساڈی موٹر پھڑی پئی اے...... میں کہیا یار چار پانچ گھنٹے اس پر لگائے...... وہاں سے نکلے، ایک ساتھی نے دعوت رکھی تھی اسکے پاس دعوت کھانے گئے...... کہنے لگے جی دعوت بعد اچ کھالیو پہلے ساڈا کیس سن لیو...... تسی کیس سنا لیو بھئی...... کیس وی سُندے گئے روٹی وی کھاندے گئے...... روٹی توں فارغ ہوئے گڈی تے بہہ کے تہاڈے کول آ گئے...... یہی ہو رہا ہے کل بھی یہی ہونا ہے...... اگلی راتوں میں بھی، ایک ایک دن میں ایک ایک ہزار کلومیٹر کا سفر ہے...... کل جمعہ ہے، سونا وونا کیا ہے...... پتہ نہیں جھنگ کس ویلے پہنچنا اے...... اور لوگ تو پھر جمعہ پہ بہت آتے ہیں۔ پورے ملک کے لئے...... یہی ہوتا ہے۔ پرسوں کی رات عجیب ہوا، ہمارے ہاسٹل میں ماشاء اللہ تین تین چار چار کمرے ہوتے ہیں چاروں ہی فل ہوتے ہیں...... فل مہمانوں سے، چاروں کمرے فل ہو گئے۔ کچھ اتنے معزز مہمان آ گئے...... میں نے کہا ان کو کہاں ٹھہرائیں

بھئی......میں نے کہا جی آپ میرے بیڈ پہ سو جائیں......میرے کمرے میں سو جائیں......بیڈ بھی حکومت نے دیئے ہیں اب۔ ہر ایک ایم این اے کو دیئے ہیں ورنہ ہم نے تو کبھی بیڈ دیکھے ہی نہیں تھے......ان کو بیڈ پہ سلا دیا، کچھ لوگ نیچے سو گئے......میں نے کہا میں کیا کروں......میں نے کہا آپ سوئیں میری ایک میٹنگ ہے......دل میں میں نے کہا فلاں دوست کے گھر جا کر سوتے ہیں......ان کو بارہ بجے کھانا وانا کھلا کر سب کو سُلا کر کچھ قالینوں پر سو گئے جو وہاں بچھے ہوئے ہیں حکومت کی طرف سے......میں چلا گیا دوست کے گھر......دروازہ کھٹکھٹایا باہر نکلا......کیا حال ہے؟ میں نے کہا یار سونا ہے......کہتا ہے آ جاؤ اندر آ جاؤ، اندر گئے اندر بھی مہمان تھے......میں نے کہا اب کیا کریں گھنٹہ گپ شپ لگائی......واپس آئے تین بج گئے، کمرے فل تھے......وضو کیا نفل پڑھنے لگ گیا......پھر تلاوت کرنے لگ گیا......پھر فجر کا وقت ہو گیا اٹھو بھئی اٹھو نماز پڑھیں...... اٹھو بھئی اٹھو نماز پڑھیں......وہ سارے اُٹھے نماز پڑھی، میں نے کہا تُسی ادھر بیٹھو مینوں سونڑ دیو...... پھر دو گھنٹے سوئے پھر سب کو ہی اٹھا دیا......آ وَ جی فون کرنا ہے......آ وَ جی وزیروں سے ملنا ہے...... آ وَ جی نلاں......لہڑیاں راتاں اِداں دیاں گزر دیاں نے، ہیں! آپ نے تو آج تقریر سننی ہے پھر سارا دن جا کے سونا ہے......پھر کل رات وی سوئیں گے......ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا ہے میرا خیال ہے۔ دینی مدارس کے عنوان پر میں گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ اور دینی مدارس کا کردار کیا ہے؟

صوبہ سرحد میں مجلسِ عمل کی حکومت کا سنہری کارنامہ

خدا کی قسم برصغیر کے ان دینی مدارس نے، اسلام کے ان مضبوط قلعوں نے اُمت کو کیا دیا ہے؟ میں اتنا کہتا ہوں کہ یہ دینی مدارس کا صدقہ ہے کہ آج چودہ صدیاں گزرنے کے بعد اسلامی رنگ بھی موجود ہے......اسلامی کلچر بھی موجود ہے......اسلامی تہذیب بھی موجود ہے......آپ کہیں گے دینی مدارس سے مراد......

وہ مدرسے جو حکومت کے انڈر میں نہیں ہیں۔

یہ طالبان اسی لئے پیدا ہو رہے ہیں کہ یہ مدرسے حکومت کے ماتحت......نہیں ہیں۔

یہ مجاہد اس لئے پیدا ہو رہے ہیں کہ یہ مدرسے حکومت کے ماتحت نہیں ہیں۔

یہ فتوے اسی لئے آتے ہیں کہ یہ مدرسے حکومت کے ماتحت نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان حضرات کو سمجھ دے۔ حکومت جب آتی ہے تو مزاج ہی بدل جاتا ہے۔ صوبے کی حکومت ملی ہے ہمارے دوستوں کو، پہلا آرڈر جاری کیا ہے کہ دو مہینے کے لئے اعظم طارق صوبہ سرحد میں داخل نہیں ہوسکتا۔ ظالم، حکومت شے ہی ایسی ہے۔

حضرت! میں دو مہینے کے لئے صوبہ سرحد میں نہیں جاسکتا...... ۲۳/ مارچ کو ظہر کے بعد ہری پور میں میری تقریر تھی...... عشاء کے بعد میری پشاور میں تقریر تھی...... میں جب ہری پور کے لئے تیار ہوا تو پتہ چلا کہ ناکہ بندیاں ہیں، میں نے کہا چلو میں پشاور جاتا ہوں...... پتہ چلا خیر آباد پل پر بھی ناکہ بندی...... نوشہرہ بھی ناکہ بندی...... آگے بھی ناکہ بندی، پشاور پورا کا پورا سیل...... میں نے کہا یہ بھٹو کا دور ہے یا نواز شریف کا دور ہے یار یہ کیا ہوگیا ہے؟...... ابھی رات ہفتہ کے دن جانا تھا...... جمعہ پڑھا کر سویا...... مجھے رات کو بارہ بجے ایس ایس پی کا فون آیا...... کہتا ہے جی صوبہ بندی کے آرڈر آئے ہوئے ہیں ابھی ابھی آپ نے تعمیل کرنی ہے...... میں ایس ایچ او کو بھیج رہا ہوں...... ب میرا ارادہ تھا کہ میں چلا جاؤں، ایس ایچ او نے مجھے فون کیا کہ میں آجاؤں...... میں نے کہا میں نے یار کون سا بھاگ جانا ہے صبح کو آجانا...... اس نے کہا میں صبح کو آجاؤں گا......۔ وہ آیا نہیں میں بھاگ گیا میں چلا گیا اسلام آباد، آگے پتہ چلا پابندی ہے...... جب میں نہ جاسکا تو میں نے پھر ٹیلی فون پر خطاب کیا۔

میں نے کہا دوستو! عجیب بات ہے، آج ۲۳ مارچ ہے۔ آج مجلس عمل کی طرف سے لاہور کی سڑکوں پر ملین مارچ ہو رہا ہے...... ق لیگ کی حکومت جو مشرف کی لونڈی اور جو امریکہ کا ایجنٹ جو حقیقت میں امریکہ کی لونڈی اس نے دفعہ ۱۴۴ اُٹھالی اور کہا کہ آؤ بھئی ملین مارچ کرو۔ دفعہ ۱۴۴ اٹھالی کہا آؤ بھئی تقریریں بھی کرو، وہ جو مشرف کی لونڈی ہے وہ جو امریکہ کی ایجنٹ ہے...... انہوں نے تو دفعہ ۱۴۴ اٹھا کر تمہیں جلسہ کرنے کی، تمہیں ملین مارچ کرنے کی، تمہیں تقریر کرنے کی اجازت دے دی...... اور جو تمہاری حکومت ہے وہاں ایک عالم دین آنہیں سکتا۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

CS CamScanner

کہنے کی باتیں اور ہیں۔ حالانکہ میں کتنے سالوں سے صوبہ سرحد میں کیا کوئی بھی ایسی بنیاد نہیں کہ جس پر کہیں کہ جناب تم ہماری حکومت کے دور میں آئے تھے اور آپ نے یہ کام کیا تھا لہٰذا اس بنیاد پر پابندی لگا دی...... پابندی ہے...... میں نہیں سمجھتا، افسر شاہی بھی ساری بات افسر شاہی پہ ڈال دیتا ہوں...... اس لئے کہ جب اپنوں کو بچانا ہو تو پھر غیروں پہ الزام لگا دیا کرتے ہیں...... ہم اسی طرح کہہ دیتے ہیں جیسے حضرت حسان بن ثابتؓ نے فرمایا تھا، آقاؐ! میں آپ کا دفاع بھی کروں گا، میں مشرکین مکہ کی خبر بھی لوں گا...... آپ ﷺ نے فرمایا خاندان تو ہمارا ہے فرمایا آقا! بے فکر رہیں میں اس طرح نکال لوں گا جس طرح آٹے سے بال نکالتے ہیں۔

دشمنِ صحابہ کو کسی صورت معاف نہیں کروں گا

اگر دشمن کسی جگہ پر ہمیں تنگ کرے گا، ہمارے راستے میں کانٹے بچھائے گا، اپنوں کو سلام کریں گے دشمن کو ٹھیک ٹھاک جواب دیں گے...... اپنوں کو انشاءاللہ جس طرح آٹے سے بال نکالتے ہیں اس طرح نکال لیں گے...... سب کے لئے احترام ہے، سب کے لئے محبت کا پیغام ہے...... لیکن کفر کے لئے، منافق کے لئے ننگی تلوار ہوں میں ننگی تلوار!!...... بھول جا کہ تیرے لئے کوئی نرمی ہوگی! تو جس انداز میں آئے، جس طریقے سے آئے، جس لباس میں آئے......

؎ من انداز قدمت توام می شناسم

میں تیرے قد کو جانتا ہوں...... میں تیری ٹورنوں پہچانتا...... تو جہاں چلا جا تیرا تعاقب جاری رہے گا اور تیرے چہرے سے نقاب اٹھایا جاتا رہے گا ...... تو جون سی مقدس عبا کو پہنے گا، میں وضو کر کے مقدس عبا کو اٹھا کر ایک طرف رکھ دوں گا...... پھر تیرا گریبان پکڑ کے کہوں گا "تو دس کی بھا وِکدی اے"۔ مقدس عبا کا احترام کروں گا تیرے لئے احترام...... نہیں! یا کر لیئے؟...... (نہیں) سارے کہندے نے...... (ویسے آرام وی ایندے وچ ہی ہے۔ آرام وی ایندے وچ ہی اے، سکون نال آپاں وی کوئی وڈے وڈے نعرے ماریے، آپ وڈے لیڈر بنڑ جایئے۔)

او یار دیکھو آج اعظم طارق مجلس عمل میں شریک ہو جائے تو دیکھیں تعریفیں ہی تعریفیں

ہوں گی...... کوئی مخالفت نہیں کرے گا...... کبھی آپ کو سبق پڑھتے ہوئے طعنہ نہیں ملے گا...... کبھی آپ کو دورانِ سبق پریشانی نہیں ہوگی...... کبھی درس گاہ میں شرمندگی نہیں ہوگی...... کبھی اپنوں کے سامنے کھڑے ہوکر آپ کا سر نیچا نہیں ہوگا...... تو پھر میں مجلس عمل میں چلا جاتا ہوں...... (نہیں) تو کہتے ہیں اس لئے نہیں جانا وہاں وہ بیٹھے ہیں...... تو یار انہوں نے اگر ہمارے اکابر کا کچھ نہیں بگاڑا تو میرا کیا بگاڑ لیں گے؟...... کہتے ہیں جی بگاڑ تو کچھ نہیں سکیں گے، جب دونوں کو ساتھ ساتھ دنیا دیکھے گی تو اتنا ضرور کہے گی، جھوٹے ہو! وہ خون کس لئے بہا تھا؟...... منافقو! وہ جانیں کس لئے دی تھیں؟...... بے ایمانو! وہ تقریریں کہاں گئیں؟...... وہ تمہارے فتوے کہاں گئے؟......

چونکہ فتوے ہم نے بیان کئے تھے، الزام ہم پر آئے گا...... جنہوں نے فتوے لگائے نہیں، ان پر الزام بھی نہیں ہے...... جو بیٹھے ہیں، ان پر الزام نہیں ہے کہ انہوں نے فتوے دیئے نہیں تھے...... سوموار کا دن تھا۔ وزیر اعظم نے بلایا سارے اپوزیشن کے، حکومت کے، سارے بلائے ہوئے تھے۔ تیس (۳۰) لیڈرانِ کرام وہاں موجود تھے۔ جب میں وہاں پہنچا تو سارے (یہ تو ادب کا تقاضا ہے) اگر وہ آئیں تو ہم کھڑے ہو جاتے ہیں ہم آئے تو وہ کھڑے ہو گئے...... اب میں نے ایک ایک کو سلام کرنا شروع کیا۔ بغل گیر، بغل گیر، بغل گیر...... جب پہنچا، پہنچا تو آگے سرکار کھڑی ہوئی تھی ساجد نقوی صاحب تشریف فرما تھے...... وہ بھی کھڑے تھے...... امتحان تھا دیکھنے والے بھی دیکھ رہے تھے۔

میں نے...... محمود اچکزئی، کیا حال ہے خیریت ہے!

اعجاز الحق کیا حال ہے، خیریت ہے!

عمران خان کیا حال ہے، خیریت ہے!

جب آگے بڑھا، اس نے ایسے کیا (ساجد نقوی نے مصافحہ کی کوشش کی) میں (سلام کئے بغیر) آگے چلا گیا...... کیا حال ہیں، خیریت ہے...... بعد میں مجھے ساجد میر نے...... محمود اچکزئی نے کہا یار یہ تو نے کیا کر دیا ہے...... میں نے کہا عقیدہ اپنا ہے نظریہ اپنا ہے...... سیاست اپنی جگہ پر ہے...... نظریے نہیں بدلتے۔ کہنے لگے یار بڑی اس کی...... میں نے کہا نہ کھڑا ہوتا...... کہنے لگے وہ کبھی آئے گا تو پھر آپ؟...... میں نے کہا میں بیٹھا رہوں گا۔ میں کھڑا ہی نہیں ہوں گا...... کیا

ہے! اس میں کون سی بات ہے...... ہمارا ایک نظریہ ہے، ہم نے اس پر محنت کی ہے...... جنہوں نے نعرے نہیں لگائے...... جنہوں نے فتوے نہیں دیئے...... جنہوں نے فتوے بیان نہیں کیے وہ رہیں سہیں ہم ان پہ الزام نہیں لگاتے۔ لیکن ہم نے فتوے بیان کئے ہیں...... ہم نے خون دے کر بیان کیے ہیں...... ہم نے سرِ دار بیان کیے ہیں...... ہم نے نیزے کی نوک پر سر چڑھا کر بیان کیے ہیں...... اس لئے اگر ہم بھی وہی روش اختیار کر لیں تو ہم سے بڑا بے ایمان، ہم سے بڑا مفاد پرست، ہم سے بڑا شہیدوں کے خون سے غداری کرنیوالا، ہم سے بڑا منافق، ہم سے بڑا کمینہ کوئی نہیں ہے۔ مرتے مر جائیں گے شہیدوں کے خون سے غداری نہیں کریں گے۔

یہ مسجد سمیع اللہ جھنگوی شہیدؒ کی مسجد ہے...... یہ مسجد سیف اللہ خالد شہیدؒ کی مسجد ہے...... یہ مسجد، اس مسجد کی چوہدری مشتاق نے بنیادیں رکھی ہوئی ہیں اس شخص نے، ان کی مسجد ہے...... میں آج بھی رات کے اس حصے میں کھڑے ہو کر خدا سے یہی دعا کرتا ہوں...... خالقِ کائنات! ہمیں حق و صداقت کے اس مشن پر گامزن رکھ...... ہمیں استقامت عطا فرما، ہمیں جرأت دے...... توفیق دے، ہمت دے...... اے اللہ ہمارے راستے آسان کر دے...... ہماری مشکلات آسان کر دے...... اے اللہ جو بات سمجھ نہیں پا رہے انہیں یہ بات سمجھا دے...... یا اللہ! جو بلا وجہ مخالفت کر رہے ہیں ان کی مخالفت سے ہمیں بچا...... اگر ہماری بات سے کوئی شر اٹھتا ہے اس کو ختم کر کے ان کے لئے خیر کا پیغام بنا دے...... ان کی طرف سے کوئی ایسی بات آتی ہے، یا اللہ وہ بھی ہمارے لئے باعث رحمت بنا دے۔

تمام حضرات سے میری التماس ہو گی جو جہاں کھڑا ہے فوری بیٹھ جائے...... اب کوئی گنجائش نہیں ہے کسی کے لئے جو جہاں کھڑا ہے فوری بیٹھ جائے...... اب آپ کے سامنے حضرت شیخ المشائخ...... شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلیفہ مجاز...... ہماری بہت ہی قابل احترام مذہبی شخصیت...... انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے سربراہ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب تشریف لاتے ہیں اور دعا کے ساتھ آج کی اس نشست کو برخاست فرماتے ہیں۔ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور نہ دعا سے پہلے جائے۔

❁❁❁❁

اسلام کا نظریاتی محافظ اور اس کا کردار

(سرزمینِ طائف میں کی گئی یادگار تقریر)

۲۰۰۳ء عظمتِ صحابہؓ کے اس قافلہ سالار کی حیاتِ مستعار کا آخری سال تھا۔ اور قدرت نے اس سال کے دوران آپؒ کی زبان سے علم و حکمت کے وہ موتی نچھاور کرائے کہ انسان ان کا مطالعہ کر کے کیف و سرور کی اس روحانی دنیا میں جا نکلتا ہے، جس کا احساس ہی نہائت نشاط افزاء ہے۔

مولانا شہیدؒ اس سال کے اوائل میں حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے حجازِ مقدس تشریف لے گئے اور حسبِ سابق متعدد بھرپور تقریبات سے خطاب کیا۔ انہی دنوں آپؒ کا طائف میں کیا گیا یہ خطاب اس حوالے سے بھی یادگار رہے گا کہ یہ سرزمینِ طائف میں آپ کا پہلا اور آخری خطاب تھا۔

انتہائی قابلِ صد احترام، صدرِ محفل، معزز و محترم بزرگو، نوجوان ساتھیو! شہر طائف اور گرد و نواح سے تشریف لائے ہوئے میرے مسلمان اور بالخصوص پاکستانی بھائیو! اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور فضل کے ساتھ اس مقدس سرزمین پر پہلی مرتبہ حاضری کا، اور آپ حضرات سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ جب سے ہوش سنبھالا ہے ایک مسلمان ہونے کے ناطے اپنے پیغمبر ﷺ کے حالاتِ زندگی سے واقفیت اور آگہی کے باعث اس شہر کا نام کانوں سے سن کر دل کی

گہرائیوں میں اترا ہوا محسوس کیا ہے۔

طائف کی یہ گلیاں، قدم بوسِ پیمبرؐ

طائف کی سرزمین اپنے اندر ایک خوبصورت مگر المناک داستان محفوظ رکھتی ہے۔ یہ وہ مقدس گلیاں ہیں، جن گلیوں کو آقائے نامدار سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اس شہر کے پہاڑوں کی چوٹیوں کو یہ سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے اپنی نظروں سے آقا کے چہرے کا دیدار کیا ہے۔ آج مجھ جیسا گنہگار انسان اس شہر میں حاضر ہے تو میں اسے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اس کا کرم سمجھتا ہوں۔

صدر محفل خان صاحب نے نہایت ہی خوبصورت پیرائے میں اس شہر کی داستان کو اپنے جذبات کے الفاظ میں آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے ایک پاکستانی کی حیثیت سے جو میری اور آپ کی ذمہ داریاں ہیں، اس پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ان کی درد بھری اور حقائق پر مبنی گفتگو بالخصوص پاکستان اور سعودی عرب کے باہمی دیرینہ اور مضبوط تعلقات کے حوالے سے جو کچھ انہوں نے بیان کیا، میں لفظ بہ لفظ اس کی تائید کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں پاکستان اور سعودی عرب کی باہمی دوستی اور تعلق یہ ایسی مضبوط اور ٹھوس بنیادوں پر قائم ہے کہ ان شاء اللہ العزیز دنیا کی بڑی سے بڑی دشمن قوت اور سازش بھی اس دوستی میں دراڑ پیدا نہیں کرسکتی۔ ہمیں اس سرزمین سے روحانی اور دینی تعلق حاصل ہے۔ کون سا مسلمان ہے جس کے دل میں تڑپ نہیں ہوتی کہ وہ حرمین شریفین کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ اور اپنے دل و جان کو روحانی غذا کے ذریعے سے توانائی بخشے۔ میں آپ سب حضرات کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خالقِ کائنات نے آپ کو پاکستان سے اٹھا کر اس پاک سرزمین پر زندگی کے دن گزارنے کی توفیق سے بھی نوازا ہے۔ اور اس مقدس زمین سے آپ اور آپ کے بچوں اور لواحقین کے رزق کو بھی آپ کا مقدر بنایا ہے۔

ہماری زندگیاں پُرصعوبت کیوں؟

سامعین محترم! بہت سارے حضرات ایسے ہیں جنہوں نے میرا نام تو سن رکھا ہے، شاید

انہیں پہلی مرتبہ اس طرح مجھے دیکھنے اور سننے کا موقع مل رہا ہے۔ اور لوگ حیران ہوتے ہیں کہ آپ مولوی ہیں، عالم دین ہیں، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ آپ کا زندگی کا اکثر حصہ قید و بند اور صعوبتوں کی نذر ہوتا رہتا ہے۔ دشمن کے حملوں اور آئے دن ان کی طرف سے کسی نہ کسی سازش کا نشانہ بننے کے لئے، اور ان کے ناپاک عزائم کو کسی نہ کسی شکل میں برداشت کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی صورت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ آخر وجہ کیا ہے؟ کہ علماء کرام جن کا دین سے تعلق ہے ہم بھی دیکھتے ہیں کہ ماشاء اللہ وہ دین کی باتیں کرتے ہیں، اتحاد کی باتیں کرتے ہیں، وہ دعوت و تبلیغ کی باتیں کرتے ہیں، لوگ ان کی باتیں سنتے ہیں اور عش عش کر اٹھتے ہیں، لوگ ان کی تقریر سنتے ہیں شوق سے عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ان پر تو کسی قسم کا کوئی حملہ نہیں ہوتا...... انہیں تو کوئی اٹھا کر جیلوں میں بند نہیں کرتا...... ان کے ساتھ تو ایسے حالات کبھی پیش نہیں آتے...... تو بات اصل میں یہ ہے کہ ہماری ایک ڈیوٹی ہے، ہم نے ایک راستہ سوچ سمجھ کر اختیار کیا ہوا ہے، اگر آپ کی یہ سمجھ میں آجائے کہ ہم کون سے مقام پر کھڑے ہوئے ہیں، ہم کس ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں، کونسا منصب ہے جو ہم نے حاصل کیا ہوا ہے، تو پھر ان شاء اللہ العزیز یہ جیلیں، یہ ہتھکڑیاں، یہ بم دھماکے، یہ گولیاں آپ کے لئے کوئی عجوبہ نہیں رہیں گی۔

جغرافیائی سرحدوں کی اہمیت

دیکھئے آپ کے ملک کے شہر ہیں، آپ جائیں بار بار اپنے ملک کو دیکھیں...... شہروں میں رونق ہے...... امن ہے...... سکون ہے...... بازار کھلے ہوئے ہیں...... فیکٹریاں، کارخانے چل رہے ہیں...... سرکاری دفاتر میں کام ہو رہا ہے...... سکولوں میں تعلیم کا سلسلہ جاری ہے...... امن و سکون کے ساتھ نظامِ زندگی چل رہا ہوتا ہے...... اگر آپ غور کریں گے کہ یہ امن و سکون کی فضا کیوں قائم ہے؟ یہ کارخانے، فیکٹریاں آرام سے چل رہے ہیں، سارا نظام خوبی کے ساتھ کیوں چل رہا ہے...... تو آپ کو نظر آئے گا کہ یہ ساری کی ساری اگر صحیح انداز میں نظام کی ترتیب قائم ہے تو اس کی ایک وجہ ہے کہ ملک کی سرحدیں دشمن کے حملوں سے محفوظ ہیں۔ جس ملک کی سرحدیں دشمن کے حملوں سے محفوظ ہوں اس ملک کے عوام خوش حال بھی ہوتے ہیں...... پُرامن بھی ہوتے

ہیں...... پُرسکون بھی ہوتے ہیں......اس کے دفاتر بھی کھلے ہوتے ہیں...... اس کے بازاروں میں چہل پہل اور رونق بھی ہوتی ہے اور کاروبار بھی ہو رہا ہوتا ہے...... بالفرض والمحال، خدانخواستہ کوئی ایسا وقت آ جائے کہ بھرے ہوئے بازار میں...... کھلی ہوئی مارکیٹ میں...... چلتے ہوئے کارخانوں اور فیکٹریوں میں......کوئی شخص آ کر یہ آواز لگائے کہ لوگو! دشمن کی فوج بارڈر کراس کر چکی ہے۔ اور ابھی ابھی اس شہر پر حملہ کرنے والی ہے۔ اس آواز اور خبر کو سننے کے بعد بازار کھلے رہیں گے؟...... کارخانے چلتے رہیں گے؟...... فیکٹریوں میں کام ہوگا؟...... سرکاری دفاتر کھلے رہیں گے؟...... سکولوں میں تعلیم کا سلسلہ جاری رہے گا؟...... نہیں! صرف اس ایک خبر کے بعد سکول بند، کارخانے بند، دفاتر بند، ہر آدمی نفسا نفسی کے عالم میں بھاگ رہا ہے، وہ سارے کا سارا خوبصورت منظر، وہ امن وسکون سے جو نظام چل رہا تھا وہ سارے کا سارا آپ کو درہم برہم نظر آئے گا۔ وجہ کیا ہوئی؟ کہ ملک کی سرحد غیر محفوظ ہوگئی اور دشمن نے سرحدوں پر حملہ کر دیا۔

سرحدوں پر محافظ کا کردار

دوستو! اپنے ملک کی سرحد کی حفاظت کرنے کے لئے کچھ لوگ سرحد پہ کھڑے ہوتے ہیں۔ جو دشمن کے ہر وار کو سہتے ہیں۔ اس کی ہر سازش کو ناکام بناتے ہیں۔ اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روکتے ہیں۔ اس کے ناپاک عزائم کے سامنے سدِّ سکندری بن جاتے ہیں۔ اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ دشمن کے گولہ بارود کی بارش کی وجہ سے وہ اپنی جان بھی قربان کر بیٹھتے ہیں...... ان کا جسم چھلنی ہو جاتا ہے...... انہیں خاک وخون میں لت پت بھی ہونا پڑتا ہے...... مگر وہ اس ڈر اور خوف سے کہ ہماری جان چلی جائے گی، ہمیں یہاں کھڑے ہو کر موت کے منہ میں جانا پڑے گا کبھی بھی اپنے ملک کی سرحد چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ یقین جانئے کہ پورے ملک کا امن وسکون، پورے ملک کی خوشحالی وترقی اگر کسی وجہ سے ہوتی ہے تو وہ ان جیالے لوگوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ان بہادر جوانوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ملکوں کا امن وسکون، شہروں کی رونق وآبادی انہی لوگوں کی وجہ سے ہوتی ہے جو جان ہتھیلی پر رکھ کر ملکوں کی سرحد پر پہرہ دیا کرتے ہیں۔ اگر اتنی سی میری بات آپ کی سمجھ میں آ رہی ہے تو آپ کو میری بات سمجھنے میں بڑی آسانی ہوگی۔

اور آپ دیکھ رہے ہیں آج الحمد للہ مسجدیں آباد و شاد ہیں نمازیوں سے بھری ہوئی ہیں، مدارس کام کر رہے ہیں　قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی ہیں　آپ دیکھتے ہیں کہ دعوت تبلیغ کے کام ہو رہے ہیں...... اسلام کی نشر و اشاعت کا کام ہو رہا ہے...... اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ سارا کا سارا نظام اگر امن و سکون کے ساتھ چل رہا ہے، دعوت و تبلیغ کا کام ہو رہا ہے، نشر و اشاعت اور دین کا کام جاری ہے، تدریس و تعلیم کا کام موجود ہے، نماز روزہ حج عبادت کا سلسلہ جاری ہے تو یہ کن کی وجہ سے ہے؟

یہ ان لوگوں کی وجہ سے ہے، جو دین کی سرحدوں پر پہرہ دے رہے ہیں......

جنہوں نے دین کی سرحدوں پر کھڑے ہو کر دشمن کے دوٹوک حملے کے بعد مکان بنانے کا عزم کر رکھا ہے......

جو دین کی سرحدوں پر کھڑے ہیں وہ کسی بادشاہ کو بھی یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ دین کے اندر دخل اندازی کر سکے......

وہ کسی بڑے سے بڑے طبقے کو بھی اجازت نہیں دیتے کہ وہ دین میں رخنہ پیدا کر سکے۔

جو فتنہ اٹھتا ہے اس کا سر کچلتے ہیں...... وہ ہر فتنے کے مقابلے میں سینہ سپر ہو کر چلتے ہیں...... ایسے لوگوں کے دم قدم کی وجہ سے آج چودہ سو سال کے بعد بھی ہمارے پاس اللہ کا قرآن بھی موجود ہے اور رسول ﷺ کا پورا فرمان بھی موجود ہے۔ ورنہ دین کے دشمن اول روز سے مسیلمہ کذاب کی شکل میں...... اسود عنسی کی شکل میں...... یہاں تک کہ فتنہ خارجیت کی شکل میں...... معتزلہ کی شکل میں...... خلق قرآن کے عنوان کی شکل میں...... ایسی ایسی قسمیں لائے اور ایسے فتنے اٹھے کہ جنہیں وقت کے حکمرانوں کی سرپرستی حاصل تھی۔ وقت کے بڑے بڑے خلفاء کی سرپرستی حاصل تھی۔ لیکن جب ایسے فتنوں نے سر اٹھایا تو بے سروسامانی کی حالت میں اہل حق کا ایک طبقہ کھڑا ہو گیا۔ آپ دیکھئے امام احمدؒ بن حنبل کو جو تن تنہا اور اکیلے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس فتنے کے مقابلے میں میدان میں آ جاتے ہیں۔ نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ وقت کے امام ہیں، دشمن اور حکومت والوں کی طرف سے کبھی کوڑے کھانا پڑتے ہیں...... کبھی ڈبل ڈبل دو دو بیڑیاں پہننا پڑتی ہیں...... سالہا سال جیلوں میں رہنا پڑتا ہے...... وہ جیلیں برداشت کرتے ہیں، کوڑوں کی مار کو برداشت کرتے

ہیں، ہتھکڑی، بیڑی پہنتے چلے جاتے ہیں مگر ہر فتنے کے مقابلے میں آوازِ حق بلند کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک شخص کی قربانی کی وجہ سے وہ فتنہ دم توڑ دیتا ہے۔ چنانچہ آج اس فتنے کا نام و نشان بھی نہیں ہے اور امام احمد بن حنبلؒ کا نام پوری دنیا میں پھیل گیا ہے۔

سرزمین ہندوستان پر حضرت مجدد الف ثانیؒ کی محنت

دوستو! آگے چلئے، آپ کی سرزمین ہندو پاک پاکستان بننے سے پہلے ہندوستان کہلاتی تھی۔ یہاں اکبر بادشاہ کا دور آیا۔ اس نے دین الٰہی کے نام سے ایک نیا دین نافذ کرنا چاہا جو کہ ہندو مذہب کا، اسلام کا، سکھوں کا، عیسائیوں کا سب کا ایک ملغوبہ تھا۔ اس نے کہا اگر ایک ہزار سال پہلے عرب کے صحراؤں سے اٹھ کر ایک یتیم محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک دین کی دعوت دے کر پوری دنیا کو اس دین پر چلنے کے لئے آمادہ کرسکتا ہے تو میں اتنی بڑی مملکت کا بادشاہ ہو کر اپنی مملکت میں اپنا نیا دین کیوں رائج نہیں کرسکتا۔ اپنی مملکت میں اپنا نیا مذہب کیوں رائج نہیں کرسکتا۔ اس نے نئے مذہب کی دعوت دی، نئے دین کی دعوت دی اور ہر وقت کے لوگ مفاد پرست ہوتے ہیں۔ ہر وقت خوشامدی اور چاپلوسیوں سے دنیا بھری رہتی ہے۔ اس نے دعوت دی، ماننے والے تیار ہوگئے۔ اس نے کہا میری زیارت کرنا عبادت ہے، سورج کی زیارت کرنا عبادت ہے، سورج کو سجدہ کیا جائے، مجھے سجدہ کیا جائے۔ کتے کی زیارت کی جائے۔ خنزیر کی زیارت کی جائے۔ نمازیں معاف کردیں وغیرہ وغیرہ۔ بہت بڑے خرافات کا مجموعہ تھا۔ جو اس نے دین الٰہی کے نام سے شروع کررکھا تھا۔ مگر اس شخص کے مقابلے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسا شخص کھڑا ہوگیا ان کے ساتھیوں کی ایک جماعت کھڑی ہوگئی۔ نتیجہ کیا نکلا...... کہ جب آپ نے فتنے کو للکارا تو آپ کے گلے میں موتیوں کی مالا نہیں ڈالی گئی......

جب آپ نے فتنے کو للکارا تو آپ کے راستے میں پھولوں کی پتیاں نہیں بچھائی گئیں......

فتنے کو للکارا نتیجہ کیا ہوا...... کہ گوالیار کے قلعے میں بند ہیں......

فتنے کو للکارا بادشاہِ وقت کے جھوٹے اور باطل مذہب کو للکارا...... ساری زندگی مصائب و

آلام کی وادیوں سے گزرتے چلے گئے۔

آج دنیا انہیں مجدد الف ثانیؒ کے نام سے جانتی ہے اور جانتی بھی نہیں کہ بادشاہ کون تھا، اس کا دھرم کیا تھا اس کا مذہب کیا تھا، اس کا دین کیا تھا۔

علم حدیث پر مسلمانوں کی عظیم الشان محنت

تو میں عرض کر رہا ہوں آج مسجدیں آباد ہیں آپ کے پاس اللہ کا قرآن موجود ہے، آپ کے پاس رسول ﷺ کی چھ لاکھ حدیثوں کا مجموعہ موجود ہے۔ نہیں نہیں! آج تو غیر مسلم یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوتا ہے، وہ حیران ہو کر کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے کمال کا کام کر دکھایا ہے۔ مسلمانوں نے نہ صرف حضور ﷺ کی ایک ایک حدیث کو محفوظ کیا ہے بلکہ جن جن لوگوں نے حضور ﷺ کی حدیث کو بیان کیا مثلاً صحابہ کرام، صحابہ کرام سے تابعین نے، تابعین سے تبع تابعین ان کے شاگردوں نے سنا، یہاں تک کہ دو سو سال تک تو یہ سلسلہ زبانی چلتا رہا۔ امام ترمذیؒ پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک پیدا ہوئے اور پھر امام ابن ماجہ پیدا ہوئے۔ امام ابوداؤدؒ پیدا ہوئے پھر انہوں نے حدیثیں جمع کرنا شروع کیں۔ یہ جو بڑی کتابیں ہیں حدیث کی اس میں یہ نہیں لکھا کہ حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے، بلکہ ہر شخص کہتا ہے "حدثنی فلاں" مجھے یہ حدیث میرے فلاں استاد نے بیان کی "قال اخبرنی فلاں" میرا استاد کہتا ہے کہ اس حدیث کی خبر مجھے میرے فلاں استاد نے دی ہے...... "قال حدثنا فلاں" میرے استاد کا استاد کہتا ہے کہ یہ حدیث مجھے فلاں نے سنائی ہے...... وہ کہتا ہے کہ یہ حدیث مجھے فلاں نے سنائی ہے...... یہاں تک کہ وہ کہتا ہے کہ یہ حدیث مجھے تابعی نے سنائی ہے...... وہ کہتا ہے کہ یہ حدیث مجھے فلاں صحابی نے سنائی ہے...... صحابی کہتا ہے کہ حدیث مجھے فلاں موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی سنائی ہے...... اس کے بعد پھر حدیث کا ذکر ہوتا ہے۔ اس کے بعد آگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہے متنِ حدیث اور یہ ہے سند حدیث۔ ان ناموں کو کہتے ہیں سند حدیث۔ مسلمانوں نے یہ کام کیا کہ رسول ﷺ کی احادیث بیان کرنے والے جو لوگ تھے یہ جو اساتذہ کی ایک لسٹ تھی میرا استاد فلاں کا استاد اس کا استاد جب ان کو شمار کیا گیا تو ان کی تعداد ۶ لاکھ سے زیادہ تھی۔ آج مسلمانوں کے پاس رسول ﷺ کی

حدیثوں کو نقل کرنے والے ۶ لاکھ انسانوں کی تاریخ بھی موجود ہے۔ اب کوئی حدیث اٹھائیں مجھے یہ حدیث میرے استاد سلمان نے بتائی "قال حدثنی احمد" وہ کہتا ہے مجھے یہ حدیث میرے استاد احمد نے سنائی قال حدثنی محمد وہ کہتا ہے مجھے یہ حدیث میرے استاد محمد نے سنائی۔ چلتے چلتے یہ جتنے نام آتے ہیں آپ ان میں سے کسی نام کے اوپر انگلی رکھ کر یہ پوچھیں کہ جناب والا یہ کون شخص ہے...... کہاں پیدا ہوا ہے...... باپ کا نام کیا ہے...... قبیلے کا نام کیا ہے...... دادے کا نام کیا ہے...... اس کے استاد کتنے ہیں...... شاگرد کتنے ہیں...... پوری زندگی میں کتنی حدیثیں سنائی ہیں...... پوری زندگی میں کبھی جھوٹ تو نہیں بولا...... پوری زندگی میں کبھی دھوکہ تو نہیں دیا...... پوری زندگی میں کبھی حرام تو نہیں کھایا...... پوری زندگی میں کبھی گناہ کبیرہ کا مرتکب تو نہیں ہوا...... پوری زندگی میں کبھی رسول ﷺ کی طرف کوئی غلط بات تو منسوب نہیں کی...... اگر پوری سندِ حدیث میں کوئی ایک شخص ایسا آ جاتا ہے جس نے زندگی میں ایک بار جھوٹ بولا ہو اور جس نے رسول ﷺ کی طرف نسبت کرتے ہوئے حدیث میں ایک لفظ زیادہ کیا ہو، یا جو شخص حرام کھانے میں مرتکب ہو، یا جو شخص کسی بد عملی کا شکار ہو...... پوری حدیث میں اگر ایک راوی ایسا آ جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ صحیح حدیث نہیں ہے یہ ضعیف حدیث ہے۔ کیوں؟ اس آدمی کی وجہ سے!

آج چھ لاکھ انسانوں کی تاریخ ہمارے پاس موجود ہے۔ پوری ہسٹری ہمارے پاس محفوظ ہے یہ اسلام کا زندہ اور جاوید معجزہ ہے کہ مسلمانوں نے صرف رسول ﷺ کی حدیث کی حفاظت نہیں کی بلکہ جنہوں نے حدیث ہم تک پہنچائی ان لوگوں کی زندگی بھی محفوظ کر لی گئی ہے۔

تو دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ آج ہمارے پاس دین ہے، آج ہمارے پاس احادیث ہیں، آج ہمارے پاس قرآن ہے، تو قرآن کو پڑھایا جا رہا ہے، حدیث کو پڑھایا جا رہا ہے۔ آج یہ سسٹم چل رہا ہے۔ یہ کن لوگوں کی قربانی کی وجہ سے ہے؟ یہ ان لوگوں کی قربانی کی وجہ سے ہے جو رسول ﷺ اور اللہ کے دین کی سرحدوں پر پہرہ دیتے رہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو علماء جھوٹے لوگوں کے مقابلے میں کھڑے نہ ہوتے...... علماء وقت کے ظالم حکمرانوں کے مقابلہ میں کھڑے نہ ہوتے...... علماء ہر دور کے آنے والے فتنے کے مقابلے میں کھڑے نہ ہوتے...... ہر آدمی کی کوشش یہ ہوتی ہے فتنے والے کی کہ میں دین میں اضافہ کر دوں...... میں دین میں کمی کر دوں...... میں دین کے نام سے

کوئی بات کرکے پھیلادوں......اگر دین پر چودہ سو سال میں ایک آدمی ایک بات پھیلاتا......ایک آدمی دین میں ایک بات کا اضافہ کرتا تو آج اصلی دین غائب ہوگیا ہوتا۔اور لوگوں کا دیا ہوا دین اور لوگوں کی پھیلائی ہوئی باتیں ہمارے سامنے ہوتیں۔ ہر دور کے علماء نے جھوٹی باتوں کو الگ کیا، فتنوں کا مقابلہ کیا۔ دشمنوں کا مقابلہ کیا، اس مقابلے میں کبھی گولیوں کا نشانہ بنتا......اس دور میں گولی نہیں تھی تیروں کا نشانہ بنتا......کبھی زہر کا نشانہ بننا پڑا......وقت کے حکمرانوں کے کوڑوں کا نشانہ بنتا......ظلم وستم کا نشانہ بنتا......قید و بند میں جانا پڑا ہر چیز برداشت کی مگر وہ اپنے کام سے پیچھے نہ ہٹے۔

مرزا قادیانی اور اس کا دعوئ نبوت

دوستو! آج دیکھ لیجئے اپنے ملک میں دیکھو تو ابھی ہندوستان و پاکستان نہیں بنا تھا، گورداس پور کا ایک شخص قادیان کی بستی میں غلام احمد نامی آدمی ......اس نے انگریز کے کہنے پر کھڑے ہو کر نبوت کا دعویٰ کردیا، میں نبی ہوں، میں نبی ہوں، اسے کہا گیا کہ تو نبی کیسے ہوسکتا ہے؟ حضور ﷺ تو آخری نبی ہیں، کہتا ہے کہ نبی کو میں بھی مانتا ہوں، میں بھی مسلمان ہوں لیکن میں ظلی نبی ہوں بروزی نبی ہوں حضور ﷺ کی وجہ سے نبی ہوں۔ آپ کی اجازت سے نبی بن گیا ہوں۔ پھر اس نے نبوت کا دعویٰ کرکے لوگوں کے سامنے جھوٹی حدیثیں بیان کیں۔ نبی ہونے کا دعویٰ کرکے ایک جھوٹا مذہب بھی لوگوں کو دیا۔ نبی ہونے کا دعویٰ کرکے جھوٹی باتیں بھی لوگوں کے سامنے پھیلائیں......پھر وقت کے علماء کرام کھڑے ہوگئے انہوں نے اس فتنے کا مقابلہ کیا......اس فتنے کو انگریز کی سپورٹ حاصل ہے......سلطنت انگلش کا انگریزی گورنمنٹ کا سایہ اس کے سر پر ہے......اور نتیجہ کیا کہ وہ جھوٹی نبوت کی ڈفلی بجا رہا ہے۔ وہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کررہا ہے۔ اسے کوئی نہیں پوچھ رہا اور جو کہہ رہا ہے کہ یہ جھوٹی نبوت کا پرچار کرنے والا ہے، جھوٹی نبوت کی دعوت دینے والا ہے، یہ مسلمان نہیں ہے جو یہ کہتا ہے کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اُسے اٹھا کر جیلوں میں بند کردیا جاتا ہے......انہیں اٹھا کر کوڑے مارے جاتے ہیں۔ ختم نبوت کے عنوان نا معلوم کتنے علماء نے جیلیں کاٹیں......ختم نبوت کے عنوان پر کتنے علماء نے قربانیاں دیں......۹۰ سال تک قربانیوں کا سلسلہ جاری رہا...... کتنے سال تک...؟ نوے سال تک قربانیاں دی گئیں! جیلیں بھری

گئیں، یہاں تک کہ پاکستان بن گیا ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں شامل لاہور کی گلیوں میں دس ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا...... ختم نبوت کے اعلان کی وجہ سے یہ ساری قربانیاں دیں بالآخر کیا ہوا...... ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے فیصلہ کر دیا کہ قادیانیوں اور مرزائیوں کا مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ فتنہ دم توڑ گیا۔ یہ فتنہ مسلمانوں سے دور ہٹ گیا۔ مسلمان اس فتنے سے محفوظ ہو گئے ورنہ مسلمان اس فتنے میں مبتلا ہوتے رہتے، نامعلوم کتنے۔

اور ابھی تین چار رات پہلے کی بات ہے میں مدینہ منورہ میں تھا وہاں میری ملاقات ہوئی حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کے پوتے ہیں حضرت پیر سید منور حسین جماعتی وہ انگلینڈ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم انگلینڈ کی عدالت میں ایک کیس دائر کر رہے ہیں۔ یہ کیس دائر کر رہے ہیں کہ قادیانی اس وقت ٹی وی چینل پر مسلم احمدیہ ٹی وی چینل کے عنوان پر باضابطہ درس قرآن دیتے ہیں اور دنیا کو گمراہ کرتے ہیں اور ہندوستان کی بہت ساری ریاستوں میں اور دنیا بھر کے بہت سارے مسلمان اسلام کے نام پر اس کی خرافات کو سنتے ہیں اس کے دامنِ فریب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جو کافر ڈکلیئر کر دیئے گئے ہیں، غیر مسلم قرار دیئے گئے ہیں اور وہ وہاں لندن سے بیٹھ کر پوری دنیا کو اسلام کے نام پر اپنا تعارف کراتے ہیں، اسلام کے نام پر...... آپ حیران ہوں گے وسطی ایشیائی ریاستوں میں وہاں کی مقامی زبان میں سب سے پہلا قرآن کا جو ترجمہ کر کے وسطی ایشیائی ریاستوں میں پھیلایا گیا ہے وہ ترجمہ قادیانیوں کا ہے۔ مسلمانوں کا ترجمہ نہیں۔ قرآن کے ترجمے میں ہیر پھیر کر کے دنیا میں پھیلا رہے ہیں، اسلام کے نام پر۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے وہاں بڑے بڑے وکلاء سے بات کی ہے کہ انگلینڈ کی عدالت میں ہم یہ دعویٰ دائر کریں کہ یہ غیر مسلم ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے لہٰذا انہیں لفظ مسلم استعمال کرنے سے روکا جائے۔ تو میری آپ ہیلپ کریں..... میں نے کہا آپ کو کیا چاہیئے؟ انہوں نے کہا مجھے پاکستان کی عدالتوں کے فیصلے چاہئیں اور اسمبلی کے فیصلے کا متن چاہئے اور دنیا میں بھی جہاں فیصلہ ہوا ہے..... فوری طور پر میں نے رابطہ کیا اپنے استاد حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب سے، وہ بھی یہاں حج کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے مکہ میں تھے۔ میں نے کہا مدینے میں تشریف لایئے انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس خود انگریز کی عدالت کا فیصلہ ہے پاکستان بننے سے پہلے کا بہاولپور کی عدالت کا فیصلہ

ہے۔ ابھی پاکستان نہیں بنا تھا۔ انگریز کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش کیا گیا تھا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس میں لکھا گیا تھا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جنوبی افریقہ میں قادیانی عدالت میں گئے کہ مسلمان ہمیں کافر کہتے ہیں اور کہتے ہیں اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ پاکستان سے علماء گئے مقدمہ لڑا، جنوبی افریقہ کی عیسائی عدالت نے فیصلہ کیا کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ماریشش میں فیصلہ ہوا۔ وہاں کی عیسائی عدالت نے فیصلہ دیا قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کینیڈا میں فیصلہ ہوا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک سو بیس ملکوں کے علماء نے ۱۹۷۳ء میں جمع ہو کر فیصلہ کیا کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کی ہائی کورٹ، سپریم کورٹ کے فیصلے ہیں۔ یہ فیصلے جب ان کو سنائے گئے تو خوش ہو گئے۔ کہنے لگے خدا کے لیے یہ فیصلے آپ ہمیں دے دیں۔ تاکہ ہم وہاں کام کریں۔

تو میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دین کی سرحدوں پر پہرہ دیتے ہیں جب دشمن کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کام کر رہے ہیں یہ لوگ ہمارے چہرے سے نقاب اٹھا رہے ہیں تو پھر دشمن پھولوں کے ہار نہیں ڈالا کرتا ہے۔ اسلام کی سرحدوں پر حملہ کرنے والا دشمن پھر اسلام کی سرحدوں پر پہرے دینے والے کے گلے میں پھولوں کے ہار نہیں ڈالا کرتا۔ پھر وہ کبھی گولیاں مارا کرتا ہے، کبھی پتھر مارا کرتا ہے۔ پھر وہ کبھی عالمی ذرائع ابلاغ کے ذریعے بدنام کیا کرتا ہے۔

علماءِ دین کا اصل منصب کیا ہے؟

میں نے شروع میں عرض کیا کہ ایک یہ تصور ہے کہ مولویوں کا کام تو نمازیں پڑھانا اور حلوہ کھانا ہوتا ہے اور آپ عجیب مولوی ہیں گولیاں کھاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ہمارا منصب سمجھیں۔ آپ یہ سمجھیں کہ ہم کھڑے کہاں ہوئے ہیں۔ اور الحمدللہ ہمارا تعلق اس شعبے سے ہے جو دین کی سرحدوں پر پہرہ دے رہا ہے اور آج ایک قادیانی نہیں ہزاروں فتنے ہیں ہزاروں فتنے جو دین کی سرحدوں پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ ایسے ایسے فتنے مسلمانوں سے جنم کر رہے ہیں، مسلمانوں سے اگر فتنہ کفر کی شکل میں آئے تو اس کا اتنا زیادہ خطرہ نہیں ہوتا...... کوئی مسلمان جیتے جاگتے جانتے بوجھتے عیسائی نہیں بنتا...... یہودی نہیں بنتا...... ہندو نہیں بنتا الا یہ کہ کسی

مفاد کے چکر میں وقتی طور پر چلا جاتا ہے مگر دل میں ہر وقت ایک قلق رہتا ہے، کھٹکا رہتا ہے بالآخرہ پلٹ آتا ہے...... جو فتنہ اسلام کے نام پر سامنے آئے، جو کفر اسلام کا لیبل لگا کر سامنے آئے اگر علماء وقت اس کفر کا تعاقب نہ کریں، اس کفر کے چہرے سے پردہ نہ ہٹائیں تو مسلمان اسلام اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کتنے مسلمان تھے جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دین سمجھ کر نبی قبول کرلیا اسے نبی مان لیا۔ تو جو شخص رسول ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی مان لے گا اس کا ایمان رہا؟...... اس کے پاس دولتِ ایمان رہی؟......

صحابہ کرامؓ سے دشمنی کا فتنہ

تو دوستو عرض کر رہا تھا اس وقت اسی طرح دنیا میں بڑے بڑے فتنے ہیں۔ ان فتنوں میں یہ ایک فتنہ ہے صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کا ایک فتنہ ہے اور یہ فتنہ کیا ہے؟ اس کا دعویٰ ہے کہ قرآن پڑھو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، حج کرو، عبادت کرو، ختم نبوت کو مانو، اللہ کو مانو، آخرت کے دن کو مانو ہر چیز کو مانو صرف صحابہ کرامؓ کو نہ مانو۔ وہ فتنہ ہے جو صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتا ہے۔ جو صحابہ کرامؓ پر کفر کے فتوے لگاتا ہے۔ اور چھوٹا سا نہیں ہے، معمولی سا نہیں ہے۔ آپ کے ملک پاکستان میں اس طبقہ نے تقریباً ڈھائی سو کتابیں شائع کی ہیں گذشتہ ۵۰ سالوں میں۔ ایک ایک کتاب میں صحابہ کرامؓ پر کفر کے فتوے، صحابہ کرامؓ کو گالیاں، صحابہ کرامؓ کے منہ پر لعنت و ملامت، صحابہ کرامؓ کی گستاخی اور توہین اور یہ کہا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کیا ہے کہ صحابہ کرام مومن نہیں ہیں، خلفاء راشدین مومن نہیں ہیں، یہ ایک مستقل فتنہ ہے...... اس فتنے کے مقابلے میں مولانا حق نواز شہیدؒ نے قدم اٹھایا اور ہم نے جگہ جگہ پر بتایا کہ صحابہ کرامؓ سے محبت، صحابہ کرامؓ سے عقیدت، صحابہ کرامؓ کی عظمت اور ناموس کو تسلیم کرنا یہ ایمان ہے اور صحابہ کرامؓ کی نفرت، گستاخی اور توہین کرنا...... یہ کفر ہے۔ مسلمانو اگر کوئی اسلام کا دعوے دار ہے اور صحابہ کی توہین کرتا ہے تو اسلام اس کے دامن سے نکل جاتا ہے اور ایمان اس کے دل سے ختم ہو جاتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کی دین میں اہمیت

کیونکہ صحابہ کرامؓ نام ہے اس مقدس جماعت کا......

کون ہیں صحابہ کرامؓ ....جنہیں خالق کائنات نے چن چن کر اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے دامن میں ڈالا ہے۔

صحابہ کون ہیں......جنہوں نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا دیدار کیا ہے۔

صحابہ کرام کون ہیں......جنہیں ایمان کی حالت میں ایک لمحہ بھی پیغمبر ﷺ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع مل گیا صحابیت کا شرف پا گیا۔

ساری امت کے علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پالی ہے، پھر ساری دنیا کے ولی مل کر، غوث، قطب ابدال مل کر صحابیٔ رسول کی شان کا مقابلہ نہیں کر سکتے......صحابہ کرامؓ اور پھر وہ مقدس جماعت ہے جنہوں نے پورا دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا۔ آپ ﷺ سے قرآن کو سیکھا، آپ سے ایک ایک حدیث کو سنا پھر اسے اپنے سینوں میں، اپنے دل و دماغ میں محفوظ کیا۔ بلکہ آپ کی اداؤں کو محفوظ کیا، آپ ﷺ کے نماز پڑھنے کو دیکھا، آپ ﷺ کے جہاد کرنے کو دیکھا، صرف دیکھا نہیں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ نبوت کے آگے آگے ہو کر بڑے صحابہ کرامؓ نے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ نبوت سے دین لے کر دنیا تک پہنچانے والی جماعت کون ہے؟ کون ہے امت اور نبوت کے درمیان واسطہ؟......صحابہ ہیں امت اور نبوت کے درمیان پل۔ اگر صحابہ پر اعتماد ہے اور صحابہ کی صداقت پر یقین ہے، صحابہ کی عظمت کو ہم تسلیم کریں گے تو قرآن کو بھی مانیں گے حدیث کو بھی مانیں گے، پورے دین کو مانیں گے، جس کے دل میں صحابہ کی محبت نہیں ہے، صحابہ سے نفرت ہے، صحابہ پر اعتماد نہیں کرتا، صحابہ کی عظمت کو تسلیم نہیں کرتا، جو صحابہ کی بہادری کو، جرأت کو، عظمت کو، دیانت کو، صداقت کو، شرافت کو تسلیم نہیں کرتا وہ پھر صحابہ کی معرفت سے ملنے والے دین کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔

صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی نبوت کے گواہ ہیں

صحابہ کرامؓ کو اللہ نے قرآن میں حضور علیہ السلام کی نبوت کا گواہ قرار دیا۔ فرمایا "**محمد رسول اللہ**" محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ دعویٰ ہے "**والذین معه**"......یہ دلیل

CamScanner

ہے۔ فرمایا اس کی دلیل کیا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں...... فرمایا اس کی دلیل صحابہ ہیں۔ آپ کی نبوت کے گواہ صحابہ ہیں۔ آپ کی امامت کی اقتداء کرنے والے صحابہ ہیں۔ آپ کی ایک ایک بات پر لبیک کہنے والے صحابہ ہیں اور یہ کوئی معمولی لوگ نہیں ہیں۔ قرآن کو پڑھیے ساڑھے سات سو مقامات پر صحابہ کا ذکر ہے۔ ابھی میں آپ کے سامنے خطبہ کے بعد آیتیں پڑھی ہیں۔ سورۃ بقر کے شروع کی آیتیں اس میں ارشاد خداوندی ہے:

الم ٥ ذالک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین ٥ (البقرہ: ۱، ۲)

یہ کتاب لاریب ہے، اس کی امانت میں، دیانت میں، تفصیلات میں، تفسیر میں، واقعات میں، پیشین گوئیوں میں کوئی شک نہیں ہے۔

قرآن نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو متقین قرار دیا

"ھدی للمتقین" یہ متقین کی ہدایت کے لیے اتاری گئی ہے۔ کسی جگہ قرآن کہتا ہے کہ "ھدی للناس" کہ یہ ساری کائنات کے لیے ہدایت بن کر آیا ہے۔ یہاں فرمایا یہ "ھدی للمتقین" ہے۔ کیا مطلب؟...... جس طرح سورج ساری کائنات کے لیے روشنی کا پیغام لے کر آتا ہے، سورج کی روشنی ہر شخص کے لیے ہوتی ہے، چھوٹے کے لیے بڑے کے لئے، مرد کیلئے عورت کیلئے، بیمار کے لئے صحت مند کیلئے، انسان کے لئے حیوان کیلئے، فصلوں کے لئے درندوں کیلئے، چرندوں کے لئے...... سورج کی روشنی ہوتی سب کے لیے ہے مگر سورج کی روشنی سے فائدہ صرف آنکھوں والوں کو ہوتا ہے نابینے کے لئے سورج کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہوتا ہے۔ اس طرح سورج کی روشنی ہے تو سب کے لیے لیکن فائدہ آنکھوں والے اٹھاتے ہیں۔ قرآن پیغامِ ہدایت تو سب کے لئے ہے مگر اس کی ہدایت سے فائدہ کون اٹھاتے ہیں؟ متقین! اب اللہ فرماتے ہیں متقین کون ہیں؟...... متقین کیسے ہوتے ہیں؟...... متقین کی علامات کیا ہیں؟...... متقین کا اللہ تعالیٰ تعارف کراتے ہیں۔ فرمایا:

الذین یومنون بالغیب ......

اے لوگو! اگر تم نے متقین دیکھنے ہوں تو دیکھو یہ جو تمہارے سامنے اَن دیکھی باتوں پر

ایمان لا رہے ہیں یہ ہیں متقین۔اب بتائیں جب قرآن اتر رہا تھا،قرآن جب نازل ہورہا تھا تو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کون سے لوگ تھے جواَن دیکھی باتوں پر ایمان لا رہے تھے؟ کون تھے؟ کون تھے؟......"یومنون بالغیب" یہ کس کے دروازے پر گئے۔جبریل کے بارے میں تم بھی دعویٰ کرسکتے ہو کہ وہ ایک لمحے کے لیے زمین پر آ کر پھر واپسی جا سکتا ہے وہ فرشتے تو میرے آقا کے در کے نوکر اور خادم ہیں۔فرمایا اگر ایک فرشتے کی پرواز یہ ہے سیکنڈوں اور منٹوں میں آ جاسکتا ہے اگر خادموں کی طاقت اور پرواز یہ ہے تو آقا کی طاقت اور پرواز کے کیا کہنے۔

"یومنون بالغیب" اَن دیکھی باتوں پر ایمان لا رہے ہیں۔

حضرت سیدہ خدیجہؓ طیبہ طاہرہ ام المومنین ایک دن اُداس پریشان تشریف فرما ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دیکھا،فرمایا خدیجہ پریشان کیوں ہو؟ عرض کیا وہ بیٹے جو بچپن میں فوت ہو گئے ہیں ان کی جدائی اور یاد ستا رہی ہے آج ماں ان کے غم میں پریشان ہے کہ مجھے خدا نے بیٹے دیے اور بچپن میں اٹھا لیے۔وہ کونسی ماں ہے جس کے بچپن میں بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان کی یاد میں پریشان نہ ہو۔حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، خدیجہ اگر کہو تو پھر میں خدا سے دعا کروں اور خدا پردے ہٹا دے اور تمہارے بیٹے جنت میں کھیلتے ہوئے تمہیں دکھا دوں۔عرض کیا اللہ کے نبی آپ نے کہہ دیا ہے خدیجہ ایمان لاتی ہے۔آپ نے فرما دیا ہے تو میرے لیے ایسا ہے جیسا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو......"الذین یومنون بالغیب" یہ وہ لوگ ہیں جو اَن دیکھی باتوں پر ایمان لائے ہیں۔

صحابیٔ رسول کی اقامتِ صلوٰۃ کا منظر

"ویقیمون الصلوٰۃ" یہ وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔قرآن کہتا ہے کہ یہ ہیں متقین جو نماز پڑھ رہے ہیں۔اب بتائیں جب قرآن اتر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ نماز پڑھنے والے کون تھے؟ کن کا ذکر ہو رہا ہے؟ صحابہ کرام کا! نماز پڑھتے ہیں۔ایک نماز ہم بھی پڑھتے ہیں ایسی نماز پڑھتے ہوئے ہمیں نمازی کہلاتے ہوئے شرم آتی ہے......نماز پڑھتے ہیں ساری دکان کا حساب کر لیتے ہیں......نماز پڑھتے ہیں پوری بلڈنگ بنا لیتے ہیں... نماز پڑھتے ہیں

پورے گھر بار سے واپس ہو کر آ جاتے ہیں..... نماز پڑھتے ہیں پاکستان چلے بھی جاتے ہیں واپس بھی آ جاتے ہیں..... یہ نمازیں ہماری ہیں اور ایک نمازیں ان کی نمازیں ہیں..... نماز پڑھتے ہیں سکون کے ساتھ، خشوع وخضوع کے ساتھ، کہ پرندہ آ کے کندھے پر بیٹھ جاتا ہے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ انسان کھڑا ہوا ہے یا ستون کھڑا ہوا ہے..... ایک نماز پڑھنا ان کی نمازیں ہیں نماز پڑھ رہے ہیں تیروں کی بارش ہوتی ہے مگر ان کی نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا..... دو ساتھی ہیں رات کو ڈیوٹی دے رہے ہیں، دونوں صحابی ہیں۔ ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ ایسا کر لیتے ہیں آدھی رات تک میں ڈیوٹی دیتا ہوں آدھی رات کے بعد میں سو جاؤں گا اس کے بعد تم کھڑے ہو کر ڈیوٹی دینا۔ دونوں نے باری طے کر لی ہے..... اس ڈیوٹی دینے والے نے نماز کی نیت باندھ لی ہے..... دور سے دشمن نے دیکھا ہے کہ پہاڑ کی چوٹی پر آدمی کھڑا ہوا ہے لیکن اسے یقین نہیں ہے کہ یہ انسان ہے یا پتھر کی چٹان ہے یا کوئی درخت ہے۔ اس نے آزمانے کے لیے تیر کو پھینکا اور وہ دیکھتا ہے کہ تیر تو گیا ہے وہ جو چیز کھڑی ہے ایک ہیولا سا نظر آتا ہے تیر اسے جا کر لگا تو ہے مگر اس میں کوئی حرکت نہیں آئی ہے۔ وہ اسی طرح کھڑا ہوا ہے۔ اس نے دوسرا تیر چھوڑا۔ آخر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ خواہ مخواہ میں نے دو تیر ضائع کیے ہیں یہ تو کوئی درخت کا تنا ہے یا پتھر کی چٹان ہے۔ جب وہ واپس چلا جاتا ہے لیکن اس نماز پڑھنے والے کی نماز میں ذرا برابر خلل نہیں آتا۔ یہاں تک کہ جسم سے گرم گرم خون نکل کر ساتھ سوئے ہوئے کے جسم پر پڑتا ہے۔ اس کی آنکھ کھلتی ہے، نیند ٹوٹ جاتی ہے مگر اس کی نماز نہیں ٹوٹتی۔

صحابہ کرامؓ کا انفاق فی سبیل اللہ اور جذبۂ اطاعت

"ویقیمون الصلوٰۃ" یہ وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں۔ "ومما رزقنٰھم ینفقون" قرآن کہتا ہے اللہ فرماتے ہیں، قرآن جن کے لیے ہدایت بن کر آیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کے دیے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی تیسرا حصہ لے آتا ہے، کوئی چوتھا حصہ لے آتا ہے، کوئی آدھا مال لے کر آتا ہے، کسی کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تو وہ عورت اپنا بیٹا اٹھا کر کے آتی ہے۔ اللہ کے نبی میرا بیٹا قبول کر لیجیے۔ جنگوں میں ساتھ لے جایئے۔ کسی صحابی کو دے دیں جب دشمن کی طرف سے تیر آئے، تلوار چلے تو میرے بیٹے کو سامنے کر دے تا کہ میرے بیٹے کے وجود پر

تیر و تلوار کا زخم لگے، آپ کا مجاہد بن جائے تا کہ میں ایک شہید کی ماں کہلوا سکوں۔ کوئی کچھ لاتا ہے کوئی کچھ لاتا ہے۔ کوئی آدھا گھر لے آیا، کوئی سارا گھر لے آیا اور ایسا کہ ابوبکر نے دیا تو اتنا دیا کہ سب کچھ دیا۔ سیدنا صدیق اکبر سب کہہ دیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قرآن کہتا ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو خدا کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہیں۔

"والذین یومنون بما انزل الیک" ...... یہ وہ جماعت ہے اے پیغمبر! آپ کی طرف جو حکم نازل ہو رہا ہے آپ بیان کرتے چلے جا رہے ہیں وہ مانتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک یہ قوم ہے جن کا قرآن میں ذکر ہے کہ صحابہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا "سمعنا و اطعنا" خدا کا حکم سنتے ہیں تو مان لیتے ہیں۔ جو حکم آیا اس پر عمل کرتے ہیں۔ صدیوں سے گھٹی میں شراب پڑی ہوئی ہے۔ خاندانوں میں تفاخر ہوتا ہے ایک دوسرے کے اوپر ...... روایاتِ تاریخ میں ایک ایسا واقعہ بھی ہے، ایک شخص آتا ہے، سردار ہے، دوسرے کے گھر میں آتا ہے۔ اس کے آنے پر استقبال کیا جاتا ہے۔ گرم جوشی کے ساتھ اسے گھر بٹھایا جاتا ہے۔ یہ سردار جب میزبان کی تمام تر میزبانی سے لطف اندوز ہو جاتا ہے، تو اب میزبان پوچھتا ہے بتاؤ کیسے تشریف لائے ہو...... مہمان کہتا ہے کہ آپ سب سے پہلے مجھے یہ بتائیں کہ آپ مجھے جانتے ہیں؟ ...... ہاں میں جانتا ہوں کہ آپ فلاں قبیلے کے سردار ہیں...... آپ میری عظمت، میری خاندانی وجاہت سے آگاہ ہیں؟...... وہ کہتا ہے کہ ہاں میں جانتا ہوں آپ بڑے شریف النسب ہیں، آپ کے بہت بڑے محلات ہیں۔ آپ کے بہت بڑے قلعے ہیں۔ آپ بہت بڑے مالدار ہیں۔ آپ شریف النسل ہیں، آپ سردار ہیں اور آپ کی عظمت کو ہم تسلیم کرتے ہیں...... اب یہ آنے والا سردار کہتا ہے کہ میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا کی ہے میرے گھر میں بیٹا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیں۔ یعنی رشتے کے لیے آیا ہے...... اب میزبان اس سے پوچھتا ہے کہ ایک سوال کا جواب دو، میں تمہاری خاندانی وجاہت سے عظمت سے، سرداری سے ہر چیز سے آگاہ ہوں مجھے تسلیم ہے یہ بتاؤ کہ تمہارے خاندان میں شراب کب سے چلی آ رہی ہے۔ کتنی پرانی شراب تمہارے خاندان میں موجود ہے؟ کافی دیر سوچنے کے بعد مہمان کہتا ہے کہ میرے خیال میں تو ہزار ڈیڑھ ہزار سال سے ہمارے گھر میں شراب کا دور دورہ ہے جب وہ یہ کہتا ہے تو میزبان کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہتا ہے کہ آپ

CamScanner

مہربانی کر کے تشریف لے جائیں اس لیے کہ ہمارے خاندان میں دو ہزار سال سے شراب چلی آ رہی ہے۔ ہمارا آپ کا جوڑ نہیں ہے...... ہمارا خاندان زیادہ عزت والا ہے تمہارے خاندان کی نسبت سے...... اس لئے کہ ہم پرانے شراب پیتے چلے آ رہے ہیں تفاخر کا باعث ہے...... لیکن جب حکم ہوتا ہے کہ مسلمانو شراب حرام ہے، بس اتنا حکم ہونے کی دیر ہے مدینہ کی گلیوں میں شراب ایسے بہتی تھی جیسے پانی کا سیلاب آ گیا...... ہم بھی کبھی کبھی جب شوق ہوتا ہے تو سگریٹ چھوڑ دی۔ چند دن نہیں گزرتے کہتے ہیں کہ یار سگریٹ چھوٹتی ہی نہیں ہے، پیٹ میں مروڑ پڑتے رہتے ہیں ہاضمہ درست نہیں رہتا...... چلو میں ایک دن ایک مرتبہ پی لیتا ہوں، دو مرتبہ پی لیتا ہوں تو یہ سگریٹ کم بخت بھی ہم سے نہیں چھوٹتی لیکن انہوں نے ایسا چھوڑا کہ پھر کبھی ایک مرتبہ بھی نہیں کہا کہ ہمیں جناب شراب کا جو چسکا لگا ہوا تھا اس کی یاد بہت ستاتی ہے۔ حکم آتا چلا جاتا ہے وہ مانتے چلے جاتے ہیں۔ فرمایا یہ ہیں صحابہ!

چور سب سے پہلے چوکیدار پر حملہ کرتا ہے

قرآن کہتا ہے "اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون" یہی ہیں وہ لوگ نمازیں پڑھنے والے...... یہی ہیں وہ لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے...... یہی ہیں وہ لوگ خدا کی آیتوں کو ماننے والے تسلیم کرنے والے...... یہی ہیں وہ لوگ آخرت پر یقین رکھنے والے...... یہی ہیں وہ لوگ اَن دیکھی باتوں پر یقین رکھنے والے...... "اولئک علی ھدی من ربھم" یہی لوگ خدا کی توفیق سے ہدایت پر ہیں...... "اولئک ھم المفلحون" یہی لوگ ہیں خدا نے ان کو ہدایت یافتہ اور کامیاب کہا ہے۔ آپ بتائیں قرآن جنہیں ہدایت یافتہ کہتا ہے، قرآن جنہیں مفلحون کہتا ہے، یہی نہیں...... دوسری جگہ فرمایا "اولئک ھم الراشدون" ...... "اولئک ھم الفائزون" ...... "اولئک ھم المھتدون" ...... "اولئک حزب اللّٰہ" ...... "اولئک ھم المومنون حقا" ...... یہ پکے مومن ہیں، یہ رشد وہدایت کے منارے ہیں۔ یہ فوز وفلاح پانے والے ہیں۔ یہ کامیاب ہیں۔ حزب اللّٰہ...... یہ خدا کی فوج ہے۔ یہ کون ہیں؟...... خدا کی فوج ہیں! اب بتائیں جنہیں خدا اپنی فوج کہے...... جنہیں

CamScanner

ہدایت یافتہ کہے...... جنہیں مفلحون کہے...... جنہیں صادقون کہے...... جنہیں راشدون کہے...... جنہیں فائزون کہے...... آج اگر کوئی طبقہ اٹھ کر انہیں کافر کہے، آج اگر کوئی طبقہ انہیں اٹھ کر بے ایمان کہے...... اگر کوئی طبقہ اٹھ کر ان پر کفر کے فتوے لگائے تو ہمیں اس طبقے کا مقابلہ کرنا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے؟...... تو ایسے ہی طبقے کے مقابلے میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کھڑے ہوئے۔ اسی طبقے کے مقابلے میں آج ہم جدوجہد کر رہے ہیں۔ نتیجہ کیا ہے جب آپ اسلام کی سرحد پر پہرہ دے رہے ہیں اور ایسے فتنوں کا مقابلہ کر رہے ہیں تو دیکھیں کہ ایک چور ہے وہ دیکھتا ہے کہ اس گلی کا پہرے دار ہر وقت بیدار رہتا ہے مجھے چوری کا کوئی موقع بھی حاصل نہیں ہونے دیتا اور ہر وقت ہی "ہوشیار، ہوشیار چور سے آگاہ رہنا" کہتا ہے تو چور سب سے پہلے اسی چوکیدار پر حملہ آور ہوتا ہے...... دشمن ملک کی فوج سب سے پہلے اپنے مخالف ملک کی فوج پر حملہ کرتی ہے کیونکہ اگر یہ لوگ راستے سے ہٹ جائیں گے تو ملک پر قبضہ کرنا آسان ہو جائے گا...... دین کے دشمن بھی ان لوگوں پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں، ہو رہے ہیں، ہوتے رہیں گے جو دین کی سرحدوں پر پہرہ دیتے ہیں۔ الحمدللہ آج ہمیں اس بات پر ناز ہے، فخر ہے کہ ہم نے اس راستے میں بڑے بڑے علماء کی قربانیاں دیں۔ بڑے بڑے علماء شہید ہوئے۔ مولانا حق نوازؒ شہید ہوئے...... مولانا ایثار القاسمی شہید ہوئے...... مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید ہوئے...... مولانا شعیب ندیم شہید ہوئے...... مولانا سمیع اللہ جھنگوی شہید ہوئے...... مولانا سیف اللہ خالد شہید ہوئے...... کتنے علماء شہید ہوئے؟ ڈیڑھ سو سے زائد ہیں۔ ہر ایک ہم میں بھی جام شہادت نوش کرتا چلا جاتا ہے۔ جانوں کے نذرانے پیش کرتا ہے۔ مگر ان دشمنوں کے مقابلے میں کھڑا ہونے سے رکتا نہیں ہے...... ان دشمنوں کو آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دیتا...... ہر ایک یہی بات کہتا ہے کہ صحابہ کی عظمتوں میں سودے بازی نہیں ہو سکتی ہے۔ صحابہ کی عزت و آبرو کا تحفظ کرنا ایمان کا تحفظ کرنا ہے۔ ہم جان دے سکتے ہیں مگر اپنے اس مشن سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔

ہم لوگوں کے ایمان کی حفاظت کر کے اللہ کے ہاں سرخرو ہونا چاہتے ہیں

دوستو! میں نے یہ بات اس لئے کی کہ بہت سارے نئے لوگ کہتے ہیں کہ یار یہ مولوی

ایم این اے بنتا ہے تب بھی جیل میں جاتا ہے...... ایم پی اے بنتا ہے تب بھی جیل میں جاتا ہے...... مجھے میرے ساتھی بہت سارے کہتے ہیں اللہ ہی خیر کرے۔ میں نے کہا کیوں؟ کہندے نے تسی جدوں وی عمرے دے آئے یا حج دے آئے واپس جاندے ہی جیل تے۔ پتہ نئیں ہنڑ کی ہونڑا اے...... میں نے کہا یار کوئی بات نہیں، یہ چیز ہماری دیکھی ہوئی ہے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم جس سرحد پہ کھڑے ہوئے ہیں، ہم جو ڈیوٹی دے رہے ہیں خدا کی قسم ہم شرح صدر سے سمجھتے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے میرے سات بچے ہیں۔ آپ اپنے بچوں کا تصور کر کے دیکھئے آپ کو بھی یاد آ ئیں گے۔ ایک دن کے لئے کوئی آدمی بند کر دے تو پتہ چل جاتا ہے۔ ساڑھے چھ سال قید تنہائی، پاؤں میں بیڑیاں، جھوٹے مقدمات، سزائے موت کے فیصلے...... سب کچھ ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ساری کی ساری سزائیں یہ ساری کی ساری عقوبتیں، یہ ساری کی ساری شدتیں، پریشانیاں اور انتقام...... یہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ سارے فتنوں کا راستہ روکنا چاہئے تاکہ مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہو جائے۔ کل قیامت میں ہم خدا کے آگے سرخرو ہو جائیں۔

داستانِ قید و بند کی ایک ادنیٰ سی جھلک

دوستو! یہ ۲۵/ اکتوبر (۲۰۰۳ء) کی بات ہے مجھے میانوالی جیل سے لایا گیا عدالت میں، لاہور ہائیکورٹ میں۔ طالبان کا جب مسئلہ ہوا تو مجھے ۶/ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو پکڑ لیا گیا تھا اور بھی علماء کرام کو، بڑے بڑے لیڈروں کو پکڑ کر نظر بند کر دیا گیا...... باقی لیڈروں کی تو تین مہینے بعد جان چھوٹ گئی میری جان تیرہ مہینے نہیں چھوٹی...... کوئی جرم نہیں، کوئی مقدمہ نہیں، کوئی الزام نہیں...... نظر بند نظر بند نظر بند نظر بند...... تین مہینے کے بعد پاکستان کے قانون کے مطابق کسی آدمی کو نظر بند نہیں کر سکتے پھر حکومت کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ عدالت میں پیش کرے، ریویو بورڈ کے سامنے تین ججوں کے سامنے اور کہے کہ جناب والا اس کا نظر بند کرنا ضروری ہے اب اسے نظر بند کر دیں پھر ہائیکورٹ نظر بند کر سکتی ہے...... مجھے تین مہینوں کے بعد لائے، کہنے لگے اسے نظر بند کر دیں۔ میں نے کہا صرف مجھے یہ بتاؤ کہ میرا قصور کیا ہے؟ تو کہنے لگے انڈیا کی فوجیں سرحد پر آئی ہوئی ہیں مولانا اعظم طارق کو نظر بند کر دو۔ میں نے کہا جناب اگر میرے نظر بند کرنے سے انڈیا کی فوجیں

واپس جاتی ہیں تو ایسا کر دو۔ تو انہوں نے مجھے نظر بند کیا۔ چلو جی میانوالی جیل۔ میانوالی جیل چلے گئے۔ تین مہینے بعد پھر لائے تو کہنے لگے جی وہ ہمارے اوپر عالمی پریشر ہے اور بڑی بڑی جو سپر طاقتیں ہیں، نام نہاد وہ ناراض ہیں...... لہٰذا انہیں پھر جیل میں بھیج دیا جائے۔ میں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ اپنے ملک میں ہم زندہ رہنے کے اس وقت تک قابل نہیں ہیں جب تک یہ بڑی باطل قوتیں ہم سے راضی نہ ہوں ٹھیک ہے بھیج دو۔ پھر بھیج دیا۔ یہاں تک کہ عدالت نے فیصلہ دیا کہ آٹھ مہینے ہو گئے ہیں اب قانون ہمیں بھی اختیار نہیں دیتا کہ ہم مزید نظر بندی میں توسیع کریں اسے چھوڑ دو۔ ۲۵ جون (۲۰۰۲ء) کو میں رہائی کے لئے تیار اور جناب نہا دھو کر بیٹھا ہوا تھا، کپڑے وغیرہ اپنے تیار کیے کہ اب رہا ہو جائیں گے، باہر ساتھی لینے آئے ہوئے ہیں۔ وہاں سے کہا کہ یہاں گیٹ پر آ کر رہا کرتے ہیں۔ میں وہاں آیا میں نے کہا ابھی تالا کھلے گا اور باہر جائیں گے۔ لاہور سے پولیس آ گئی کہ ہم ابھی میانوالی جیل سے آپ سے ملنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا بتایئے کیا فرمان؟ کہنے لگے کہ پرسوں آپ کے اوپر ایک نیا مقدمہ لاہور میں قائم ہوا لہٰذا اس میں گرفتاری ڈال کر آپ کو پھر جیل میں بھیجا جا رہا ہے۔ میں نے کہا میں تو آٹھ مہینوں سے جیل میں ہوں، پرسوں مجھ پر نیا مقدمہ بنا دیا گیا ہے؟ میں جیل میں ہوں تو لاہور میں مقدمہ کیسے بنا دیا گیا؟ کہنے لگے کہ وہ جی، ایچ ڈی او ہے تھانہ میں ہے لاہور میں۔ ہمیں خبر ملی ایس ایچ او کو کہ فلاں چوک میں ایک شخص موٹر سائیکل پر کھڑا تقریر کر رہا ہے اور لوگ تقریر سن رہے ہیں۔ ایس ایچ او کہتا ہے کہ میں وہاں پہنچا تو وہ مجھے دیکھ کر بھاگ گیا۔ لوگ تتر بتر ہو گئے۔ جب میں وہاں پہنچا تو تین چار کتابیں پڑی ہوئی تھیں اور مولانا اعظم طارق کی کیسٹ پڑی ہوئی تھی میں نے جب وہ کیسٹ اٹھائی اور کتابیں اٹھائیں تو دیکھا کہ وہ بھی مولانا اعظم طارق کی لکھی ہوئی تھیں، ان کتابوں میں جو مواد تھا وہ بڑا سخت تھا لہٰذا مولانا اعظم طارق پر پرچہ قائم کر دیا گیا۔ وہ تقریر کرنے والا بھاگ گیا، وہ کتابیں رکھنے والا بھاگ گیا اور وہ کتابیں ان کو دے گیا کہ آپ کتابیں اٹھاؤ اور مقدمہ قائم کر دو۔ عدالت میں گئے، مہینہ دو مہینہ بعد وہ مقدمہ ختم ہو گیا۔ پھر تیار ہو کر آئے کہ بھئی چلو آج جیل سے رہا ہو جاتے ہیں۔ پھر جیل سے رہا ہونے لگے تو کہا کہ ایک اور مقدمہ ہے۔ پھر جیل میں واپس۔ پھر عدالت نے فیصلہ کیا، اس سے بھی بری۔ پھر رہا ہونے لگے تو پھر کہا کہ تین مہینے کے لئے

نظر بند تو ۲۵ اکتوبر کو مجھے لاہور ریویو بورڈ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت میں جیل سے الیکشن جیت چکا تھا۔

صحابہ کرامؓ ایمانیات میں شامل ہیں، جج سے مکالمہ

مجھے عدالت کے تینوں ججوں نے بٹھایا، کہنے لگے کہ مولانا آپ بتائیں کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ ان سے پوچھیں یہ آئی جی ہوم سیکرٹری بیٹھے ہیں ان سے پوچھو ان کو مجھ سے تکلیف کیا ہے؟ کہنے لگے کہ جی تکلیف یہ ہے کہ یہ تقریریں بڑی سخت کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا کہتے ہیں؟ کہنے لگا کہ جی یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کی توہین کرنے والے کافر ہیں، صحابہ کی گستاخی کرنے والا کافر ہے۔ جو صحابہ کے خلاف کتاب لکھے وہ کافر ہے۔ تو میں نے کہا کہ کیا میں اسے مسلمان کہوں جو شخص صحابہ کرامؓ کو کافر کہے؟...... میں اُسے مسلمان مان لوں جو صحابہ کی گستاخی کرے؟...... میں اسے مسلمان تسلیم کرلوں کیا چاہتے ہیں آپ؟...... تو وہ ریویو بورڈ کے جج مسٹر تصدق جیلانی نے مجھے کہا کہ صحابہ کرام کی عظمت اور ناموس کو ماننا ایمان میں شامل ہے۔ جج تھا نا! کہا صحابہ کرامؓ کی عظمت کو تسلیم کیے بغیر آدمی مومن نہیں ہوسکتا۔ میں نے کہا کہ میرے مطابق اور علماء کی تحقیق کے مطابق جو صحابہ کرام کو مومن نہیں سمجھتا وہ مومن نہیں ہے۔ کہنے لگے آپ یہ بتائیں کہ ایمانیات میں شامل ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں ایمانیات میں شامل ہے۔ کہنے لگے کہ ایمانیات کیا ہیں، پڑھ کر سنائیں ایمان مفصل "امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الأخر والقدر خیرہٖ وشرہٖ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت" کہنے لگے کہ مولانا اس میں تو صحابہ کا ذکر نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ جی اس میں ذکر ہے۔ اب عدالت میں کہنے لگے کہ مولانا کمال ہے "امنت باللہ" ایمان لایا میں اللہ پر...... وملئکتہ اس کے فرشتوں پر...... وکتبہ اس کی کتابوں پر...... ورسلہ اس کے رسولوں پر...... والیوم الأخر آخرت کے دن پر...... والقدر خیرہٖ وشرہٖ من اللہ تعالیٰ اور اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے...... والبعث بعد الموت اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر میں ایمان لایا...... اس میں صحابہ کرامؓ کا ذکر تو ہے نہیں۔

☆...... میں نے کہا کہ اس میں ذکر ہے۔

کہنے لگے اچھا بتائیں کہ کیسے ہے۔

☆ میں نے کہا کہ یہ بتائیں کہ اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا ایمانیات میں شامل ہے؟

کہنے لگے ہاں بالکل!

☆ میں نے کہا کہ قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے؟

کہنے لگے ہاں ہے!

☆ میں نے کہا اب میں قرآن پڑھتا ہوں۔ قرآن کہتا ہے:

"اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون"

صحابہ ہدایت یافتہ ہیں کامیاب ہیں......

اب جو لوگ یہ کہیں کہ صحابہ ضلالت وگمراہی میں ہیں اور ناکام ہیں؟......

قرآن کہتا ہے "ھم المومنون حقًا" یہ پکے مومن ہیں......اب جو طبقہ اور شخص کہے معاذ اللہ یہ پکے کافر ہیں؟......

قرآن کہتا ہے "رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ" خدا ان سے راضی ہو گیا وہ خدا سے راضی ہو گئے......جو کہتے ہیں کہ خدا ان سے ناراض ہے؟......

قرآن کہتا ہے "اولئک حزب اللہ" یہ اللہ کی جماعت ہے......جو کہتے ہیں یہ شیطان کی جماعت ہے؟......

قرآن کہتا ہے یہ جنتی ہیں جو کہے یہ جہنمی ہیں؟......

قرآن کہتا ہے یہ متقین ہیں جو کہے یہ منافقین ہیں؟......

قرآن کہتا ہے ھم المفلحون ہیں......جو کہیں یہ خاسرون ہیں؟......

تو آپ بتائیں یہ قرآن کا انکار نہیں ہے؟ اور قرآن کا انکار کفر نہیں ہے؟ جب میں نے یہ آیتیں پڑھیں، میں نے کہا کہ الحمد للہ میں یہاں بیٹھے بیٹھے قرآن کی سات سو آیتیں پڑھ سکتا ہوں جس میں صحابہ کا ذکر ہے۔ کہنے لگے کہ مولانا ہم تسلیم کرتے ہیں کہ واقعتاً صحابہ کرامؓ کے ایمان اور اُن کی عظمتوں کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار کفر ہے۔ قرآن کا انکار کیا ہے؟......کفر ہے!

پاکستان میں صحابہ کرامؓ کے خلاف تحریری مواد

تو دوستو! یہ مقدس جماعت ہے صحابہ کی جن کی عظمتوں کی پاسبانی کے لئے، جن کی عظمتوں کی حفاظت کے لئے مولانا حق نواز شہیدؒ نے آواز بلند کی۔ آپ جانتے ہیں کہ جتنے بھی لوگ ہیں، اب ہم نے پچھلے ادوارِ حکومت میں ناموسِ صحابہ بل اسمبلی میں پیش کیا کہ صحابہ کرامؓ کی گستاخی کرنے والے کی بھی سزا ہونی چاہئے۔ پاکستان میں قانون ہے جو شخص قائداعظم کی، علامہ اقبالؒ کی اور ان بڑے بزرگوں کی توہین کرے اس کی سزا دس سال قید ہے تو ہم نے اسمبلی میں بل پیش کیا کہ اگر قائداعظم اور علامہ اقبالؒ کی توہین کرنے والوں کی سزا دس سال ہے تو ان دونوں شخصیات کا مرتبہ صحابہ سے بڑا نہیں ہے۔ لہٰذا صحابہ کرامؓ کی گستاخی کرنے والوں کی سزا کم از کم موت ہونی چاہئے یا پھر دوسری سزا ۲۵ سال ہونی چاہئے یا ۱۵ سال سزا ہونی چاہئے۔ یہ بل پیش کیا تو ہمارے ملک میں ایک طبقہ کھڑا ہوا، کہنے لگے کہ ہم یہ بل پاس نہیں ہونے دیں گے۔ کیوں بھئی آپ کو کیا تکلیف ہے؟ کہنے لگے کہ ہم نہیں ہونے دیں گے۔ اس لیے کہ یہ بل ہمارے خلاف ہے...... اب دیکھیں نا، اگر ملک میں قانون پاس ہو کہ جو شخص چوری کرے، اس کا ہاتھ کاٹ دینا چاہئے اور جو شخص بدکاری کرے اسے کوڑے مارنے چاہئیں اور ایک طبقہ کھڑا ہو جائے کہ ہم یہ قانون بننے نہیں دیں گے تو کیا مطلب کہ یہ چور ہیں؟ یہ بدکار ہیں تبھی تو یہ ڈر رہے ہیں...... جب ناموسِ صحابہ بل لائے سابقہ ادوار میں اور اب بھی انشاء اللہ لائیں گے کہ صحابہ کرامؓ کے خلاف کوئی شخص بھی گفتگو کرے، نازیبا کوئی شخص الزام لگائے، تہمت لگائے اس کو فوراً پکڑو، سزا دو، کوئی قانون نہیں ہے اس کے لئے، قانون ہونا چاہئے۔ آپ حیران ہوں گے کہ صحابہ کرامؓ کے خلاف کتابیں کی کتابیں لاہور کے بڑے بڑے اداروں سے چھ چھ سو صفحات کی کتاب ایک شخص نے لکھی ہیں اس کا نام ہے غلام حسین نجفی۔ (زندہ ہے، لاہور کے جامعہ المنتظر، ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن میں آج بھی وائس پرنسپل ہے) اس نے ایک کتاب لکھی اس کا نام ہے ''جاگیر فدک'' ساڑھے چھ سو صفحوں کی کتاب ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ ''ابوبکر صدیقؓ اور مرزا غلام احمد قادیانی ایک جیسے تھے''۔

اس شخص نے دوسری کتاب لکھی کتاب کا نام ہے ''سہم مسموم'' ساڑھے چار سو صفحات کی

کتاب ہے اس کتاب میں اس نے سونمبر لگا کر حضرت عمر فاروق ﷜ کو سو گالیاں دی ہیں سو گالیاں۔
اتنی غلیظ گالیاں ہیں کہ میں اس مجلس میں ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کیا کہا۔ اتنی گالیاں دی ہیں۔

پھر اس نے ''قول مقبول'' نامی کتاب لکھی ہے ساڑھے پانچ سو صفحات ہیں۔ پوری کتاب میں حضرت عثمان غنی ﷜ کو گالیاں، ہی گالیاں بکتا ہے۔ حضرت امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت، الزام، گالیاں، الزام تراشی اور ایسے لوگ پھرتے ہیں، دندناتے پھرتے ہیں۔ جب ہم جا کر تھانوں میں کہتے ہیں، عدالتوں میں کہتے ہیں کہ پکڑو تو وہ کہتے ہیں کہ اس کے لیے قانون نہیں ہے پہلے تو قانون بنواؤ ان کے لئے...... اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ صحابہ کرام کی عظمت اور ناموس کے لئے جب اس کے خلاف ایک فتنہ کھڑا ہو گیا اور پوری دنیا میں اسلام کے نام پر اپنا تعارف کراتا ہے اور کہتا ہے ہم مسلمان ہیں۔ صحابہ مومن نہیں ہیں۔ تو اس فتنے کے مقابلے میں سپاہ صحابہ میدان میں آئی تا کہ اس کے چہرے سے پردہ ہٹائے۔ تا کہ دنیا کو بتائے کہ صحابہ کون ہیں؟ صحابہ کرامؓ وہ جماعت ہے جن کی وفاداریوں اور جاں نثاریوں کی گواہی اگر لینا ہو تو طائف کی بستی سے بھی لے سکتے ہو۔ مکہ کے پہاڑوں سے لے سکتے ہو، مکہ کی گلیوں سے لے سکتے ہو۔

کون تھے جو تپتے انگاروں پہ لٹائے جاتے تھے......
کون تھے جو مکہ کے چوک میں تختۂ دار پر لٹکائے گئے تھے......
کون تھے جن کے وجود پر صبح و شام کوڑے مارے جاتے تھے......
وہ کون تھے جن کی آنکھیں نکال دی گئیں......
جن کی ہڈیاں توڑ دی گئیں......
وہ کون تھے جن کے جسم سے ان کی چمڑی ادھیڑ دی گئی......
وہ تیل کے جلتے کڑاہوں میں ڈالے گئے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن نہیں چھوڑا۔

آج بھی مکہ کی گلیاں، طائف کی آبادیاں تمہیں دہائیاں دیں گی کہ رسول ﷺ کے شہر کی جماعت ہے جنہوں نے جان فدا کر دی لیکن رسول ﷺ کا دامن نہیں چھوڑا۔

تو دوستو یہ کام ہو رہا ہے۔ الحمد للہ صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ہم نے ایک آواز بلند کی اور اس کے اوپر پھر آج اللہ کا فضل و کرم ہے۔ لعین رشدی پیدا ہو رہے تھے، کتابیں

لکھی جا رہی تھیں، نعروں کا سلسلہ جاری تھا، چوکوں میں کھڑے ہو کر تبرا کیا کرتے تھے، چوکوں میں کھڑے ہو کر گالیاں دیا کرتے تھے، ہمارے جھنگ میں ایسا واقعہ بھی ہوا ایک گیٹ کے اوپر لکھ دیا گیا بابِ عمرؓ...... حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کا نام گیٹ پر لکھ دیا گیا۔ جب جلوس آتا کہتا اس نام کو مٹاؤ ہم یہاں سے نہیں گزریں گے۔ آپ اندازہ لگائیں اندازہ...... ایک دروازے کے اوپر لکھا ہو دیپال پور انگریز کا نام...... گزر جائیں گے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ سکھ کا نام ...... گزر جائیں گے۔ شیعہ والا گیٹ گزر جائیں گے۔ ہندو، سکھ، عیسائی کا نام لکھا ہو گزر جائیں گے لیکن بابِ عمرؓ، بابِ صدیق اکبرؓ، بابِ عثمانؓ لکھا ہو تو نہیں گزریں گے۔ اندازہ لگائیں کتنی دشمنی ہے۔ کہتے ہیں نام مٹاؤ...... مسلمانوں نے کہا کہ ہم نہیں مٹانے دیں گے۔ سات نوجوانوں کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا اور آج بھی وہی بابِ عمرؓ موجود ہے۔ سنگ مرمر سے دروازہ بنایا گیا ہے۔ اب بھی شاید کچھ آدمیوں کا جلوس گزرتا ہے، اب یہ راستہ چھوڑ دیا ہے کہ یہاں سے نہیں گزریں گے۔ شام کو شیعہ گزرتے ہیں کہتے ہیں اس کے اوپر پردہ ڈالو۔ پولیس کہتی ہے کہ جی ایک منٹ میں پردہ ڈال دیتے ہیں۔ کیوں پردہ ڈالے گی صحابہ کے نام پر؟...... آپ اندازہ لگائیں چودہ سو سال بعد بھی اس شخصیت کا نام دیکھنا گوارہ نہیں جس شخصیت کو کعبے کا دامن پکڑ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے...... ان کے ایک قدم سے ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلام پھیلا...... جنہیں دنیا فاروق اعظمؓ کے نام سے جانتی ہے...... چودہ سو سال کے بعد ان کا نام تک برداشت نہیں...... ہمیں کہتے ہیں کہ جی آپ ہمیں برداشت کر لیں۔

تمہیں صحابہ کرامؓ کا نام برداشت نہیں تم امن پسند ہو؟......

ہم کہتے ہیں جو صحابہ کا نہیں ہے وہ ہمارا نہیں ہے......

اب دیکھو کتنا تشدد کر رہے ہیں۔ نام برداشت نہیں صحابی کا، جلوس گزرتا ہے پھر کیا ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہیں پردہ نہیں ڈالیں گے روڈ اس طرف جاتا ہے۔ جس طرف یہ روڈ ہے اس کے اوپر باڑ لگائی ہوئی ہے۔ پولیس ایک طرف ٹرک کھڑا کر دیتی ہے اس کے اوپر جوان کھڑے ہیں اب تم گزرو گے تو بابِ عمرؓ نظر نہیں آئے گا۔ باہر سے ساتھی آ کر چیک کریں گے نہیں جی ابھی نظر آ رہا ہے ایک اور آدمی کھڑا کرو ابھی نظر آ رہا ہے ایک اور آدمی کھڑا کرو ٹھیک ہے جی اب ٹھیک ہے۔ اب یہ

ہزاروں آدمی گزر رہے ہیں کہ ہمیں بابِ عمرؓ نظر نہیں آ رہا۔

چپ سادھ لینے سے نقصان کیا ہوگا؟

دوستو! آپ اندازہ لگائیں کیا آج خاموشی اختیار کر لی جائے؟ چپ سادھ لی جائے؟ موت سے، گولیوں سے، بیڑیوں سے، ہتھکڑیوں سے ڈر کر خاموشی اختیار کر لی جائے؟ آنے والی نسلوں کو یہ بتایا جا رہا ہو ان کی طرف سے، صحابہ مومن نہیں تھے...... مسلمان نہیں تھے......صاحب ایمان نہیں تھے...... وہ ظالم تھے، وہ جابر تھے، وہ زندیق و کافر تھے (معاذ اللہ)! وہ مومن نہیں تھے...... تو آنے والی نسلیں خود کو مومن کہیں گی اور صحابہ کرامؓ کو کافر کہیں گی کیا وہ مومن رہ جائیں گی؟

یہ وہ عنوان ہے جس کے اوپر ہم نے کام کیا، جس کے اوپر قربانیاں دیں اور اسی کے لیے ہم آئینی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان شاء اللہ ایک نہ ایک دن آئے گا کہ پاکستان میں صحابہؓ کے گستاخ کے خلاف قانون بنے گا ان شاء اللہ العزیز۔

دوستو تھوڑا سا میں نے تعارف کروا دیا جماعت کا، اور آج کل سپاہ صحابہ پر پابندی ہے۔ پاکستان میں نام نہیں لے سکتے اور پابندی ہے کہ پرچم نہیں لہرا سکتے، جماعت کے نام پر جلسے نہیں کر سکتے......اور لوگوں پر بھی پابندی تھی ان کو ساری اجازتیں ہیں...... وہ نئی جماعتیں بنا کر میدان میں آ گئے ہیں...... بہر حال ہم نے اس کے باوجود یہ وقت گزارا، اللہ کے فضل سے۔ ٹھیک ہے پابندی لگی اور ہم اس پابندی کے خلاف ہائیکورٹ میں سپریم کورٹ میں گئے ہیں۔ ظاہری طور پر تو پابندی ہے لیکن دلوں پر تو پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔

تم میرے افکار پہ پہرے نہ بٹھاؤ
جذبہ کبھی پابندِ سلاسل نہیں ہوتا

مجھے جیل میں بند کر دیا۔ سال گزر گیا، کوئی ملاقات نہیں، کوئی رابطہ نہیں لیکن جب جیل سے میں نے کاغذاتِ نامزدگی داخل کرائے.... حکومت گئی سپریم کورٹ میں ہائیکورٹ میں کہ نااہل قرار دو، نااہل قرار دو.... انہوں نے کہا کہ کیوں کوئی اس نے پیسے کھائے ہیں یا قومی خزانہ لوٹا ہے؟ کسی الزام میں کوئی سزا ہوئی ہے؟ ہم نے کہا نہیں۔ لاؤ اس کا ریکارڈ لاؤ ہم نے کہا کہ جی تین

مرتبہ ایم این اے بنا ہے مگر گھر تو اس کا آج تک نہیں۔ ایم این اے تین مرتبہ بنا ہے مگر مسجد کے حجرے میں رہتا ہے۔ نہ پلاٹ بنائے نہ کوٹھی بنائی، نہ بنگلہ بنایا نہ زمین بنائی ہے۔ اس لیے بھیجئے تو کیا بھیجئے۔ نیب والوں کو کہا بھیجئے۔ انہوں نے کہا مقدمہ کیا، مقدمے تو جی بڑے مقدمے۔ ہر تقریر کرتا ہے تو مقدمہ بنتا ہے اور ماشاءاللہ ہر جمعے تقریر کرتا ہے ہر جمعے مقدمہ بنتا ہے...... سو ڈیڑھ سو سے بھی زیادہ تعداد ہے۔ جب جیل میں جاتے ہیں سارے مقدمے ڈال دیتے ہیں پھر ایک ایک کی ضمانت کرا کے باہر آ جاتے ہیں۔ پھر باہر آتے ہیں تو تقریر کرتے ہیں پھر مقدمے بن جاتے ہیں۔ تقریریں ہوتی ہیں جو آپ کے سامنے کی۔ سو فیصد تقریر ہی ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی نام نہاد سپر پاور کو للکارتے ہیں۔ ٹھہر جاؤ ہم تمہارے ناپاک عزائم کو تکمیل تک نہیں پہنچنے دیں گے۔ کہتے ہیں کہ اچھا ان کے خلاف بات کی، ہمارے مائی باپ کے خلاف بولے۔ پرچہ کاٹ دیا۔ یہ چلتا رہتا ہے سلسلہ۔ لیکن الحمد للہ ثم الحمد للہ باطل کے مقابلے میں آوازیں بلند ہوتی رہیں گی۔ ان شاء اللہ مسلمانوں میں غیرتِ ایمان، جہاد، غیرت، مذہبی جوش و جذبہ پروان چڑھتا رہے گا۔ تو غیرت مند زندہ رہیں گے۔ انشاءاللہ ہماری آزادی بھی کوئی نہیں چھین سکتا۔ اور ہمارے ملک میں بھی کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ایمان پر بھی شب خون کوئی نہیں ڈال سکتا۔ ہاں اگر مصلحتوں کی چادر ہم بھی تان لیں۔

سیاسی پالیسی کی وضاحت

ابھی میں آیا جھنگ والوں نے شکریہ ادا کیا۔ کہنے لگے "خدادا ناں من، بہت ہو گئی ساری عمر جیلاں، چ کٹنی اے" اس لئے مہربانی کر ہمیں ضرورت نہیں ہے ہر حکومت کے خلاف، ہر حکومت کے خلاف۔ میں نے کہا تم چاہتے کیا ہو، کہتے ہیں مہربانی کر اب اپوزیشن میں نہیں بیٹھنا۔

تو دوستو کچھ ساتھی یہ بھی سوال پوچھتے ہیں کہ میں نے جمالی صاحب کو ووٹ کیوں دیا؟ بات یہ ہے کہ یہ پہلا الیکشن ہے کہ اس میں تین جماعتیں سیاسی طور پر ابھر کر سامنے آئیں۔ مجلس عمل، مسلم لیگ ق، پیپلز پارٹی.... تین جماعتوں میں سے کوئی ایک جماعت بھی ایسی نہیں تھی جو اکیلی حکومت چلائے۔ پھر لازمی تھا کہ اتحادی گورنمنٹ بنے۔ اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ

مجلس عمل کی طرف سے ایک مہینہ تک مذاکرات جاری رہے اور الحمدللہ میں نے رہا ہونے کے بعد بڑی کوشش کی کس طرح یہ مذاکرات کامیاب ہو جائیں کیونکہ ان مذاکرات کی کامیابی کی صورت میں سرحد کی حکومت کو مزید استحکام ملنا ہے اور بلوچستان کی حکومت میں مزید اثر پیدا ہونا ہے۔اس میں اور مرکزی طور پر کم از کم جو غیر ملکی پالیسیاں ہیں ان کے اوپر عمل درآمد کی رفتار سست بھی ہو سکتی ہے بڑی کوشش کی یہاں تک کہ یہ ہوا کہ مجلس عمل کی طرف سے مسلم لیگ کا وزیر اعظم تسلیم کرلیا گیا۔ڈپٹی وزیر اعظم کے لیے بھی اور سپیکر کے عہدے سنبھالنے کے لیے بھی بات ہوگئی بس بات اڑ گئی ایک بات پر کہ وزیر اعظم جمالی نہ ہو شجاعت ہو جائے۔شخصیات پر آ کر یا بلوچستان کی وزارتی جگہ پر آ کر یہ بیل منڈے نہ چڑھ سکی۔مذاکرات ناکام ہو گئے پھر کیا ہوا۔نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی بھی حکومت نہیں بن رہی تھی اور ادھر سے جو عالمی دباؤ تھا کہ یہ مولوی کیوں آ گئے ہیں۔ہم نے تو سمجھا تھا مولوی ختم ہو گئے ہیں۔ہم نے تو سمجھا تھا کہ دین کی بات کوئی نہیں کرے گا۔ہم نے تو اچھا فیصلہ کیا یہ اور زیادہ نڈر بن کر آ گئے۔لہٰذا کوئی آپ چکر چلاؤ کہ واپس چلے جائیں۔بات طے ہو چکی تھی کہ اسمبلی توڑ دو اور یہ اپنے اپنے گھروں کو جائیں۔چار سال بعد پھر دوبارہ کسی وقت الیکشن کرائیں گے جب حالات سازگار ہو جائیں گے۔ان کی مرضی کے مطابق ہم نے محسوس کیا دیکھا اپنے بزرگوں، دوستوں، ساتھیوں کے مشورے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے حق میں اگر پیپلز پارٹی بھی اپنا ووٹ استعمال کرتی ہے تب بھی انہیں وزیر اعظم بننے کے لیے تقریباً سولہ ووٹ اور چاہئیں تھے جو کہ اس وقت ممکن نہیں تھے۔میں بھی ان کے حق میں ووٹ کاسٹ کرتا ہوں تب بھی وہ وزیر اعظم نہیں بنتے جبکہ ادھر جمالی کے پاس 171 ووٹ ہو چکے تھے صرف ایک ووٹ کی ضرورت تھی۔کافی سوچ و بچار اور سب کے مشورے کے ساتھ یہ فیصلہ طے پایا کہ جمہوری عمل کا آغاز ہونا چاہئے تاکہ اسمبلی موجود رہے۔علماء ایم این اے رہیں۔آتے رہیں۔موجود رہیں۔کل کلاں ان شاء اللہ پھر یہ بن جائیں گے۔اگر اسمبلی میں موجود نہ رہے اور یہ سلسلہ باقی نہ رہا، اسمبلی ٹوٹے گی سب اپنے اپنے گھروں میں چلے جائیں گے۔جمہوریت کا آغاز ہونا چاہئے تاکہ جو سازش تیار کی گئی ہے اسمبلی توڑ کر مولویوں کو گھروں میں بھیج دیں..... یہ سازش ناکام ہو جائے۔اس وقت باہمی اعتماد و مشاورت سے کام ہوا۔لہٰذا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔اور اللہ کے فضل سے آنے والے

دنوں میں دیکھیے گا کہ یہ دوریاں ختم ہوں گی۔ اور آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم نہیں رہے اور نہیں رہیں گے اور آج پاکستان میں علماء کا جو کردار ہے اسے کوئی فراموش نہیں کرسکتا۔ مجھے پتہ ہے میں یہ پارٹیاں اٹینڈ کرتا ہوں علماء کی کتنی مصیبت ہے علماء کا کتنا رعب ہے ابھی تو باضابطہ اجلاس نہیں ہوا۔ ۲۵۔۲۶ دن سے اجلاس شروع ہو رہا ہے پھر آپ دیکھئے کہ اللہ کے فضل سے ہمارے ملک میں اور بیرون ملک میں میں سمجھتا ہوں کہ جہاں بھی ہم جاتے ہیں ٹھیک ہے ہم زندگی کے دن یہاں بھی گزارتے ہیں مگر ہمارے دل کی دھڑکنیں تو اپنے ملک کی سلامتی کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ اس طرح ہم اپنے ملک کی خیر خواہی کی دعائیں بھی مانگتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ معلومات بھی لیتے ہیں بلکہ یہاں تو حالات بھی یہ ہیں کہ ہم دور بیٹھے پھرتے ہیں لیکن آئے دن کوئی نہ کوئی بے پر کی بھی اڑتی رہتی ہے۔ اور خاص طور پر جب رمضان کے دن ہوتے ہیں تو مسجد نبویؐ میں اور بیت اللہ میں اعتکاف ہوتا ہے وہاں اتنی باتیں اڑتی ہیں کہ ہم نے نئی بات سنی ہے۔ پاکستان میں حکومت بدل گئی ہے۔ فلاں نئی بات سنی ہے، یہ ہماری محبت کی دلیل ہے۔ اپنی مٹی سے محبت اور تعلق کی وجہ سے ہم چھوٹی چھوٹی بات کو جاننے کے لیے طلب گار رہتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آنے والا وقت اہل حق کا ہے اور بفضل اللہ تعالیٰ آنے والے وقت میں قیادت اہل حق کے پاس ہو گی اور اب وہ تاریکی چھٹ رہی ہے۔ تاریک راتیں ختم ہو رہی ہیں۔ آپ دیکھیں گے بفضل اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ سے ہم نے جو کلمے کے نام پر یہ ملک حاصل کیا ہے اس ملک کی بقا اور سلامتی بھی اسلام کے نام سے اور اسلام سے وابستہ اور اسلام کے نفاذ میں ہے۔ اور بفضل اللہ تعالیٰ قیامت تک اس ملک کو قیامت تک آباد و شاد رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو سلامت رکھے اور اس کو اسلامی نفاذ کا گہوارہ بنائے۔ اور اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائے۔ اور عالم اسلام کی حفاظت فرمائے۔ خالق کائنات عالم اسلام پر جو آئے دن طرح طرح کے منصوبے اور ناپاک سازشیں اور ہر گھناؤنے سازشوں کی بنا پر عالم اسلام کی طرف امنڈ امنڈ کر آ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سازشوں کو ان بادلوں کو، دشمنوں کے منصوبوں کو اور ناپاک عزائم کو خاک میں ملائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دورۂ افریقہ سے واپسی پر پہلا خطاب

جون ۲۰۰۳ء میں مولانا شہیدؒ نے جنوبی افریقہ کا دورہ کیا۔ اس دورہ کی غرض و غائت کیا تھی؟ وہاں کیا دیکھا؟ کیا پایا اور کیا محسوس کیا؟ ان سوالات کے جواب سے آگاہی کے لئے ۱۱ر جولائی ۲۰۰۳ء کو جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں کیا گیا یہ خطاب ملاحظہ ہو۔

قابل صد احترام بزرگو، نوجوان ساتھیو! اصحاب رسولؐ کے غیور سپاہیو! جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے سننے والی اسلامی ماؤ، بہنو، بیٹیو۔ تقریباً ایک ماہ کی غیر حاضری کے بعد جمعہ کے موقع پر آج ۱۱ر جولائی سنہ ۲۰۰۳ء کی تاریخ میں اس عظیم تاریخی محراب و ممبر مسجد حق نواز شہیدؒ سے آپ سے مخاطب ہونے کا پھر موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی فضل و توفیق اور عنایت کے ساتھ، تقریباً ایک ماہ کا عرصہ دنیا کے دور دراز ممالک اور شہروں میں تبلیغ دین کے لئے، اشاعت اسلام کے لئے اور اسلام کے دشمنوں کی کارستانیوں کو ناکام بنانے کے لئے، منافقت کے چہرے سے پردے اٹھا کر اس کی حقیقت کو اُجاگر کرنے کا موقع مرحمت فرمایا ہے۔

ہماری خواہش اور قدرت کے فیصلے

مجھے یاد آ رہا ہے آج سے تقریباً بارہ سال قبل جب میں کراچی چھوڑ کر یہاں جھنگ میں آیا تھا تو ایک دن ساری رات میں سوچتا رہا کہ عجیب اتفاق ہے کہ مولانا حق نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ

جب کراچی تشریف لاتے تھے، ہم ان سے عرض کیا کرتے تھے کہ آپ جو کام کر رہے ہیں یہ کام صرف پاکستان تک ضروری نہیں ہے بلکہ اس کام کو ہمیں پوری دنیا میں کرنا ہے۔ جہاں جہاں کفر پھیل رہا ہے اسلام کا لیبل لگا کر، منافقت اسلام کے نام پر جہاں جہاں آگے بڑھ رہی ہے ہمیں وہاں وہاں پہنچ کر اس کے نقاب اٹھا کر اس کی حقیقت سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا ہے تا کہ ان کے ایمان کی حفاظت ہو سکے۔

لہٰذا آپ جھنگ کے دور دراز علاقے کو چھوڑ کر کراچی جیسے بین الاقوامی شہر میں تشریف لائیں تا کہ یہاں سے بیٹھ کر پوری دنیا سے رابطہ کر سکیں اور پوری دنیا تک اپنا پیغام پہنچا سکیں۔ مولانا حق نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے بات تو آپ کی ٹھیک ہے کہ بین الاقوامی شہر ہے، یہاں سے ہم بیٹھ کر آسانی کے ساتھ دنیا بھر سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ لیکن میری مجبوری ہے وہاں کے مسائل ہیں، مصائب ہیں، مشکلات ہیں، خدا کا کرنا دیکھئے کہ کہاں ہم مولانا حق نواز شہید کو کراچی میں آنے کی دعوت دیا کرتے تھے، کہاں کراچی چھوڑ کر مجھے جھنگ میں آنا پڑا۔ تو میں سوچ رہا تھا، آج سے بارہ سال قبل اور ساری رات گزر گئی میری اس سوچ میں کہ کام تو ہم نے دین کا کرنا ہے۔ لیکن ہماری رفتار میں اور کفر کی رفتار میں اتنا فرق ہے جیسے ایک جہاز اور چیونٹی کے درمیان فرق ہوتا ہے۔ چیونٹی اتنا آہستہ آہستہ سفر کرتی ہے اور جہاز کتنی تیزی کے ساتھ اپنی منزل پہ پہنچ جاتا ہے۔

ہم ہیں کہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں۔ ذرائع نہیں ہیں۔ اور ہمارے پاس وہ تمام لوازمات جو پوری دنیا میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہیں آج ہم ان سے محروم ہیں اور جس کفر کا ہم مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس کے پاس دولت ہے، سرمایہ ہے، اقتدار ہے، پوری دنیا میں اس کے سفارتخانے ہیں۔ پوری دنیا میں وہ کام کر رہا ہے۔ ہم کیسے اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں ہماری آواز تو پاکستان سے باہر نہیں جا سکتی۔ بہر حال اپنے اللہ سے وعدہ یہی ہوتا رہا کہ اے اللہ تو اگر توفیق عطا فرمائے، تو ان شاء اللہ العزیز دنیا کے کونے کونے میں جہاں تک تیری زمین پھیلی ہوئی ہے اور اس زمین پر تیرے پیدا کردہ انسان بستے ہیں۔ ہم وہاں وہاں جائیں گے اور اپنا پیغام پہنچائیں گے تا کہ لوگوں کے ایمان کی حفاظت ہو سکے ان کے نظریے کی حفاظت ہو سکے وہ جنت کی راہ پر چلتے رہیں۔ شیطان اور اس کے حواری انہیں راہِ ہدایت سے ہٹا کر کہیں ضلالت و گمراہی کی راہوں پر ڈالنے میں

CamScanner

کامیاب نہ ہو سکیں۔

دنیا کے تین کناروں تک مشن کا پیغام پہنچ چکا ہے

وقت گزرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ انہوں نے دنیا کے اس ملک میں جہاں سب سے پہلے سورج کی کرنیں پڑتی ہیں اس ملک میں بھی قدم رکھا۔ اور پھر اس ملک میں بھی قدم رکھا جہاں جا کر سب سے آخر میں سورج غروب ہوتا ہے اور آگے دنیا نہیں ہے۔ اور وہاں تک وہ اپنا پیغام پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ اور حال ہی میں میں جس ملک کے دورے سے واپس آیا ہوں یہ دنیا کے جنوبی طرف سب سے آخری ملک ہے۔ جس سے آگے پانی ہوتا ہے، زمین کی سرحدیں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہاں آج سخت گرمی ہے، بڑے بڑے دن ہیں، چھوٹی چھوٹی راتیں ہیں۔ وہاں آج کل شدید سردی ہے، چھوٹے چھوٹے دن ہیں اور لمبی لمبی راتیں ہیں۔ اسی سے آپ اندازہ کر لیں کہ وہ ملک کتنا دور ہوگا کہ جس کا موسم بھی ہم سے مختلف ہے۔ جس کے دن رات کے اوقات بھی ہم سے مختلف ہیں۔

مولانا علی میاں ندویؒ کی مجھے ترغیب

آج سے تقریباً آٹھ سال قبل بلکہ تقریباً نو سال پہلے میں حج کے لئے جب حرمین شریفین کے سفر پر گیا، تو عالم اسلام کی ایک عظیم شخصیت اور مفکر اسلام، ایسے لوگ اسلام کی تاریخ میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں، میری مراد حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں ان سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ ہمارے کام سے الحمد للہ وہ پوری طرح واقف تھے۔ تو مجھ سے پوچھا کہ کیا تم جنوبی افریقہ میں گئے ہو؟ میں نے کہا ہم تو اپنے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں۔ پاکستان سے باہر نہیں نکلا جا سکتا۔ انہوں نے فرمایا تھا جب بھی جلد سے جلد موقع ملے آپ وہاں ضرور جائیں آپ کے کام کی وہاں اشد ضرورت ہے۔

جنوبی افریقہ سے متعلق چند اہم معلومات

یہ ملک پاکستان سے بڑا ہے۔ سرسبز و شاداب ہے۔ قدرت کی دی ہوئی بے بہا نعمتوں

سے سرفراز ہے۔ اسی وجہ سے اس ملک پر ہمیشہ غیروں کا قبضہ رہا۔ پہلے پرتگیزی وہاں حکمران بنے ، ڈچ قوم وہاں بہت عرصہ تک اقتدار میں رہی۔ پھر جیسے ہندوستان میں انگریز غالب آ گئے اور انگریزوں کے پاس حکومت آ گئی دوسوسال تک وہاں انگریزوں نے حکومت کی۔ اور وہاں وہ جزیرہ بھی ہے جسے رابن آئی لینڈ کہتے ہیں کہ جہاں پر ملائشیا اور انڈونیشیا کے علمائے کرام اور بزرگانِ دین کو گرفتار کر کے سال ہا سال نہیں بلکہ پوری زندگی اس جزیرے کے اندر گرفتار رکھا گیا تھا۔ آج وہاں ان کے مزاراتِ مقدسہ بھی ہیں جنہوں نے انڈونیشیا اور ملائشیا کے علاقوں میں اسلام کی سربلندی اور آزادی کے لئے آواز بلند کی تھی۔ وہ وہاں پہنچے تو قیدی بن کر پہنچے۔ لیکن آج ان کے دم قدم سے اس پورے افریقہ کے علاقے میں الحمدللہ اسلام کی شمع روشن ہے اور اسلام ان کے دم قدم سے آج آباد و شاد ہے۔ یہ وہی جزیرہ ہے جہاں پر انگریز کے خلاف آزادی حاصل کرنے کے لئے وہاں کے مقامی لوگ جو اسی (۸۰) فیصد کالے لوگ ہیں وہاں کی آبادی نے سینکڑوں سال تحریک چلائی اور تقریباً ایک ......سال کی لگاتار جدوجہد آزادی کے نتیجے میں آج سے نو سال قبل صرف نو سال قبل انہیں وہاں آزادی نصیب ہوئی ہے۔ گورے انگریز کا اقتدار ختم ہو چکا ہے اور مقامی لوگوں کو آج اقتدار اور حکومت اور آزادی میسر ہے۔

نیلسن منڈیلا کی شخصیت اور مسلمانوں سے اس کا رویّہ

- اور ہم نے وہ جزیرہ بھی دیکھا جہاں افریقہ کا عظیم انسان جس نے اس قوم کو آزادی دلوائی، ۲۷ سال جیل کاٹی، نیلسن منڈیلا...... جو واقعتاً اس قوم کا ہیرو اور لیڈر ہے۔ اس وقت دنیا میں ہیرو کہلانے کا اگر کوئی صحیح معنوں میں مصداق ہے تو وہ شخص ہے۔ مسلمان نہیں ہے لیکن مسلمانوں کے ساتھ اس کا سلوک اور رویہ اتنا اعلیٰ ہے۔ اس وقت افریقہ میں جنوبی افریقہ میں صرف ایک فیصد مسلمان ہے ایک فیصد...... لیکن وہاں حکومت چلانے والی جو بیس رکنی کابینہ ہے اس کابینہ میں چھ وزیر مسلمان ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے ایک فیصد ہے اور کابینہ کے اندر چھ مسلمان ہیں اور یہ وہ شخص ہے کہ میرے یہاں آنے سے آج سے تقریباً ایک ہفتہ قبل بلکہ ایک ہفتہ بھی نہیں صرف چار دن پہلے امریکہ کے صدر بش نے وہاں کا دورہ کرنا تھا، تو اس نے کئی دن پہلے سے کہنا شروع کر دیا کہ

میں امریکہ کے صدر پر یہ بات واضح کردینا چاہتا ہوں کہ وہ میرے ملک کا سرکاری دورہ کرے یا نہ کرے، مگر میں اس کے ساتھ ہاتھ ملانے کو تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ اس کے ہاتھ پر دنیا کے مظلوم مسلمانوں اور بچوں کا خون لگا ہوا ہے۔ جو مظلوم مسلمانوں کا قاتل، جو بچوں کے خون میں اپنے ہاتھ غلطاں کیے ہوئے ہے میں اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتا ہوں، اس کے ساتھ ہاتھ بھی نہیں ملانا چاہتا۔ آپ اندازہ لگائیں، یہ بات وہ کہہ رہا ہے جو غیر مسلم ہے، جس کے ملک میں بش جا رہا ہے۔ ورنہ عالم اسلام میں اس وقت کسی حکمران کی یہ جرأت نہیں ہے کہ یہ الفاظ اس کی زبان سے نکل سکیں۔ اسلام کا نام لینے والوں کی اٹھاون (۵۸) مملکتیں اور حکومتیں ہیں۔ اس وقت دنیا میں ایک بھی حکمران ایسا نہیں ہے جس کی زبان سے یہ لفظ نکل سکے کہ میں صدر بش کا چہرہ بھی دیکھنے کو تیار نہیں، میں اپنا ہاتھ بھی ملانے کو تیار نہیں۔ اس کے ملک میں آ رہا ہے وہ کہتا ہے ٹھیک ہے تم آ رہے ہو سرکاری طور پر یہاں آؤ، ٹھہرو جاؤ لیکن میں تمہارے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ یہ ہے آزادی، یہ ہے حریتِ فکر، یہ ہے غیرت...... کہ ایک آدمی جس موقف کو صحیح سمجھتا ہے، جس نظریے کو صحیح سمجھتا ہے وہ اس نظریے پر ڈٹ بھی جاتا ہے اور اس نظریے کو ببانگ دہل لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ ظالموں، جابروں اور آمروں کے سامنے نہ تو اپنا سر نیچا کرتا ہے اور نہ ہی جابروں اور آمروں کی تعریف کرتا ہے۔ جو اس کے دل میں ہوتا ہے وہی اس کی زبان پر ہوتا ہے۔

جنوبی افریقہ اور پاکستان کی جیلوں میں فرق

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ستائیس سال جیل کاٹی ہے اس نے رابن آئی لینڈ کے جزیرے میں، اس نے ۱۸ سال جیل کے کاٹے ہیں آج وہ جیل بھی ہے۔ میں نے کہا چلو ان کی جیلیں بھی دیکھ لیں۔ ان کی جیلوں کو بھی دیکھا۔ پتھر جہاں تڑواتے تھے وہ جگہ بھی دیکھی لیکن سچی بات ہے چونکہ وہ بھی جیلیں انگریز کی جیلیں تھیں اور ہمارے ہاں جو جیلیں بنائی گئیں ہیں وہ بھی انگریز ہی کی بنائی گئی ہیں دونوں میں کوئی زیادہ فرق نہیں تھا۔ خاص طور پر جن جیلوں کے ساتھ ہمارا واسطہ پڑا اور آج بھی ہمارے مجاہد جن جیلوں میں آباد ہیں اور جن جیلوں کو آباد کیے ہوئے ہیں، یہ جیلیں ان جیلوں سے کئی گنا سخت ہیں۔ حالانکہ جب لوگ اس جیل کو دیکھتے تھے، کال کوٹھڑی کو دیکھتے تھے اور

وہاں پہ دیکھتے تھے، دنیا بھر کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ سیاح آتے ہیں امریکہ سے، جس بس میں ہم بیٹھے ہوئے تھے اس نے پوچھا کہ جناب آپ بتائیں آپ کس کس ملک سے آئے ہیں؟ امریکہ سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ کئی لوگ آئے ہوئے تھے کہ ہم برطانیہ سے آئے ہوئے ہیں۔ کئی لوگوں نے ہاتھ کھڑا کیا کہ ہم جناب فرانس سے آئے ہوئے ہیں۔ کئی لوگوں نے ہاتھ کھڑا کیا کہ ہم ہالینڈ سے آئے ہوئے ہیں، ہم نے ہاتھ کھڑا کیا ہم پاکستان سے آئے ہوئے ہیں۔ کوئی ہندوستان سے آیا ہوا تھا۔ روزانہ ہزاروں لوگ آتے ہیں ہزاروں جاتے ہیں۔ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ تو میں اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ یہ ان جیلوں کو دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگا رہے ہیں اگر یہ ہمارے ملک کی جیلیں دیکھیں تو یہ بے ہوش ہی ہو جائیں گے۔ جیلیں دیکھ کر آدمی بے ہوش ہو جاتا ہے۔

جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کی بود و باش

تو اتنی لمبی تحریک چلی اس کے نتیجے میں، اس تحریک میں مسلمانوں نے مقامی آبادی کا ساتھ دیا۔ وہ لوگ جو جیلوں میں چلے جاتے تھے ان کی اولادوں کو تعلیم دلوائی اپنے پیسے سے اور اکثر مسلمان انڈیا کے گجرات اور سورت کے علاقے کے وہاں گئے ہوئے ہیں۔ اللہ نے دنیا بھی اتنی دی ہے مال تجارت سے اتنی دولت دی ہے کہ انہیں پتہ ہی نہیں ہے کہ ہماری دولت کتنی ہے۔ اربوں پتی تو عام مسلمان ہیں۔ راستے میں جا رہے ہوں گے آپ کا دل چاہے گا کہ میں اس کو دو چار آنے یا چار پانچ روپے خیرات میں دے دوں۔ لیکن آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ تو خود ارب پتی آدمی ہے۔ لیکن جو بڑی خصوصیت ہے الحمدللہ وہ یہ ہے کہ دین داری بہت ہے۔ مسلمانوں کے گھرانوں میں اتنی دین داری ہے کہ میں نے دوبئی میں بھی ساتھیوں سے کہا، کھانا کھانے بیٹھیں پابندی سے ہاتھ دھونا، اور التحیات کی شکل میں دوزانو ہو کر بیٹھنا، امیر کبیر لوگ ایک ایک دستر خوان میں گھر میں تیار کی ہوئی ہر چیز عورتیں گھر میں تیار کرتی ہیں بسکٹ تیار کرتی ہیں، سموسے تیار کرتی ہیں، ہر چیز گھر سے...... بازار سے نہیں خریدتے۔ یہاں تک کہ ہم سیرپ استعمال کرتے ہیں وہ لوگ سیرپ بھی استعمال نہیں کرتے کہ کہیں الکوحل کی ملاوٹ نہ ہو۔ گھر میں ہر چیز تیار کرتے ہیں۔ پھر کھانا کھاتے ہیں تو آخر

CamScanner

میں باضابطہ پلیٹ کو انگلی سے چاٹتے ہیں تاکہ یہ سنت بھی پوری ہو جائے۔

ایک ایک مسلمان نے ایک ایک پوری مسجد بنائی ہوئی ہے۔اور عالم اسلام میں سعودی حکومت میں بھی، دوبئی میں بھی، اتنی خوبصورت مسجدیں حکومتوں نے نہیں بنائیں آپ تصور بھی نہیں کر سکتے جتنی خوبصورت مسجدیں وہ بناتے ہیں اور ایک ایک مسلمان بناتا ہے۔ اربوں روپے لگا دیتے ہیں مسجدوں پر۔ وہاں سخت سردی ہے میں نے دنیا میں کبھی نہیں دیکھا کہ سردی کے موسم میں اتنا انتظام ہو کہ پوری مسجد میں قالین بچھے ہوئے ہیں۔ آپ قالین پر بیٹھ جائیں تو قالین آہستہ آہستہ گرم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارے ایک دوست ہیں، کہتا ہے میں مسجد میں جا کر بیٹھا تو قالین گرم ہونے لگ گیا۔ میں نے کہا یہ کیا ہو گیا، یہاں سے کہیں آگ تو نہیں نکل آئے گی۔ کہتا ہے میں جلدی سے اٹھ کر دوسری جگہ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ قالین بھی گرم ہونے لگ گیا۔ میں تیسری جگہ پہ بیٹھ گیا وہ قالین بھی نیچے سے گرم ہونے لگ گیا۔ میں مسجد سے باہر آ گیا کہ شاید یہاں کوئی آگ لگ جائے گی۔ ایسا سسٹم ہے اور وضو کرنے جائیں، ہر نماز پر وہاں کا خادم پانچ چھ سو تولیے نئے رکھ دیتا ہے۔ آپ وضو کریں تولیے سے منہ ہاتھ صاف کریں، پاؤں صاف کریں اس کو اٹھا کر وہاں جہاں وہ پھینکتے ہیں پھینک دیں دوسری نماز میں آئیں گے تو نیا تولیہ ہر نمازی کو مل جائے گا۔ میں نے کہا پاکستان والے ہوتے تو سارے اٹھا کر لے جاتے۔ ہر نماز میں نیا تولیہ اور خوشبو لگانے کے لئے عام مفت، مسجد میں جائیں خوبصورت تسبیحات پڑی ہوئی ہیں۔ آپ تسبیح اٹھائیں، گرم وہاں پر قالین ہے اس پہ بیٹھیں سکون کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔ میرے ساتھ ساتھی تھے، کہتے تھے خدا کی قسم ان مسجدوں میں آ کر جی کرتا ہے آدمی باہر ہی نہ نکلے۔ خدا کی عبادت کرتا رہے۔ تلاوت کرتا رہے، نوافل پڑھتا رہے۔ اللہ نے دین دیا ہے تو الحمدللہ دینی مدارس اتنے بڑے بڑے دینی مدارس ہیں کہ پاکستان میں اتنے بڑے دینی مدرسے ہم نے دیکھے ہی نہیں ہیں۔ لیکن طلباء کی تعداد پانچ سو چھ سو سے زیادہ نہیں ہے۔ ہمارے ہاں تو یہ ہے نا کہ کمرہ ایک ہے طالب علم بیس ہیں۔ وہاں ایک کمرہ ہو گا تو چار طالب علم، چار طالب علم ہیں۔ کھانے کی ٹیبلیں ہیں، چارپائیاں ہیں، بیڈ لگے ہوئے ہیں پھر ان کے ساتھ باتھ روم ہے۔ میں نے کہا تم نے یہاں طالبعلم تھوڑے رکھے ہوئے ہیں، ہمیں تو ایسے لگتا ہے جیسے آپ نے کوئی منسٹروں کو کمرے دیئے

ہوئے ہیں۔

اور دارالعلوم زکریا...... یہ بڑے مدرسوں میں سے ایک ہے۔ پانچ سو طالب علم ہیں۔ ابھی انہوں نے ہمیں دکھایا، تعمیرات ہو رہی ہیں۔ ایک ہزار طالبعلم کے لئے دو سو کمروں پر مشتمل ایک نیا بلاک بن رہا ہے۔ اتنے بڑے بڑے الحمدللہ مدرسے ہیں۔ یہ دینداری ہے اللہ کے فضل سے۔ مسلمان ایک فیصد ہیں اللہ کی دی ہوئی اتنی فراوانی ہے اور دینی مدرسوں اور مساجد کا اس طرح جال ہے، فرانس میں گیا، ہائی لینڈ میں گیا ہوں، بلجیم میں گیا ہوں، یورپ کے کئی ملکوں میں، یو۔کے میں اور کئی ملکوں میں جانا ہوا ہے۔ وہاں مسجدوں کے مینار بنانے کی اجازت نہیں۔ یہاں اتنے خوبصورت مینار ہیں جیسے میں نے بتایا کہ پاکستان میں بھی ایسی مسجدیں نہیں اور پھر لاؤڈ سپیکر کی اجازت ہے لاؤڈ سپیکر کی۔ آبادی اکثر گوروں کی یا پھر کالوں کی...... غیر مسلموں کی اور مسلمانوں سے زیادہ ہندو آباد ہیں لیکن فجر کی نماز ہو یا عشاء کی نماز ہو لاؤڈ سپیکر سے آذان کی آواز بلند ہوتی ہے۔ میں کہا کرتا تھا کہ خدا کی قسم پانچ وقت آذانیں سن کر اور جماعت کی نمازوں میں رش دیکھ کر مسجدوں کو آباد و شاد دیکھ کر، مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ میں کسی غیر اسلامی ملک میں نہیں پاکستان میں یا کسی اور اسلامی ملک میں کھڑا ہوا ہوں۔

جنوبی افریقہ میں ایرانی رافضیوں کی فتنہ انگیزی

لیکن جس چیز کا خطرہ تھا، جس کی طرف توجہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے دلوائی، جس کے لئے ہمیں وہاں جانا ضروری تھا، وہ یہی تھا کہ وہاں بھی رفض اور ایرانیت وہاں پر پرزے نکال رہی ہے...... اور کیا ہو رہا ہے کہ ایران کے سفیر وہاں کے کالے نوجوان جو یونیورسٹیوں سے پڑھ رہے ہیں دو تین سو نوجوانوں کو بڑی بڑی مراعات اور وظیفے کا لالچ دے کر وہاں سے لا کر تہران میں قم کی یونیورسٹیوں میں تیار کیا جا رہا ہے، انہیں پڑھایا جا رہا ہے۔ جب وہ یہاں سے فارغ ہو کر وہاں جاتے ہیں وہ جو مسلمان ہیں جو وہاں کے بزرگوں کی محنتوں سے مسلمان ہوئے، جو وہاں کے علماء کی محنتوں سے مسلمان ہوئے، جب وہ ایران سے تربیت لے کر واپس جاتے ہیں تو وہ دو باتیں کر رہے ہیں۔

ایک تو وہ یہ کہتے ہیں کہ تم انڈیا کے اسلام کی بات کرتے ہو۔ تمہارا اسلام انڈیا کا اسلام ہے۔ ہم صحیح اسلام لے کر آئے ہیں۔ لہٰذا ہم تمہارے اسلام کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تم انڈیا کے اسلام کی بات کرتے ہو۔

اور دوسری بات وہ یہ کرتے ہیں کہ اس زمین کے ہمارے آباؤ اجداد مالک ہیں، یہاں ہماری حکومت ہے۔ جس طرح انگریز باہر سے آ کر ہم پر مسلط ہو گیا تھا تم انڈیا سے آ کر ہم پر مسلط ہوئے ہو لہٰذا مسجدیں ہمارے حوالے کردو، مدرسے ہمارے حوالے کردو۔ تم واپس انڈیا کو چلے جاؤ ہمارا ملک چھوڑ دو۔ یہ خطرہ وہاں کے مسلمانوں کو لاحق ہے۔

اس خطرے سے...... بلکہ ایک بہت بڑا مدرسہ ہے دارالعلوم آزادوِن وہاں کے جو مہتمم ہیں ان کے بیٹے مولانا عبدالرحمٰن صاحب آج سے کئی سال پہلے یہاں آئے تھے۔ دو دن تک میرے ساتھ رہے۔ بڑے بڑے پروگراموں میں میرے ساتھ رہے، ان میں بڑا شوق پیدا ہوا، پھر وہ مطالعہ کرتے رہے۔ دعوت بھی انہوں نے دی تھی، انہوں نے اپنا مدرسہ دکھایا، دل خوش ہو گیا۔ اتنا بڑا مدرسہ دیکھ کر۔ تو انہوں نے بتایا ہمارے والد صاحب نے مدرسے کے اندر ایک بہت بڑا تہہ خانہ بنایا ہوا ہے۔ میں نے کہا وہ کس لئے بنایا ہے؟ فرمایا ہمارے والد نے اس لئے تہہ خانہ بنایا ہے کہ ہمیں خطرہ رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کسی وقت کہ یہاں کے لوگ ہمارے خلاف دشمن کے فریب میں آ کر کھڑے ہو جائیں اور ہمارے خلاف یہ لوگ میدان میں نکل آئیں۔ اگر کبھی ایسا ہوا عورتوں کے لئے تہہ خانے میں الگ انتظام ہے، مردوں کے لئے الگ انتظام ہے۔ پورے کے پورے اس علاقے کے چار پانچ ہزار مسلمانوں کے جتنے گھرانے ہیں وہ سارے کے سارے تہہ خانے کے اندر ہم لا سکتے ہیں تاکہ مسلمانوں کی جانیں محفوظ ہو سکیں۔ یعنی دل کے اندر ایک خلش ہے، ایک فکر ہے۔ ایک ڈر یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کل یہاں کے لوگ جہاں پر چھ سو سال سے مسلمان یہاں آئے ہوئے ہیں، دین کی خدمت کر رہے ہیں، مسجدیں بنائی ہوئی ہیں، مدرسے بنائے ہوئے ہیں۔ انہیں آج بھی اگر فکر ہے تو اس بات کی کہیں یہاں کے لوگ ہمارے خلاف نہ کھڑے ہو جائیں۔ کہیں یہاں کے لوگ ہمارے خلاف بغاوت نہ کر دیں۔ یہاں کے لوگ مسجدوں اور مدرسوں پر قبضہ نہ کرلیں آج وہ پہلے سے اس کی تیاری کر رہے ہیں تو یہ وہ وجہ تھی جس بنا

پر بڑے بڑے علماء نے کئی سال پہلے فرمایا تھا کہ آپ لوگ ساؤتھ افریقہ جائیں، وہاں کے نوجوان، وہاں کے علماء، وہاں کے طلباء کو اس بات کا کورس کرائیں اور وہ دلائل سکھائیں اور اس حقیقت سے آگاہ کریں۔ کوئی ایران تہران سے پڑھ کر آنے والا شخص اگر وہاں کے مسلمانوں کو کسی طرح سے پریشان کرے تو وہاں کے علماء اس کا منہ توڑ جواب دے سکیں۔ وہاں کے طلباء اس کا منہ توڑ جواب دے سکیں۔

چونکہ وہاں مسلمانوں کے پاس ریڈیو اسٹیشن بھی ہے، ریڈیو ایک ہے ریڈیو اسلام...... وہ ماشاءاللہ مفتی صاحب ہیں جامعہ فاروقیہ کراچی سے فارغ ہیں وہ چلا رہے ہیں۔ اس پر ایک گھنٹے کا انٹرویو انہوں نے لیا۔ وہ بار بار نشر کرتے رہے۔ انگلش میں، اردو میں، عربی میں یا تلاوت ہوتی ہے، قرآن کا ترجمہ ہوتا ہے۔ علمائے کرام کی تقریر ہوتی ہے۔ مسلمان مشکلات کا پریشانیوں کا شکار ہے۔ اور اسی طرح ایک چینل آف اسلام ہے۔ اسے مفتی عبدالقادر صاحب چلا رہے ہیں۔ علماء چلا رہے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کا الحمدللہ اپنے علماء پر بہت اعتماد ہے۔ اور اپنے کروڑوں روپے زکوٰۃ کے علمائے کرام کو دے دیتے ہیں۔ اور علماء کرام پوری دیانت کے ساتھ دنیا بھر میں وہ کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ کہیں کسوو میں خرچ کر رہے ہیں، کہیں طالبان پر خرچ کر رہے ہیں، کہیں ان کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے، ابھی جب میں گیا تو علماء کرام کا ایک وفد میری موجودگی میں گیا۔ واپس آیا تو دس ملین ڈالر لے کر، دس ملین ڈالر۔ ایک کروڑ ڈالر یعنی پاکستان کے اٹھاون کروڑ دو کم ساٹھ، اٹھاون کروڑ روپیہ لے کر عراق میں گئے اور عراق کے مظلوم مسلمان، مجبور مسلمان، ان کے اندر تقسیم کیا۔ اور حالات سنائے، علماء کرام بہت پریشان تھے۔ اتنے پریشان تھے جس کی حد نہیں۔ وہاں سے فوٹو لے کر آئے۔

عراقی مسلمانوں کی نازک صورتحال

وہ کہتے ہیں صدام تو چلا گیا اور وہاں مسلمان جو اہل سنت والجماعت ہیں مسلمانوں کی حالت عجیب ہے۔ مسلمانوں کی حالت یہ ہے، ان کا کوئی قائد نہیں ہے۔ کوئی لیڈر نہیں ہے۔ جب کہ ایران سے شیعیت آ رہی ہے ان کے لیڈر آ رہے ہیں، وہاں کے ٹی وی پر ان کی اذان شروع ہو

گئی ہے، کئی سالوں کے بعد ان کی اذان آرہی ہے۔ اوران کی حمایت ہورہی ہے۔ وہ تیاریاں کر رہے ہیں وہاں پر حکومت کی۔ لیکن مسلمانوں کا کوئی لیڈر نہیں ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اور ظلم کی حد یہ ہے کہ وہاں ایک ایک ماسٹر اور ٹیچر کی تنخواہ صرف تین ڈالر امریکی ہیں۔ تین ڈالر امریکی ایک مہینہ، کھانے کا سامان نہیں ہے۔ بھوک پہ بھوک ہورہی ہے۔ تھانے، کچہری، عدالتوں کا سسٹم خراب ہو چکا ہے۔ ڈکیتی، چوری عام ہے اور وہاں مسلمان فاقوں پہ فاقے گزر رہے ہیں۔

وہاں کہتے ہیں ہم نے مسلمانوں کے علاقوں میں جا کر جہاں مسلمان ہیں، احناف ہیں وہاں جا کر مساجد کے اماموں کے ذریعے وہاں گلی گلی میں جا کر ایک ایک مسلمان کے گھر میں جا کر، ان کو ڈالر دیئے۔ ان کا تعاون کیا تا کہ ان کی زندگی کا گزارا ہو سکے۔ اور انہوں نے بتایا ۱۹۹۰ء اور اکانوے میں امریکہ نے جو عراق پر حملہ کیا تھا، جو بارود کی بارش کی تھی وہاں بم برسائے تھے اس بارود کی وجہ سے جو بچے پیدا ہو رہے ہیں، کسی کا بازو پیدائشی طور پہ نہیں ہے، کسی کی ٹانگ نہیں ہے۔ کسی کا سر بہت بڑا ہے، کوئی اتنا معذور ہے کہ اس کے عقل کام نہیں کر رہی ہے۔ بچے ہیں تو زبانیں بول نہیں سکتی ہیں۔ یہ حال ہوا ہے اس بمباری کا اور رہی سہی کسر صدام نے بھی نکالی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک بھی آدمی صدام کا حامی وہاں نہیں ہے۔ ہم تو یہاں بڑے نعرے لگاتے رہے ہیں نا! اصل بات یہ ہے ہم ہیں امریکہ کے مخالف، اور امریکہ کی مخالفت صرف مسلمانوں میں نہیں کافروں میں بھی ہے۔ امریکہ کے مظالم کی وجہ سے میں نے آپ کو بتایا نا نیلسن منڈیلا کہہ رہا ہے کہ میں اسے ہاتھ ملانے کو تیار نہیں۔ جو شخص بھی کہیں امریکہ کے مقابلے پر آتا ہے ہم اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ امریکہ مخالف ہوتا ہے۔ لیکن صدام نے بھی جو وہاں کیا ہے، اس کی وجہ سے اس کے جانے کے بعد بھی ایک شخص بھی مولانا نے فرمایا، اس کی حمایت کرنے والا نہیں ہے۔ ایک بھی! کیونکہ وہ خود بھی اتنا بڑا ظالم تھا کہ جو اس کے خلاف آواز اٹھاتا وہ پورا خاندان ہی مروا دیتا تھا۔ عملی طور پر اگر کسی نے کوئی آواز بلند کی تو سینکڑوں لوگ وہاں ہیں جن کی زبانیں کٹی ہوئی ہیں۔ آج بھی زندہ ہیں زبانیں کٹی ہوئی ہیں۔ کیونکہ اگر لیکچرار ہے دوران سبق میں یا پروفیسر ہے اس نے لیکچر کے دوران، کوئی عالم دین ہے اس نے تقریر کے دوران، کوئی بات کہہ دی عوام کو یہ حق ملنا چاہئے، لوگوں کے یہ مسائل ہیں، لوگوں کی مشکلات ہیں۔ جس سے یہ اشارہ ہوا کہ وہ حکومت وقت کی پالیسی کے

خلاف ہے پکڑ کر زبان کاٹ دی۔ تو اس کے مظالم کی وجہ سے بھی یہ دن دیکھنا نصیب ہوا۔ ہم تو کہتے تھے پتہ نہیں کیا ہو گا۔ امریکی داخل ہو جائیں گے، چاروں طرف سے بم چلیں گے۔ ان کے جنازے اٹھیں گے۔ وہاں کچھ بھی نہیں ہوا اس لئے کہ وہاں لوگ اس کے ساتھ تھے ہی نہیں۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ایک فیصد مسلمان ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی فکر بھی کرتے ہیں۔ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کا خیال بھی کرتے ہیں۔ اسلام کی خدمت بھی کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں جس بات سے فکر ہے، جس بات کا خوف اور ڈر ہے کہ یہاں ایران سے تیار ہو کر آنے والے لوگ ہمیں کہیں گے کہ ہمارا ملک چھوڑ دو۔ ہمیں آ کر کہتے ہیں تم انڈیا کا اسلام لائے ہو۔ حقیقی اسلام ہم لائے ہیں۔ ان کا ان کے پاس کوئی توڑ نہیں ہے۔ کوئی جواب نہیں ہے۔ میں نے کہا فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان شاء اللہ ان ایرانیوں کے لئے ہم کافی ہیں۔

جنوبی افریقہ میں کیے گئے بیانات کا خلاصہ

اللہ کے فضل سے، الحمدللہ اکیس دن میں پچاس سے زائد پروگرام علماء میں، طلباء میں، مفتی حضرات میں، مساجد میں، مدارس میں پروگرام ہوئے اور ہم نے کھل کر اپنا موقف وہاں بیان کیا۔ اتنے لوگ محظوظ ہوئے، علماء کرام نے کہا ہم نے پہلی مرتبہ یہ باتیں سنی ہیں۔ طلباء نے کہا ہمیں پتہ بھی نہیں تھا۔ ہمیں پہلی مرتبہ پتہ چلا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کا جواب کیسے دیا جا سکتا ہے۔ ان کا منہ کیسے توڑا جا سکتا ہے۔ بالخصوص یہ تقریر منافقت کے عنوان پر، جو قرآن وسنت کی روشنی میں ہے وہاں بڑی مقبول ہوئی۔ اصحاب رسول کا مقام، قرآن پاک کے ذریعے سے، قرآن پاک کی ساڑھے سات سو آیتوں کے ذریعے صحابہ کرام کا اسلام میں مقام کیا ہے؟ قرآن صحابہ کرام کے بارے میں کیا کہتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ

CamScanner

يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا۝

وہ کہنے لگے، کئی علماء کرام نے کہا قرآن تو ہم پہلے بھی پڑھتے تھے لیکن ہمیں آج پتہ چلا کہ صحابہ کا تعارف قرآن کیسے کرا رہا ہے۔ صحابہ کا مقام کیا ہے، اور پھر خاص طور پر یہ تقریر بڑی مقبول ہوئی۔ لوگ بڑی سفارش کرتے تھے کہ ہمارے ہاں وہ تقریر کریں جس میں "رحماء بینھم" کا بیان ہے کہ صحابہ کرام کے آپس میں تعلقات کیسے تھے۔ آپس میں شیر و شکر کیسے تھے۔ آپس میں پیار کتنا تھا۔ آج اگر کوئی شخص کہے ہم اہل بیت کے ماننے والے ہیں، ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماننے والے ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کے ماننے والے ہیں، ہم ان کو تو مانتے ہیں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کو نہیں مانتے......اس پر مستقل تقریر تھی۔

صحابہ کرامؓ کے باہمی تعلقات اور رشتہ داریوں کی جھلک

اگر تم اہل بیت کو مانتے ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مانتے ہو، ان سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو پھر بتاؤ اس شخص کو کیوں نہیں مانتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھابھی جب بیوہ ہوتی ہے، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوتے ہیں اپنی بھابھی حضرت اسماء بنت عمیس کا نکاح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو جاتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوہ سے اپنا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ خود کرتے ہیں۔ اگر ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما میں کوئی اختلاف ہوتا......اپنی بھابھی کا نکاح ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیوں کرتے؟ ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما میں کوئی دشمنی ہوتی حضرت ابوبکر کی بیوہ سے اپنا نکاح حضرت علیؓ کیوں کرتے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرات حسنؓ و حسینؓ کی بہن حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا۔ اگر کوئی دشمنی ہوتی، اگر کوئی عداوت ہوتی، اگر کوئی اختلاف ہوتا......صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظام میں کوئی نزاع ہوتا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کر سکتے تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کا نام ابوبکر، عمر، عثمان رکھے۔ اپنے بیٹوں کے نام ابوبکر، عمر......آج یہ لوگ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام سننا گوارا نہیں کرتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کا نام سننا برداشت نہیں کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو اپنی اولاد کے نام

رکھے ہیں۔

اور ایران فتح ہوتا ہے، ایران کے تاج و تخت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس جب مدینہ پہنچتے ہیں، ایران کے بڑے بڑے سردار اور حکمران قیدی ہو کر آتے ہیں تو ایران کے بادشاہ کی بیٹی شہر بانو جو ایران کی شہزادی تھی، جب وہ شہزادی قیدی بن کر آئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ ایران کی شہزادی ہے میں اس کا نکاح اسلام کے شہزادے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کرتا ہوں۔ اگر اختلاف ہوتے، اگر لڑائیاں ہوتیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ایران کی شہزادی کا نکاح اپنے بیٹے سے کر دیتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے کر دیتے۔ کسی اور صحابی کے ساتھ کر دیتے، اگر اختلاف ہوتا تو یہ رشتے داریاں نہ ہوتیں۔

اختلاف ہوتا، حضرت علی کے بیٹوں کے نام یہ نہ ہوتے۔

اختلاف ہوتا تو حضرت جعفر صادق یہ نہ کہتے "ولدنی ابوبکر مرتین" (ابوبکر وہ شخص ہے جس نے مجھے دو مرتبہ جنا ہے)

کیا مطلب؟ حضرت جعفر صادق کی والدہ وہ عورت ہے، یعنی حضرت امام باقر کی بیوی، وہ عورت ہے جو ایک طرف سے حضرت ابوبکر صدیق کے ایک بیٹے کی پوتی ہے دوسرے بیٹے کی نواسی ہے، حضرت ابوبکر صدیق کے دو بیٹے، حضرت عبدالرحمٰن ہیں، یہ ان کی پوتی ہیں، ان کے بیٹے کی بیٹی ہیں۔ ایک بیٹے کی نواسی ہیں۔ ایک بیٹے کی پوتی، ایک بیٹے کی نواسی ہیں۔ آپس میں ان کا نکاح ہوتا ہے۔ تو اس سے یعنی پوتی ہے اور نواسی ہیں یہ جو حضرت ابوبکر کی پوتی بھی ہے نواسی بھی ہیں، یہ حضرت باقر کی بیوی ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق کی والدہ ہیں۔ اگر اختلاف ہوتا، اگر لڑائیاں ہوتیں تو یہ رشتے ہوتے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نکاح کے گواہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاحِ فاطمہ کے موقع پر مہر ادا کرنے والی رقم دینے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ وہ رشتے داریاں ہیں جو بتا رہی ہیں صحابہ کرام کا آپس میں اختلاف نہیں تھا، لڑائی نہیں تھی، جھگڑا نہیں تھا، وہ آپس میں شیر و شکر تھے۔

لہٰذا جو اہل بیت کو مانتا ہے وہ صحابہ کو بھی مانے گا۔

جو صحابہ کو مانتا ہے وہ اہل بیت کو بھی مانے گا۔

CamScanner

جو صحابہ سے دشمنی کرے وہ اہل بیت کا دشمن ہے۔۔۔۔۔

جو اہل بیت کا دشمن ہے وہ صحابہ کا بھی دشمن ہے۔

اس لئے یہ نہیں ہوسکتا کہ صحابہ سے پیار کرنے والا اہل بیت کی توہین کرے، ہم صحابہ کے نام لیوا ہیں۔ ہم میں سے کوئی اہل بیت کی توہین کرسکتا ہے؟ نہیں کرسکتا۔ اگر کرے گا تو اسے بھی ہم کافر، اسے بھی ہم مرتد، اسے بھی ہم بے ایمان کہیں گے۔

صحابہ کرامؓ آپس میں شیر وشکر ہیں

اور اگر کوئی اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کر کے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) یا کسی صحابی کی توہین کرے تو اسے بھی ہم کافر۔۔۔۔۔ کہیں گے۔ اسے بھی ہم مرتد کہیں گے، اسے بھی ہم بے ایمان کہیں گے۔ کیوں؟۔۔۔۔۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے:

رحماء بینھم ۔۔۔۔۔

یہ صحابہ وہ ہیں جو آپس میں شیر وشکر ہیں۔

یہ تو وہ لوگ ہیں جاں بلب ہیں، زخموں سے چور ہیں، چچازاد بھائی پانی کا مشکیزہ لے کر اپنے زخمی بھائی کو پانی پلانے کے لئے پہنچتا ہے جب اس نے مشکیزہ اس کے ہونٹوں پہ رکھا۔۔۔۔۔ ایک اور زخمی کی آواز آئی "پانی"۔۔۔۔۔ تو اس زخمی نے جب آواز سنی کہ میری طرح ایک زخمی مسلمان پانی مانگ رہا ہے، اپنے بھائی سے کہا میں پانی نہیں پیوں گا، جب تک میرے دوسرے مسلمان بھائی کو پانی نہیں پلاتے۔ جب تک اسے پانی نہیں پلاتے وہ پانی کا مشکیزہ لے کر دوسرے کے پاس گیا، ابھی اس نے پانی نہیں پلایا تھا کہ وہاں سے ایک اور آواز آئی "پانی" چاہئے۔ اس نے بھی اپنے ہونٹ بند کر لیے کہا پہلے اس کو پانی پلاؤ، جب وہ اس کے پاس گیا تو وہ دور تھے، وہ جان توڑ چکے تھے، واپس آیا تو دوسرا بھی شہید ہو چکا تھا، واپس آئے تو یہ اس کا چچازاد بھائی بھی پیاسا شہید ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ یہ وہ صحابہ کرامؓ ہیں جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

ویؤثرون علیٰ انفسھم ۔۔۔۔۔

یہ تو اپنی جانوں پر بھی دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان لے کر صحابیؓ رسول گھر میں آتے ہیں بیوی سے کہا میں مہمان لایا ہوں، جو میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے، اس نے کہا اللہ جزائے خیر دے مہمان تو آ گیا ہے مگر گھر میں آٹا اتنا ہے جو کا، جو کا آٹا اتنا ہے میں کھاؤں تو تو بھوکا رہے، بچے بھوکے رہیں۔ تو کھائے تو ہم سب بھوکے رہیں۔ بچوں کو کھلا دیں، ہم دونوں بھوکے سو جائیں، کیا کریں؟...... اس نے کہا بچوں کو پیار کر کے سلا دو، کہو سو جاؤ جب تم اٹھو گے کھانا مل جائے گا۔ بچوں کو سلا دو، تو کھانا تیار کر، میں مہمان کے ساتھ کھانے بیٹھ جاؤں گا جب کھانا شروع کریں، تو دیا درست کرنے کے بہانے بجھا دینا، بیوی نے دیا درست کرنے کے بہانے دیا بجھا دیا، اندھیرا ہو گیا مہمان کھاتا رہا میزبان صرف منہ ہلاتا رہا، مہمان پیٹ بھر کے سو گیا، سارے گھر والے بھوکے سو جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، فرمایا آؤ آؤ، تم نے رات جو کیا ہے خدا نے مجھے اس کی خبر دے دی ہے۔ صحابی پریشان ہو گئے، پتا نہیں مجھ سے کیا غلطی ہو گئی میں نے مہمان کی کوئی توہین کی یا میں نے مہمان کا احترام نہیں کیا، مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی۔ صحابی کانپنے لگے۔ اللہ کے رسول کیا بات ہے؟...... فرمایا، ڈرنے کی بات نہیں ہے۔ تمہارے بارے میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ قرآن کی آیت بن کر آئی ہے۔ جب تک دنیا میں قرآن پڑھا جاتا رہے گا تمہاری اس بات کا تذکرہ ہوتا رہے گا۔

ویوثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ٥

میرے محبوب تیرے صحابہ تو وہ صحابہ ہیں جو اپنی جانوں پر بھی دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ خود بھوکے سو جاتے ہیں مہمان کو پیٹ بھر کر کھلا دیتے ہیں۔

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان ......

یہ وہ صحابہ ہیں جن کے دلوں کی تختی پر خدا نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔

کس نے لکھا صحابہ کے دلوں پر ایمان؟...... اللہ نے! خدا کا لکھا کوئی مٹا سکتا ہے؟ نہیں! حاکم کا لکھا مٹ سکتا ہے، منصف کا لکھا مٹ سکتا ہے، افسر کا لکھا مٹ سکتا ہے۔ خدا کا لکھا مٹ نہیں سکتا!......

بیعتِ رضوان اور شانِ سیدنا عثمان ﷜

اللہ فرماتے ہیں یہ کون لوگ ہیں ...... !

لقد رضی اللّٰہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ

خدا ان مومنوں سے راضی ہو گیا جو آپ کے ہاتھ پہ بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے۔

آگے اللہ فرماتے ہیں:

ید اللّٰہ فوق ایدیھم ......

میرے محبوب جنہوں نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے انہوں نے حقیقتاً خدا کے ہاتھ پہ بیعت کی ہے۔

اس آیت کو میں خاص طور پر جب بیان کرتا تھا، بہت لوگوں نے سفارشیں کیں۔ کئی جگہ پر کہ جناب وہ آیت ضرور سنائیں۔ اس آیت کا ترجمہ آپ خاص طور پر کریں۔ جس طرح آپ مثال دے کر کیا کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے میدان میں جو صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی وہ بیعت کیا تھی؟ بیعت رضوان!...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفیر بنا کر حضرت عثمان ﷜ کو مکہ میں بھیجا تھا کہ جاؤ مکہ والوں سے کہو کہ ہم تین سو میل کا سفر کر کے جو آئے ہیں، ہمارے ساتھیوں نے احرام باندھے ہوئے ہیں۔ قربانی کے جانور ہمارے ساتھ ہیں۔ ہم عمرہ کرنے آئے ہیں ہم لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ لہٰذا ہمیں عمرہ کی اجازت دو، ہمیں بیت اللہ میں آنے کی اجازت دو۔ حضرت عثمان ﷜ چلے گئے...... خبر پہنچی رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ (قُتِلَ عُثْمَانُ) عثمان کو شہید کر دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر سنی۔ آپ اپنے خیمے سے باہر آئے۔ درخت کے نیچے بیٹھ کر آپ نے فرمایا، آؤ میری بات سنو۔ صحابہ کرام چودہ سو جمع ہوئے۔ فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ عثمان کو قتل کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا اب میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ ہم عثمان کے خون کا بدلہ لیں گے۔ اب ہم جنگ کریں گے۔ ہم پہلے وارننگ دیں گے مشرکین مکہ کو کہ جس جس کے ہاتھ پر عثمان ﷜ کا خون لگا

ہوا ہے وہ قاتل ہمارے حوالے کر دیں ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور سنو میرے ہاتھ پہ بیعت کرو، میرے ساتھ وعدہ کرو، خدا کو گواہ بنا کر وعدہ کرو ہم اس وقت تک لڑیں گے جب تک عثمان کے قاتل ذبح نہیں کر دیتے۔ یا ہم شہید ہو جائیں گے یا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو تباہ کر کے جہنم میں داخل کر کے چھوڑیں گے۔ اور ساتھ فرمایا جو جانا چاہتا ہے، جس نے گھر کو پلٹنا ہے وہ جائے، جسے بچے پیارے ہوں جائے، جو یہ سمجھتا ہو ہم تو عمرے کے لئے آئے تھے لڑنے کے لئے نہیں آئے، حالات بدل گئے اب تم نے احرام جو باندھے ہیں اسی احرام کو اپنے کفن کی چادریں سمجھو۔ احرام کی بھی دو چادریں کفن کی بھی دو چادریں ہوتی ہیں۔ آج احرام کو کفن بنا لو۔ لہٰذا لڑنے کی بیعت کرو۔ صحابہ کرامؓ نے یہ اعلان سنا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف اس طرح دوڑے جس طرح شمع جلے تو پروانے آتے ہیں۔ ایک دوسرے سے بڑھ کر حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔ جذبات کا عالم تھا، رقت آمیز کیفیت تھی، روتے ہوئے کہہ رہے تھے آقا آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، آپ پیچھے رہیں آپ اشارہ کریں جب تک ہماری رگوں میں خون ہے ہمارے جسم میں جان ہے تیرے عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لئے ہم تیار ہیں۔

یہ بیعت ہوئی اور دیکھئے حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید نہیں ہوئے تھے۔ اللہ جانتا تھا کہ شہید نہیں ہوئے۔ اللہ نے بھی اپنے نبی کو خبر نہیں کی ...... کیوں؟ خدا بھی چاہتا تھا کہ امتحان ہو جائے، کھرا اور کھوٹا الگ الگ ہو جائے۔ پکے اور کچے میں فرق ہو جائے۔ مومن اور منافق میں تمیز ہو جائے۔ مومن سارے بڑھ رہے ہیں، چودہ سو کے چودہ سو نے بیعت کر لی۔ جب یہ بیعت ہوئی اللہ فرماتے ہیں، جس نے بھی یہ بیعت کی ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد میں ان پہ راضی ہو گیا ہوں، اب کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ پھر یہ فرمایا:

ان الذین یبایعونک تحت الشجرۃ انما یبایعون اللہ.

اے میرے محبوب! جنہوں نے آپ کے ہاتھ پہ بیعت کی ہے، انہوں نے حقیقت میں خدا کے ہاتھ پہ بیعت کی ہے۔

اور فرمایا...... "**ید اللہ فوق ایدیھم**" اللہ کا ہاتھ ان سب کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔

اب وہ مثال...... نیچے ہاتھ کس کا ہے؟...... رسول اللہ کا! پھر حضور ﷺ کے ہاتھ کے اوپر چودہ سو صحابہ

کا اور ان سب کے اوپر ہاتھ کس کا؟......اللہ کا! تو میں مثال دیا کرتا ہوں۔ ایک بچہ ہے کہتا ہے ابا جان! میں نے آپ کے ساتھ اجتماع پہ جانا ہے۔ باپ کہتا ہے بیٹے تم چھوٹے ہو رش بہت ہوتا ہے راستہ بھول جاؤ گے۔ کہنے لگا میں آپ کی انگلی پکڑ لوں گا۔ باپ کہتا ہے بیٹے انگلی چھوٹ سکتی ہے۔ بیٹا کہتا ہے پھر آپ میرا ہاتھ پکڑ لیں، باپ بیٹے کو ساتھ لے کر ہاتھ پکڑ کر سارا بازار گھماتا ہے، اجتماع میں آتا ہے واپس چلا جاتا ہے۔ ماں پوچھتی ہے بیٹے گئے تھے؟ رش کتنا تھا، بھیڑ کتنی تھی؟ کہتا ہے بہت لوگ تھے، بازار بھرے ہوئے تھے۔ گلیاں بھری ہوئی تھیں۔ میں رش میں گیا، تقریر سنی واپس آیا۔ ماں کہتی ہے تم گم نہیں ہوئے؟ کہتا ہے میں گم کیسے ہو سکتا ہوں میں راستہ کیسے بھول سکتا ہوں، میرا ہاتھ تو باپ کے ہاتھ میں تھا۔ میرا ہاتھ تو...... باپ کے ہاتھ میں تھا!!

لوگ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد (ارتد الناس) صحابہ مرتد ہو گئے۔ راہِ ہدایت چھوڑ گئے، اسلام کی شاہراہ سے ہٹ گئے۔ گمراہی کی راہوں پہ چلے گئے۔ صراط مستقیم چھوڑ گئے۔ بے ایمانو...... ظالمو...... کافرو...... صحابہ وہ راستہ کیسے چھوڑ سکتے ہیں، صحابہ خدا اور اس کے رسول کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں، یہ تو وہ جماعت ہے جس جماعت کا ہاتھ یا مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ میں ہے یا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جن کے ہاتھ کے نیچے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ اور جن کے ہاتھوں کے اوپر خدا کا ہاتھ اور درمیان میں صحابہ کا ہاتھ ہو...... اب کوئی چھڑوا سکتا ہے؟ نہیں! ان کو گمراہ کر سکتا ہے؟ نہیں! صحابہ دین چھوڑ سکتے ہیں؟ نہیں! اگر صحابہ راہ بدلیں گے، صحابہ پر اعتراض بعد میں آئے گا، لوگ کہیں گے خدا کا ہاتھ ڈھیلا تھا...... مصطفیٰ ﷺ کا ہاتھ کمزور تھا...... یاد رکھو نہ مصطفیٰ ﷺ کا ہاتھ کمزور ہے نہ خدا کا ہاتھ ڈھیلا ہے......

ان الذین یبایعونک تحت الشجرۃ انما یبایعون اللہ......

میرے محبوب جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، انہوں نے خدا کے ہاتھ پر بیعت کی

ید اللہ فوق ایدیھم ......

اور ان سب کے ہاتھوں پر کس کا ہاتھ؟......اللہ کا!

میں نے کہا، علمائے کرام! طلباء! جب بھی کوئی ایران سے آئے اور آ کر کہے صحابہ کرامؓ

کی آپس میں دشمنی تھی، ہم اہل بیت کو مانتے ہیں ہم صحابہ کو نہیں مانتے...... اسے کہا اگر تم صحابہ کو نہیں مانتے ہمیں بتلاؤ جن سے بھابھی کا نکاح علی رضی اللہ عنہ نے کیا...... جن کی بیوہ سے نکاح علی رضی اللہ عنہ نے کیا، جن کو بیٹی کا رشتہ علی رضی اللہ عنہ نے دیا...... جن کے ناموں پر علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے نام رکھے، بتلاؤ اس کا کیا جواب ہے؟

اگر تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مانتے ہو تو ان باتوں کا جواب کیا ہے؟

قرآن کی سات سو آیتوں کا جواب کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا جواب کیا ہے؟

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نکاح کا جواب کیا ہے؟

حضرت جعفر صادق کی بات کا جواب کیا ہے؟

ان کے رشتوں کا جواب کیا ہے؟

قرآن کی آیتوں کا جواب کیا ہے؟

اوروں کو بتلاؤ ہم تمہارے عقیدے بھی، ہم تمہارے نظریے بھی جانتے ہیں۔ میں نے کہا ان شاء اللہ جب ان کو پتہ چلے گا...... حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے پروانے یہاں بھی پہنچ گئے۔ پاکستان میں پابندی ہے نا سپاہ صحابہ پر، وہاں تو نہیں ہے نا! انہوں نے کہا ان شاء اللہ اب پورے ملک میں سپاہ صحابہ کے یونٹ قائم کریں گے۔ میں نے کہا تم سپاہ صحابہ کے یونٹ کھولو، تمہارے یونٹ کھولنے کی دیر ہے ان شاء اللہ یہ واپس بھاگ جائیں گے جیسے پاکستان سے واپس...... ان شاء اللہ یہ ملک پھر کبھی نہیں دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے، خالق کائنات پوری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی، صحابہ کی مدح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

شہزادۂ اہلسنت اظہار الحق شہیدؒ کے یومِ شہادت پر

تجدیدِ عہد

امیرِ عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے فرزندِ اکبر، جوانِ رعنا، شہزادۂ اہلسنت مولانا اظہار الحقؒ کو ستمبر ۲۰۰۲ء میں کراچی میں شہید کردیا گیا تھا۔ مولانا محمد اعظم طارقؒ ان دنوں سنٹرل جیل میانوالی میں قید و بند کی صعوبتوں سے گزر رہے تھے۔ بعدازاں جب تیسری مرتبہ ایم این اے بننے کے بعد رہائی ملی، تو مولانا اظہار الحقؒ کے پہلے یومِ شہادت پر غالباً یکم یا دو ستمبر ۲۰۰۳ء کو احرار پارک جھنگ میں شہید ابن شہیدؒ کانفرنس سے یادگار خطاب فرمایا، ملاحظہ فرمائیے!

بعدازخطبہ مسنونہ!

تمہی سے اے مجاہدو ، دین کا ثبات ہے
شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

اور ایک شعر شہزادۂ اہلسنت کی نذر

یہ پھول اپنی لطافت کی داد پا نہ سکا
کھلا تو سہی ، مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

قابلِ صد احترام حضرات علماءِ کرام، معزز و محترم بزرگو، نوجوان ساتھیو! ملت اسلامیہ جھنگ کے غیور کارکنو! اصحاب رسولؐ کے غیرت مند سپاہیو! آج ایک سال ہو چکا ہے اس نوجوان کو جامِ شہادت نوش کئے، کہ جس نے آنکھیں کھولیں تو اپنے والد کو عظمتِ صحابہ کے ترانے بلند کرتے ہوئے، کبھی جیلیں کاٹتے ہوئے دیکھا۔ کبھی ماریں کھاتے ہوئے دیکھا اور کبھی گولیاں کھا کر خاک و خون میں لت پت ہوتے دیکھا۔ پھر وہ اور بڑا ہوا تو اس نے دیکھا کہ میرے والدِ محترم جس مشن کے لئے جان قربان کر گئے ہیں، اس مشن پر ایک ایک کر کے لوگ آتے جا رہے ہیں اور پروانہ وار جانیں قربان کرتے جا رہے ہیں۔ پھر دنیا نے وہ منظر بھی دیکھا کہ وہ اس طرح بولنے لگا، اس طرح کفر کو للکارنے لگا اور اس انداز میں خطابت کے جوہر دکھانے لگا کہ اس کی خطابت، اُس کے لہجے، اس کے انداز کو دیکھ کر ہر ایک یہ کہتا نظر آتا تھا کہ ''جھنگوی کل بھی زندہ تھا، جھنگوی آج بھی زندہ ہے''۔ لیکن یہ بات دشمن سے کیسے گوارہ ہو سکتی تھی کہ ایک جھنگوی کو وہ خاموش کرے تو جھنگوی کا بیٹا اس کی جگہ پر کھڑے ہو کر اسی لہجے میں، اسی انداز میں، اسی طریقے کے ساتھ دشمن کو پھر للکارنے لگے۔ یہ بات دشمن کو برداشت نہ تھی اور وہ اس تاک میں رہا۔ ہر حربہ، ہر بہانہ تلاش کرتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح وہ جھنگوی کے وارث، جھنگویؒ کے بیٹے کو راستے سے ہٹا سکے۔

دوستو! بالآخر یہ روح فرسا خبر میں نے جیل کی کال کوٹھڑیوں میں سنی کہ جھنگویؒ کے اس بیٹے کو، جو ہمارے جیلوں میں جانے کے بعد بھی میدانوں میں اسی طرح گرج رہا تھا، جماعت پر پابندی لگنے کے باوجود بھی وہ اپنے باپ کے دیئے ہوئے علم کو اٹھائے ہوئے تھا۔ جو اپنے باپ کے مشن کو قریہ قریہ بستی بستی اُجاگر کر رہا تھا۔ آخر لوگوں نے کہا ایک کو تو ہم نے جیل میں ڈال دیا۔ کچھ کو ہم نے خاموش کر دیا، یہ پھر بھی اگر خاموش نہیں ہوتا تو انہوں نے اسے خاموش کرنے کے لئے بالآخر گولی کا راستہ اختیار کیا اور وہ نوجوان اپنے باپ کی طرح گولیوں کا نشانہ بن کر اپنے باپ کے پہلو میں جا کر سو گیا۔ لیکن میں آج ایک سال گزرنے کے بعد قاتلوں سے، قاتلوں کے سرپرستوں سے اور قاتلوں کے طبقے سے یہ سوال کرتا ہوں، آؤ جھنگ کی سرزمین پر آ کر دیکھو، کیا جھنگویؒ کے بیٹے کو جو تم نے ہم سے جدا کیا ہے اس کی جدائی کے بعد جھنگ کے لوگ جھنگویؒ کے مشن کو چھوڑ گئے ہیں؟ ابھی میں آپ کے سامنے سٹیج پر بیٹھا تھا، تھوڑی دیر کے لئے جو اُٹھ کر گیا تھا تو وجہ کیا تھی؟ جس

CamScanner

طرح یہ جلسہ آج یہاں ہو رہا ہے، اسی طرح اظہار الحق شہیدؒ کی یاد میں ایک جلسہ سعودی عرب میں جدہ میں ہو رہا تھا۔ میں نے ساڑھے گیارہ بجے، جو وہاں کے وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے کا وقت تھا، میں نے ان کو وقت دیا ہوا تھا۔ پرچی آئی کہ ہم انتظار کر رہے ہیں۔ سینکڑوں نوجوان بیٹھے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں خطاب کریں اور شہادت کے موضوع پر گفتگو کریں۔ (چنانچہ) مولانا عبدالخالق رحمانی یہاں پر کھڑے ہو کر آپ سے خطاب کر رہے تھے اور خدا کی قسم، ٹیلی فون پر میں جدہ میں خطاب کر رہا تھا۔

بتاؤ شہیدوں کی شہادت سے آواز دب گئی؟

کیا گولیوں کی بارش سے کسی نے ہمارا راستہ روک لیا؟

کیا بموں کے دھماکوں سے کسی نے ہماری رفتار میں کمزوری پیدا کر دی؟

پیدا کرنے والے کی قسم، دشمنو! تمہیں جان لینا چاہئے تم جتنی گولیاں برساؤ گے، تم جتنے بم چلاؤ گے، تم جتنی کوشش کرو گے، یہ قافلہ اتنا ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

قربانی دینے والی قوم کبھی ختم نہیں ہوتی

قربانیاں دینے والی قوم کبھی ختم نہیں ہوا کرتی۔ مثال دوں؟ آپ یہ بتائیں کہ ایک بکری کتنے بچے جنتی ہے؟ عام طور پر ایک، یا دو، یا زیادہ سے زیادہ تین...... اور ایک کتیا کتنے جنتی ہے؟ چھ، آٹھ، بارہ۔ ایک سورنی کتنے جنتی ہے؟ اٹھارہ، بارہ۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے بکریوں کے ریوڑ دیکھے ہوں گے۔ ہزاروں بکریوں کے ریوڑ، سینکڑوں بکریوں کے ریوڑ، حالانکہ بکری روزانہ کٹتی ہے، روزانہ ذبح ہوتی ہے، صرف آپ کے جھنگ میں روزانہ کتنے بکرے ذبح ہوتے ہیں؟ آپ جا کے دیکھ لیجئے، سو (۱۰۰) سے زیادہ۔ بڑے شہروں میں ہزار ہزار، اور جب عیدالاضحیٰ آتی ہے تو ذبح ہونے والی بکری لاکھوں نہیں کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ عقل اللہ نے دی ہے، آپ خود اس سے سوچیں۔ غور تو کریں بکری ہزاروں ذبح ہوتی ہے۔ روزانہ کٹتی ہے۔ ایک دن میں سینکڑوں، ایک دن میں ہزاروں، ایک دن میں لاکھوں، بقرہ عید کے دن کروڑوں، وہ کٹتی بھی جا رہی ہے۔ بڑھتی بھی جا رہی ہے۔ کتیا بھونکتی ہے۔ مجھے کئی لوگ دوروز سے پرچیاں بھیج رہے ہیں کہ ”کتے بھونک

رہے ہیں، آپ انہیں کچھ نہیں کہہ رہے؟" میں نے کہا فکر کرنے کی ضرورت نہیں جنہیں بھونکنے کی عادت ہے وہ گھٹا کرتے ہیں۔ جنہیں کٹنے کی عادت ہے وہ بڑھا کرتے ہیں۔ وہ جو کتیا چار چار، چھ چھ، آٹھ آٹھ جنتی تھی، چونکہ بھونکتی ہے نا! بھونکنے کی نحوست یہ ہے کہ آپ کتوں کے ریوڑ کبھی نہیں دیکھیں گے۔

یہ دیکھو! یہ شہیدوں کے خون کی برکت ہے، گلیاں بھری ہوئی ہیں۔ مسجد بھری ہوئی ہے۔ چھتیں بھری ہوئی ہیں۔ شہیدوں کے خون کی برکت ہے۔ ان کی آواز صرف جھنگ میں نہیں۔ صرف پاکستان میں نہیں، پوری دنیا میں گونج رہی ہے۔ مکے مدینے میں ان کی آواز گونجتی ہے۔ امریکہ میں ان کی آواز گونجتی ہے اور دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں شہیدوں کی آواز گونجتی سنائی نہ دے! اور کتے کی تو کوئی سنتا ہی نہیں۔ کہتے ہیں ٹاؤں ٹاؤں کرتا ہے کرتا رہے! کبھی کسی نے کان لگا کر کتے کی ٹاؤں ٹاؤں سنی ہے؟ کہ کس لہجے میں بول رہا ہے؟ اس لئے ہمیں اس پر توجہ دینے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

بریلویوں کی غوغا آرائی کے جواب میں

میں نے وہ پرچی پڑھی تھی پچھلے جمعہ کو، تو میں نے کہا تھا:

عُرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں
آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گدا را

عرفی فارسی زبان کا ایک بہت بڑا شاعر ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے عرفی رقیبوں اور دشمنوں کی غوغا آرائی سے فکر مند نہ ہوا کر! کتوں کے بھونکنے سے فقیر کا رزق کم نہیں ہوتا، چلنے والے قافلوں کا سفر ختم نہیں ہوا کرتا۔

آپ اس بات پر غور کریں، بکری کٹتی ہے مگر بڑھتی ہے۔ کتی بھونکتی ہے مگر گھٹتی ہے۔

یاد رکھو! جو جماعتیں قربانی دینا جانتی ہیں، جو لوگ گردنیں کٹوانا جانتے ہیں، جو لوگ جیلوں میں جانا جانتے ہیں، جو لوگ ہتھکڑی چومنا جانتے ہیں، جو لوگ تختۂ دار پہ چڑھنا جانتے ہیں وہی لوگ اسمبلیوں میں گرجنا جانتے ہیں۔ اسمبلیوں میں وہی گرجتے ہیں جو جیلوں میں بھی گرجا کرتے ہیں۔

جن کے سر جیل میں بھی نیچے نہیں، ان کے سر اسمبلیوں میں بھی نیچے نہیں!

(وہ کہتے ہیں) ''ہم فاتح ہیں'' تم کون سے فاتح ہو؟ گلی کو بھی پتہ نہیں کون سے فاتح ہو! فاتح دیکھنے ہوں تو اس آواز کو دیکھو جو سمندروں کو پار کر گئی، جو ملکوں کو پار کر گئی۔ حق نواز وہ آواز ہے جو دنیا کے کونے کونے میں، ملک ملک میں گونج رہی ہے۔ اور خدا کی قسم! تاریخ کے صفحات پر بہادروں، قربانی دینے والوں کے نام رہتے ہیں۔ دوسروں کو کوئی یاد بھی نہیں کرتا۔

میں مثال دیتا ہوں۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ (زور سے کہو رحمۃ اللہ علیہ) آپ کو ان کا نام یاد ہے؟ آپ ان کو جانتے ہیں، پہچانتے ہیں۔ مگر جس ظالم بادشاہ نے ان کو سزا دی تھی، آپ میں سے آدھے سے زیادہ لوگ اس کا نام بھی نہیں جانتے۔

جن مولویوں نے فتوے دیئے تھے کہ احمد بن حنبلؒ کو کوڑے مارے جائیں۔ احمد بن حنبلؒ شرارتی ہے (معاذ اللہ)......اس طرح کے بکاؤ مولوی ہر دور میں ہوتے ہیں۔ ابن ابی داؤد کون تھا، کسی کو پتہ ہی نہیں۔ بھونکنے والے، فتوے لگانے والے، سرکاری ٹاؤٹی کرنے والے مولویوں کو دنیا جانتی بھی نہیں۔ مار کھانے والے، کوڑے کھانے والے، احمد بن حنبلؒ کو آج چودہ سو سال بعد دنیا سلام کرتی ہے۔ حق نواز جھنگویؒ کو دنیا سے گئے ہوئے تیرہ سال گزر گئے، پوری دنیا سلام کرتی ہے۔ اور اس کو بھونکنے والوں کا نام بھی نہیں جانتی۔ آج بھی نہیں جانتی، کل بھی نہیں جانے گی۔ اس لئے دوستو! قربانی کی راہوں پہ چلتے رہو!

ہم نے جو کانفرنس آج کی ہے، یہ رونے دھونے کے لئے نہیں کی، ماتم کے لئے نہیں کی، ہائے وائے کیلئے، آنسو بہانے کے لئے نہیں کی۔ بلکہ اس کانفرنس کا مقصد تجدید عہد ہے۔ نیا جذبہ، نیا ولولہ، نئی جرأت، نیا وعدہ، نیا عہد کرنا ہے کہ اے جھنگویؒ کے بیٹے! جس مشن کے لئے تو نے اور تیرے باپ نے جان دی ہے، اسی مشن پر ہم جان قربان کر دیں گے۔ ہم بھی تمہارے پاس چلے آئیں گے۔ مگر اپنے مشن سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

تجدیدِ عہد

جو ساتھی اس تجدیدِ عہد کے لئے تیار ہیں وہ دایاں ہاتھ کھڑا کر کے میرے ساتھ وہ لفظ

کہیں جو میں کہوں گا۔

”اے شہید کے بیٹے شہید! (ہزاروں لوگوں نے بیک آواز مولانا کی اقتدا میں ساتھ کہنا شروع کیا) اے شہید ابنِ شہید...... اے قائد کے بیٹے قائد...... ہم تیری روح سے...... یہ وعدہ کرتے ہیں...... ہم تمہارے والد کے...... مشن کی...... حفاظت کیلئے...... پھیلانے کے لئے...... دعوت کیلئے...... غلبے کیلئے...... اس کا علم لہرانے کیلئے...... اپنی جان...... اپنا مال...... اپنا خون...... نچھاور کردیں گے...... ہم بھی قبروں میں...... سینے پہ گولیاں سجا کر...... چلے آئیں گے...... ہم بھی خاک وخون میں...... لت پت ہوکر...... قبروں میں اتر جائیں گے...... مگر تمہارے مشن پہ آنچ نہیں آنے دیں گے۔“

حق کہنے والوں کو ہر دور میں شرارتی کہا گیا

اس کانفرنس کا یہ مقصد ہے، دنیا کو بتاؤ ہم کیوں جمع ہیں! ہم کس لئے آئے ہیں...... ہم چند نظمیں پڑھنے کے لئے نہیں آئے...... چند شعر کہنے کے لئے نہیں آئے...... ہم الفاظ ومعانی کے مینا وطوطے اڑانے کے لئے نہیں آئے...... ہم تو شہیدوں کی شہادت کے دن ایک نیا عہد کرنے آئے ہیں۔ اپنے ولولوں، اپنے جذبوں اور اپنی نیتوں کو جلا دینے آئے ہیں اور یہ عہد کرنے آئے ہیں کہ ہم اپنے سفر کو پھر نئے عزم سے شروع کریں گے۔

لوگ کہتے ہیں جی ”شرارتی ہیں شرارتی“! جو حق کی بات کرے اسے ہر دور میں کہا گیا۔ (پانی پلاؤ، گلا ساتھ نہیں دیتا) کیا کریں بھائی، دن میں چار چار تقریریں!...... یار لوگوں کو تو سنتا ہی کوئی نہیں! ڈھائی آدمی سامنے نہیں ہوتے۔ جیسے ابھی آپ کو بتایا گیا۔ خدا کی قسم! کل تونسہ شریف کی سرزمین پر اتنی بڑی کانفرنس تھی کہ ملتان کی انٹرنیشنل کانفرنس کے مقابلے میں انیس بیس کا فرق تھا۔ انسان ہی انسان تھے۔ لوگ کہتے تھے یار سمجھ نہیں آ رہی، اتنے انسان کہاں سے آ گئے ہیں، کدھر سے آ گئے وہ لوگ؟ اور یہی حال ہے، اس سے پہلے یہاں اگلی رات بہادر پور (نزد جلالپور پیروالا ضلع ملتان) میں جلسہ تھا۔ دو سال پہلے جلسہ ہوا تھا۔ وہ پورا کا پورا میدان بھر گیا۔ لوگوں نے درمیان کی دیوار توڑی دوسرا گھر بھر گیا۔ پھر دیوار توڑی تیسرا گھر بھر گیا...... دو سال کے بعد اب

CamScanner

انہوں نے پھر کانفرنس کی! (سلیم بھائی آئے ہوئے ہیں وہاں کے) اس دفعہ انہوں نے بہت بڑا میدان منتخب کیا۔ جب ہم وہاں گئے تو اس میدان میں بھی کھڑے ہونے کی جگہ نہیں تھی...... یار چھوڑیں، آپ یہی دیکھیں یہ کیا ہے رات کے بارہ بجے ہیں، چھتیں بھری ہوئی ہیں۔ حالانکہ مجھے آپ سنتے ہی رہتے ہیں...... خدا کی قسم! عام طور پر لوگ (علماء) شکوہ کرتے ہیں کہ جی گھر کی مرغی دال برابر! کہ ہمیں لوگ باہر تو بڑا سنتے ہیں، گھر میں کوئی نہیں سنتا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ شکوہ نہیں کرتا۔ میں کیسے شکوہ کرسکتا ہوں۔ ایک اعلان کردو، ہزاروں پروانے چلے آتے ہیں۔ کسی میدان میں کھڑے ہو جاؤ، سینکڑوں ساتھی جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ جذبے، یہ ولولے، یہ جرأتیں، یہ محض خطابت نہیں محض الفاظ نہیں، یہ قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ یہ خون کی برکت ہے۔

نعرہ ہائے تکبیر...... اللہ اکبر

حق کہنے والوں کو ہر دور میں شرارتی کہا گیا۔ تشدد پسند، تخریب کار (کہا گیا) یہ کوئی نئی بات نہیں، ہر دور کے حکمران اور اس کے حواریوں نے حق کہنے والوں کو شرارتی کہا۔

ہم امام اعظمؒ کی سنت کو زندہ کررہے ہیں

اور میں حیران ہوں، کوئی اور ہمیں طعنے دے نہ دے ''سنی حنفی'' ہمیں طعنے دیتا ہے۔ ہم اہلسنت والجماعت ہیں اور اس کے ساتھ ہم حنفی ہیں۔ کس کے مقلد ہیں؟ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کے! اب یہ بتاؤ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا جنازہ کہاں سے اٹھا؟ جیل سے! اور چودہ سوسال کے بعد امام کی سنتوں کو تازہ کون کررہا ہے؟ تیرہ سوسال کے بعد جیل سے جنازے اٹھانے والا کون ہے؟

کبھی فیصل آباد کی جیل سے زبیر بٹ کا جنازہ آتا ہے......

کبھی میانوالی کی جیل سے غازی حق نواز کا جنازہ آتا ہے......

اور...... کبھی کوٹ لکھپت جیل سے فاروقیؒ کا جنازہ آتا ہے......

اپنے امام کی سنت پر عمل کرنے والے کون ہیں؟ حنفی کہلانا آسان ہے، مگر حنفی بننا مشکل ہے۔ اُس وقت بھی لوگ کہتے تھے شرارتی ہے شرارتی!......

امام مالکؒ پر ابتلاء و آزمائش

آگے چلئے، چار بڑے امام ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام شافعیؒ اور امام مالک۔ امام مالکؒ مسجد نبویؐ میں بیٹھ کر درس حدیث دیتے ہیں۔ ہزاروں تابعین کی زیارت کی، سینکڑوں تابعین کے شاگرد...... چند صحابہ کی زیارت کی! اتنے قریب دور کے امام الحرم! مسجد نبوی میں بیٹھ کر درسِ حدیث دینے والا امام! اور ایسا امام کہ جس کے درس میں وقت کے بادشاہ آ کر بیٹھتے تھے، مگر ایک دن پالا پڑ گیا حکمرانوں سے! اس وقت کے حکمران نے ایک ایل ایف او جاری کیا، اب ایل ایف او سمجھ آ گیا ہوگا۔ سچی بات ہے مجھے ابھی تک ایل ایف او سمجھ نہیں آیا۔ کہتے ہیں جی ایل ایف او، اُس حلوہ شریف کا نام ہے جس کی ۱۲ چھٹانکیں حلال ہیں چار چھٹانکیں حرام ہیں۔ اس کی ۲۲ شقیں جائز ہیں، سات شقیں ناجائز ہیں، (اُس بادشاہ نے) ایک آرڈیننس جاری کر دیا، حکمرانوں کو کرسی بڑی پیاری ہوتی ہے۔ بیچارے سوتے ہیں تو یہ سوچ کر سوتے ہیں اللہ کرے صبح کا دن خیر سے جائے، کہیں کرسی آگے پیچھے نہ ہو جائے۔ یہ وہی کرسی ہے رات کو سوتے ہیں تو وزیر اعظم ہوتے ہیں صبح کو اٹھتے ہیں تو اسیر اعظم ہوتے ہیں...... رات کو پی ایم ہاؤس میں سوتے ہیں...... صبح کو اڈیالہ جیل میں ہوتے ہیں۔ یہ کرسی ہے بیچاری، بڑے پریشان ہوتے ہیں یہ لوگ، اُس وقت کے حکمران نے ایک آرڈیننس جاری کیا۔ اُس نے کہا اپنے گورنروں کو (کہتے ہیں مولوی شرارتی ہے......) تم نے اپنے اکابر کی تاریخ پڑھی نہیں ہے۔ تمہیں حلوہ کھانے سے فرصت ہو تو تم کوئی بات کرو نا! تمہیں تن آسانیوں سے فرصت ہو تو تم اکابر کو پڑھو، کون اکابر؟ امام مالکؒ اگر اکابر میں سے ہیں تو تاریخ پڑھ! امام ابوحنیفہؒ کی تاریخ پڑھ۔ وقت کے حکمران نے قانون بنایا کہ ساری مملکت کے لوگ میرے گورنروں کے ہاتھ پر بیعت کریں از سرِ نو، اور بیعت کرتے ہوئے یہ لفظ کہیں "ہم خلیفہ کی بیعت کرتے ہیں، اگر کبھی ہم خلیفہ کی بیعت توڑیں، بغاوت کریں تو ہماری بیوی کو طلاق"۔ یہ بالکل ایسے ہے جیسے کوئی صدر کہے "ریفرنڈم میں ووٹ بھی ہر آدمی دے اور ساتھ یہ بھی کہے اگر میں نے آج ووٹ ڈالنے کے بعد کبھی صدر کے خلاف کوئی بات کی تو میری بیوی کو طلاق"۔ کیسا زبردست ایل ایف او آیا! کیسا آرڈیننس جاری کیا۔ اب لوگ بڑے پریشان ہو گئے کہ اگر ہم

بیعت نہیں کرتے ،اگر ہم ووٹ نہیں ڈالتے تو باغی کہلائیں گے،اور یہ ہمیں باغی قرار دے کر سر اڑا دیں گے۔ اگر ہم بیعت کرتے ہیں،کل بادشاہ دین اسلام کی مخالفت کرے اور ہم نے بادشاہ کے خلاف کوئی آواز اٹھائی تو بیوی گھر سے گئی......یا ''لائف'' گئی یا ''وائف'' گئی۔

اگر بیعت نہ کریں تو باغی کا سر قلم......

اگر بیعت کریں تو بیوی گئی......

......لائف گئی یا وائف گئی!

بڑی مصیبت آئی،لوگ پریشان ہو گئے۔ایک ایک مولوی کے پاس جا رہے ہیں،مولوی جی! سانوں دسو،کی کریے؟ وہ کہے......چپ......بولنا نہیں! حکومت کے خلاف کون بولے! مینوں کئی لوگ کہندے تُسی اج کل نئیں بولدے، میں کِیا، میں تے بڑا بول کے ویکھیا ئے ہُن ذرا دوسریاں توں بُلوا لو!......میں نے تو دس سال بولا ہے،اور بول کر دکھایا ہے۔اکیلا اتنا بولتا تھا کہ اب ساٹھ ساٹھ مل کے بھی اتنا بولتے نہیں! گھگھی باندھ دیتا تھا ان کی،اللہ کے فضل سے! کہتے ہیں اب چپ کیوں؟ میں نے کہا اب میں دیکھ رہا ہوں دوسرے کتنا بولتے ہیں! لیکن انشاء اللہ جب بولوں تو پھر آواز آئے گی آپ کو!

یہ جب طالبان کا مسئلہ تھا،لوگ بہت بولے امریکہ کے خلاف! بڑے سخت بیان دے رہے تھے،میں نے صرف ایک تقریر کی، بڑے بڑے جرنیل آ گئے۔مجھ سے ملاقاتیں کیں! ''آپ مہربانی کریں، آپ تقریر نہ کریں''۔ میں نے کہا کیوں؟ کہا آپ امریکہ کے خلاف تقریریں کر رہے ہیں! میں نے کہا باقی بھی تو کر رہے ہیں،فلاں بھی کر رہا ہے،فلاں بھی،فلاں بھی! کہنے لگے ہمیں پتہ ہے وہ صرف تقریریں کرتے ہیں (جبکہ) آپ کام بھی ڈال دیتے ہیں!

سب مولوی چپ! ہاں جی بتائیں ہم کیا کریں، بیعت کریں یا نہ کریں؟ کہا بیعت نہ کرو گے تو بھی مرو گے۔ بیعت کرو گے تو بیوی چلی جائے گی۔ہم مجبور ہیں، ساری دنیا پریشان تھی۔لوگ مل کر امام مالکؒ کے پاس گئے، حضرت ہم کیا کریں؟ امام مالکؒ نے فرمایا، بیعت کر لو اور یہ کہو کہ عہد کر رہے ہیں ہم وفادار رہیں گے، ہم جانثار رہیں گے، کب تک؟ جب تک حکمران اسلام کا وفادار رہے گا، اور جب وہ اسلام سے بغاوت کرے گا ہم بھی بغاوت کریں گے۔ کہنے لگے حضرت! پھر

CamScanner

بیویوں کو تو طلاق پڑ جائے گی۔

فرمایا، میں فتویٰ دیتا ہوں کہ طلاق نہیں ہوگی۔ یہی بات ہے خدا کی قسم! لوگ فتویٰ بھی انہی کا مانتے ہیں جو ڈٹنا جانتے ہیں اوروں کا فتویٰ بھی کوئی نہیں مانتا۔

مولانا حق نواز شہیدؒ نے فتویٰ نہیں دیا، بلکہ فتویٰ سنایا۔ لوگوں نے مان لیا۔ باقی کلی گلی ٹاؤں ٹاؤں کرتے ہیں، فتوے دیتے ہیں، کوئی فتویٰ سنتا ہی نہیں (قریب کے بریلویوں کی طرف اشارہ ہے) فتویٰ بھی اسی کا سنا جاتا ہے جو فتوے کیلئے جان دینا جانتا ہو۔

امام مالکؒ نے فتویٰ دے دیا، بادشاہ کی بغاوت کرنے والے کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

یہ فتویٰ بادشاہ کے خلاف تھا۔ آ گئے بادشاہ کے فرستادے! حضرت، آپ نے یہ کیا کر دیا؟ حضرت بیڑا غرق ہو گیا، آپ مسجد نبویؐ کے خطیب ہیں، آپ امام وقت ہیں، آپ قاضی القضاۃ ہیں، ہم آپ کو پورے عالم اسلام کا قاضی بنا دیں گے، فرمایا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔

کہنے لگے، بادشاہ نے کہا ہے ہم آپ کو ہدیے بھیجنا چاہتے ہیں، فرمایا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔

اللہ نے امام مالکؒ کو اتنی دولت دی تھی، کاروبار اتنا تھا، سرمایہ اتنا تھا کہ جب ہر سال ہزاروں شاگرد فارغ ہوتے تھے تو امام مالکؒ ہر شاگرد کو گھوڑا دیا کرتے تھے۔ ہمارے مدرسوں میں جب کوئی فارغ ہوتا ہے، ہم اسے ایک پگڑی دیتے ہیں یا رومال دیتے ہیں، یا ٹوپی دیتے ہیں، یا سند دیتے ہیں۔ امام مالکؒ اپنے شاگردوں کو گھوڑا دیا کرتے تھے۔ تلوار دیا کرتے تھے۔ نیزہ دیا کرتے تھے، زرّہ دیتے، خود دیتے، فرماتے جاؤ! جہاں دنیا سنے کتاب سناؤ، جہاں روکے تلوار چلاؤ۔

فرمایا تم مجھے کیا خرید سکتے ہو؟ میں تو خود شاگردوں کو گھوڑے دیتا ہوں، پریشان ہو گئے!

بادشاہ سلامت! امام مالکؒ بکتا نہیں،

بادشاہ نے مولویوں کو بلا لیا۔ کیوں بھئی بتاؤ امام مالکؒ ٹھیک کہتا ہے؟...... کہا نہیں، جی شرارتی ہے شرارتی!

اٹھاؤ کتابیں...... پڑھو! اُس وقت کے سرکاری مولویوں نے بھی امام مالکؒ کو شرارتی کہا تھا۔ (امام ابو حنیفہؒ کو بھی شرارتی کہا تھا) بادشاہ نے کہا پھر میرا آرڈر سنو! امام مالکؒ کو پکڑو، زنجیروں

سے جکڑو، منہ پہ کالک ملو، گلے میں جوتوں کا ہار ڈالو، گدھے پہ بٹھاؤ، مدینہ کی گلیوں میں رسوا کرو!

امام مالکؒ کو پکڑا گیا......زنجیروں سے جکڑا گیا......منہ پہ کالک ملا گیا، گلے میں جوتوں کا ہار ڈالا گیا، گدھے پہ بٹھا کر مدینہ کی گلیوں میں گھمایا گیا۔ بچے پتھر مارتے تھے، آوازے کستے تھے......مدینہ مدینہ تھا۔ ساری دنیا سے لوگ آیا کرتے تھے۔ نئے چہرے ہوتے تھے، نئے لوگ ہوتے تھے۔ جب کسی چوک پہ گدھا رُکتا، امام مالکؒ وہاں کھڑے ہو جاتے، لوگ دیکھ رہے ہوتے ہاتھ باندھ کر! امام مالک زور سے کہتے:

مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ......جو مجھے پہچانتا ہے، وہ مجھے جانتا ہے، مَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ، جو مجھے نہیں پہچانتا، اَنَا مَالِکُ ابْنُ اَنَسٍ......میں انس کا بیٹا مالک ہوں۔

میں آج بھی وہی فتویٰ دے رہا ہوں جو کل دے رہا تھا۔

ہم امام مالکؒ کے راستے کے راہی ہیں

خدا کی قسم، بتاؤ جو امام مالکؒ کی آواز ہے وہی جھنگویؒ کی آواز نہیں؟

جو امام مالکؒ کی آواز ہے، وہی غازی حق نواز کی آواز نہیں؟

جو امام مالکؒ کی آواز ہے وہی فاروقی شہیدؒ کی آواز نہیں تھی؟

جو امام مالکؒ کی آواز ہے، وہی ہماری آواز نہیں؟

اس وقت بھی کہتے تھے شرارتی ہے، آج ان شرارتی کہنے والوں کا نام بھی دنیا نہیں جانتی۔

ہم ان اماموں کے ماننے والے ہیں۔ اس لئے سنو! نہ میں وردی سے ڈرتا ہوں، نہ میں اچکن سے ڈرتا ہوں۔

نہ میں صدر سے ڈرتا ہوں، نہ میں وزیراعظم سے ڈرتا ہوں۔

نہ موٹے سے ڈرتا ہوں، نہ پتلے سے ڈرتا ہوں۔

نہ گنجی سے ڈرتا ہوں، نہ گنجے سے ڈرتا ہوں۔

ڈرتا ہوں تو صرف اللہ سے ڈرتا ہوں......کیونکہ وہی اللہ ہے جو جیل سے نکال کر اسمبلی

CamScanner

میں پہنچاتا ہے۔

مجھے اور ڈر کس کا؟ میں کیوں ڈروں کسی اور سے؟ ہم نہیں ڈرتے کسی سے، ایسے بھول ہو گی کسی کو!...... برملا کہتا ہوں جب میں صدر سے نہیں ڈرتا...... وزیر اعظم سے نہیں ڈرتا...... کسی اور سے نہیں ڈرتا...... تو تم سے بھی نہیں ڈرتا۔ میں، میری جماعت، میرے ساتھی، جس حکمت عملی کو اپنے کاز، مشن، نظریئے کے لئے بہترین سمجھتے ہیں، پھر فیصلہ کر دیتے ہیں۔ ہم اس پر عمل کرتے ہیں، ہم کسی سے ڈرتے نہیں! کوئی کچھ کہے، کوئی کوئی بولی بولے!

نہ ہم کسی کی بولی سے ڈرتے ہیں......

نہ کسی کی گولی سے ڈرتے ہیں......

......ڈرتے ہیں تو نیلی چھت والے سے ڈرتے ہیں، بس!

اعظم طارقؒ کے بارے میں حضور ﷺ کی ہدایت

ہمارے تیسرے امام ہیں امام شافعیؒ! رات کو حدیث پڑھا کر سو گئے، خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی (بلند آواز سے صلی اللہ علیہ وسلم)۔

حضور ﷺ کی زیارت بھی اللہ والوں کو ہوتی ہے، مجھے بزرگوں نے منع کیا ہے...... ورنہ اللہ کا فضل ہے......! یہ میرا بیٹا اظہار الحق شہید ہو گیا ہے۔ جاؤ اظہار الحق کی بیوی سے پوچھو! آج بھی اظہار الحقؒ کی ڈائری میں یہ واقعہ موجود ہے...... ایک دن میرے پاس آیا، کہنے لگا آپ میرے بڑے ہیں، میں آپ کو بڑا مانتا ہوں۔ کبھی مجھ سے غلطی ہو معاف کر دیں۔ میں نے کہا ایسی کوئی بات نہیں بیٹے، بات کیا ہے؟ کہنے لگا آپ کو بتاتا ہوں، یا میں نے ڈائری میں لکھی ہے یا اپنی بیوی کو بتائی ہے۔ آپ کسی کو نہ بتانا!...... میں نے کہا، میں بھی اپنے گھر میں بتاؤں گا، بات کیا ہے؟

کہنے لگا، رات مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی ہے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ نہر کے کنارے پر آستین چڑھا کر تلوار لے کر جا رہے تھے، حضور ﷺ نے آپ کی طرف (مولانا اعظم طارق) اشارہ کر کے فرمایا، اعظم طارق کے خلاف بات کرنا میرے خلاف بات کرنا ہے۔

کہنے لگا میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔

میں نے کہا اظہار! مذاق نہ کرو بیٹے! رو پڑا خدا کی قسم، کہنے لگا میں نے یہ خواب دیکھا ہے!...... اس کی شہادت کے بعد میں نے اس کی والدہ اور اس کی بیوی (دونوں پردے میں تھیں) میں نے کہا بیٹی بتاؤ اماں کو، آپ کو اظہار نے بتایا تھا۔ اس نے کہا ہاں، میں گواہی دیتی ہوں، مجھے اظہارؒ نے بتایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تھی، حضور ﷺ نے یہ بات فرمائی تھی!

ٹرٹر کرنے والے بہت کرتے رہیں گے۔ ہم تو گناہ گار ہیں ہمارے جیسوں کی زندگی پہ چل کر دیکھو، تمہیں پتہ چل جائے۔ میں اپنے بارے میں کوئی دعویٰ نہیں کرتا۔ میں تو یہ کہتا ہوں، سب سے بڑا گنہگار اگر دنیا میں ہوں تو میں ہوں، لیکن اللہ کے فضل کا سایہ، حضور ﷺ کی رحمت کا سایہ، صحابہؓ کے پاؤں کا صدقہ، اللہ کے فضل سے آج ہمارے ساتھ ہے! خدا کی قسم!

حضور ﷺ کی زیارت کرنی ہے تو ہمارے راستے پہ آؤ!

مجھے بزرگوں نے روکا نہ ہو، تو تمہیں ایسی باتیں بتاؤں کہ تم سن کر رونے لگ جاؤ کہ اللہ کا کتنا احسان ہے، یہ مذاق نہیں ہے...... جبر ہے، تشدد ہے، بیڑیاں ہیں، ہتھکڑیاں ہیں...... سب کچھ ہے، لیکن پھر بھی دمادم مست قلندر ہے۔ قلندر مست ہی مست ہے۔ اسے کوئی پرواہ نہیں ہے! بھائی اللہ کا فضل ہے۔ اس کی رحمت کا سایہ ہے، اللہ کے فضل سے حضور ﷺ کی رحمۃ اللعالمینی ہے، اتنا کہتا ہوں، لوگ ساری زندگی جس مقصد کے لئے دعائیں کرتے ہیں، اللہ! حضور ﷺ کا دیدار نصیب کر دے! خدا کی قسم ہماری طرح کبھی آؤ ان راہوں پر! تمہیں ہر رات کو زیارت ہو گی، ہر رات کو!

لیکن آؤ تو سہی! حلوے کھا کر باتیں کرنا آسان ہے! جیلوں میں جانا بڑا مشکل ہے! نانی یاد آ جاندی اے! (مولانا اس بات پر خوب ہنسے) پتہ چل جاتا ہے جیل میں جا کر کیا ہوتا ہے۔

امام شافعیؒ کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی، حضور ﷺ نے فرمایا، شافعی! اپنے شاگرد، میرے بیٹے احمد بن حنبلؒ کو میرا اسلام بھیجو! اور اس کو کہو احمد بن حنبلؒ مشکل وقت آئے گا، جم کے رہنا جم کے!...... میرے بیٹے جم جانا! خدا تمہاری مدد کرے گا، تم اس دن حق پر ہو گے۔

''اہل''لوگوں کو آج بھی حضور ﷺ کے سلام آتے ہیں

امام شافعیؒ اٹھے، حیران و پریشان! خوش بھی ہیں کہ حضور ﷺ کا دیدار ہو گیا۔ حیران بھی ہیں کہ میرے شاگرد کی اتنی عزت! اپنے ایک شاگرد کو بلایا، کہا بیٹے جاؤ احمد بن حنبلؒ کے پاس! اس کو حضور ﷺ کا سلام پہنچاؤ، جھنگ کے لوگو! تمہیں کیا بتائیں، اوتم اس راہ پہ چل کے تو دیکھو، آج بھی سلام آتے ہیں!

خدا کی قسم! میں غرق ہو جاؤں اگر جھوٹ بولوں، آج بھی سلام آتے ہیں!.....کوئی سلام لینے کا اہل تو بنے! کوئی کام کر کے تو دکھائے۔

قاصد کے ساتھ امام احمد بن حنبلؒ کا طرز عمل

حضرت امام شافعیؒ کا شاگرد حنبل کی بستی میں گیا، کیا دیکھا ٹوٹی ہوئی مسجد میں بیٹھا ہوا ایک نوجوان بچوں کو قرآن پڑھا رہا ہے، یا حدیث کے سبق سنا رہا ہے۔ کہا میں نے احمد بن حنبلؒ کو ملنا ہے۔ سب نے کہا یہ جو نوجوان پڑھا رہا ہے، یہی احمد بن حنبلؒ ہے۔ قاصد کہتا ہے میں نے دیکھا ان کی قمیض جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی پیوند لگے ہوئے تھے۔ پرانے قسم کا قمیض تھا اور غربت کا عالم! جسم کے اوپر مٹی کے داغ دھبے تھے! چٹائی پر بیٹھا حدیث پڑھا رہا تھا۔ میں بڑا حیران ہوا، کہاں یہ چٹائی پہ بیٹھنے والا، کہاں رسول اللہ ﷺ کے سلام! میں ان کو الگ لے گیا اور بتایا کہ مجھے امام شافعیؒ نے بھیجا ہے۔ میں نے رقعہ دیا، احمد بن حنبلؒ نے رقعہ پڑھا، رو پڑے! مجھے سینے سے لگایا اور کہا میرے ساتھ گھر چلو! میں گھر میں گیا، مجھے کھانا کھلایا، پھر مجھے جب الوداع کیا تو کہا تم میرے لئے بہت بڑی خوشخبری لائے ہو! مگر میرے پاس آج تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں! میرے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے! اپنا پھٹا ہوا قمیض اتارا، اور کہا یہی میری طرف سے تحفہ قبول کیجئے!

ہمیں مردہ پرست نہیں، زندہ کا قدردان ہونا چاہئے

اب دیکھنا قدردان! دنیا میں قدردان نہیں ملتے، قدریں مرنے کے بعد ہوتی ہیں! ہم کہتے ہیں ہم توحید پرست ہیں، ہم تو مردہ پرست ہیں!! مرنے والے کو پوجتے ہیں، زندہ کو نہیں

جاتے !از ندہ کے اندر ہمیں خامیاں ہی خامیاں نظر آتی ہیں۔ بندہ سولی پہ بھی چڑھ جائے کہتے ہیں چنگی طرح تے نئی نا چڑھیا! اے وی کوئی گڑ بڑ ہے! کوئی چکر ہے چکرا!...... اتنا کہنے سے کونسا فرق پڑتا ہے؟ مرنے کی دیر ہے پھر ہاتھ ملتے ہیں، اوہو! یار کیسا آدمی چلا گیا!

جھنگ والو! آپ سچ بتاؤ مولانا حق نواز جھنگویؒ کی زندگی میں ہمیں اتنی قدر تھی کہ وہ آدمی کیا ہے؟ وہ شخص تنہا جیل میں جاتا تھا، تنہا ہی رہا ہو کر جھنگ میں آجاتا تھا، آج دنیا سے پوچھ کہ حق نواز کون ہے!

جھنگ والو! یہ بتاؤ مولانا ضیاء الرحمان فاروقیؒ کی ہم نے قدر کی؟ وہ جب کبھی آجاتے، سارے چاروں طرف سے گھیر لیتے۔ فاروقی صاحب اے کیہ ہویا؟ اے کیہ ہویا؟ مرد تو مرد عورتیں بھی ان کو نہیں چھوڑتی تھیں! کہتے تھے یار بہت تنگ کرتے ہیں، میں کہتا جناب کا مزاج ہی ایسا ہے! بچہ بچہ آپ سے پیار بھی کرتا ہے، شکوے بھی کرتا ہے۔ لیکن جاؤ چراغِ رُخِ زیبا لے کر ڈھونڈو پوری دنیا میں، تمہیں فاروقیؒ نہیں ملے گا! بہت باتیں کرتے تھے، فاروقی شہیدؒ نے "مربعے" بنا لئے۔ کہتے تھے نا! اب دکھاؤ مربعے کہاں ہیں؟ فیکٹریاں بنالیں، دکھاؤ فیکٹریاں کہاں ہیں؟ مرغی خانے بنا لئے، دکھاؤ مرغی خانے کہاں ہیں؟ جب فاروقیؒ کا جنازہ اٹھا، اُس کے بچوں کے پاس جو مکان تھا، وہ بھی اس کا ذاتی نہیں تھا!...... اب جماعت کے ساتھیوں نے اس کے بچوں کو مکان بنا کر دیا ہے! ورنہ اس کا جنازہ اٹھا تو اس کے بچوں کے سر پر اپنے مکان کی چھت نہیں تھی!

اور ایثار القاسمیؒ کو دیکھیں، ایم این اے تمہاری گلیوں میں پہرہ دینے والا، زندگی میں کوئی قدر نہیں تھی۔ جب چلا گیا (شہید ہوا) تو جیب سے ایک روپیہ نکلا تھا...... جانے کے بعد قدر ہوتی ہے۔ ہم زندوں کو نہیں مانتے! خیر، بات یہ ہے کہ وہ بھی جب تک زندہ تھے یا جو بھی زندہ ہیں وہ آپ کو راضی کرنے کے لئے کام کرتے ہی نہیں ہیں! میں تو سیدھا کہتا ہوں، میں ذرا منہ پھٹ ہوں نا! سیدھی طرح کہہ دیتا ہوں، ہم تم سے ڈرتے ہی نہیں ہیں۔

سیدھی بات ہے، میں کیوں کہوں میں تم سے ڈرتا ہوں۔ اگر میں کہوں کہ میں آپ سے ڈرتا ہوں، میں تو مشرک ہو جاؤں گا...... میں نہیں ڈرتا کسی سے، نہ جرنلوں سے ڈرتا ہوں، نہ کرنلوں سے ڈرتا ہوں، ڈرتا ہوں تو صرف اس ذاتِ خدا سے ڈرتا ہوں۔ جو حق سمجھتا ہوں کر گزروں گا......

CamScanner

جو صحیح ہے کہہ جاؤں گا، چاہے کسی کے سینے میں لگے چاہے کسی کے دماغ میں نہ لگے چاہے نہ لگے جو حق ہے وہ کہیں گے انشاء اللہ! کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

قاصد دوبارہ امام شافعیؒ کے دروازے پر

امام شافعیؒ کا قاصد واپس آیا...... اس کو کہتے ہیں قدر دان! واقعہ سننا! قاصد واپس آیا، امام اپنی جگہ سے اٹھے، اس کا معانقہ کیا اس کو بوسہ دیا، اس کی آنکھوں کو بوسہ دیا۔

شاگرد نے کہا حضور! میں آپ کا شاگرد اور قاصد ہوں، آپ میری آنکھوں کو کیوں چوم رہے ہیں؟

فرمایا، تو میرے اس بیٹے کو دیکھ کر آیا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے سلام بھیجا ہے!

تیری آنکھوں نے احمد بن حنبلؒ کو دیکھا ہے...... میں تیری آنکھوں کو بوسہ دیتا ہوں۔

پھر اس سے پوچھا، بتاؤ گئے تھے، جی گیا تھا!

کیا دیکھا؟ اس نے کہا، حضرت وہ تو آپ کا شاگرد عجیب ہے، دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ پھٹے پرانے کپڑے تھے، قرآن و حدیث پڑھا رہا تھا، میں نے پیغام دیا وہ رو پڑے، پھر سجدہ شکر بجا لائے!...... حضرت، جب میں چلنے لگا تو اس کے پاس کچھ نہیں تھا، اپنے تن سے یہ پھٹا ہوا قمیض اتار کر مجھے دے دیا۔ امام شافعیؒ نے جب سنا (یہ استاد ہے، خدا کی قسم جب سرپرستی کرنے والے ایسے ہوتے ہیں تو کام کرنے والے شاگرد بھی احمد بن حنبلؒ جیسے ہوتے ہیں)

کاش! کوئی سرپرستی کرنے والا ہو! ہم مجنونوں سے، ہم دیوانوں سے کام لے!...... ہم ایسا کام کر کے دکھائیں گے، دنیا حیران رہ جائے گی۔ یہاں تو سرپرستی نہیں...... ٹانگیں کھینچتے ہیں!

امام احمد بن حنبلؒ کے وجود پر کوڑوں کی ضربیں

وقت آیا، فتنہ اٹھ کھڑا ہوا، معتزلیوں نے کہنا شروع کیا "قرآن مخلوق ہے"۔ فتنہ "خلق قرآن" اٹھ کھڑا ہوا۔ بادشاہ بھی فتنہ پروروں کی سرپرستی کرنے لگا۔ احمد بن حنبلؒ نے مخالفت میں فتویٰ دیا "القرآن کلام اللہ غیر مخلوق" قرآن اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں! معتزلیوں نے بادشاہ کو بھڑکایا۔ بادشاہ نے احمد بن حنبلؒ کو گرفتار کرا لیا، اور ننگی کمر پر کوڑے برسائے۔ کوڑے کی

ضرب لگتی امام احمدؒ کی کمر سے چمڑی ادھڑ جاتی، سارا وجود خون آلود ہو گیا۔ احمدؒ فتویٰ واپس لو، عزت بھی ملے گی، عہدہ بھی ملے گا، مال و دولت کے انبار لگ جائیں گے ورنہ مارے جاؤ گے بادشاہ نے پیشکش کی۔

احمدؒ نے کہا، جان جاسکتی ہے فتویٰ نہیں بدل سکتا۔

کوڑے مارے جاتے۔ چند دن گزر جاتے، زخم ٹھیک ہو جاتے۔ لا کر کچہری میں بٹھا دیتے۔ دربار میں کھڑا کر دیتے، کہتے احمد بن حنبلؒ! بادشاہ کہتا ہے اپنے فتوے سے باز آ جا...... فرماتے جان جاسکتی ہے مگر اپنے فتوے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا!

جان دے سکتا ہوں، مگر جو بات کہی ہے اسے چھوڑ نہیں سکتا، اپنے موقف اور نظریے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ پھر جلاد کو حکم ہوتا...... مارو! جلاد پھر مارنا شروع کر دیتا، پھر زخم ہوتے بیہوش ہو جاتے۔

اعظم طارقؒ، امام احمدؒ کے نقش قدم پر

اگر کسی نے پڑھنا ہو، خدا کی قسم! میں نے یہ کتاب پڑھی تھی (تاریخ دعوت و عزیمت از مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، جلد اول) اس کتاب نے مجھے دیوانہ کر دیا تھا۔ میں آج آپ کو بتاتا ہوں۔

یہ جو بے نظیر کے دور میں مجھے اٹھا کر جیل میں ڈالا گیا، اور میں نے یہاں تقریر کرتے ہوئے احرار پارک میں کہا تھا کہ مسلمانو! ''آپ کے نمائندے کو خریدنے کے لئے بے نظیر نے دو کروڑ روپے کا لالچ دیا ہے۔ کراچی میں بلایا ہے، میں لعنت بھیجتا ہوں اور میں عورت کی حکمرانی کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں'' ...... یہ تقریر کی تھی، رات کو گھر میں پولیس آئی تھی، میں روپوش ہوا تھا، پھر جیلوں میں گیا تھا، وہ جو سلسلہ شروع ہوا تھا اس کی وجہ کیا تھی!

وجہ اس کی یہ ہوئی تھی، میں برطانیہ گیا وہاں مجھے مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی کتابیں ایک دوست نے دیں۔ کتاب کا نام ہے ''تاریخ دعوت و عزیمت''۔ اس میں ایک جلد امام احمد بن حنبلؒ پر ہے۔ میں نے اس پوری جلد کا مطالعہ جہاز میں کیا۔ آٹھ گھنٹے کا سفر تھا۔ میں لندن سے بیٹھا استنبول اترا، استنبول سے بیٹھا اسلام آباد اترا۔ اس سارے راستے میں میں نے ساری کتاب (جلد اول) پڑھ لی میں کتاب پڑھتا جاتا تھا میرے تو جذبے اٹھ رہے تھے۔ تن بدن میں آگ مچل رہی تھی۔

میں نے (خود سے) کہا اعظم طارق! بے نظیر کا دور ہے۔ سارے مولوی ساتھ مل گئے ہیں۔ کوئی اس کے خلاف بولتا ہی نہیں ہے۔ عالم دین کو تو حق کہنا چاہئے! چلو پاکستان جانا ہے، قومی اسمبلی میں کھڑے ہو کر بے نظیر کے خلاف اعلانِ جنگ کرنا ہے۔ اب کتاب پڑھی ہوئی تھی، جوش آیا ہوا تھا۔ میں اسمبلی میں چلا گیا۔ خمینی کی کتابیں لے گیا، نجفی کی کتابیں لے گیا، کلینی کی کتابیں لے گیا، وہ ساری کتابیں بھی میں نے دکھا دیں، وہ تقریر بھی کی اور صاف کہا ”بے نظیر کی حکومت عورت کی حکومت ہے، میں بے نظیر کی نسوانی حکومت کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں“۔

بس پھر تیور ہی بدل گئے! ان کے تیور بدلے، فیصلے بدلے، ہماری تقریر بدلی، پھر آزادی کی بجائے جیل مقدر ہوگئی۔ یہ آغاز تھا۔ اس کتاب کو پڑھو، علماء کہتے ہیں کوڑا اتنا ظالم ہوتا تھا کہ اگر جلاد وہ کوڑا ہاتھی کو مار دے، ہاتھی چیختا ہوا بھاگ جائے۔ امام کو کوڑے پہ کوڑے پڑتے تھے، امام کی زبان سے اُف تک نہیں نکلتی تھی۔

کہنے والوں نے کہا شرارتی ہے! بڑا تشدد پسند ہے۔

امام ابن تیمیہؒ کو دیکھو، مجدد الف ثانی ؒ شیخ احمد سرہندی کو دیکھو، آگے بڑھو مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کو دیکھو، اسیر مالٹا شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کو دیکھو۔

مالٹا کی جیل، مالٹا کا جب نام آتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں شاید کنو، مسمّی مالٹے، یا شاید اس جیل میں رہے جہاں مالٹے بہت ہوں گے۔ بڑے مزے کئے ہوں گے۔ مالٹے کھائے ہوں گے۔ مالٹا کی جیل۔

ایک وقت ایسا بھی آیا تھا کہ پچھلے سالوں میں، کہ مجھے کہا گیا ہم آپ کو رہا کرتے ہیں، آپ ملک چھوڑ جائیں۔ میں نے کہا، ناں! میں ساری عمر اپنے ملک کی جیلوں میں رہ لوں گا، ملک نہیں چھوڑوں گا۔

'کیوں بھئی؟ میں نے کہا میرے ملک کی بہاریں ہیں، میرے ملک کی ہوائیں ہیں۔ یہ میرے ملک کے لوگ ہیں، میرے ملک کے سپاہی ہیں۔ یہ میرے ملک کے افسر ہیں، یہ میرے ملک کے تھانے ہیں۔ یہ میرے ملک کی ٹھنڈی ہوائیں ہیں، میں جیل تو برداشت کرلوں گا......مگر اپنے ملک کو نہیں چھوڑوں گا۔

میں نے چھ سال جیل کاٹی، اس میں ۱۰ دن جھنگ جیل میں رہا۔ یقین جانیں جب میں صبح کو اٹھتا تھا تو میرا دل خوشی سے لبریز ہوتا تھا کہ میں جھنگ میں ہوں۔ ابھی باہر سے پتہ چل جائے گا حالات کیسے ہیں۔ بچے کیسے ہیں، گھر بار کیسا ہے۔ گھر سے روٹی آ جائے گی، گھر کے برتن آ جائیں گے، گھر کا سالن آ جائے گا۔ تو مجھے احساس ہوتا تھا کہ میں گھر میں ہوں۔ یار لوگوں نے اپنے صوبے کے آخر میں جا ڈالا، دور دور، ادھر بہاولپور سے آگے جیل کوئی نہیں، ادھر اٹک سے آگے جیل کوئی نہیں۔ ورنہ ان کا بس چلتا تو اور آگے بھیج دیتے۔ ویسے کوئی بات نہیں، میں نے کراچی کی جیل بھی دیکھی ہوئی ہے۔ پشاور کی بھی دیکھی ہوئی ہے۔

آصف زرداری سے زیادہ جیلیں دیکھی ہیں

میں اور زرداری ایک دفعہ اکٹھے ہو گئے۔ ہمارے ہاں مقدمے سماعت ہوتے ہیں اکٹھے، لاہور میں، اکثر جمع ہوتے ہیں، آصف زرداری مجھے کہنے لگا ”میں نے آپ سے زیادہ جیل کاٹی ہے“۔

میں نے کہا ”میں نے آپ سے زیادہ جیلیں کاٹی ہیں“۔

کہنے لگا کیا مطلب؟ میں نے کہا تیرا مطلب کیا ہے؟

کہنے لگا میں نے سات سال جیل کاٹی ہے۔ میں نے کہا ویسے میں نے تو چھ سال کاٹی ہے۔ مگر میں نے آپ سے زیادہ جیلیں کاٹی ہیں۔ کہنے لگا کیا مطلب؟ میں نے کہا آپ کس کس جیل میں رہے ہیں؟ کہنے لگا کراچی کی دو جیلیں ہیں، دونوں میں رہا ہوں۔ اڈیالہ میں رہا ہوں، اٹک میں رہا ہوں، لاہور میں رہا ہوں......! میں نے کہا اور؟ کہنے لگا بس! میں نے کہا بس خلاص! اب سن، میں کراچی کی جیل میں رہا، پھر بہاولپور کی جیل میں رہا، ملتان کی جیل میں رہا، فیصل آباد کی جیل میں رہا، جھنگ کی جیل میں رہا، لاہور کی دونوں جیلوں میں رہا، اڈیالہ جیل میں رہا، اٹک جیل میں رہا، میانوالی جیل میں رہا، پشاور جیل میں رہا، اور جناب چوہنگ کے ٹارچر سیل میں رہا...... کہنے لگا بس بھی کر دیار، تم نے تو تسبیح شروع کر دی۔ ہاں! کہنا آسان ہے۔ گلاں کرنیاں سوکھیاں، اور جناب جیل جیل ہوتی ہے۔ خدا کی قسم حضرت فاروقی شہیدؒ کے ساتھ جیل کاٹی ہے، اتنا مزہ آتا تھا کہ جیل نظر ہی نہیں آتی تھی۔ بے نظیر کا دور تو تھا، مگر اتنا ظلم نہیں کیا جتنا اِن گنجے ظالموں نے

(نواز شریف وغیرہ) نے کیا ہے۔ ہماری سو سو آدمی کی ملاقات ہوتی تھی۔ فروٹ آ رہے ہیں، والی بال کھیل رہے ہیں، جیل میں جناب مزے تھے۔ پھر ان گنجے ظالموں کا دور آیا...... تنہا...... مہینے مہینے گزر جاتے انسان کا چہرہ دیکھنے کو آنکھیں ترس جاتیں۔ مہینے مہینے گزر جاتے کوٹھڑیوں کے تالے نہیں کھلتے تھے۔ ساڑھے تین مہینے چوہنگ میں ہمیں پتہ نہیں ہوتا تھا کہ صبح ہے یا شام ہے۔ ہم پوچھا کرتے تھے، ہمیں بتاؤ ہم نماز کون سی پڑھیں؟ جب آدمی سو جائے، سو کر اٹھے کیا پتہ چلتا ہے وہاں دن ہے، رات ہے پتہ ہی نہیں ہوتا تھا۔ ہم پوچھتے تھے بتاؤ نماز کونسی پڑھیں؟ بھول جاتے تھے، وہ بتاتے صبح کا وقت ہے۔ آج دن کونسا ہے؟ آج تاریخ کونسی ہے؟ باہر آندھی ہے، اندھیرا ہے، روشنی ہے، ہوا ہے، سورج ہے، چاند ہے کوئی پتہ نہیں ہوتا تھا۔ وقت آیا، گزر گیا (ہنستے ہوئے) ایسے نہیں سیٹیں مل جاتیں! اعظم طارق قومی اسمبلی کا ممبر بن گیا۔ یہ تو اللہ کا فضل ہے، اگر آپ نے بھی بننا ہو تو چھ سال کُل لگتے ہیں (جیل میں)! زیادہ قیمت نہیں۔ صرف چھ سال جیل کاٹ لو۔ اور میرے ہاتھ سے ٹکٹ لے لو۔ ایم پی اے بننا ہے تو تین سال، ایم این اے بننا ہے تو چھ سال (ہنستے ہوئے) پھر صرف جیلیں نہیں گولیاں بھی! بم دھماکے بھی! راکٹ لانچر بھی! او...... چاقو چھریاں بھی!

جب مجھے ذبح کیا جا رہا تھا

میری گردن پر چھری رکھ کر مجھے ذبح کر رہے تھے۔ بازو میرا توڑ دیا تھا کراچی میں، مجھے اغوا کر کے لے گئے تھے۔ رات کے دو بجے رضویہ سوسائٹی میں! بازو توڑ دیا مار مار کے! ہاتھ میرے ایسے سوج گئے! میرے ساتھ ایک قاری صاحب تھے، ہم پوسٹر لگا رہے تھے۔

جس سال خمینی کی نسل نے بیت اللہ میں ہنگامہ کیا تھا نا! مولانا حق نواز شہیدؒ ملتان جیل میں تھے۔ ہم نے ایک پوسٹر چھپوایا، اُس پہ ہاتھی بنائے، (سب سے اگلے) ہاتھی پر خمینی کو بٹھایا، اوپر ابابیل بنائے، سامنے بیت اللہ بنایا اور اس کے خلاف ایک مظاہرہ کیا...... ''خبردار مسلمانو! ابرہہ کا جانشین، ایران کا خمینی بیت اللہ کا تقدس پامال کرنا چاہتا ہے''۔ اچھا اتنی دلیری تھی۔ اتنا خطرناک پوسٹر بنایا، پھر میں اور ایک قاری صاحب موٹر سائیکل پہ بیٹھے جا کے شیعوں کے امام باڑے پہ لگا دیا۔ (ہنستے ہوئے) لسبیلہ کو جا رہے تھے۔ گولیمار کے امام باڑے پہ لگا دیا...... اب میں سوچتا ہوں تو

مجھے حیرانی ہوتی ہے! میں اپنے ہاتھوں سے وال چاکنگ کیا کرتا تھا۔

اللہ کے فضل سے ہم لیڈر پیدا نہیں ہوئے۔ ہم کل بھی ورکر تھے آج بھی ورکر ہیں...... پوسٹر لگاتے چلے گئے۔ واپس آیا تو پتہ چلا کہ میرا تو پیچھا کر رہے ہیں۔ جب میں رضویہ سوسائٹی کے سامنے آیا انہوں نے گھیرا ڈال کر میرا موٹر سائیکل روک لیا۔ ہم دونوں کو پکڑا اور دفتر اہل بیت میں لے گئے۔ اب وہ مار رہے ہیں۔ ہم ہاتھوں پہ جھیلتے رہے۔ ہاتھ کام کرنا چھوڑ گئے۔ جتنی زور سے وہ مار سکتے تھے مارتے رہے۔ پھر انہوں نے ہمیں لٹا لیا اور کہنے لگے ان کو ذبح کرتے ہیں۔ میرے ساتھ وہ قاری صاحب تھے (بعد میں ایکسیڈنٹ میں شہید ہو گئے) وہ رونے لگ گئے، کہنے لگے آج ہمیں یہ ذبح کر دیں گے۔ ہمارا کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا، کہنے لگے کیا ہوگا؟ میں نے کہا کوئی بات نہیں، اس راستے میں کتنے بڑے بڑے لوگ شہید ہو گئے۔ (ابھی مولانا حق نوازؒ زندہ تھے) میں نے کہا یہ تو مقدس مشن ہے۔ اگر ہمارا خون اس میں لگ گیا تو مبارک ہے۔ کوئی پرواہ نہیں! کہنے لگا ہمیں مار دیں گے، رونے لگ گئے۔ جان کس کو پیاری نہیں ہوتی! گولی مار دیں اور بات ہوتی ہے...... ڈنڈوں سے مارنا، چھری سے ذبح کرنا، یہ کوئی معمولی بات ہے؟ مار مار کے ہاتھ پاؤں ہمارے سوج گئے تھے۔ مجھے یقین تھا کہ آج ہم بچیں گے نہیں! لیکن اللہ نے بچایا، کیسے بچایا؟ پولیس آ گئی حالانکہ وہاں آ نہیں سکتی تھی۔

میں نے پولیس والوں کو بعد میں تھانے میں جا کر پوچھا، تم دفتر اہلبیت میں، اس گلی میں کیسے پہنچ گئے؟

انہوں نے کہا اللہ نے تمہیں بچانا تھا، ہمیں ایک آدمی نے فون کیا، اس نے کہا فلاں مکان کے اندر فلاں مکان میں چوروں کو پکڑ کر مار رہے ہیں۔ وہاں پہنچو! ہم تو تمہیں چور سمجھ کر آئے تھے۔ پھر مجھے یاد آیا، جب وہ ہمیں مار رہے تھے، آوازیں آ رہی تھیں مارنے کی تو تیسری منزل سے ایک بوڑھے آدمی نے کھڑکی کھولی، اس نے کہا "اب رات کے دو بج رہے ہیں، کیوں شور مچا رہے ہو؟ کیا ہو گیا تمہیں؟ تو یہ مارنے والے جو تھے انہوں نے کہا بابا! آپ آرام سے سو جائیں ہم چوروں کو مار رہے ہیں"۔ اس کو مطمئن کیا۔ حالانکہ وہ بھی شیعہ تھا۔ اس نے ڈائل گھمایا، پولیس کو فون کر دیا، فلاں گلی میں فلاں گھر کے اندر چوروں کو مار رہے ہیں۔ اگر یہ کہتے اعظم طارق کو مار رہے

ہیں تو بابا بھی کہتا جلدی کم کردیو! اللہ نے مجھے بچانا تھا تاں! بچ گیا۔ آپ کے سامنے ہوں۔ ایم این اے بن سکتے ہو، لیکن یہ سارے مراحل بھگتنے پڑیں گے (ہنستے ہوئے) چونکہ مولانا عبدالغفور (جھنگوی) ان مرحلوں سے گزرے نہیں اس لئے ایم این اے نہیں بنے! جس دن گزر گئے، یہ بھی ایم این اے بن جائیں گے۔ (ویسے آپ لوگوں نے بننا ہو تو نسخہ بڑا آسان ہے)

بات کرر ہا تھا حضرت مجدد الف ثانیؒ کی! قلعہ گوالیار میں بند! پھر بات کرر ہا تھا حضرت شیخ الہند کی! مالٹا کے جزیرے میں، یہ مالٹا کا جزیرہ کہاں ہے؟ یہ جزیرہ مصر میں ہے...... ہندوستان کا عالم دین، مصر کے جزیرے میں!

جزیرہ کس کو کہتے ہیں، تھوڑی سی زمین ہوتی ہے، چاروں طرف سمندر ہوتا ہے۔ تھوڑا سا زمین کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ اس زمین کے ٹکڑے پر جیلیں ہوتی ہیں۔ ان جیلوں میں یہ خدا کے بندے چار چار سال بند رہے! کالے پانی میں عمریں گزار دیں لیکن اپنے موقف پہ آنچ نہیں آنے دی۔

دوستو! آج ہم سب یہ عہد کرتے ہیں، ہم جانیں دے دیں گے مگر اپنے شہیدوں کے مشن پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

صحابہ کرامؓ قرآن کے آئینہ میں

سفرِ حیاتِ مستعار نہائت تیز رفتاری کے ساتھ اختتام اور تکمیل کی جانب رواں دواں ہے۔ مسافر اگرچہ عالم الغیب نہیں تاہم یکسر بے خبر بھی نہیں! وہ دشمن کے عزائم سے مکمل طور پر آگاہ ہے مگر اس کے قدموں میں لرزہ اور زبان میں لڑکھڑاہٹ نہیں...... شہادت سے صرف چھ دن پہلے کا یہ خطاب گواہ ہے کہ اعظم طارقؒ کے جذبۂ ایمانی کی لہریں موج در موج دل و دماغ کے ساحل سے ٹکرا رہی ہیں، زبان پر آیاتِ قرآنی کا ورد ہے، اصحابِ رسولؐ کا متوالا و شیدا اعظم طارقؒ نہائت پامردی و عزم و استقلال کے ساتھ منزل کی جانب بڑھ رہا ہے...... اور کس شان کے ساتھ؟ ...... ۲۹ اور ۳۰ ستمبر ۲۰۰۳ء کی درمیانی شب حاصل پور میں ہزاروں کے اجتماع سے کیا گیا یہ خطاب آپؒ کو اس کی خبر دے گا۔

انتہائی قابل صد احترام، صدرِ اجتماع، معزز و محترم علماءِ کرام، قابلِ قدر بزرگو، نوجوان ساتھیو! توحید و سنت کے علمبردارو، اصحابِ رسولؐ کے غیور سپاہیو اور ملت اسلامیہ کے جانباز کارکنو! میری انتہائی قابلِ صد احترام اسلامی ماؤ، بہنو، بیٹیو! مدرسہ اسلامیہ امدادیہ کا طلباءِ کرام کو اسناد کی تقسیم اور ان کی حوصلہ افزائی کیلئے یہ دینی مذہبی اجتماع ہے، جو ۲۹ ستمبر ۲۰۰۳ء سے شروع ہو کر ۳۰ ستمبر کی تاریخ میں داخل ہو چکا ہے۔ آپ کے شہر حاصل پور میں ایک طویل عرصہ کے بعد حاضری کا شرف

حاصل ہو رہا ہے۔

آج کے ہمارے جلسہ کے میزبان اسیرِ ناموسِ صحابہؓ، قاری رشید احمد الحسنی حفظہ اللہ تعالیٰ ہیں، جن کے ساتھ اسیری کا ایک عرصہ بیتا ہے اور اسی طرح سٹیج پر میرے قابلِ فخر ساتھی، ملت اسلامیہ کے انتہائی ذمہ دار عہدیدار جناب محمود اقبال صاحب بھی تشریف فرما ہیں جنہوں نے اپنی جوانی کے 8 سال صحابہؓ کی عزت و ناموس کے لئے جیل میں گزارے۔ جی چاہتا ہے کہ آج میں اس کانفرنس میں اُن صحابہؓ کی عظمت کو خراجِ تحسین پیش کروں، جن کی عزت و ناموس کا تحفظ ہمارا ایمان ہے اور جن کی عزت کی حفاظت کے لئے جان قربان کرنا بھی ہم سعادت سمجھتے ہیں۔

اصحابِ رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین اس مقدس جماعت کو کہتے ہیں جنہیں خالقِ کائنات نے ساری کائنات سے چن کر، منتخب کر کے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ، پروانہ، جانثار اور وفادار بنا کر بھیجا۔ یہ ایسے باوفا اور صدق و صفا کے ایسے مجسم پیکر ہیں کہ چشمِ فلک نے ان جیسا وفاؤں والا کوئی دیکھا ہے نہ دیکھے گی۔ قرآن پاک خود ان کے بارے میں دو چار مقام پر نہیں، ساڑھے سات سو مقامات پر اعلان کرتا ہے کہ یہی وہ مقدس جماعت ہے جو کامیاب و کامران ہے۔ جو پکے مومن ہیں، متقی و پرہیزگار ہیں، جو حزب اللہ ہیں، جو خیر البریہ ہیں۔

محمد رسول اللہ ﷺ استاذ، صحابہ کرامؓ شاگرد

صحابہ کرام کی مقدس جماعت، وہ قدسی صفات پر مشتمل ایسی جماعت ہے کہ قرآنِ کریم نے صحابہ کرام کو وہ تمغے دیئے ہیں کہ پوری دنیا میں انبیاء کے علاوہ وہ تمغے کسی کو حاصل نہیں ہوئے۔

آپ ایک دینی مدرسے کے اجتماع میں تشریف فرما ہیں۔ آپ مدرسہ میں جائیں تو آپ کو وہاں کیا نظر آئے گا؟ کہ ایک استاذ بیٹھا ہوا شاگردوں کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے۔ استاذ بیٹھا ہوا شاگردوں کو حدیث پڑھا رہا ہے۔ بخدا اس منظر کو دیکھو گے تو یاد رکھو یہی منظر چودہ سو سال پہلے مدینہ میں تھا۔ صفہ کے چبوترے پر ۷۰ طلبا تھے جن کی کلاس لگتی تھی۔ محمد رسول اللہ ﷺ استاذ تھے جو پڑھایا کرتے تھے۔ آج آپ کے گھر میں قرآن مجید موجود ہے، مدرسہ میں موجود ہے، مسجد میں موجود ہے، لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے، رسول اللہ ﷺ کے دور میں یہ قرآن اس کتاب کی شکل

CamScanner

میں موجود نہیں تھا، قرآن کو یہ کتابی شکل دینے والے صحابہ ہیں!

آج بڑی بڑی لائبریریاں اور کتب خانے احادیث کی کتابوں سے بھرے ہوئے ہیں، مدارس میں ایک سال میں طلباء کو احادیث کی اتنی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، ایک طالب علم ایک سال میں جو کتابیں پڑھتا ہے انہیں اٹھا نہیں سکتا۔ یہ تو سات آٹھ کتابیں ہوتی ہیں، ورنہ تقریباً چھ لاکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں جو امت کے پاس کتابوں میں موجود ہیں۔

یہ چھ لاکھ احادیث، ایک ایک لفظ محفوظ کرنے والے، آقا ﷺ کی ایک ایک ادا کو نقل کرنے والے، آپ ﷺ کے ایک ایک عمل کو محفوظ کر کے امت تک پہنچانے والے کون ہیں؟ صحابہ ہیں!

صحابہ کرامؓ نبوت اور اُمت کے درمیان پُل کا نام ہے

صحابہ وہ جماعت ہے جو پورا دین نبی ﷺ سے سیکھ کر، خود اس پر عمل کر کے، نبوت سے دین کو لیتی ہے، امت کو دین دیتی ہے!

نبیؐ سے دین لے کر امت کو دین دینے والے واسطے اور رابطے کا نام "صحابہ" ہے!

میں کہا کرتا ہوں،

صحابہؓ وہ پل ہیں...... جو امت کو نبوت سے ملاتا ہے۔

جس طرح ایک پل دو ملکوں کے لوگوں کو ملاتا ہے۔ دو شہروں کے لوگوں کو ملاتا ہے، دریا میں جتنا بھی سیلاب ہو، طغیانی ہو، پانی کا جوش و خروش ہو، اگر پل موجود ہے، ایک شہر سے ہزاروں لوگ اِدھر آتے ہیں، اِدھر والے اُدھر جاتے ہیں، شہر والوں کا آپس میں کوئی رابطہ کاٹ نہیں سکتا۔ یاد رکھو، ضلالت و گمراہی کی جتنی ہوائیں چلیں، شرک و بدعت کے جتنے بھی سیلاب آئیں، تباہی و بربادی کی جتنی بھی اندھیریاں چلیں...... اگر امت اور نبوت کے درمیان صحابہؓ والا پُل موجود ہے، امت نبوت کے دروازے پر جاتی رہے گی۔ ہدایت پاتی رہے گی، اسے کسی اندھیری، طوفان اور سیلاب سے کوئی خطرہ اور پرواہ نہیں ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ، خدانخواستہ پل ٹوٹ جائے تو آپ جانتے ہیں پھر رابطہ ختم ہو جاتا ہے۔

اور آپ یہ بھی جانتے ہیں جب دو ملکوں کی جنگ ہوتی ہے (ہم پاکستانی لوگ اس لحاظ

سے تجربہ کار ہیں کہ ہماری جنگیں ہوتی رہتی ہیں) جب خطرات ہوتے ہیں تو ہماری فوج کے جوان بارڈر پر بھی جاتے ہیں مگر اپنے ملک کے پلوں کے اوپر گنیں فٹ کر دیتے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے جناب والا آپ نے پل پر گنیں کیوں لگا دی ہیں؟ بارڈر تو یہاں سے ۱۰۰ میل دور ہے، تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس پل کی حفاظت کے لئے گنیں لگائی ہیں، کیوں؟ کہ خطرہ ہے کہیں دشمن کا کوئی جہاز اڑتا ہوا یہاں آ کر اس پل کو نہ توڑ دے...... دشمن پل کو توڑنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ اسلام کا دشمن بھی یہ چاہتا ہے کہ وہ پُل جو امت کو نبوت سے ملاتا ہے، اسے توڑ دیا جائے اور وہ پُل صحابہؓ ہیں۔

جس طرح تیرے ملک کے جوان اپنے ملک کی سرحد پر بھی پہرہ دیتے ہیں، پہرہ دیتے ہوئے دشمن کے حملے کا نشانہ بن جاتے ہیں...... چاہے ملت اسلامیہ ہو، چاہے سپاہ صحابہ ہو، یہ دین کے پل پر پہرہ دیتے ہیں...... جان جاتی ہے چلی جائے...... ہتھکڑی آتی ہے آ جائے...... بیڑی آتی ہے لاکھ آئے...... جیل آتی ہے ہزار بار آئے...... ہتھکڑی، جیل، بیڑی، موت کی وادی میں سونا قبول۔ ہے مگر دین کے پُل پر پہرہ دے کے چھوڑیں گے!! (نعرہ ہائے تکبیر)

''دشمن'' صحابہ کرامؓ کی حیثیت کو سمجھتا ہے ''دوست'' نہیں سمجھتے

صحابہؓ دین کا پُل ہیں پُل! مجھے اس بات کی ضرورت اس لئے پیش آ رہی ہے کہ آج دشمن اس پُل کی اہمیت کو سمجھتا ہے، اور وہ آئے روز نئے سے نئے انداز میں حملہ آور ہو رہا ہے۔ لیکن ''دوستوں'' کو اس پُل کی اہمیت کا احساس نہیں ہو رہا۔

میرے پاس کرسی کے اوپر گیارہ صفحات پر مشتمل وہ یادداشت جو پاکستان کے شیعوں نے وفاقی وزیر تعلیم کو پیش کی ہے، اس کی فوٹو کاپی موجود ہے۔ اور اخبارات کے تراشے موجود ہیں۔ جس میں ساجد نقوی نے اپنی صدارت میں اجلاس کر کے اپنا نمائندہ ضیاء الدین رضوی کو بنا کر شمالی علاقہ جات میں ہنگامے کرائے...... سکردو میں ایس ڈی کے دفتر میں آگ لگوائی...... ڈی سی کے دفتر پہ حملہ کروایا...... کالجوں، یونیورسٹیوں میں ہڑتالیں کروائیں اور پھر وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال سے ملاقات کی...... اور مطالبہ کیا کیا؟، میں آپ کو مطالبہ پڑھ کر سناؤں تو اس مجمع میں آگ لگ جائے۔ مطالبہ یہ کیا، پورے خط کی یہ فوٹو کاپی ہے جو وفاقی وزیر تعلیم کے نام لکھا گیا۔ مطالبہ کیا ہے کہ

پاکستان میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے جو کتابیں شائع کی ہیں، جو سرکاری تعلیمی اداروں میں پڑھائی جاتی ہیں ان میں اردو کی کتاب ہے...... دینیات کی کتاب ہے...... معاشرتی علوم کی کتاب ہے...... عربی کی کتاب ہے...... اسلامیات اختیاری کی کتاب ہے...... اسلامیات لازمی بی اے کی کتاب ہے...... اسلامیات لازمی نہم دہم کی کتاب ہے...... مطالعہ پاکستان نہم دہم کی کتاب ہے...... انگریزی آٹھویں کی کتاب ہے...... ایک ایک کتاب کا صفحہ لے کر...... ایک ایک کتاب کے ورق کی نشاندہی کر کے مطالبہ کیا گیا ہے کہ......

فلاں صفحے پر ابوبکرؓ کا نام ہے، حذف کیا جائے......

فلاں صفحے پر عمرؓ کا نام ہے، حذف کیا جائے......

فلاں صفحے پر عثمانؓ کا نام ہے، حذف کیا جائے......

فلاں صفحے پر عائشہؓ کا نام ہے، حذف کیا جائے......

فلاں صفحے پر خلفاءِ راشدین کا نام ہے، حذف کیا جائے......

فلاں صفحے پر قرآن کی فلاں آیت ہے، حذف کی جائے......

فلاں صفحے پر اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم ہے، حذف کیا جائے......

فلاں صفحے کا فلاں مضمون حذف کیا جائے، فلاں واقعہ حذف کیا جائے......

میں کہنا چاہتا ہوں، دشمن کی حالت یہ ہے، جرأت یہ ہے...... وہ آج بھی سمجھتا ہے جب تک صحابہؓ کے نام کتابوں میں موجود ہیں...... نصاب میں موجود ہیں...... پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتابوں میں موجود ہیں...... صحابہؓ والا پٹل محفوظ ہے۔ جب تک صحابہؓ والا پٹل محفوظ ہے، امت کو صحابہؓ سے دور نہیں کیا جا سکتا۔

مجلس عمل کی صحابہ کرامؓ کے خلاف مداہنت

اس نے مطالبہ کیا کہ یہ نام نکالے جائیں۔ اور حیرت! افسوس، صد افسوس! اس نے اتنا بڑا قدم اٹھایا، خدا کی قسم! چودہ سو سال میں کبھی اتنا بڑا قدم صحابہؓ کے خلاف نہیں اٹھایا گیا، اتنا بڑا قدم اٹھالیا دشمن نے! مگر ''دوستوں'' کو، علماء کو، شیخ الحدیث کو، دینی مذہبی لیڈروں کو کوئی احساس نہیں ہے،

CamScanner

پورے پاکستان میں سوائے اعظم طارق کے، اس کے خلاف کوئی بولا ہے تو سامنے لاؤ، شیعہ نے جو کرنا تھا کرلیا، میں اپنوں کی بات کرتا ہوں۔ اپنوں میں سارے ہیں، حکومت بھی اپنوں کی ہے۔ علماء بھی اپنے ہیں...... مدرسے بھی اپنے ہیں...... پولیس والے بھی اپنے ہیں...... انتظامیہ والے بھی اپنے ہیں...... مجھے بتاؤ مسلمانو! صحابہؓ تمہارے کچھ نہیں لگتے؟

کہا گیا کہ دیکھو صحابہ کرامؓ کے خلاف اتنا بڑا مطالبہ پاکستان میں کیا گیا ہے، اس کا نوٹس لیا جائے۔ جواب ملا یہ فروعی مسئلہ ہے فروعی...... پھر کہا گیا تو جواب ملا "سپاہ صحابہ والے جانیں ان کا کام جانے!"

اعظم طارق اور اس کی جماعت خدا کی تقسیم پر راضی ہے

رضینا قسمة الجبار فینا ہم خدا کی تقسیم پہ راضی ہیں۔

سیاستدانوں کو سیاست قبول...... مدرسے والے کو مدرسہ قبول...... پولیس والے کو وردی قبول...... وزیر کو وزارت قبول...... ہمیں صحابہؓ کی محبت قبول!!

سنو! ساری دنیا چپ ہو جائے اس کی مرضی ہے...... اعظم طارق اور اس کی جماعت صحابہؓ کی عزت و ناموس پر جان دے دے گی، مگر صحابہؓ کے مسئلے پر خاموش نہیں رہ سکتی۔

نعرہ ہائے تکبیر............ اللہ اکبر

آپ کے اس خادم اور مذہبی رضا کار نے اس کے خلاف آٹھ جلسے کیے۔ نواں جلسہ کرنے کی ضرورت نہیں آئی۔ میں منگل کے روز قومی اسمبلی میں گیا۔ میں نے وفاقی وزیر تعلیم سے کہا کیا خیال ہے نام نکالنے ہیں؟ اس نے کہا مجھے پریذیڈنٹ نے کہا ہے اعظم طارق کو یقین دلا دو صحابہؓ کے نام نصاب سے نہیں نکلیں گے۔ میں نے کہا، میری طرف سے یہ آواز جہاں تک پہنچتی ہے پہنچادو، کوئی مائی کا لعل اگر صحابہؓ کے نام نکالے گا ہم اسے پاکستان میں نہیں رہنے دیں، نکال کے باہر کردیں گے محتاط لفظوں میں سردست یہی کہتا ہوں پاکستان میں نہیں رہنے دیں گے...... یہ ابھی نہیں کہا کہ جہان میں نہیں رہنے دیں گے۔ اسمبلی میں بھی نہیں رہنے دیں گے، کابینہ میں بھی نہیں رہنے دیں گے، کرسی اقتدار پہ بھی نہیں رہنے دیں گے۔

ہم صحابہ کرامؓ کے ناموس پر جان دے دیں گے

میں نوکر صحابہؓ کا...... میں غلام صحابہؓ کا...... میں صحابہؓ کے در کا ادنیٰ ترین نوکر، چوکیدار، غلام!...... جب تک میں اور میری جماعت کا ایک ایک کارکن زندہ ہے...... یاد رکھو! صحابہؓ کے در پر پہرہ دیں گے۔ جب تک رگوں میں خون ہے، جسم میں جان ہے، جب تک بولنے والی زبان ہے، پھڑکنے والی آنکھیں ہیں، صحابہؓ کی عزت کے لئے...... ناموس کے لئے جان دے دیں گے، مگر صحابہؓ پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

نعرہ ہائے تکبیر............ اللہ اکبر

دوستو! صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کا مسئلہ میری ذات کا مسئلہ نہیں، میرے ایمان کا مسئلہ ہے۔ انشاء اللہ (میں اللہ کی رحمت دیکھ رہا ہوں، میں جب خطبہ پڑھ رہا تھا میرا گلا نہیں چل رہا تھا میں نے دل ہی دل میں استغفار بھی کیا، میں نے کہا یا رب میرے فلاں گناہ کی وجہ سے یہ بند ہو رہا ہے، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ تو مہربانی کر کے چلا دے، ان لوگوں کی وجہ سے......! آپ میں سے نیک لوگوں کی دعا سے گلا کھل رہا ہے، اب آپ دیکھیں گے کہ قرآن صحابہ کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ لکھنے والو، تقریر لکھو، ڈرو والی کوئی بات نہیں ہے)

میں اللہ کے سوا کسی سے ڈرنا شرک اور کفر سمجھتا ہوں

اللہ کی قسم! میں اللہ کے سوا کسی سے ڈرنا شرک سمجھتا ہوں، کفر سمجھتا ہوں۔

جب خدا کے سوا، اس جان کا مالک اور کوئی نہیں!

جب عزت، ذلت دینے والا اور ہے کوئی نہیں!

جب موت و حیات کا مالک اور دوسرا کوئی نہیں ہے!

جب روزی رساں اور کوئی نہیں ہے!

جب نفع نقصان کا مالک اور کوئی نہیں ہے...... تو پھر مجھے کسی اور سے ڈرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے!!

وہ جیلوں سے نکال کر اسمبلیوں میں پہنچاتا ہے......

وہ راکٹ لانچروں سے...... گولیوں سے...... بموں سے بچالیتا ہے۔

تو میں اسی سے ڈروں، میں کسی اور سے کیوں ڈروں؟ ڈر کر مسئلہ چھپانا ہمیں آتا نہیں ہے اور نہ ہم مسئلہ چھپانے والے ہیں۔

اور یاد رکھو! میرے نزدیک، فتویٰ، مسئلہ، ایمان ہے، ہمارے مذہب میں ایمان چھپانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ کسی اور کا مذہب ہوگا کہ چھپاؤ، چھپاؤ، چھپاؤ! میں کیوں چھپاؤں؟ کوئی بری بات ہے؟ برائی پہ پردہ ڈال، گندگی اور غلاظت پہ پردہ ڈال، ایمان پہ پردہ......؟ غیرت پہ پردہ؟ دین پہ پردہ؟ ایمان پہ پردہ...... نہیں آسکتا!

صحابہؓ کا مسئلہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے، انشاء اللہ آج میں قرآن کی وہ آیتیں بھی پڑھوں گا، کہ آپ نے آیتیں بھی پڑھی ہوں گی، ترجمہ بھی پڑھا ہوگا، لیکن آپ بول اٹھیں گے کہ سمجھی آج ہیں۔ (میں اپنی گاڑی میں قرآن کریم...... چھوٹا قرآن رکھتا ہوں، چھوٹے سے مراد دس پاروں والا نہیں یا بڑے سے مراد چالیس پاروں والا نہیں، کہ دس پارے بکری کھا گئی اور وہ بکری بڑھتی بڑھتی دُلدُل بن گئی۔)

دین صحابہؓ کا، اور صحابہؓ پیغمبر ﷺ کے!

میں قرآن کا نسخہ گاڑی میں رکھتا ہوں، اور اللہ کی توفیق سے اکثر دورانِ سفر تلاوت کرتا ہوں اور نشان لگاتا ہوں کہ یہ یہ آیت صحابہؓ کے بارے میں، صحابہؓ کے بارے میں، صحابہؓ کے بارے میں! سنو، قرآن! ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا .

یہ آیت ۹ ذی الحجہ کو عرفہ کے دن، حجۃ الوداع کے موقع پر اس وقت اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد سوا لاکھ صحابہ کرامؓ موجود تھے، سوا لاکھ جانثاروں کا اجتماع تھا، پیغمبر ﷺ کے جانثار آپ ﷺ کے گرد پروانوں کی طرح جمع تھے، یہ آیت لے کر جبرئیل علیہ السلام آئے اور کیا کہا......؟

الیوم اکملت لکم دینکم ...... آج کے دن میں نے تمہارے لئے پورا کردیا ہے،

تمہارے دین کو......

کیا کہا؟ تمہارے دین کو!

دین کس کا؟...... صحابہ ﷺ کا!

اور صحابہ ﷺ کس کے؟ پیغمبر ﷺ کے!

دوسری جگہ سے پڑھو،

وعداللّٰہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات ......

اے نبیؐ کے ساتھیو! جو تم میں سے صاحبِ ایمان ہیں، اعمالِ صالحہ پر کاربند ہیں،

لیستخلفنھم فی الارض

میں زمین کی حکومت ان کے ہاتھوں میں دوں گا......

کما استخلف الذین من قبلھم

جیسے پہلے لوگوں کو دی

ولیمکنن لھم دینھم

میں زمین میں تمہارے دین کے کِلّے (کھونٹے) گاڑ دوں گا،

وہاں بھی کہا دین تمہارا...... یہاں بھی کہا دین تمہارا...... صحابہؓ دین والے، دین صحابہؓ کا!

ورضیت لکم الاسلام دینا .

میں (خدا) نے ''تمہارے لئے'' دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

باپ شہر سے آتا ہے، لو جی تمہارے لئے یہ چیز لایا ہوں، یہ چیز لایا ہوں، بیٹا کھڑا ہوتا ہے، ابو! میرے لئے کیا لائے ہو؟ باپ کہتا ہے بیٹا میں نے تمہارے لئے پورے شہر سے یہ چیز پسند کی ہے!

اسلام کو اللہ نے کس کے لئے پسند کیا......؟ صحابہؓ کے لئے!

رضیت لکم الاسلام دینا، میں نے تمہارے لئے اسلام کو پسند کیا ہے!

(فی الحال توجہ سے تقریر سنیں، میں پرچیوں کی ایسی اجازت دوں گا کہ ہر شخص چاہے تو کھڑا ہو کر سوال کر سکے گا، پرچی میں خود لوں گا، کسی کو نہ پکڑائیں)

جو شخص صحابہ کا تابعدار نہیں، وہ مسلمان نہیں

اسلام صحابہ کا......تو پھر میں کہنا چاہتا ہوں وہی شخص دین دار ہے، وہی شخص مسلمان ہے جو صحابہؓ کا تابعدار ہے۔

جو صحابہؓ کا تابعدار نہیں......

جو صحابہؓ کا حب دار نہیں......

جو صحابہؓ کا وفادار نہیں......وہ دیندار نہیں، وہ مسلمان نہیں!! بات میری نہیں، فیصلہ خدا کا ہے۔

ایک ایک بات پہ آیت......قرآن کہتا ہے:

فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدو ......

اگر تم ویسا ایمان لاؤ گے جیسے صحابہؓ ایمان لائے، پھر تم بھی ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔

اور دوسری جگہ فرمایا،

والذين اتبعوهم باحسان

جو صحابہ کی اخلاص سے اتباع کریں گے، خدا صحابہؓ سے بھی راضی ہے، ان سے بھی راضی ہو جائے گا۔

صحابہ کی اتباع، ہدایت حاصل ہونا

صحابہ کی فرمانبرداری، خدا کی رضا کا حصول......کیا مطلب!

صحابہ ''مفلحون'' کامیاب ہیں......صحابہؓ کے پیچھے چلو تم بھی کامیاب!

صحابہ......''فائزون'' کامران......صحابہؓ کے پیچھے چلو، تم بھی کامران!

صحابہ......''متقون'' متقی پرہیز گار......صحابہؓ کے پیچھے چلو تم بھی پرہیز گار!

صحابہ......''صادقون'' سچے......تم بھی دامن پکڑ لو، تم بھی سچے!

صحابہ......''راشدون'' رشد وہدایت کے منارے، تم بھی پیچھے تم بھی رشد و ہدایت کے منارے!

CamScanner

صحابہ...... ''خیر البریۃ'' ساری دنیا سے اعلیٰ...... تم بھی پیچھے چلو تم بھی اعلیٰ میں شامل ہو جاؤ گے۔ اور اگر صحابہ کا راستہ نہیں اپناؤ گے، تو......؟ فرمایا،

فان امنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدو ،

اگر صحابہ کی پیروی کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے۔

اور فان تولو......اگر صحابہؓ سے منہ پھیرو گے

......دیکھئے یہ میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں، اب میں نے منہ دوسری طرف کر کے آپ کی طرف پشت کی، یہ ہے تَـوَلّـوْ، منہ پھیرنا...... صحابہؓ کے پیچھے چلو گے تو ہدایت پاؤ گے، منہ پھیرو گے تو کیا ہوگا؟

فانما هم فی شقاق ......گمراہی تمہارا مقدر بن جائے گی۔

اسی پر بس نہیں......

ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين لهم الهدى، ويتبع غير سبيل المومنين ......

جس نے صحابہ کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے کو اختیار کیا، تو کیا ہوگا؟

نوله ما تولى ونصله جهنم

صحابہؓ سے منہ پھیرو گے گمراہ ہو جاؤ گے، صحابہؓ سے ہٹ کر کوئی اور راستہ اختیار کرو گے جہنمی بن جاؤ گے!

صحابہؓ اور دشمنانِ صحابہ کا قرآنی تقابل

پھر میں کہنا چاہتا ہوں......

صحابہ کامیاب، جو پیچھے چلے وہ بھی کامیاب، جو پیچھے نہ چلے وہ ناکام!

صحابہ رشد و ہدایت کے منارے، جو پیچھے چلے وہ بھی ان کے ساتھ، جو انکار کرے وہ ضلالت و گمراہی کا نشان!!

صحابہ متقون......دشمن منافقون

صحابہ صادقون......دشمن کاذبون

صحابہ حزب اللہ......دشمن حزب الشیطان

صحابہ خیرالبریہ......دشمن شرالبریہ،

صحابہ رحمان کا لشکر......دشمن شیطان کا لشکر

صحابہ پر خدا راضی......دشمن پہ شیطان راضی

صحابہ جنتی......دشمن جہنمی

صحابہ پکے مومن......دشمن پکے کافر!!

قرآن کہتا ہے:

اولئک هم المومنون حقاً، یہ پکے مومن......

اولئک هم الکافرون حقاً، دشمن پکے کافر......فیصلہ قرآن کا ہے،

صحابہؓ پکے مومن ہیں، دشمن پکے کافر ہیں۔

صحابہ "وجوہ یومئذ مسفرۃ" چمکتے ہوئے چہروں والے،

دشمن "وجوہ یومئذ علیھا غبرۃ" قیامت کے دن ان کے چہروں پر گردوغبار ہے،

صحابہ روشن چہروں والے......دشمن کے منہ پہ بھی خاک، سر پہ بھی خاک!!

صحابہ "ضاحکۃ مستبشرہ" مسکرانے والے، چاند کی طرح چمکنے والے

دشمن "ترھقھا قترہ" غبار آلود، پھٹکار پڑے کالے چہرے والا

صحابہ "کرام بررہ" ساری کائنات سے اعلیٰ

دشمن "اولئک هم الکفرۃ الفجرہ" صحابہ کا دشمن بدبودار کافر، دشمن غلیظ ترین کافر،

دشمن بدترین کافر۔

میرا فیصلہ نہیں قرآن کا فیصلہ ہے، کرو قرآن کے فیصلے پہ ایف آئی آر درج!

صحابہ پہ خدا کی رحمت......دشمن پہ خدا کی لعنت۔

صحابہؓ کے پیچھے چلو گے، ہدایت پا جاؤ گے!!

صحابہ کرامؓ کے لئے خالق کا محبوبانہ انداز

صحابہ......کون صحابہ؟

فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم ......

اللہ فرماتے ہیں، میرے پیغمبر کے جانثارو، میدانِ جنگ میں تم اترتے ہو، تلوار لے کر کفر کو کاٹتے ہو، تم تلوار نہیں چلاتے میں خدا تلوار چلاتا ہوں، تم نہیں لڑتے میں لڑتا ہوں۔

وما رميت اذ رميت ولكن الله رمٰى ......

میرے محبوب! بدر کے میدان میں مٹھی مٹی کی بھر کر تو نے نہیں پھینکی، خدا کے پھینکی۔ نبیؐ کے جانثارو، بدر میں تم نہیں لڑے خدا لڑا ہے۔

اذ تقول للمؤمنين الن يكفيكم ربكم ان يمدكم بثلاثة الافٍ من الملائكة منزلين .

وہ وقت یاد کرو جب پیغمبرؐ اپنے جانثاروں سے کہہ رہا تھا کہ تمہاری مدد کے لئے اللہ کی طرف سے تین ہزار فرشتوں کا لشکر آ گیا ہے......

ولكن تصبروا وتتقوا ......

اگر تم صبر کرو گے مزید تقویٰ اختیار کرو گے، تو پھر پانچ ہزار فرشتے خدا بھیجے گا، اور صحابہ......!

الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله......

اُحد کے میدان میں زخمی ہوئے، ظاہری طور پر شکست ہوئی، ابھی زخموں سے خون بہہ رہا تھا، دشمن ایک مرتبہ بھاگ گیا پھر کسی نے آ کر کہا دشمن واپس آ رہا ہے کہ روز روز کا کام ختم کر دے۔ صحابہ ابھی زخمی تھے، تڑپ رہے تھے، جب دیکھا کہ دشمن پھر آ رہا ہے، اللہ فرماتے ہیں ڈرے نہیں، خوفزدہ نہیں ہوئے، گھروں کو نہیں بھاگے، پریشان نہیں ہوئے...... فزادهم ايمانا ، ایمان اور بڑھ گیا، جرأت پھر لوٹ آئی اور کہنے لگے "حسبنا الله" کوئی پرواہ نہیں، جو ساتھی شہید ہو گئے کوئی پرواہ نہیں، جو ہم زخموں سے چور ہیں، دشمن سے کہو تم نے کیا آنا ہے، ہم آ رہے ہیں۔

حضور ﷺ نے فوراً فرمایا ایک دستہ تیار کرو، پیچھے بھاگو، جب دستہ پیچھے بھاگا، ابوسفیان ساتھیوں کو لے کر دوڑ گیا۔ اس نے کہا یہ کوئی انسان ہیں؟ کسی کا بازو کٹ گیا، کسی کی ٹانگ کٹ گئی، کسی کا سر زخمی، کسی کا جسم زخمی، اس کے باوجود ہمارے پیچھے بھاگے آرہے ہیں۔ بھاگ جاؤ، کہیں یہ کامیابی شکست میں نہ بدل جائے۔

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ......

یہ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے خدا اور اس کے رسولؐ سے رشتہ جوڑ لیا ہے۔ کون لوگ ہیں؟ سبحان اللہ!

شاید یہ میری زندگی کی آخری تقریر ہو!

حاصل پور کے لوگو! آج کل پتہ نہیں کیا بات ہے، میں آج کل ہر تقریر یہ سمجھ کر رہا ہوں کہ شاید یہ میری زندگی کی آخری تقریر ہوگی، ویسے بھی جو پروگرام ہے اس کے مطابق شاید اگلے دو تین مہینوں میں مجھے اور تقریر نہیں کرنی۔ میرا سفر ہے! اور ممکن ہے وہ سفر کوئی اور ہی سفر بن جائے۔ خیر دعا کرتے رہنا! اس لئے میں جب بھی تقریر کرنے لگتا ہوں آج کل مجھے اس بات کا کوئی خیال نہیں ہوتا کہ وقت تھوڑا ہے، زیادہ ہے، آپ بیزار ہیں، پریشان ہیں یا خوش ہیں...... مجھے بات اپنی کرنا ہے۔

(قائد سنیں گے تیری بات...... ساری رات ساری رات کے فلک شگاف نعرے)

اور بات جو بھی کرنا ہے، قرآن سے کرنا ہے۔ قرآن سے ہٹ کر کوئی بات نہیں! ہر بات کی دلیل آیت ہے۔ ہر بات پہ قرآن، بات بات پر قرآن، ہمیں قرآن سے ادھر اُدھر جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ جائیں نا اِدھر اُدھر جس کے پاس قرآن نہ ہو! قرآن ہمارے پاس ہے! صحابہؓ کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ......

میرے محبوب! کائنات میں ان جیسی جماعت تو اور دیکھے گا ہی نہیں۔

یہ جو میں نے چُن چُن کر تحفے، ہیرے، چُن چُن کر جو میں نے تیری جھولی میں ہیرے

جواہرات ڈالے ہیں۔ "لا تجد "ان جیسا تو کوئی دیکھے گا نہیں۔

صحابہ کرامؓ کی دوستی اور دشمنی صرف اللہ و رسول ﷺ کیلئے!

اللہ کیا بات ہے؟ فرمایا میں جانتا ہوں، یہ وہ ہیں:

یومنون باللّٰہ والیوم الآخر ......خدا، اس کے رسول اور آخرت پر ایمان لے آئے ہیں

یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ......

اب خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمن کیلئے یہ ننگی تلوار ہیں

دشمنوں میں اگر "ولو کانو اٰباء ھم "ان کا باپ بھی آجائے گا، میں خدا جانتا ہوں کہ یہ باپ کو بھی معاف نہیں کریں گے......"او ابناء ھم" اے میرے محبوب انہوں نے خدا اور رسولؐ سے رشتہ اتنا مضبوط کرلیا ہے وہ رشتہ باپ بھی نہیں توڑ سکتا، بیٹا بھی آجائے تو وہ رشتے بیٹا بھی توڑ نہیں سکتا...... "او اخوانھم" بھائی بھی آجائے وہ بھی نہیں توڑ سکتا......"او عشیرتھم "قبیلہ بھی کھڑا ہو جائے، خدا اور رسول سے رشتہ وہ بھی نہیں توڑ سکتے جو رشتہ جڑ گیا ہے اسے توڑ نہیں سکتے، باپ کو چھوڑ دیں گے، بھائی چھوڑ دینگے، بیٹا چھوڑ دینگے، برادری چھوڑ دینگے، مگر محبوب! نہ تجھے چھوڑیں گے، نہ مجھے چھوڑیں گے۔

صحابہؓ کے دلوں میں ایمان لکھ دیا گیا

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان ......

یہ وہ مقدس جماعت ہے جس کے دلوں میں مَیں خدا نے ایمان لکھ دیا ہے۔

حاصل پور کے لوگو! دنیا کے لکھے مٹ جاتے ہیں......اسمبلیوں کے لکھے مٹ جاتے ہیں، آرڈیننس کے الفاظ بدل جاتے ہیں، دستور میں ترمیم ہو جاتی ہے......مگر خدا کا لکھا بدل نہیں سکتا۔

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان ......

خدا نے صحابہؓ کے دلوں پر ایمان لکھ دیا ہے۔

......اب ساری دنیا بدل سکتی ہے، صحابہؓ ایمان کو چھوڑ نہیں سکتے!

CamScanner

صحابہ کرامؓ ایمان پر "لَٹو" ہو گئے

آگے سنئے، ولکن اللہ حبب الیکم الایمان

خدا فرماتا ہے پیغمبر ﷺ کے صحابیو! میں نے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے۔

کسی کو کسی محبوب کی فکر...... کسی کو کسی معشوق کی فکر...... صحابہؓ کا محبوب "ایمان" ہے۔ وہ ایمان پہ "لٹو" ہیں، وہ ایمان کے لئے مرتے ہیں، ایمان کے لئے جیتے ہیں، انہیں ایمان سے بڑھ کر پیارا کوئی نہیں لگتا۔

لکن اللہ حبب الیکم الایمان ...... ایمان صحابہ کا محبوب بن گیا ہے۔ فرمایا محبوب بن گیا ہے...... یہ بات میں بھی نہیں چاہتا کہ محب محبوب سے دور رہے...... دنیا محبوب اور محب کو ملنے نہیں دیتی۔ ایمان میں نے محبوب بنایا ہے، اور میں خود ملاتا ہوں۔

وزینہ فی قلوبکم ......

میں خدا نے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور ایمان کو سجا کر، چمکا کر میں نے تمہارے دلوں میں اتار دیا ہے، تمہارے دل کی کوٹھڑی میں ایمان کو میں نے سجا کر بھیج دیا ہے کہ جاؤ، ان صحابہؓ کے دل کی کوٹھڑی میں جا کر آباد ہو جاؤ۔

وزینہ فی قلوبکم کا لطیف ترجمہ

حاصل پور کے لوگو! امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کا ترجمہ جھنگوی زبان مین کیا کرتے تھے، وہ فرمایا کرتے تھے "اللہ ایمان نوں گانڑھیں پا کے، اللہ ایمان نوں بُندے پا کے (جس طرح دلہن کو زیورات سے سجا کر بھیجا جاتا ہے، اللہ فرماتا ہے میں نے ایمان کو سجا کر بھیجا)......

اللہ ایمان نوں گانڑھیں پا کے صحابہؓ ڈے دلاں اِچ اتار چھڈیا"۔

اور میں جدید لفظوں میں کہا کرتا ہوں......

اللہ نے ایمان کا میک اپ کر کے...... خدا نے ایمان کی آنکھوں میں کجلا ڈال کر...... اس کے ہونٹوں پہ سرخی لگا کر...... اس کے گلے میں، اس کے ہاتھوں میں، اس کے پاؤں میں زیور ڈال

کر...... ایمان کو سجا کر، سنوار کر صحابہؓ کے دلوں میں ڈال دیا۔ ایمان سج دھج کے ساتھ صحابہؓ کے دلوں میں آ گیا ہے۔ ایمان آ گیا تو پھر کیا ہوا...... سبحان اللہ!

صحابہ کرامؓ کے بارے میں تین سو آیات فی البدیہہ پڑھ سکتا ہوں

(اوئے سن لو) کوئی نہیں سنائے گا تمہیں یہ باتیں، دو چار قصے یاد کر لینے کا نام نہ خطابت ہوتی ہے نہ علم ہوتا ہے۔ صحابہؓ کا ذکر کرتا ہوں، میں کوئی تعلّی یا فخر کے طور پر نہیں کہتا، عاجزی اور انکساری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ میرے سامنے قرآن کی ایسے کھڑکی کھل جاتی ہے۔ پھر صحابہؓ کے بارے میں جو آیات ہوتی ہیں ایسے اترنا شروع ہوتی ہیں...... ایک آ رہی ہے...... دوسری آ رہی ہے...... تیسری آ رہی ہے...... بحمد اللہ تعالیٰ میں کھڑے کھڑے صحابہؓ کے بارے میں تین سو آیتیں فی البدیہہ پڑھ سکتا ہوں...... بغیر سوچے سمجھے پڑھتا چلا جاؤں گا...... فرمایا ایمان کو سجا کر صحابہؓ کے دلوں میں داخل کر دیا۔ پھر ہوا کیا، یہ کہ ایک طرف سے ایمان داخل ہوا، سج دھج کے ساتھ داخل ہوا "و کرہ الیکم الکفر" دوسری طرف سے کفر بھاگ گیا۔

جیسے روشنی آئے...... اندھیرا بھاگ جاتا ہے۔

جاء الحق و زھق الباطل......

حق آتا ہے، باطل بھاگ جاتا ہے، ایمان داخل ہوا...... کفر بھاگ گیا۔

"والفسوق" ...... ایمان داخل ہوا، فسق بھی بھاگ گیا۔ اس نے کہا ہُن میں وی چلیاں...... اب یہاں رہنے کی گنجائش نہیں ہے...... جیسے ایک گھر میں شیر آ جائے تو گیدڑ بھاگ گیا...... لومڑی نے دیکھا، اس نے کہا ہُن میں وی چلی آں، ہُن ساڈا اِتھے گذارا نئیں ہوندا۔

خدا کی قسم سمجھو آیت کو، "فی قلوبکم" ایمان کو سجا کر ان کے دلوں میں داخل کر دیا۔

و کرہ الیکم الکفر...... کفر بھی بھاگ گیا۔

والفسوق...... فسق بھی بھاگ گیا۔

والعصیان...... عصیان نے کہا میں بھی جا رہا ہوں۔

اب ایمان ہی ایمان ہے، کفر بھاگ چکا ہے۔

CamScanner

اب ایمان ہی ایمان ہے فسق بھاگ چکا ہے۔

اب ایمان ہی ایمان ہے عصیان بھاگ چکا ہے۔

ایمان ہی ایمان ہے، نافرمانی نہیں ہے۔

اولئک هم الراشدون ......

اب تو یہ رشد و ہدایت کے منارے بن گئے۔

فضلاً من اللّٰہ و نعمة ......

یہ خاص اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے۔ جو صحابہ کو ملی ہے کسی مشرک کو نہیں ملی۔

......زندگی کس موڑ پہ جا کر ختم ہو جائے!

آگے سنئے، مجھے احساس ہے کہ آپ تنگ بیٹھے ہیں، لیکن یہ بھی تو سوچئے جو کھڑا ہے وہ کتنا پریشان ہے۔ میں بات نہیں کرتا میں کہاں سے آ رہا ہوں، اور ابھی تقریر ختم ہونے کے بعد صبح ظہر کے بعد میں نے ایبٹ آباد جا کر تقریر کرنی ہے۔ کئی کئی دن گزر جاتے ہیں، چار پائی پہ لیٹنا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ ہم جو خونِ جگر جلا رہے ہیں تو آپ کے لئے...... کہ بات سینوں میں اتر جائے...... کوئی پتہ نہیں زندگی کس موڑ پہ جا کر ختم ہو جائے...... کل کیا ہوگا، مجھے نہیں پتہ۔ کون کیا سوچ رہا ہے؟ کچھ پتہ نہیں ہے...... اپنی نجات سمجھتے ہیں، کسی پر احسان نہیں کرتے...... صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کا مسئلہ میری نجات کا مسئلہ ہے...... میرے ایمان کا مسئلہ ہے۔

صحابہ کرامؓ کے لئے تقویٰ لازم

اور سنئے......

والزمهم كلمة التقوى ......

صحابہؓ وہ جماعت ہیں، جس جماعت کے ساتھ میں خدا نے تقویٰ لازم کر دیا۔

کیسے تقویٰ لازم کر دیا؟...... جیسے میں خدا نے سورج سے روشنی لازم کر دی۔

سورج سے روشنی لازم......

آگ سے گرمی لازم......

برف سے ٹھنڈک لازم......

پھول سے خوشبو لازم......

صحابہؓ سے ایمان لازم، تقویٰ لازم......

کوئی مائی کا لعل سورج سے روشنی چھین نہیں سکتا، صحابہؓ سے تقویٰ چھین نہیں سکتا۔

آپ قرارداد لکھیں، سارے ملک کے لوگوں سے دستخط کرائیں، بخدمت جناب پرویز مشرف صاحب، سورج کی روشنی اور گرمی سے ہم بڑے پریشان ہیں، مہربانی کر کے سورج سے روشنی کو جدا کر دیں...... یا پھر آگے بڑھو، جناب بش صاحب، کوئی تو ہی ایٹم بم چلا دے سورج سے روشنی کو جدا کر دے...... ساری دنیا کے بادشاہ مل کر سورج سے روشنی جدا نہیں کر سکتے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صداقت جدا نہیں کر سکتے......

عمر رضی اللہ عنہ سے عدالت جدا نہیں کر سکتے......

عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا جدا نہیں کر سکتے......

علی رضی اللہ عنہ سے شجاعت جدا نہیں کر سکتے......

صحابہؓ سے ایمان جدا نہیں کر سکتے...... **والزمھم**...... یہ تو قرآن نے لازم کر دیا ہے۔

صحابہ کرامؓ ہی ''اعزازِ صحابیت'' کے مستحق تھے

آگے سنو، ''وکانوا احق بھا'' اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات کوئی حادثاتی طور پر نہیں ہوئی کہ کچھ آدمی جا رہے تھے، میں نے کہا اوٹھہرو تمہیں نبی کا صحابی بنا دوں۔ اللہ فرماتے ہیں ایسا نہیں ہوا، کہ میں نے حادثاتی طور پر کچھ لوگوں کو پیغمبر ﷺ کا صحابی بنا دیا، بلکہ **وکانوا احق بھا**......

''اَحَقَّ'' طلباء و علماء جانتے ہیں اسم تفضیل کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے ''سب سے زیادہ حق دار یہی تھے''...... پیغمبر کی صحابیت کے...... رفاقت کے...... صحبت کے...... پیار کے...... وفا کے، سب سے زیادہ حق دار یہی تھے۔

واھلھا، سب سے زیادہ اہل یہی تھے، خدا کہتا ہے ان سے زیادہ اہلیت کسی اور میں نہیں تھی...... ان سے زیادہ حق دار اور کوئی نہیں تھا۔

CamScanner

پیغمبر ﷺ کو صحابہ ؓ کے لئے وقف ہونے کا حکم

کون ہیں یہ لوگ! سبحان اللہ، سبحان اللہ......

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ.

میرے محبوب! میرا حکم یہ ہے کہ اب آپ اپنے آپ کو صحابہ کے لئے وقف کر دیں۔

انہی میں رہا کرو...... انہی میں بیٹھا کرو...... انہی میں اٹھا کرو...... انہی کے ساتھ چلا کرو...... انہی کے ساتھ مسکرایا کرو۔

وشاورھم فی الامر ......انہی کے ساتھ مشورے کیا کرو، انہی میں رہا کرو، کسی اور کے ساتھ رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ علماء کرام سن لو، آیت سنو آیت

"لا تعد عینک عنھم "......میرے محبوب! اب اپنی آنکھیں، اپنی نظریں ان صحابہ سے ہٹانا نہیں...... بار بار دیکھو، ہزار بار دیکھو، انہی کو دیکھو...... یہی تیرے پھول ہیں...... یہی تیرا باغ ہے...... یہی تیرا گلشن ہیں...... انہی کو دیکھو لا تعد، فرمایا آنکھیں ہٹانا نہیں۔

اب اس پر ایک بات کہتا ہوں۔ انسان کی ایک فطرت ہے، وہ حسین کو دیکھتا ہے تو ٹِک کے دیکھتا ہے۔ کوئی کان میں کہے کہ اس سے بھی بڑا حسین، وہ فوراً دوسرے کو دیکھتا ہے، کوئی کہے اس سے بھی بڑا حسین، وہ تیسرے کو دیکھتا ہے......

حسین کو دیکھ کر اَحسن کی طرف دیکھتا ہے۔

جمیل کو دیکھ کر اَجمل کی طرف دیکھتا ہے۔

ادنیٰ کو دیکھ کر، اعلیٰ کی طرف دیکھتا ہے۔

نظر ٹکتی نہیں، تو اس سے بھی اعلیٰ، اس سے بھی اعلیٰ، اس سے بھی اعلیٰ......

میرے محبوب! اب ان سے ہٹ کر کسی اور کو دیکھنا نہیں...... میرے پیغمبر اب کائنات میں ان سے اعلیٰ کوئی نہیں...... ان سے افضل کوئی نہیں...... ان سے زیادہ وفادار ہے کوئی نہیں......

جب ان سے اعلیٰ کوئی نہیں تو پھر کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں! تو آخری نبی ہے، نبیوں کا سلسلہ ختم، امت میں صحابی اعلیٰ ہوتے ہیں، ساری کائنات کے صحابہ ؓ سے یہی اعلیٰ ہیں۔ جب یہی

اعلیٰ ہیں، پھر کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت...... یہ تو پاگل ہوتا ہے جو احسن کو چھوڑ کر حسین کی طرف آئے...... جو اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ کی طرف آئے...... جو اجمل کو چھوڑ کر جمیل کی طرف آئے وہ پاگل ہوتا ہے دانا نہیں ہوتا۔

میرے محبوب! تو تو میرا محبوب ہے نا! ان سے اعلیٰ کوئی نہیں، ان سے افضل کوئی نہیں، ان سے اشرف کوئی نہیں۔

کانوا احق بھا، ان سے زیادہ حق دار کوئی نہیں، واھلھا...... ان سے زیادہ اہل کوئی نہیں۔ لہٰذا کسی اور کی طرف نظر نے اٹھنا ہی نہیں۔

صحابہ کرامؓ کے مصائب کی ایک جھلک

یہ کون ہیں......؟ فرمایا یہ تو وہ ہیں!

فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی ،

اللہ کیا فرما رہے ہیں! او سنو، صاحبِ دل کوئی ہے تو سنے، اور تڑپ جائے۔ فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں "اوذوا فی سبیلی" کوئی کسی کے لئے مرا، کوئی عہدے کے لئے مرا، کوئی عورت کے لئے مرا، کوئی منصب کے لئے مرا، کوئی اقتدار کے لئے مرا، یہ مرے تو میرے لئے مرے!

گھر چھوڑا...... میرے لئے!

وطن چھوڑا...... میرے لیے!

اولاد چھوڑی...... میرے لئے!

بیوی چھوڑی...... میرے لئے!

بچے چھوڑے...... میرے لئے!

زندگی قربان کی تو میرے لئے.....

اوذوا فی سبیلی ...... میرے راستے میں ستائے گئے۔

میرے راستے میں مر گئے...... انگاروں پہ لیٹ گئے...... تختۂ دار پہ چڑھ گئے۔

کون صحابہ؟ دیکھو، دیکھو! مکہ کے چوک میں کھڑا ہوا ہے۔ جس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی

CamScanner

ہے، جس کے سامنے تختۂ دار ہے، اس کو سولی پہ لٹکانے لگے تو ایک نے کہا ٹھہرو، سوال کرتا ہوں۔ یہ بتاؤ خبیب اگر تجھے رہا کر دیا جائے، تیرے بدلے تیرے نبی ﷺ کو لا کے سولی پر چڑھا دیا جائے، یہ سودا منظور ہے؟

ہائے! بیڑی ہاتھ میں تھی، ہتھکڑی ہاتھ میں تھی، آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہا کیا بکواس کی ہے تم نے؟ میری رہائی کے بدلے اگر آقا ﷺ کے قدموں میں ایک کانٹا چبھنا بھی مجھ سے مانگو گے، میں کانٹا برداشت نہیں کروں گا، جان دے دوں گا۔

کہا پھر تیار ہو؟...... ہم تلوار لائے ہیں، تیرا اَنگ اَنگ کاٹیں گے...... جوڑ جوڑ کاٹیں گے...... کسی نے کہا میں نیزہ ماروں گا...... کسی نے کہا میں تھپڑ ماروں گا...... کسی نے کہا میں پتھر ماروں گا۔

اور جس نے پتھر کھانے تھے اس نے کہا۔

ولستُ اُبالی حین اقتل مسلمًا
علٰی ای شقٍ کان لِلّٰہ مصرع

...... مجھے کوئی پرواہ نہیں تم میرے ساتھ کیا کرو گے! کیا ہو گا مجھے...... مجھے کون مارتا ہے...... مجھے کیا مارتا ہے...... مجھے کیسے مارتا ہے...... کوئی پرواہ نہیں میں تو شمعِ رسالت کا پروانہ ہوں...... میں شمعِ رسالت پہ جل جاؤں گا...... کٹ جاؤں گا...... مر جاؤں گا...... ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤں گا...... لستُ اُبالی مجھے تمہاری باتوں کی کوئی پرواہ نہیں!!

نعرہ ہائے تکبیر............ اللہ اکبر

اعظم طارقؒ کا نعرہ "لَستُ اُبالی"!

اور میں بھی کہتا ہوں، مجھے کوئی پرواہ نہیں کون کیا کہتا ہے...... کون کیا فتویٰ لگاتا ہے......

کون پتھر مارتا ہے، کون پھول برساتا ہے......

کون گالی دیتا ہے، کون تعریف کرتا ہے......

کون ساتھ دیتا ہے، کون مخالفت کرتا ہے، مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

میں صحابہؓ کے در کا نوکر ہوں...... چاکر ہوں...... تم جو چاہو کر گزرو...... کوئی پرواہ نہیں...... صحابہ کی عزت کا ڈنکہ بجاتے رہیں گے...... ان کے ناموس کا پھریرا لہراتے رہیں گے...... کوئی پرواہ نہیں، کیا ہوگا؟ جو ہوتا ہے ہو جائے! جیڑھا سپ کسے نے کڈ نئے کڈ لو، جیڑھی گولی مارنی اے مار لو، جیڑھا مقدمہ پانڑا اے پا لو، اپنے دل دیاں حسرتاں مٹا لو، کوئی پرواہ نہیں! ہمیں کوئی پرواہ نہیں!

صحابہؓ کے ہاتھ خدا کے ہاتھ میں

کون صحابہ......؟

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ......

فرمایا میرے محبوب! انہوں نے حدیبیہ کے میدان میں جو آپ سے بیعت کی، وہ آپ کے ہاتھ پر نہیں خدا کے ہاتھ پر بیعت کی...... اگلی بات

یداللّٰہ فوق ایدیھم......

تصور کیجئے، نیچے ہاتھ محمد مصطفیٰ ﷺ کا

اوپر ہاتھ ۱۴سو جماعتِ باصفا کا

سب سے اوپر ہاتھ خدائے ذوالجلال کا......

سب سے اوپر خدا کا، نیچے مصطفیٰ ﷺ کا ہاتھ ہے، درمیان میں صحابہؓ کے ہاتھ ہیں۔ کوئی چھڑا سکتا ہے؟ ہے کوئی مائی کا لعل جو چھڑا لے؟ خدا کے ہاتھ سے صحابہ کا ہاتھ چھڑا لے؟ مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ سے کوئی صحابہ کا ہاتھ چھڑا سکتا ہے؟ کوئی نہیں چھڑا سکتا۔

جلسہ ہوا جلسہ! اجتماع! بچہ ضد کرنے لگا، ماں! میں نے جلسہ سننے جانا ہے، کہا بیٹا وہاں بڑا رش ہوگا۔ بہت دھکم پیل ہوگی، رات ہے! تو گم ہو جائے گا۔ گلیوں میں کھو جائے گا، راستہ بھول جائے گا۔ کہا نہیں میں نے جانا ہے! ابو کی انگلی پکڑ کے چلا جاؤں گا، ماں کہتی ہے بیٹا تو نادان ہے، چھوٹا ہے کمزور ہے، انگلی چھوٹ جائے گی کھو جائے گا، کہنے لگا پھر ابو سے کہنہ کہ پکڑ یہ میری انگلی پکڑ لے! مجھ سے تو چھوٹ جائے گی، باپ سے تو نہیں چھوٹے گی۔۔ ماں قائل ہوئی بیٹے کو ساتھ بھیج دیا۔

جلسہ ختم ہوئی دعا ہوئی ختم ہو گئی مجلس۔ لوگ بھاگے گھروں کو، بچہ گھر پہنچا ــ کیا جلسہ ہوا؟ کیسا ہوا؟ تقریریں کیسی تھیں؟ ــ دعا ہوئی لوگ بھاگے۔ ختم ہو گئی مجلس۔ لوگ ادھر ادھر جا رہے تھے۔ کیا ہوا؟ تو گم تو نہیں ہوا؟ کہاں تھا؟ "کیسے کھو سکتا ہوں، میرا ہاتھ باپ کے ہاتھ میں تھا"۔

کیسے ہو صحابہؓ کھو گئے؟ صحابہ گم ہو گئے؟ ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے؟ پھر شیطان نے ان کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا؟ کن کے بارے میں؟ جن کے ہاتھ خدا اور رسولؐ کے ہاتھ میں ہیں؟ ــ خدا اور رسولؐ کے ہاتھ پکڑے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی صفات قرآن کی زبان میں

صحابہ ــ کون صحابہ؟

قرآن کہتا ہے "التائبون ــ العابدون ــ الحامدون ــ السائحون ــ الراکعون ــ الساجدون ــ الآمرون بالمعروف ــ والناھون عن المنکر ــ والحافظون لحدود اللّٰہ"

صحابہ ــ کون صحابہ؟ جب یہ آیتیں اتریں تو صحابیاتؓ نے کہا ہمارا ذکر تو ہے نہیں، فرمایا:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقٰنِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصَّآئِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○ (الاحزاب)

مردوں کا ذکر بھی قرآن میں، عورتوں کا ذکر بھی قرآن میں......

والسابقون الاوّلون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه......

صحابہ ہیں قرآن میں بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح، قرآن نے جگہ جگہ صحابہ کا ذکر کیا

دوستو! جس جماعت کو قرآن صاحب ایمان کہے...... جسے کامیاب قرآن کہے......
جسے جنتی قرآن کہے...... جسے "خدا کی فوج" قرآن کہے...... جسے "مومنون حقاً" قرآن کہے...... جسے "متقی" قرآن کہے...... جسے سچا قرآن کہے...... جسے جنتی قرآن کہے...... پھر اگر اسے کوئی جنتی نہیں کہتا، وہ اعظم طارق کی بات کا منکر نہیں وہ خدا کی بات کا منکر ہے اور قرآن کا منکر ......تاں وڈا مومن ہونداا ے ناں؟

قرآن صحابہؓ کے بارے میں کیا کہتا ہے......؟

نحن اولیاؤکم فی الحیوٰة الدنیا وفی الأخرة ......

تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیے، تمہیں فکرمند نہیں ہونا چاہئے، میں خدا دنیا اور آخرت میں تمہارا سرپرست اور مددگار ہوں، میں خدا ہوں تمہارے ساتھ۔

ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون ......

دنیا کی تکلیفیں اٹھا کر آؤ تم جو مانگا کرو گے، میں عطا کر دیا کروں گا۔

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنّٰت الفردوس نزلاً

کہاں کہاں سے پڑھوں قرآن! صحابہؓ کے لئے قرآن کے احکام دیکھو۔

ہم اس پُل کی حفاظت کیلئے کٹ جائیں گے

مسلمانو! آج نبوت اور امت کے درمیان قائم ہونے والا یہ پُل، دشمن اسے توڑنا چاہتا ہے۔ میں تم سے پوچھتا ہوں اسلام کے اس پُل پہ پہرہ دینا چاہیے نہیں دینا چاہیے؟ ہم پہرہ دینگے! ہم کٹ جائیں گے...... صحابہ پہ آنچ نہیں آنے دیں گے۔

لے شوق سے نام صحابہؓ کا
کر چرچا عام صحابہؓ کا
جنت میں اگر جانا چاہے
پھر پلّہ تھام صحابہؓ کا

یہ وہ مقدس جماعت ہے، جن کے بارے میں خالق کائنات واضح طور پر کہتا ہے......

اسلام صحابہ کا، دین صحابہ کا!

ومن یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منه ......

اسلام تو صحابہ کا ہے، تم صحابہؓ والے اسلام سے ہٹ کر کوئی اور تلاش کرنا چاہتے ہو! جو مرضی لاؤ......

"**فلن یقبل منه**"...... میں قبول نہیں کرتا۔

لقد نصر کم اللّٰہ فی مواطن کثیرةٍ ویوم حنینٍ ......

ولقد نصر کم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلة ......

پڑھتے جایئے قرآن کو، کیسے صحابہ کے لئے قرآن بولتا ہے۔ کس انداز میں صحابہ کی مدح سرائی قرآن کرتا ہے۔ دعا کرو خالق کائنات ہمیں صحابہ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔

مسلمانو! لوگ پوچھتے ہیں، آپ کل تک تو صحابہؓ کے ناموس کی حفاظت کی بات کرتے تھے، اب آپ کیا کریں گے؟ اب تک جو میں نے تقریر کی ہے یہ صحابہؓ کے ناموس کے متعلق ہے یا کسی اور کام سے متعلق ہے؟ او خدا کے بندو! ہم نے تو ایک قدم اور آگے بڑھا دیا ہے، وہ یہ کہ صحابہؓ کے ناموس کی بات بھی کریں گے، صحابہ کا مشن بھی دنیا میں پھیلائیں گے۔ وہ مشن کیا ہے؟ وہ مشن ہے اسلام کی سربلندی۔ نظامِ خلافتِ راشدہ کا احیاء، شریعت مطہرہ کی بالادستی، یہ ان صحابہ کا مشن ہے، جو مکہ مدینہ سے نکلے پوری دنیا میں چھا گئے۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ، اسلام کے غلبے کے لئے صحابہؓ نے جانیں دی ہیں، صحابہؓ کے ناموس کے لئے بھی لڑیں گے، ان کے مشن کے لئے بھی جانیں قربان کریں گے۔

......تقریر میں بعد میں کروں گا۔ لاؤ بھائی سوالات!

سوالوں کے جوابات

☆ سوال:۔ آپ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک شخص نے نعرہ لگایا "راج دلارا، اعظم طارق" یہی نعرہ چند دن پہلے (اسی شخص نے) شیعہ کے اسٹیج پر لگایا "راج دلارا، ریاض پیرزادہ"۔

جواب:۔ دیکھو یہ کتنی زبردست بات ہے،

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو
عرض کی ہم نے اگر تو شکایت ہو گی

ٹھیک کہا ہے، جس نے بھی کہا ہے، انسان کو صاحب کردار ہونا چاہیے۔ اس کو لوٹے کی طرح گھومنا نہیں چاہئے۔

☆ سوال:۔ کیا اپنے بڑے اور بزرگوں کے سامنے ادب سے سر جھکانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ سر جھکانا تو جائز ہے، سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔ احترام سے، پیار سے، وقار سے۔ بزرگوں کے سامنے سر اٹھا کر نہیں کھڑا ہونا چاہئے۔ سر جھکا کے کھڑا ہونا چاہئے۔ مگر سجدہ جائز نہ زندہ کو ہے، نہ مردہ کو ہے، فقط ایک ذاتِ خدا کو ہے۔

اور کوئی پرچی نہیں۔ تو پھر میں خود ہی سوالوں کے جواب دے دوں، آپ تو سوال کرتے ہی نہیں!

☆ کہتے ہیں جی، آپ نے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو ووٹ کیوں نہیں دیا؟

او بھائی! میں مولانا فضل الرحمان کے مقابلے میں جمالی کو کچھ بھی نہیں مانتا۔ وہ عالمِ دین ہیں، ان کا ایک علمی مقام ہے، وہ دیوبند کی شناخت ہیں، وہ سیاست میں حضرت مفتی محمودؒ کے وارث ہیں۔ میں جمالی کو کچھ نہیں مانتا، مگر ان کو (مولانا فضل الرحمٰن کو) وزیر اعظم بننے کے لئے ابھی چھیاسی (۸۶) ووٹوں کی اور ضرورت تھی۔ صرف ایک ووٹ سے وہ وزیر اعظم بنتے ہوتے تو میں ایک نہیں دس ووٹ مانگ کے دے دیتا۔ عام طور پر تصور یہ ہوتا ہے کہ اگر ووٹ ادھر چلا جائے تو یہ بن جائے، ادھر چلا جائے تو وہ بن جائے۔ ایسی بات تھی نہیں، ان کو چھیاسی (۸۶) ووٹ اور چاہئے تھے۔ میں کہتا ہوں ستر (۷۰) ووٹوں کا انتظام وہ کر لیں سولہ (۱۶) ووٹوں کا میں آج بھی انتظام کرنے کو تیار ہوں۔

☆ اگلی بات...... آپ نے عراق فوج بھیجنے کی بات کی!

جی میں نے کی ہے، یہ کہہ کر کی ہے کہ امریکی فوج نکل جائے، عالم اسلام کے خود مختار ادارے کے تحت اسلامی فوجیں وہاں بھیجی جائیں اور سب سے پہلے پاکستانی فوج جا کر کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے۔ اگر یہ کہا جائے کہ امریکی فوج کے ماتحت فوج بھیجی جائے، تو پاکستانی جوان

امریکیوں کے نوکر بنا کر بھیجنا تو دور کی بات ہے پاکستان کے کتے بھی امریکیوں کے ماتحت بنا کر بھیجنے کے حق میں نہیں ہوں۔ہم امریکیوں کے ماتحت تو اپنے کتے بھی بھیجنے کو تیار نہیں ہیں۔

☆ کہتے ہیں، جی وہ دیکھو جی ساجد نقوی ان کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے، تو آپ کیوں نہیں بیٹھتے؟

بھئی بات یہ ہے کہ مجلس عمل سے بھی کہتا ہوں اور حکومت سے بھی کہتا ہوں کہ جس شخص نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ صحابہؓ کے نام نصاب کی کتابوں سے نکالیں۔میں سب سے کہتا ہوں، مسلمانو! ایسے لوگوں کو ہمیں چاہئے کہ اپنی جماعتوں سے نکالیں۔جس کو چودہ سو سال بعد صحابہ کا نام برداشت نہیں ہے، ہمارے علماء کو چاہئے کہ وہ کہہ دیں کہ ہمیں بھی ایسے بد بخت کا نام برداشت نہیں ہے۔

جس کے سینے میں صحابہ کا حیا نہیں ہے، ہمارے سینے میں بھی اس کا حیا نہیں ہے۔

میں تو صاف کہا کرتا ہوں، صحابہ کا حیا کرو گے ہم بھی تمہارا حیا کریں گے۔تم بھی سب میرے ساتھ مل کر کہہ دو......

حیا کرو گے، حیا کریں گے
وفا کرو گے، وفا کریں گے
پیار کرو گے، پیار کریں گے (صحابہ سے)
شرم کرو گے، شرم کریں گے
کرم کرو گے، کرم کریں گے
اور اگر...... ظلم کرو گے، ظلم کریں گے
جفا کرو گے، جفا کریں گے
ستم کرو گے، ستم کریں گے
ہم آدمی ہیں تمہارے جیسے
جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے!

تم کہو گے صحابہؓ کے نام نکالو کتابوں سے، میں کہوں گا ان کے نام نکالو اسلام اور مسلمانوں سے!

تم کہو گے صحابہؓ برداشت نہیں، میں کہوں گا یہ ملعون برداشت نہیں!

تم کہو گے صحابہ کا حیا نہیں، میں کہوں گا بے حیاؤ مجھے تمہارا حیا نہیں!

☆ سوال:۔ باغ فدک والا مسئلہ اٹھاتے ہیں، حقیقت کیا ہے؟ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ نبی پاک ﷺ کے جنازے میں شریک نہیں ہوئے۔

(ان سے پوچھو تم شریک ہوئے تھے؟) ابوبکرؓ وعمرؓ تو سب سے پہلے جنازہ پڑھنے والوں کی صف میں موجود ہیں۔ باغِ فدک والا مسئلہ! فدک کا باغ، وہ تو چند کھجوریں ہیں۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ساری اپنی حکومت، اقتدار اور مصلیٰ ابوبکر صدیقؓ کو دے دیا، چند کھجوریں بچانے کی ضرورت کیا تھی؟ ویسے میں شیعوں سے کہتا ہوں، اگر کھجوروں کا ہی جھگڑا ہے تو میں ایک ایک کھجور کے بدلے تمہیں سو سو دینے کو تیار ہوں پھر اس جھگڑے کو چھوڑ دو۔

چند کھجوروں کا نام لے کر صدیق اکبرؓ کو گالیاں دیتے ہو! صدیقؓ کو گالیاں دینے والے تیرے دل میں ایمان کا ذرّہ ہوتا تو تیری زبان پہ صدیق کے لئے رضی اللہ عنہ کا لفظ ہوتا۔

☆ سوال:۔ فلاں (میں تو یہ نام نہیں لوں گا) کہہ رہے ہیں کہ ہم خلافت راشدہ کا نظام رائج کریں گے، جب کہ ان کی جھولی میں خلفاء راشدین کے دشمن ہیں۔

جواب:۔ بھئی، یہ تو انہی سے پوچھنا چاہئے۔ دشمن آپ نے ساتھ بٹھائے ہیں، نظام آپ خلافت راشدہ کا لائیں گے تو کیسے لائیں گے؟ سوال تو معقول ہے مگر جواب دینا میری ذمہ داری نہیں، انہی کی ذمہ داری ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد وبارِک وسلم

سب ساتھیوں سے التماس ہے جو کھڑے ہیں بیٹھ جائیں اور درود شریف پڑھیں، بلند آواز سے!

❀❀❀❀

CamScanner

نفاذ شریعت کانفرنس پشاور سے خطاب

شہادت سے پانچ دن قبل......یکم اکتوبر ۲۰۰۳ء

الحمد للّٰہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، صلی اللّٰہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعھم اجمعین ، اما بعد. اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللّٰہ شھیدا قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم. صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم.

انتہائی قابل صد احترام حضرات علماء کرام، معزز ومحترم بزرگو، نوجوان ساتھیو، توحید و سنت کے علمبردارو، اصحاب رسولؐ کے غیرت مند سپاہیو، ملت اسلامیہ کے جانباز کارکنو اور پشاور کے غیور مسلمانو! سب سے پہلے میں آپ تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ دن کے وقت اپنے کاروبار کو چھوڑ کر اپنی ضروری مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر آپ حضرات اتنی بڑی تعداد میں یہاں جمع ہیں، اُس کے بعد میں یہاں کی پولیس اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کے تعاون سے آج الحمدللہ نہایت ہی پُر امن انداز میں ایک اتنی بڑی نفاذ شریعت کانفرنس انعقاد پذیر ہے۔

ہمیں ہتھکڑیاں لگانے والے آج ملک بدر ہیں

یہ تھوڑی سی بدمزگی جو آپ کے سامنے ہوئی اس کی وجہ یہی تھی کہ ہمارے بعض مہربان یہ

سمجھتے تھے کہ اب سپاہِ صحابہؓ کے کارکن جو آج ملت اسلامیہ کا پرچم اٹھائے ہوئے ہیں شاید ان کی تعداد اب پشاور میں زیادہ نہیں رہی۔ ان کا خیال تھا کہ یہ مسجد کی چار دیواری سے بھی کم ہو جائیں گے۔ لیکن آج یقیناً ان کو دیکھ کر بھی خوشی ہو رہی ہوگی کہ صحابہؓ کے دیوانوں، پروانوں، مستانوں میں پہلے سے بھی زیادہ کثرت پیدا ہو چکی ہے اور انشاء اللہ یہ قافلہ چلتا رہے گا۔ اس کے راستے میں رکاوٹیں آئیں اللہ نے دور فرما دیں، ہتھکڑیوں، مقدمات اور بیڑیوں سے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی گئی۔ آج وہ ہتھکڑیاں لگانے والے خود ملک سے باہر ہیں۔ اور گولیوں، راکٹ لانچروں، بموں سے اس آواز کو خاموش کرانے کی کوشش کی گئی، الحمدللہ آج یہ آواز پوری دنیا میں بھی گونج رہی ہے اور قومی اسمبلی میں بھی گونج رہی ہے۔

پشاور کے لوگو! آپ جانتے ہیں کہ میں ایک عرصہ دراز کے بعد، جیلوں کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد پھر رہا ہوا، پھر میں نے یہاں آنا چاہا مگر بعض ناگزیر حالات کے باعث میں یہاں نہ پہنچ سکا اور ہمارے کارکنوں کو کن کن مراحل سے گزرنا پڑا یہ ایک لمبی داستان ہے۔ تاہم میں ایک مرتبہ پھر یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سپاہ صحابہؓ ہو یا ملت اسلامیہ ہو ہم اپنے پلیٹ فارم سے اپنے دین کے لئے، اپنے مذہب کے لئے اللہ کی واحدانیت، حضور ﷺ کی ختم نبوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و آبرو کے لئے اور اپنے ملک کے لئے نہ صرف مخلص ہیں بلکہ ہم اللہ کے دین کیلئے اور پاکستان کیلئے اور تمام اسلامی بھائیوں کے لئے اور تمام مسلمان مجاہدوں کے لئے ہر وقت ہمارا تعاون حاضر ہے اور ہر وقت انشاء اللہ العزیز ہماری جدوجہد اسلام کی سربلندی کے لئے جاری رہے گی۔

سرحد حکومت نے شریعت بل منظور کر کے ہماری تائید کر دی

آج کی اس کانفرنس کا عنوان نفاذ شریعت کانفرنس ہے۔ آپ کو علم ہوگا ۱۸/ اپریل اسی سال (یعنی) ۲۰۰۳ء میں آپ حضرات کی دعاؤں سے میں نے پاکستان کی قومی اسمبلی میں ملک عزیز کو اسلام کا گہوارہ بنانے کے لیے پاکستان میں عملاً شریعت کی بالادستی کے لئے شریعت بل پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے اور یہ پاکستان کی ۵۶ سالہ تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ

پاکستان کی قومی اسمبلی میں کسی نے شریعت بل پیش کیا ہے۔ مجھے اس بات پر خوشی ہے، میں مبارک باد بھی دوں گا اور ان تمام ممبرانِ صوبائی اسمبلی کو اور وزیر اعلیٰ کو جنہوں نے اُسی شریعت بل جو آپ کے اس بھائی نے قومی اسمبلی میں پیش کیا اُسی شریعت بل کی فوٹو کاپی لفظ بلفظ وہی بل یہاں صوبہ سرحد کی اسمبلی سے میرے شریعت بل پیش کرنے کے ڈیڑھ مہینہ بعد یہاں سے پاس کرا کر ہماری تائید کی اور انشاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں پاکستان کے باقی تینوں صوبوں سے بھی شریعت بل پاس کرا کر یہ واضح کر دیا جائے کہ پاکستان کے ہر ہر صوبے کا، ہر ہر ضلع کا، ہر ہر شہر کا بچہ بچہ ایک ہی مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں قرآن وسنت کو بالادستی حاصل ہونی چاہیے۔ پاکستان میں اسلام کے سوا کوئی دوسرا نظام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اسلام میں حاکم کا معنی بے لگام گھوڑا نہیں!

دوستو! آپ حضرات جانتے ہیں کہ شریعت مطہرہ کس چیز کا نام ہے، میں کہا کرتا ہوں آج اختلاف ہے کہ فلاں اختیار صدر کی بجائے وزیر اعظم کو ملنا چاہیے، فلاں اختیار پارلیمنٹ کو ملنا چاہیے اور ممبران اسمبلی کو فلاں اختیار ملنا چاہیے۔ میں آج کہتا ہوں اگر ملک میں شریعت بل کو نافذ کر دیا جائے، قرآن وسنت کی بالادستی کو یقینی بنالیا جائے تو اختیارات کی جنگ ختم ہو جائے گی۔ اس لئے انسانوں کا بنایا ہوا قانون اختیار صدر کو دیتا ہے یا وزیر اعظم کو دیتا ہے مگر خدا کا قانون اختیار یا اللہ کے پیغمبر کو دیتا ہے یا عوام کو دیتا ہے۔ اسلام وہ ضابطہ حیات ہے جس میں ایک غریب انسان وقت کے حکمران کے سامنے کھڑے ہو کر یہ پوچھ سکتا ہے کہ بتلاؤ تمہارے تن پر جو کپڑا پہنا ہوا ہے یہ کپڑا کہاں سے لے کر آئے ہو؟ اسلام میں حاکم کا معنی، حکمران کا معنی عیاشی کرنے والا، آرڈر چلانے والا، بے لگام گھوڑا نہیں ہے بلکہ اسلام میں حاکم قوم کا خادم ہوتا ہے۔ اسلام میں خلیفہ وہ ہوتا ہے جو لوگوں کے گھر میں جا کر اُن کی بکریوں کا دودھ دوہتا ہے اور بیوہ عورت کے گھر میں جا کر جھاڑو دیتا ہے۔ اسلام میں حاکم ایک مطلق آمر نہیں ہوتا، اسلام میں حاکم کوئی ڈکٹیٹر نہیں ہوتا، اسلام میں حاکم لٹیرا نہیں ہوتا، اسلام میں حاکم وہ ہوتا ہے کہ جو کہتا ہے "اگر فرات کے کنارے پر کوئی کتا بھی بھوکا مر جاتا ہے تو مجھے قیامت کے دن اس کا بھی جواب دینا ہوگا" ہم پاکستان میں اس شریعت کی

بالادستی چاہتے ہیں۔جس شریعت مطہرہ کے آنے کے بعد وڈیروں سے، لٹیروں سے، اُن کے پیٹ کاٹ کر اُن سے دولت نکلوائی جائے۔آج ایک غریب آدمی چھوٹی سی چوری کر لے، کوئی چیز دکان سے اٹھالے اس کے لئے جیل ہے، اس کے لئے قانون ہے، ایک کسان اگر حکومت سے قرضہ لے کر دس ہزار روپے اس قرضے کی قسط ادا نہیں کرتا اس کے لئے جیل ہے اور جنہوں نے خزانہ لوٹا، اربوں ڈالر ملک سے لے کر باہر بھاگ گئے وہ لیڈر بنے پھرتے ہیں۔وہ قوم کے ہیرو بنے پھرتے ہیں۔اسلام میں ایسے ہیرو، ایسے لیڈر، لیڈر نہیں بلکہ زیرو ہوتے ہیں اور اُن کی جگہ لندن یا دوبئی نہیں ہوتی بلکہ ان کی جگہ اٹک کی جیل ہوتی ہے یا اُن کی جگہ پشاور کی جیل ہوتی ہے۔

ہم اسلام کا نام لے کر استحصال کرنے والوں کے بھی خلاف ہیں

دوستو! آج وطن عزیز میں اسلام کے نام پر استحصال کرنے والے لوگ، ہم اُن کے بھی خلاف ہیں جو اپنے مفاد کے لئے اسلام کا نام تو استعمال کرتے ہیں مگر جب قوم اُن پر اعتماد کرتی ہے تو پھر انہیں اسلام کے مطابق اپنی زندگی، اسلام کے مطابق اپنا کردار پیش نہ کرنے کی وجہ سے لوگ اسلام سے متنفر ہوتے ہیں۔میں دنیا سے کہنا چاہتا ہوں، میرے عمل میں کمزوری ہوسکتی ہے، کسی جماعت کے کردار میں کمزوری ہوسکتی ہے، کسی لیڈر کے کردار میں کمزوری ہوسکتی ہے، مگر یاد رکھو اسلام میں کوئی کمی نہیں ہے۔اسلام میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔لہٰذا ہمیں ہر وقت اس بات کیلئے کوشاں رہنا چاہئے کہ ایسی لیڈر شپ، ایک ایسی قیادت جس کا دامن صاف ہو، جو جرأت، بہادری، ہمت کے ساتھ امانت دیانتداری اور درد دل کے ساتھ قوم کی خدمت پر یقین رکھتی ہو خدا کرے ہمیں ایسی لیڈر شپ، ایسی قیادت میسر آ جائے۔انشاء اللہ العزیز جب ایسی قیادت میسر آئے گی اللہ کے فضل سے پاکستان نہیں بلکہ پوری دنیا میں اسلام کے غلبے کا آغاز ہو جائے گا۔

طالبان کے دور میں ہر شخص کی عزت محفوظ تھی

اس کے ساتھ ساتھ میں آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ طالبان نے جو نظام دنیا کے سامنے عملاً پیش کیا، آج بھی دنیا طالبان سے لاکھ اختلاف کے باوجود یہ تسلیم کرتی ہے کہ طالبان کا قائم کردہ نظام ایسا امن کا نظام تھا، ایسا مضبوط نظام تھا کہ جہاں پر ہر شخص کی عزت بھی محفوظ تھی، جان بھی محفوظ تھی،

مال بھی محفوظ تھا۔ آج بدامنی کا عالم یہ ہے کہ بھرے بازاروں میں لوگوں کو گولی ماردی جاتی ہے قتل کر دیئے جاتے ہیں، کسی کی جان محفوظ نہیں، کسی کا مال محفوظ نہیں، کسی کی عزت محفوظ نہیں، کسی کی آبرو محفوظ نہیں۔ اسلام سب سے بڑھ کر انسانوں کی جان، عزت وآبرو کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے۔

ہم نے کبھی پلاٹ اور پرمٹ کی سیاست نہیں کی

دوستو! آپ جانتے ہیں ہمارا تعلق ایک ایسی جماعت سے ہے جس جماعت کی قیادت نے مفادات کی سیاست نہیں کی، جس جماعت کی قیادت نے پرمٹ اور پلاٹ کی سیاست نہیں کی، جس جماعت کی قیادت نے اپنا اوڑھنا بچھونا، اپنا اٹھنا بیٹھنا، اپنا سونا جاگنا قرآن وسنت کی بالادستی کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو عام کرنے کے لئے اور صحابہ کرام کے ناموس کے تحفظ کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ اس راستے میں ہماری قیادت کے ساتھ کیا ہوا؟ انہیں گولیاں ماری گئیں، ان کے لاشے قبروں کے پاتال میں اترے اور لگا تار ایک ایک عالم دین دوسری جگہ پر آتا رہا، گولیوں کا نشانہ بنتا رہا، ہتھکڑیاں بیڑیاں پہنتے رہے لیکن آج دنیا اس بات پر گواہ ہے تیرہ سال گزرنے کے باوجود بھی حق نواز جھنگوی رحمہ اللہ کا قافلہ رواں دواں ہے۔ حق نواز جھنگویؒ کا موقف دنیا میں بیان ہو رہا ہے۔ حق نواز جھنگویؒ اور ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کی فکر آج بھی پروان چڑھ رہی ہے۔

نعرۂ تکبیر...........اللہ اکبر

اسلام کے نفاذ کیلئے اپنی صفوں سے صحابہ دشمنوں کو نکالنا ضروری ہے

دوستو! ایک بات میں واضح کرنا چاہتا ہوں۔ ہم پاکستان میں نظامِ اسلام کے نفاذ میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک ہم اپنی صفوں سے، ہم اپنے درمیان سے اُن منافقوں کو نکال کر باہر نہیں کرتے جو منافق خلفائے راشدین کا نظام دنیا میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں جو طبقہ اور گروہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور میری اور آپ کی امی، ساری کائنات کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدس نام بھی کتابوں میں برداشت کرنے کو تیار نہیں وہ طبقہ

پاکستان میں خلافتِ راشدہ کا نظام نافذ ہونے دے سکتا ہے؟ نہیں! ہو سکتا ہے؟ نہیں!

ساجد نقوی کی شرانگیزی پر مجلس عمل خاموش کیوں؟

دوستو! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں پاکستان میں تو کیا چودہ سو سال میں کبھی بھی کسی اسلام کے دشمن کو، کسی خلفائے راشدین ﷺ کے دشمن کو، کسی ازواج مطہراتؓ کے گستاخ کو اتنی جرأت نہیں ہوئی، جتنی جرأت آج سے مہینہ دو مہینے پہلے ہوئی۔ وہ کیا تھی، کہ ساجد نقوی نے اپنی صدارت میں ایک اجلاس بلایا اُس میں اس نے ایک پینل بنایا اور اس پینل کے ذمّے یہ کام لگایا کہ تم پاکستان کی نصاب کی کتابوں میں تلاش کرو کہ صحابہ کرامؓ کے نام کہاں کہاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نصاب کی کتابوں سے انگلش کی کتابوں سے، معاشرتی علوم کی کتابوں سے، اسلامیات کی کتابوں سے، اردو کی کتابوں سے چن چن کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمر فاروق ؓ، حضرت عثمان ؓ حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ کے نام مٹانے کیلئے انہوں نے ایک یادداشت مرتب کی، وہ یادداشت لے کر وفاقی وزیر تعلیم سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ پاکستان کے سکولوں میں پڑھائی جانے والی اِن کتابوں میں حضور ﷺ کے صحابہؓ کے نام ہیں۔ ابوبکر صدیق ؓ کا نام ہے، عمر فاروق ؓ کا نام ہے، عثمان غنی ؓ کا نام ہے، عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کا نام ہے اِن کتابوں سے صحابہؓ کے نام نکالے جائیں۔

میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں دوستو! میں وہ فائل، ٹھہریئے میں وہ فائل لے کر آیا ہوں۔ میرے پاس وہ سارے اخبارات کی کٹنگ جس میں ساجد نقوی کی صدارت میں اجلاس ہوا، پھر وہ پوری یادداشت جو اس وفد نے وزیر تعلیم کو پیش کی ساری یاد داشت کی فوٹو کاپی، ساری اخبارات کی کٹنگ ہمارے پاس ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں اپنے علماء سے میں کہنا چاہتا ہوں، مذہبی لیڈروں سے میں کہنا چاہتا ہوں، مذہبی قیادت سے کہ جو شخص چودہ سو سال کے بعد صحابہؓ کے نام برداشت نہیں کر سکتا وہ پاکستان میں اسلام بھی نافذ نہیں کر سکتا! وہ اسلام کے لئے مخلص نہیں ہو سکتا! اور بد قسمتی دیکھئے کہ اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کیا گیا، حکومت نے اس کا نوٹس نہیں لیا۔ حالانکہ یہ صحابہؓ کی گستاخی ہے۔ یہ صحابہؓ کی توہین ہے۔ اگر کوئی کہے، آپ تھوڑا سا تصور تو کریں اگر آج کسی بے ایمان خارجی نے یہ مطالبہ کیا ہوتا کہ کتابوں سے حضرت حسن ؓ، حضرت حسین ؓ، حضرت

علیؓ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام نکالو، اگر یہ مطالبہ کسی بے ایمان خارجی نے کیا ہوتا، آج ساجد نقوی تو بولتا بولتا پوری ایم ایم اے بولتی، سارے لیڈر بولتے، ممبران اسمبلی بولتے کہ یہ کیسا مطالبہ ہے؟ لیکن مسلمانو، پشاور کے لوگو! انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ، حضرت عمرو ابن العاصؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ ان کے نام لے کر کہا کہ یہ نام کتابوں سے نکالو، کوئی نہیں بولا۔ سب خاموش رہے۔ اگر کوئی بولا ہے بتائے! صرف اعظم طارق بولا ہے۔

اعظم تیری جرأت کو............سلام ہے سلام ہے
ملت کا مجاہد اعظم............طارق اعظم طارق اعظم

میرا صرف یہ سوال ہے مجھے صرف یہ بتائیں کیا صحابہؓ صرف میرے لیڈر ہیں؟ کیا صحابہؓ سے پیار کرنا، صحابہؓ کا احترام کرنا، صحابہؓ کی عزت کرنا یہ صرف میری ذمہ داری ہے؟ کسی اور کی ذمہ داری نہیں ہے؟ ویسے تو میں کہتا ہوں،

رضينا قسمة الجبار فينا ......

ہم خدا کی تقسیم پر راضی ہیں۔ کسی کو سیاست دی، کسی کو دولت دی، کسی کو کرسی دی، کسی کو جماعت دی مجھے اور میری جماعت کو صحابہؓ کی محبت دی۔

نعرۂ تکبیر............اللہ اکبر

دنیا بھر کے لیڈر صدیق اکبرؓ کی جوتی کے برابر بھی نہیں!

پشاور کے لوگو! میں کہتا ہوں ہم پر تو الزام لگاتے ہو یہ نعرے لگاتے ہیں، یہ تشدد پسند ہیں، یہ نفرت پھیلاتے ہیں، ہماری بات، ہم پر الزام ہر لیڈر کو لگانا آتا ہے۔ او دنیا کے لیڈرو! مذہبی رہنماؤ! جماعتوں کے قائدو! علماء، مفتیان کرام، مشائخ عظام، تم بتلاؤ ساری دنیا کے لیڈر مل کر صدیق اکبرؓ کی جوتی کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ خدا کی قسم کہنا آسان ہے آج اگر میں کسی لیڈر کو نہیں مانتا میرے ایمان پر کوئی حرف نہیں آتا، میں پاکستان کے کسی سیاسی کسی مذہبی، کسی غیر مذہبی لیڈر کو اگر نہ مانوں تو میرے ایمان پر حرف نہیں آئے گا، میرے کردار پر حرف نہیں آئے گا! لیکن اگر

صدیق اکبر ﷛ کی کوئی صداقت کو نہیں مانتا، تو دنیا کے علماء سے پوچھو کہ وہ مومن کہلانے کا حق دار نہیں ہے! وہ مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہے!

ہمیں سارا دین صحابہ کرامؓ کے صدقے ملا

مسلمانو! سارا دین صحابہؓ کی وجہ سے ہے، آپ بتلائیں، تبلیغی جماعت کے دوست ہیں، طلباء ہیں، علماء ہیں، آپ بتلاؤ کوئی حضور ﷺ کی سنت، نماز کا کوئی فرض، دین کا کوئی حکم، قرآن کی کوئی آیت، حدیث کا کوئی حصہ صحابہؓ کے بغیر کسی اور راستے سے مل سکتا ہے؟ (نہیں) آ سکتا ہے؟ (نہیں) صحابہؓ کے بغیر امت کو دین نہیں مل سکتا، یہ قرآن جو آپ کے گھر میں ہے جو ہمارے گھر میں ہے جو مسجد اور مدرسے میں ہے، یہ قرآن حضور ﷺ کی زندگی میں اس طرح کتاب کی شکل میں نہیں تھا۔ اس کو کتاب کی شکل دینے والے صحابہؓ، حدیث کی کتابیں جو مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں یہ حدیث کی کتابیں حضور ﷺ کے دور میں نہیں تھیں، صحابہؓ نے حدیث کو اپنے سینے میں محفوظ کیا امت تک پہنچایا۔ صحابہؓ کے صدقے ہمیں دین ملا۔ صحابہؓ کے صدقے ہمیں قرآن ملا، صحابہؓ کے صدقے ہمیں حدیث ملی، صحابہؓ کے صدقے ہمیں نماز ملی، صحابہؓ کے صدقے ہمیں جہاد ملا، صحابہؓ کے صدقے ہمیں دعوت کی تبلیغ ملی، اور صحابہؓ کے صدقے ہمیں اندازِ سیاست ملا، اگر صحابہؓ ہیں تو سب کچھ ہے اگر صحابہؓ نہیں تو کچھ نہیں۔

نعرۂ تکبیر.............اللہ اکبر

عظمت صحابہؓ.............زندہ باد

شانِ صحابہؓ.............زندہ باد

کردارِ صحابہؓ.............زندہ باد

گفتارِ صحابہؓ.............زندہ باد

سرحد کی ''اسلامی حکومت'' مجھ پر پابندی لگاتی ہے، صحابہ دشمنوں پر کیوں نہیں!

آپ حیران ہوں گے جب میں نے یہاں آنا تھا، پہلے مجھے روکا گیا۔ پھر اَب پروگرام بنا، کہنے لگے مولانا اعظم طارق فلاں لیڈر کے خلاف بولتے ہیں، فلاں جماعت کے خلاف بولتے

ہیں،فلاں عالم کے خلاف بولتے ہیں، لہٰذا ہم ان کو آنے نہیں دیں گے۔ میں کہتا ہوں اگر میں کسی عالم کے خلاف بولوں مجھ پر پابندی لگاؤ، اگر میں کسی لیڈر کے خلاف بولوں مجھ پر پابندی لگاؤ، اگر میں کسی جماعت کے خلاف بولوں مجھ پر پابندی لگاؤ لیکن جو صحابہؓ کے خلاف بولے اس پر بھی تو پابندی لگاؤ! اس پر بھی تو پابندی لگاؤ، وہ لوگ آج تمہاری صفوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ تمہاری گود میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو......

تیری جدی پسند میری جدا پسند
تجھے خودی پسند مجھے خدا پسند

اس لیے ہم ہر چیز برداشت کر سکتے ہیں مگر جو انسان، جو لیڈر، جو جماعت صحابہؓ کا حیا نہیں کرے گی ہم ان کا حیا نہیں کریں گے۔ (آپ ساتھ بولیں گے۔ میں بولوں گا، آپ بھی بولیں گے۔) میں کہتا ہوں حیا کرو گے یعنی صحابہؓ کا حیا کرو گے، حیا کریں گے۔ تم ان کا حیا کرو گے ہم تمہارا حیا کریں گے۔ حیا کرو گے......؟ ''حیا کریں گے'' صحابہ کا حیا کرو گے......؟ ''حیا کریں گے'' وفا کرو گے......؟ ''وفا کریں گے'' وفا کرو گے......؟ ''وفا کریں گے'' پیار کرو گے......؟ ''پیار کریں گے'' کرم کرو گے......؟ ''کرم کریں گے'' عشق کرو گے......؟ ''عشق کریں گے''۔ ظلم کرو گے......؟ ''ظلم کریں گے'' ستم کرو گے......؟ ''ستم کریں گے'' نفرت کرو گے......؟ ''نفرت کریں گے''

ہم آدمی ہیں تمہارے جیسے
جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے

ہماری لڑائی کسی سے نہیں ہے، ہر دینی جماعت: ہر سیاسی جماعت، ہر مذہبی جماعت، ہر جہادی جماعت، ہر دعوت و تبلیغ کا کام کرنے والی جماعت میری جماعت ہے۔ میں اس کا نوکر، میں اس کا خادم، میں اس کا چاکر......لیکن جو جماعت، جو قیادت نبی ﷺ کے صحابہ ؓ کو نہیں مانتی، میں اس جماعت اور قیادت کو نہیں مانتا۔

دوستو! ہماری سیاست بڑی کھلی ہے۔ ہم ملک میں وہ نظام لانا چاہتے ہیں جو نظام حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دور کا تھا، جو نظام اللہ کے رسول کے بعد حضرت فاروق اعظم ؓ نے اخذ کیا، جو نظام حضرت علی المرتضیٰ ؓ، حضرت حسن مرتضیٰ ؓ اور سیدنا حضرت معاویہ ؓ کے دور

CamScanner

کا تھا۔ ہم صحابہؓ والا نظام، خلفائے راشدین والا نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ایسا اسلام نہیں مانتے، ہم ایسی شریعت نہیں مانتے، ہم ایسا نظام نہیں مانتے جس نظام میں صحابہؓ کا نام نہ ہو۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے لئے سرگرم عمل ہیں اور انشاء اللہ العزیز آپ کے صوبے میں یہ آج دوسرا پروگرام ہے۔ کل اسی طرح انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ایبٹ آباد میں تھا آج یہاں ہیں۔ کل انشاء اللہ العزیز تیسرا پروگرام بنوں میں ہے۔ ہم پورے ملک میں شہر شہر جا کر عوام کو بیدار کر رہے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں، اپنے ممبران اسمبلی سے پوچھو آپ بھی وعدہ کریں آپ اپنے ایم این اے سے پوچھیں گے؟ (انشاء اللہ) ہاتھ کھڑا کردیں......!!

مجلس عمل نے شریعت بل کی حمائت کیوں نہیں کی؟

آپ کو معلوم ہے کیا پوچھنا ہے؟ آپ نے پوچھنا یہ ہے کہ ہمیں بتاؤ آپ نے قومی اسمبلی میں جو شریعت بل پیش کیا گیا ہے، اس سے اختلاف کیا ہے؟ یا اختلاف بتاؤ یا اس میں کمی بتاؤ یا اس میں خامی بتاؤ۔ اگر اس میں اختلاف بھی نہیں، کمزوری بھی نہیں، خامی بھی نہیں، پھر ہمیں بتاؤ کتنے مہینے گزر گئے ہیں تم نے اس کی حمایت کیوں نہیں کی؟ آپ پوچھیں گے؟ (انشاء اللہ) اور میں آپ کو ذمہ داری سے کہتا ہوں اس شریعت بل میں کوئی کمزوری، کوئی خامی وہ ثابت نہیں کر سکتے۔ بلکہ جو صوبائی اسمبلی نے بل پیش کیا ہے یہ اسی بل کی فوٹو کاپی ہے جو بل ڈیڑھ مہینہ پہلے ہم نے قومی اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ اختلاف کوئی نہیں تو پھر آپ نے اپنے ممبران اسمبلی کو مجبور کرنا ہے کہ وہ اس بل کی حمایت کریں۔ وہ اس بل کا تعاون کریں اور انشاء اللہ العزیز یہ بل پاس ہوگا۔ اور میں آپ سے پوچھتا ہوں اگر اس راستے میں رکاوٹ ڈالی گئی چاہے حکومت کی طرف سے ہو چاہے اپوزیشن کی طرف سے ہو برداشت کی جاسکتی ہے؟ (نہیں!)

صحابہ دشمنوں کے خلاف مقدمہ قائم کرنے کا مطالبہ

ہمارا مطالبہ ہے کہ جن لوگوں نے یادداشت لکھی صحابہ کرامؓ کے خلاف گیارہ صفحات لکھے، اور پھر وفاقی وزیر کے پاس گئے، یادداشت پیش کی ان کے خلاف۔ دفعہ 295 سی اور ان کے خلاف دفعہ 298 اور ان کے خلاف پاکستان سے غداری کا مقدمہ قائم کیا جانا چاہئے۔ کیا جانا چاہئے یا نہیں

کیا جانا چاہئے؟ (کیا جانا چاہئے) کیوں کہ پاکستان اسلام کے نام پر لیا گیا ہے اور اسلام نظام مصطفیٰ ﷺ، نظام خلافت راشدہ کا نام ہے۔ جو شخص پاکستان میں صحابہ ؓ کو گالی دے، صحابہؓ کی توہین کرے وہ اسلام کا دشمن ہے، وہ پاکستان کا دشمن ہے۔ ایسے پاکستان دشمن کو پاکستان میں آزاد پھرنے کی اجازت نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ میں وفاقی وزیر تعلیم سے ملا، میں شیر پاؤ سے ملا اور باقی لوگوں سے ملا۔ الحمد للہ آواز ایک تھی، بولنے والا ایک تھا۔ چنانچہ حکومت نے کہا، انہوں نے کہا ہمیں کہہ دیا گیا ہے مولانا اعظم طارق کو بتلادو صحابہؓ کے نام تو دور کی بات ہے ہم کسی صحابیؓ کے نام کی زبر زیر بھی تبدیل نہیں کریں گے۔ اور میں نے صاف کہا ہے، میں نے کہا جو حکومت، جو وزیر صحابہؓ کا نام نکالے گا ہم اسے پاکستان سے باہر نکالیں گے، ہم اسے اسمبلی سے باہر نکالیں گے، ہم اسے کابینہ سے باہر نکالیں گے۔ ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ حضرات کے لئے میں دعا کرتا ہوں خالق کائنات آپ کے کاروبار، مال و جان میں برکت پیدا فرمائے۔ آپ نے اتنی بڑی تعداد میں تشریف لاکر ہماری حوصلہ افزائی کی۔ شریعت بل کی حمایت میں آپ کا تشریف لانا پوری جماعت کے لئے حوصلہ کا باعث ہے۔ اب میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں انشاء اللہ العزیز یکم شوال عید الفطر کے دن سے ملت اسلامیہ کی رکنیت سازی شروع ہوگی، آپ اس کی رکنیت سازی پُر کریں گے؟ آپ اس کے رکن بنیں گے؟ (انشاء اللہ!) اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ حضرت خلیفہ عبد القیوم صاحب تشریف لاتے ہیں، دعا کے ساتھ آج کی اس نشست کا اختتام فرماتے ہیں۔

جھنگ میں زندگی کا آخری خطاب

یہ ۲۳؍اکتوبر کی تاریخ اور جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ صوبہ سرحد کے تین روزہ دورہ سے واپس لوٹے تھے۔ انہیں جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں خطبۂ جمعہ دینا تھا اور یہ ان کی حیاتِ دنیوی کا آخری خطبۂ جمعہ تھا۔ ۱۲ سال قبل ۲۵؍جنوری ۱۹۹۱ء کو انہوں نے اِسی جامع مسجد حق نواز شہیدؒ کے منبر و محراب سے مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے جانشین کی حیثیت سے کارزارِ عشق میں آبلہ پائی کا جو عزم کیا تھا، وہ اس پر پورے اترے تھے۔

آفات و مصائب کے خارزار اور تند و تیز آندھیوں میں خونِ جگر جلا کر بھی انہوں نے چراغِ وفا کو فروزاں رکھا تھا۔

مولانا شہیدؒ کا یہ آخری خطاب اہلِ دنیا کے لئے آخری سوغات ہے۔

قابلِ صد تکریم بزرگو، نوجوان ساتھیو، اصحاب رسول کے غیور سپاہیو، ملت اسلامیہ کے جانباز کارکنو! جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے سننے والی اسلامی ماؤ، بہنو، بیٹیو! شعبان المعظم کا یہ پہلا جمعہ ہے۔ اس ماہ مبارک کے احادیث مبارکہ میں بے شمار فضائل اور بہت ہی عظمتوں کا ذکر موجود ہے۔ نبی پاک ﷺ رمضان المبارک کے بعد اگر کسی مہینے میں کثرت سے روزہ رکھا کرتے تھے تو وہ شعبان کا مہینہ ہے۔ اور سرکار دو عالم ﷺ نے شعبان کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ شعبان

CS CamScanner

میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔ جس مہینے کو سرکارِ دو عالم ﷺ اپنا مہینہ قرار دیں ذرا سے آپ اندازہ لگالیں کہ اس مہینے کی برکات کتنی ہیں اور یہ کتنی فضیلتوں والا مہینہ ہے۔ اور پھر اس مہینے میں خصوصیت کے ساتھ نبیٔ رحمت ﷺ رمضان کی تیاری کیلئے تلقین فرماتے، کہ جب رمضان المبارک قریب آ رہا ہے اس کی تیاری کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ۔ کیونکہ وہ ایسی حرمت والا، ایسی عظمت والا، ایسی شان والا مہینہ ہے جیسے ہی اس مہینے کا چاند طلوع ہوتا ہے خالقِ ارض وسما شیاطین کو قید کر دیتے ہیں اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ جنت کو اللہ رب العالمین سجاتے ہیں۔ ایمان والوں کے لئے، روزہ داروں کیلئے ایک ایسی ہوا جنت میں چلتی ہے جو عرش کے نیچے سے چلتی ہے اور جب وہ جنت میں پہنچتی ہے، جنت میں درختوں کے پتے جنت کے در و دیوار ایسی مخصوص کیفیت میں آواز پیدا کرتے ہیں کہ پوری جنت کی ہر چیز مسکرانے لگتی ہے۔ حور و غلمان اپنے محلات سے نکل کر جھروکوں میں آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ یہ کیا خوشی ہے، یہ کیا خوبصورت ترنم ہے، یہ کیسی آواز ہے؟ تو جواب ملتا ہے کہ دنیا پر ایمان والوں کے لئے اللہ نے رمضان کا مہینہ بھیج دیا ہے اور رحمت کے دروازے کھل گئے۔

زندگی ناپائیدار ہے، نجانے کس موڑ پر ختم ہو جائے!

سامعین محترم! یہ زندگی جو اس جہان میں ہم گزار رہے ہیں ناپائیدار زندگی ہے نامعلوم کس موڑ پر جا کر ختم ہو جائے۔ بلکہ جتنا اس میں آدمی غور کرتا ہے، اس زندگی کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ پریشان ہو جاتا ہے۔ ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور عجیب بات تو یہ ہے کہ یہ بچہ بڑا ہو کر ناک پہ مکھی نہیں بیٹھنے دیتا۔ اس کی تکبر سے اکڑی ہوئی گردن نیچے نہیں آتی، یہ سمجھتا ہے کہ دنیا میں میرے جیسا تو ہے کوئی نہیں، لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ اس پر ایسا وقت بھی آیا ہے کہ جب یہ پیدا ہوا تھا شروع کا سال ڈیڑھ سال اس کی یہ حالت تھی کہ یہ اپنے منہ سے مکھی بھی نہیں اڑا سکتا تھا...... ماں سے مانگ کر دودھ بھی نہیں لے سکتا تھا...... سوائے رونے کے اسے کچھ نہیں آتا تھا...... اگر غلاظت میں پڑا ہوا ہے تو وہیں غلاظت میں پڑا ہوا ہے...... دھوپ میں پڑا ہوا ہے تو سائے میں بھی نہیں جا سکتا...... اپنا جسم نہیں دھو سکتا...... خود بخود لقمہ اٹھا کر اپنے منہ میں نہیں ڈال

سکتا.... خود بخود نہ دودھ پی سکتا ہے نہ پانی پی سکتا ہے...... آہستہ آہستہ بڑا ہونے لگا ہے، آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگتا ہے...... اور اس کے برعکس آپ دیکھیں مرغی کا بچہ ہے جوں ہی انڈے سے باہر نکلتا ہے تو فوراً ٹِک ٹِک ٹِک دانے چگنے شروع کر دیتا ہے۔ پانی پینا شروع کر دیتا ہے اگر گھر میں مرغی نہ بھی ہو آپ کوئی انڈہ یا مرغی کا بچہ خرید لیں جیسے یہ آج کل مشین سے نکلتے ہیں بچے، آپ گھر میں لے آئیں۔

اس کو کس نے سکھایا کہ دانا ایسے چُگنا ہے......؟

اُس کو کس نے بتایا کہ یہ دانہ تیری غذا ہے......؟

اس کو کس نے بتایا کہ تیری پیاس بجھانے کے لئے یہ پانی ہے......؟

اس کو کس نے بتایا کہ چیل، کوّا تیرا دشمن ہے......؟

فوری طور پر ایک جانور کا بچہ ہے جُوں ہی انڈے سے باہر آتا ہے اپنے نفع نقصان کو بھی سمجھتا ہے اپنی روزی کو بھی سمجھتا ہے۔ پتھر میں بھی تمیز کرتا ہے...... کھانے کی چیز میں بھی تمیز کرتا ہے...... حالانکہ اس کو سکھانے والا کوئی بھی نہیں اور ادھر اشرف المخلوقات حضرتِ انسان پیدا ہوتا ہے رو رہا ہوتا ہے، منہ کھلا ہوا ہوتا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے بھوک لگی ہے بلکہ بچے کی حالت یہ ہوتی ہے کہ بچے کو دودھ پینا نہیں آتا...... اس کو دودھ پینا سکھانا پڑتا ہے...... پھر اس کو اپنے نفع نقصان کا کوئی علم نہیں ہے...... اشرف المخلوقات ہیں، ہماری حالت یہ...... اور وہ ایک عام جانور ہے ادنیٰ سا جانور ہے، چھوٹا سا جانور ہے اس لحاظ سے تو وہ انسان سے اعلیٰ ہوا نا! اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ انسان ہے، اس نے جب بڑا ہونا ہے اس نے کہنا ہے، میں تو پہلے سے ایسا تھا۔ میرے جیسا دنیا میں کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے مختلف مراحل سے گزارا، کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے، کبھی کھڑا ہوتا ہے تو گر پڑتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ چلنے لگا، آہستہ آہستہ دوڑنے لگا، کوئی کتنا ہی بڑا ڈاکٹر، کتنا ہی بڑا عالم اور سائنس دان کیوں نہ بن جائے...... اس وقت تک وہ بن ہی نہیں سکتا جب تک استاد کے پاس بیٹھ کر A,B,C,D یا الف، با، تا، ثا، یا ا، ب، ت، ث سے وہ آغاز نہیں کرتا۔ ماں کے پیٹ سے کوئی بھی سائنس دان پیدا نہیں ہوا۔ سوائے حضرات انبیاء علیہم السلام کے...... انبیاء علیہم السلام وہ شخصیات ہوتی ہیں کہ دنیا میں اُن کا کوئی استاد نہیں ہوتا...... وہ کسی سے نہیں پڑھتے...... وہ کسی سے لکھنا پڑھنا

نہیں سیکھتے...... ان کا ڈائریکٹ استاد خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علوم سے دنیا کے اندر پھر ایسی ہدایت اور رہنمائی کا انداز اختیار فرماتے ہیں، لوگوں کو ایسی تعلیمات دیتے ہیں کہ سننے والے حیران ہو جاتے ہیں۔لیکن دنیا میں اُن کا استاد کوئی نہیں ہوتا۔

پیغمبر ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہے

یہ مرزا غلام احمد قادیانی، اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا جہاں اس کے جھوٹے ہونے کے کروڑوں، لاکھوں، اربوں اور دلائل تھے جو بھی نبی پاک ﷺ کے بعد اب اعلان نبوت کرے گا اگر وہ اپنی سچائی کے کروڑ دلائل بھی لے آئے تب بھی وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ ہمیں دنیا کے سب سے زیادہ سچے، سب سے زیادہ مقدس و منزہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرما دیا، میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد اب کوئی نبی نہیں ہے۔ اسی لئے امام ابوحنیفہؒ نے تو یہاں تک لکھا ہے، فرمایا ایک شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے کوئی شخص اگر اس کی نبوت پہ ایمان لے آئے تو وہ کافر ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص اس کو جا کر کہے جناب والا! میں آپ کی نبوت کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ آپ کو نبی مانوں یا نہ مانوں۔ مجھے آپ اپنی نبوت کی کوئی دلیل بتائیں تا کہ میں دلیل دیکھ کر آپ کو نبی مان لوں۔ فرمایا ”جو جھوٹے مدعی نبوت سے نبوت کی دلیل بھی مانگے گا کافر ہے“ کیوں بھئی! کیوں دلیل مانگی؟ اتنا ہی کافی ہے کہ اب کوئی نبی نہیں آنا۔ بس چاہے کوئی چاند سے اتر آئے، فرشتے اس کے ساتھ ہوں، بادل ہوا کا نظام اس کے ساتھ ہو، بارش برسائے، جس کے لئے دعا کرے خدا اسے بیٹے بیٹیاں دے دے، جس کے لئے دعا کرے اندھا ”بینا“ ہو جائے، گونگا بولنے لگ جائے۔ بیمار شفا پا جائے۔ مردے زندہ ہو جائیں، ولی مان لیں گے۔ اگر شریعت کا تابعدار ہے، ایک صالح آدمی مان لیں گے، اگر حضور ﷺ کی سنتوں کا متبع ہے اور اگر ایسا نہیں جادوگر کہیں گے، شیطان کہیں گے، مکار کہیں گے، عیار کہیں گے، ابلیس کہیں گے، نہ ولی کہیں گے نہ صحابی کہیں گے نہ نبی کہیں گے۔ تو کسی سے دلیل بھی نہیں مانگی جا سکتی۔ لیکن خدا کے کرنے دیکھئے کہ جس جس نے بھی نبوت کے جھوٹے دعوے کیے، اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ان کی زندگی میں کئی دلیلیں لوگوں کے سامنے پیش کر دیں کہ یہ دیکھو اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل۔ مسیلمہ کذاب تھا، بے ایمان، ماننے والے اس

کے بھی تھے۔

مسیلمہ کذاب کے چند شعبدے

بھئی یہ دنیا بڑی عجیب ہے.....نہ مانیں تو آمنہ کے لعل جیسے پیغمبر ﷺ کو ابوجہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ نہ مانیں، مان لیں تو دیوانے کو مان لیں۔اب وہ مسیلمہ کذاب تھا اس کو کسی نے کہا کہ آمنہ کے لعل محمد ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک پانی میں ڈال لیا تھا اور وہ پیالہ، وہ برتن لے گئے تھے اس قبیلے کے لوگ، انہوں نے جا کر وہ برتن والا پانی اپنے کڑوے کنویں میں ڈالا تو اس کڑوے کنویں کا پانی میٹھا ہو گیا۔لہٰذا آپ بھی کوئی ایسا کریں۔اب اس بے ایمان کو تو پتہ تھا نا کہ میں تو نبی نہیں ہوں، اس نے کہا پھر ایسا کرو کہ کسی میٹھے کنویں کے بارے میں مشہور کر دو کہ اس کنویں کا پانی کڑوا ہو گیا ہے۔جب مشہوری ہو جائے گی میں پھونک والا پانی دے دوں گا تم اُس میں ڈال دینا، حقیقت میں تو وہ پہلے میٹھا تھا مشہوری غلط کی نا، اب کہنا دیکھو میٹھا ہو گیا۔جب لوگ پانی پئیں گے تو میٹھا پانی ہوگا۔کہے گا دیکھا اس کی دلیل کہ مسیلمہ بھی نبی ہے۔ٹھیک ہے جی چند دنوں کے بعد مشہور ہو گیا جی اس کنویں کا پانی کڑوا ہو گیا ہے جی، پانی تو کڑوا ہو گیا ہے، پانی تو خراب ہو گیا ہے جی ٹھیک ہے واپس چلے گئے، جی کسی اور کنویں سے پانی لے لیتے ہیں۔دوسرا آیا اُو جی پانی تو کڑوا ہو گیا ہے اب دو چار ماننے والے فراڈی تو ہوتے ہی ہیں نا، آج کل مل جاتے ہیں بھئی۔یہ جھوٹے چکر پیر، یہ لوگوں کو دھوکہ دینے والے ایسے ایسے مکار، خود ہی دو چار بندے بھیج دیئے، عورتیں بھیج دیں۔ہماری چوری ہو گئی تھی، ہم فلاں پیر صاحب کے پاس گئے، پیر صاحب نے جناب تعویذ دیا، لوٹا گھمایا، لوٹے کی ٹوٹی پھیری، جناب چور کے گھر کی طرف چلی گئی۔ہم ٹوٹی کی سیدھ میں گئے چور کو کہا تو چور ہے، ہمارے پیر نے بتایا تو چور کانپنے لگ گیا تو اس نے چوری کا مال دے دیا۔(او جی بڑی کرنی آلے ہن)

میں نے کہا اگر یہ ایسی پہنچی سرکاریں ہیں تو تھانے بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ کچہریاں بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ حکومت کو چاہئے تھانے، کچہریاں، تفتیشی ٹیمیں بند کر دے اور ایک ایک شہر میں پیر بٹھا دے۔جس جس کی چوری ہو جس کا ڈاکہ ہو جس کا نقصان ہو بس پیر جی لوٹا

گھماتے جائیں چور پکڑتے جائیں۔ پھر تھانے بنانے کی کیا ضرورت ہے بھائی؟ پھر کچہریاں بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ بس پھر تو لوٹے ہی گھومتے رہیں۔ ایک اور میرے علم میں بات آئی۔ ایک پیر ادھر احمد پور سیال کی طرف ہے اس نے بڑا چکر چلایا ہوا ہے وہ باقاعدہ کمرے میں بٹھالیتا ہے، کمرے میں بٹھا کر کہتا ہے بھئی ابھی میری طرف دیکھنا ابھی سانپ آئے گا، سانپ بولے گا۔ اب اس نے کیا کیا ہوتا ہے کہ اندھیرا ہوتا ہے کمرے میں چھت کے اوپر ایک آدمی بٹھایا ہوتا ہے اور ایک ربڑ کا سانپ بنایا ہے۔ اس کے ساتھ باندھی ہوئی ہے رسی۔ باندھا ہوا ہے باریک دھاگہ اور چھوٹا سا ایک لاؤڈ سپیکر لگایا ہوا ہے۔ اب وہ اوپر والا دھاگہ اب یہ نیچے نگاہیں کر کے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور ڈر بھی رہے ہوتے ہیں۔ کہتا ہے خبردار ادھر اُدھر نہیں دیکھنا ورنہ سانپ کاٹ لے گا، میری ذمہ داری نہیں۔ اب وہ بڑا ڈرا ہوا ہے تھوڑی دیر بعد اس کے کندھے پر سانپ آجائے گا۔ کہے گا مر گیا بھئی سپ آ گیا میرے مونڈھے تے۔ کہے گا ہاں بھئی بول چور کہاں ہے؟ پہلے چوری تو خود کرائی ہوتی ہے۔ اب وہ جناب بولتا ہے تو ایسے لگتا ہے جیسے سانپ بول رہا ہے۔ اب جناب وہاں چلے گئے پیر صاحب نے بتایا اس نے کہا ہاں یار (اَدھی چوری تُسی لے لو آدھی پیر صاحب لے لین) کچھ میرا حصہ مینوں دے دیو۔ پیر صاحب دی ہور مشہوری ہوگئی۔

تو مسیلمہ کذاب نے میٹھے کنویں میں پانی پھینکوا دیا۔ پھر لوگوں سے کہا آہا ہا اب دیکھو پانی پی کر۔ مسیلمہ کذاب کا ایک جھوٹا معجزہ پیش کرنے کے لئے سینکڑوں لوگ جمع کر لیے گئے تھے اور ان کو یقین تھا کہ پانی کنویں کا میٹھا ہے ہم نے کڑوا مشہور کیا ہے۔ جیسے ہی یہ پانی تھوک والا جائے گا پانی تو میٹھا ہوگا۔ اب جب ہم بھر بھر کر پلائیں گے ہر آدمی کہے گا زندہ باد بھئی زندہ باد۔ خدا کا کرنا یہ ہوا جب پانی نکال کر پلانے لگے تو پانی بہترین کڑوا ہو گیا۔ اب تو ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے کہ یہ کیا ہو گیا۔ ہم نے تو لوگوں کو چکر دینا چاہا تھا۔ لیکن خدا نے ہمارے سارے منصوبے ہی فیل کر دیئے۔ ایک عورت اپنا بچہ لائی کہنے لگی کہ میں نے سنا ہے کہ جو عرب کا نبی ہے وہ جس جس کے سر پر ہاتھ پھیر دیتا ہے اس کے بالوں سے خوشبو آتی ہے اور بوڑھا بھی ہو جائے تو اس کے بال سفید نہیں ہوتے۔ ذرا میرے بچے کے سر پر بھی ہاتھ پھیر دو۔ مسیلمہ نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا جو بال تھے وہ بھی چلے گئے، گنجا ہی ہو گیا۔

مرزا قادیانی اور عیسائی پادری کا قضیہ

غلام احمد قادیانی کا یہی حال تھا۔ ہر مرتبہ باقاعدہ پیشین گوئی کرتا۔ اس کا ایک خلیفہ تھا نورالدین بھیروی، بڑا حکیم تھا۔ کشمیر کے علاقے کا حکیم تھا۔ پھر وہ اس کا چیلا بن گیا اکثر کتابیں اُسی کی لکھی ہیں۔ منصوب مرزا کی طرف ہوتی ہیں۔ یہ حکیم نورالدین بھیروی بڑا عیار تھا۔ مرزے نے مناظرہ رکھ لیا ایک عیسائی پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ۔ مرزے نے کبھی مناظرہ آمنے سامنے نہیں کیا، کہتا تھا میں تحریری مناظرہ کروں گا یعنی پہلے آپ سوال لکھیں پھر یہ جواب لکھے گا۔ پھر پندرہ دن بعد آپ اس کا جواب دیں پھر مہینہ تک پھر یہ اس کا جواب دے گا۔ ایک ایک کتاب کھولے گا ایک ایک مولوی سے پوچھے گا کہ میں نے جواب دینا ہے۔ پھر کہے گا دیکھا میں نے مناظرہ جیت لیا۔ میں نے کیسی علمی باتیں کیں، اب اس طرح اس کے مناظرے کا اسٹائل تھا۔ جب اس عیسائی پادری کو یہ شکست نہ دے سکا تو عیسائی پادری نے پتہ ہے کیا کیا؟ اسے کہا اب میں اعلان کررہا ہوں کہ تم جھوٹے ہو اور ثابت ہو چکا ہے کہ تم شکست کھا چکے ہو۔ میرے سوالوں کا جواب نہیں دے سکے۔ اب اس کے خلیفہ نے کہا آؤ اس کو مل لیں۔ اس نے جا کر دیکھا کہ عبداللہ آتھم بیمار پڑا ہوا ہے اور حالت کافی بگڑی ہوئی ہے اس نے آکر مرزے سے کہا کہ عبداللہ آتھم بیمار ہے، میں ایک ماہر حکیم ہوں میں تمہیں یہ بتارہا ہوں کہ عبداللہ آتھم زیادہ سے زیادہ تین چار مہینے نکالے گا اس سے آگے نکال نہیں سکتا۔ بڈھا ہے مرجائے گا۔ اس نے کہا سچ بتا، اس نے کہا تجربہ تو میرا یہی ہے کہ یہ عیسائی پادری زیادہ دیر نہیں نکالے گا لیکن پھر بھی احتیاطاً چھ مہینے کافی ہیں۔ اب مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک چیلنج لکھا، کہنے لگا عبداللہ آتھم مجھ سے شکست کھا گیا ہے لہٰذا میں پیشین گوئی کررہا ہوں کہ عبداللہ آتھم آج سے سات مہینے بعد بڑی موذی مرض کے ساتھ، اس پر بڑا اچانک خدا کا عذاب ٹوٹے گا اور یہ مرجائے گا۔ تاریخ بھی دے دی، فلاں تاریخ تک مرجائے گا۔ اب کیا ہوا، اس نے کہا یہ بڑا عیار ہے بھئی۔ اس نے اپنے گھر پہرہ لگوا دیا اور ماہر حکیموں سے علاج کرانا شروع کردیا، اب کیا ہوا وہ۔ بجائے اس کے کہ مرتا اس کی بیماری ختم ہوگئی، وہ تندرست ہوگیا۔ اب اس کو پتہ چلا کہ عبداللہ آتھم تو ٹھیک ہورہا ہے، بڑا پریشان ہوگیا۔ اس نے کیا کیا، اس کے گھر میں سانپ پھینکوائے

CamScanner

۔کوئی جا کے اس کے گھر میں سانپ پھینک دے، کہنے لگا سانپ پہنچ رہے ہیں خدا کا عذاب قریب آ گیا ہے تو توبہ کر لے ورنہ بچے گا نہیں۔ اس نے کہا میں مروں نہ مروں وہ تو ایک دن آنا ہی آنا ہے تیری بددعا سے تو میں بھی نہیں مرتا۔ اب کیا ہوا اب جو دن معین تھا، آخری تاریخ تھی تو غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا محمود اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ مقالات محمود میں غالباً کہتا ہے،" وہ دن ہم پر بڑا بھاری تھا، ہم بڑے پریشان تھے۔ پورے قادیان میں کہرام مچا ہوا تھا۔ لوگ گڑگڑا کر دعائیں کر رہے تھے، تسبیحات پڑھ رہے تھے، اللہ! عبداللہ آتھم مر جائے، اللہ! اسلام کی صداقت واضح کر دے، اللہ! اسلام کی سچائی واضح کر دے۔ ابا جان نے چنے پڑھے اور پڑھ کر کہا پرانے کنویں میں پھینک آؤ، ہم پرانے کنویں میں پھینک آئے۔ ساری رات دعائیں کرتے رہے، ساری رات روتے رہے۔ اب جناب صبح ہو گئی۔ عبداللہ آتھم بچ گیا وہ عیسائی تھا اس نے کیا کیا...... اس نے ہاتھی منگوایا۔ امرتسر میں ہاتھی منگوا کر اوپر بیٹھا، مرزا کا پُتلا بنایا، پُتلے کو ہاتھی کی دُم سے باندھا اور پورے امرتسر میں چکر لگایا۔ اس نے کہا او بناوٹی نبی، او جعلی نبی، قادیان کے جھوٹے نبی میں عیسائی ہوں عیسائی، دیکھ تیری پیشین گوئی خراب ہو گئی۔

آج بھی قادیانیوں سے کہو کہ وہ عبداللہ آتھم والا چکر کیا ہے؟ بس قادیانی کبھی کوئی بات کرے آپ اتنا کہہ دیں وہ عبداللہ آتھم جس کے بارے میں آپ کی کتابوں میں موجود ہے کہ وہ فلاں تاریخ کو مر جائے گا اور مرزا کہتا ہے کہ میری صداقت کی دلیل ہو گی، اگر وہ نہ مرے تو میرا منہ کالا کر کے مجھے پھانسی چڑھا دو۔ پھر وہ مرا؟ بلکہ اس نے یہ کیا کہ پھر شام کو اس کے پتلے کا منہ کالا کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پتلے کو عیسائیوں نے پھانسی پہ چڑھایا اور ساتھ یہ کہا کہ عیسائی مذہب سچا ہے، اسلام مذہب جھوٹا ہے، اگر اسلام مذہب جھوٹا نہ ہوتا تو عبداللہ آتھم مر نہ گیا ہوتا؟ ان بے ایمانوں نے عیسائیوں سے مسلمانوں کا اور اسلام کا مذاق کروایا۔

(اس مقام پر کیسٹ کی ریکارڈنگ درست نہ ہونے کی بنا پر چند جملے حذف کیے گئے ہیں۔ مرتب)

شیطان بھی بعض لوگوں پر الہام کرتا ہے

طالب علمی کے دور میں میں نے استاذ محترم حضرت چنیوٹی صاحب سے پوچھا تھا کہ یہ

جو مرزا وحی اور الہامات کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دیکھو آپ نے قرآن میں پڑھا نہیں ہے:

"ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ھم" کہ شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں ایک وحی فرشتہ لاتا ہے خدا کی طرف سے، ایک شیطان ہوتا ہے کہ وہ بوڑھے لوگ، بُرے لوگ یا سادہ لوگوں کے کانوں میں بات ڈالتا ہے، فرمایا اس کے کان میں شیطان باتیں کرتا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ شاید خدا کی طرف سے وحی آتی ہے۔ یہ بات میں نے سن لی قرآن کی آیت بھی تھی۔ اس دفعہ ہم حج پر گئے اس سال ہم حج پر گئے۔ مسجد نبوی میں، ہم تھے، حضرت چنیوٹی صاحب تھے، ہمارے ایک دوست ہیں یہاں گوجرہ ہے، گوجرہ کے ساتھ ایک گاؤں ہے وہاں سے قاری محمد انور، وہ ہمارے ساتھ دارالعلوم ربانیہ میں پڑھتے رہے ہیں۔ رجانہ سے سمندری جائیں تو اڈا پھلور سے آگے ایک مدرسہ آتا ہے دارالعلوم ربانیہ، میں نے کتابیں پڑھنا وہاں شروع کیں۔ جب میں وہاں کتابیں پڑھنے گیا تو دو نوجوان تھے۔ ایک حافظ انور ایک حافظ سلیم۔ یہ اس سال مشکوٰۃ پڑھا کرتے تھے اور میں ابتداء میں تھا۔ پھر وہ قاری انور سعودیہ چلے گئے۔ آج کل وہ مدینہ منورہ میں ہوتے ہیں، گذشتہ تیس سال سے۔ انہوں نے مجھے ایک بات بتائی تھی، میں نے اس کی تصدیق کی تھی۔ میں نے کہا چنیوٹی صاحب سے، استاد محترم آیئے میں آپ کو ایک بات دکھاتا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد حافظ انور کے والد صاحب تشریف لے آئے۔ سفید داڑھی، بہت نیک آدمی، بڑے متقی مگر عالم دین نہیں، سادہ عربی۔ میں نے کہا انہیں دیکھیں، کہا ہاں بھئی دیکھ رہا ہوں کیا مسئلہ ہے؟ میں نے کہا میں نے آپ سے ۱۹۸۰ء میں پوچھا تھا حضرت یہ جو مرزا غلام احمد قادیانی ہر مرتبہ چیلنج کرتا ہے اور ساتھ کہتا ہے ایسا ہی ہوگا، یہ ہو کر رہے گا اگر یہ جھوٹ ہوا تو مجھے پھانسی دی جائے، میرا منہ کالا کیا جائے مجھے ذلیل سمجھا جائے اور پھر جھوٹا ہو جاتا ہے۔ پھر دوبارہ نیا مسئلہ...... تو آپ نے کہا تھا شیطان اس کے کان میں آواز لگاتا ہے یہ سمجھتا ہے یہ آواز خدا کی ہے، فرمایا ہاں۔ میں نے کہا یہ بزرگ ہیں، یہ حافظ انور کے والد ہیں یہ مسئلہ ان کے ساتھ کئی سال رہا۔ کیا شیطان کان میں آواز لگاتا تھا، ان کے کان میں آواز آتی تھی ہاں تو ہمارا نبی ہے نبی ہونے کا اعلان کر دے۔ وہ مدینے میں رہتے تھے انہوں نے کہا (او کیوں مینوں مروانڑا ای، میری نبوت کسے نئی منّنی اُس نے کہا نہیں

تو ہمارا نبی ہے میں تمہارا خدا ہوں۔ تو میرے حکم پر اعلان کر میں تیری حفاظت کروں گا۔ اس نے کہا مرزا غلام احمد قادیانی دی کسی سُنّی تمیں میری کس من لینڑی اے؟ تو مینوں نہ مروا۔ اس نے کہا نہیں تو اعلان کر۔ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا تو عالم ہے میں جاہل ہوں، ٹھیک ہے ذکر اذکار میں کرتا ہوں اپنے بزرگوں کی بتائی ہوئی تسبیحات کرتا ہوں لیکن یہ مسئلہ میرے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور پھر جب اُسے کہا جاتا کہ مجھے نبی کون مانے گا وہ کہتا ہم تجھے معجزے دیں گے۔ بھئی معجزہ کیا ہے؟ کہنے لگے بھئی معجزہ یہ ہے یہ جاؤ یہ ریڑھی پہ خربوزے پڑے ہیں فلاں خربوزہ اٹھا یہ میٹھا ہے، فلاں خربوزہ اٹھا یہ پھیکا ہے۔ جو اٹھاتے وہ میٹھا ہوتا دوسرا پھیکا ہوتا۔ کہتے یہ چٹائی اٹھاؤ اس کے نیچے پیسے ہیں چٹائی اٹھاتے اس کے نیچے پیسے ہوتے۔ تم گھر سے باہر نکلو فلاں آدمی باہر کھڑا ہوا تمہیں ملے گا۔ وہ وہاں نکلتے تو وہ آدمی وہاں کھڑا ہوتا۔ اب کیا کریں، سمجھ گئے نا بات؟ شیطان کے چکر بھی ہوتے ہیں۔ گندے لوگ تو گندے ہوتے ہیں۔ یہ جو ہندو جوگی ہوتے ہیں یا اسی طرح آپ نے دیکھا ہوگا راہ مل کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ بعض دفعہ یہ شعبدہ بازی کی باتیں بتا دیتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ کوئی نبی ہے یا کوئی ولی ہے یا کوئی پہنچی ہوئی سرکار ہے۔ لیکن ایک بات وہ کیا تھی کہ جو چیز اس وقت موجود ہے۔ اس کو چیلنج کرنے کی بڑی عادت تھی۔

(آج تقریر تو میں کچھ اور تیار کر کے آیا تھا، یہ نکل پڑی اس طرف۔ پتہ نہیں یہ اس کی برکت ہے کہ آج چناب نگر میں بہت بڑی ختم نبوت کانفرنس ہو رہی ہے۔ چلو وہاں بھی آواز اٹھ رہی ہے یہاں بھی تھوڑا سا ان کا آپریشن ہو جانا چاہئے۔ بہت بڑا فتنہ ہے اور ویسے بھی میں جا رہا ہوں ملک سے باہر۔ وہاں یہ فتنہ بہت سر اٹھائے ہوئے ہے۔ یورپ میں، افریقہ میں اور وہاں تو دلائل سے گفتگو ہوتی ہے۔)

مرزا قادیانی کی عبرتناک موت

مولانا ثناء اللہ امرتسری کو اس نے چیلنج کر دیا اور پھر بددعا کی یا اللہ جو بھی جھوٹا ہو ہم دونوں میں سے وہ کسی گندی بیماری کسی وبا یا ہیضہ کی صورت میں مر جائے۔ وہ عبداللہ آتھم تو عیسائی تھا نا، وہ بھی جھوٹا یہ بھی جھوٹا لیکن یہ اس سے بڑا جھوٹا تھا۔ لیکن جب مولانا ثناء اللہ صاحب سے کہا تو وہ تو

مسلمان تھے نا! وہ تو موحّد تھے، عاشق رسول تھے۔ بس پھر اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کا ہی ایجنڈا نکال دیا کیسے مرا وہی ہیضہ کی موت سے مرا اور ایسے مرا کہ لیٹرین کے اندر موت ہوئی۔

اتنی عبرتناک موت ہوئی کہ دنیا میں کبھی کسی کی عبرتناک موت کسی کی نہیں ہوئی۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ ماننے والے آپ حیران ہوں گے بلکہ وہ جو مر گیا ہے اس کا پوتا مرزا طاہر اس نے ایک مرتبہ کہا دنیا میں ہماری تعداد اب ۲۰ کروڑ ہو گئی ہے۔ تلاش کرو تو ملتا کوئی نہیں ہے۔ لیکن بیس کروڑ ہو گئی ہے۔ ابھی جرمنی میں ایک خاندان مسلمان ہوا ہے (شیخ راحیل کا خاندان...... از مرتب) اور اس نے ایک خط لکھا اور وہ خط آج سے مہینہ پہلے چھ ستمبر کو پڑھ کر سنایا گیا وہاں چناب نگر میں۔ اس نے کہا جتنے یہ دجال ہیں جتنے یہ دھوکہ باز ہیں میرے باپ دادا بھی مرزائی تھے اور پورے یورپ کا مجھے صدر بنا رہے تھے۔ میں ان کا سیکرٹری تھا لیکن جب میں نے مرزے کے پورے کردار کو پڑھا، مرزے کی ذات کو پڑھا میرے دل نے کہا کہ مرزے جیسا جھوٹا بندہ دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ میں نے خود بالاشتیاق اس کی کتابیں پڑھیں اور میں نے اپنے استاد حضرت چنیوٹی صاحب سے پوچھا، حضرت! اس ظالم نے کوئی ۸۰، ۹۰ کتابیں لکھی ہیں۔ بہت کتابیں لکھی ہیں، کتابیں کیسے لکھی ہوئی ہیں...... یہ آپ جانتے ہی ہیں پہلے دعویٰ کیا کہ میں براہین احمدیہ اسلام کی صداقت پر ۵۰ جلدوں میں ایک کتاب لکھوں گا۔ لیکن میرے پاس گنجائش نہیں ہے ایڈوانس پیسے دے دو۔ پچاس پچاس جلدوں کے لوگوں سے ایڈوانس پیسے لے لئے۔ ۴ جلدیں لکھ دیں پھر لوگ کہنے لگے باقی جناب ۴۶ چھیالیس لاؤ، کہنے لگا لکھوں گا لکھوں گا۔ پھر ایک جلد اور لکھ دی اور کہنے لگا ۵۰ اور ۵ میں ایک صفر کا ہی فرق ہے کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ وعدہ پورا ہو گیا۔ پیسے پچاس کے ہڑپ، کتابیں پانچ۔ جو دنیا کی چوری کرتا، کسی کی کوئی کتاب ہے پوری کتاب ہی نقل کر دینا، کسی سے کچھ سنا ہے وہ بات لکھ دینا، جھوٹ تو اس طرح بولتا تھا جیسے اس کے گھر میں فیکٹری لگی ہو۔ روزانہ ہی نیا جھوٹ، روزانہ نیا جھوٹ اور اسی لئے یہ پھنس جاتا ہے۔ مرزائی جب بھی بات کرے ان کو پھنسانے کا بڑا آسان طریقہ ہے کہ دیکھو مرزے نے یہ لکھا ہے، یہ ثابت کر دو۔ ایک جگہ اپنی ہی کتاب براہین احمدیہ میں لکھتا ہے، کہتا ہے احادیثِ صحیحہ، یعنی بہت ساری صحیح حدیثیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں "وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ہوگا یعنی چودھویں صدی میں آئے گا"۔

اب مولانا چنیوٹی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے پوری دنیا میں جب بھی ان سے مناظرہ کیا، میں نے کہالو بھئی یہ تمہاری کتاب اس کے اوپر ایک لاکھ روپیہ انعام تمہارا، ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث دکھادو جس میں لکھا ہو مسیح موعود چودہویں صدی میں آئے گا۔ایک حدیث دکھادو حالانکہ اس نے تو کہا "احادیث" ہیں (یہ جمع کا عدد ہے جو کم از کم نو، دس کے لئے بولا جاتا ہے۔) آج تک نہیں دکھاسکا۔دکھا بھی نہیں سکتے۔تو میں نے حضرت چنیوٹی صاحب سے ایک دن کہا حضرت، میں اس کی کتابیں بالاستیعاب پڑھتا ہوں، لیکن میں حیران ہوں یہ ایک مرتبہ جھوٹا ہوتا ہے یہ دوسری مرتبہ جھوٹا ہوتا ہے یہ تیسری مرتبہ جھوٹا ہوتا ہے اس کے باوجود یہ پھر کھڑا ہو جاتا ہے۔وہ اس کی بات تو بتا تا تھا، آئندہ کیا ہوگا یہ نہیں بتا سکتا تھا۔شیطان کو بھی یہ تو پتا ہے نا یہ دیوار وغیرہ کی رکاوٹ میرے آپ کے لئے ہے۔وہ کان میں کہتا باہر فاضل کھڑا ہے، باہر سلطان کھڑا ہے، باہر حنیف کھڑا ہے، باہر وکیل کھڑا ہے، اب وہ باہر جائے گا تو کھڑا ہے نا۔لیکن کل کیا ہوگا، ایک منٹ کے بعد کیا ہوگا؟ یہ نہیں بتا سکتا تھا۔جس کو قرآن نے کہا ہے کہ "اللہ ہی کے پاس ہیں غیب کے خزانے کی کنجیاں"۔

" اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ.........قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے۔

وَيُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ.........بارش کا علم اللہ کے پاس ہے۔

وَيَعۡلَمُ مَا فِى الۡاَرۡحَامِ.........ماں بچہ جنے گی، بیٹا جنے گی یا بیٹی، اس کا علم خدا کے پاس ہے اور کون کل کیا کرے گا؟ اس کا علم خدا کے پاس ہے۔کس کی موت کہاں آئے گی؟ اس کا علم.....خدا کے پاس ہے۔اب لوگ کہیں گے جی محکمہ موسمیات والے بھی تو بتا دیتے ہیں کہ بارش ہونی ہے۔محکمہ موسمیات والے آج بتا سکتے ہیں کہ آئندہ سال بارش کہاں کہاں ہونی ہے۔بغیر بادلوں کے دیکھے بتا سکتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ کہتے ہیں "امکان" ہے۔یہ نہیں کہتے بارش کتنی ہوگی، کہاں کہاں ہوگی، مفید ہوگی یا مضر ہوگی، اس بارش سے نقصان ہوگا یا فائدہ ہوگا؟ کتنی بوندیں پڑیں گی؟ کتنی چھینٹیں پڑیں گی؟ کتنے گھنٹے پڑے گی، کوئی مائی کا لعل بتا نہیں سکتا۔آج بادل نہیں ہے کوئی آج بتائے جھنگ پر بارش کب ہوگی۔تب ہے نا بات!

وَيَعۡلَمُ مَا فِى الۡاَرۡحَامِ...... ماں بچہ جنے گی، بیٹا جنے گی یا بیٹی، اس کا علم خدا کے پاس ہے

اب تو ایکسرے آ گیا ہے، آلات ہیں، پاگلو! کیا بات کر رہے ہو؟ ابھی شادی بھی نہیں ہوئی خدا تب بھی جانتا ہے کہ کتنے بیٹے جنے گی۔ ابھی پہلا بیٹا بھی نہیں جنا، خدا تب بھی جانتا ہے کہ بعد میں کتنے بیٹے جنے گی؟ جو جنے گی خوش قسمت ہوں گے، بدقسمت ہوں گے؟ امیر ہوں گے، غریب ہوں گے، وزیر ہوں گے، فقیر ہوں گے، کالے ہوں گے، گورے ہوں گے، عالم ہوں گے، جاہل ہوں گے؟ خدا جانتا ہے۔ خدا جانتا ہے۔

بابا جی مدینے والے اب بھی زندہ ہیں، اب بھی زندہ ہے، کہتا ہے خربوزہ میٹھا ہے، باہر فلاں آدمی کھڑا ہے، دری کے نیچے یہ ہے، یہ چیزیں بتاتا۔ اب بابا جی بڑے پریشان، کبھی کبھی کہیں ''انور پتر مینوں تے ایویں لگدا اے کہ شاید اللہ پاک نے اپنا فیصلہ بدل لیا ہووے، پتر میں نبی ہوواں اللہ دا کہنڑ انہ مناں تے ہونڑ تو دس اللہ دا قہر تے میرے تے نہیں آئے گا'' اب بیٹا کوئی عام ہوتا تو کہتا ابا جی اپنے گھر وچ کوئی تو انبی بنڑ گیا اے اور اللہ تو کی لینڑا اے، تسی نبی تے میں تہاڈا پہلا صحابی تے جانشین!!

بیٹا عالم ہے، بیٹا عالم ہے اس نے کہا ابا جان! دنیا ادھر سے اُدھر ہو سکتی ہے، مگر آمنہ کے لعل ﷺ کے بعد اب کوئی نبی پیدا......؟ (نہیں ہوگا) اب نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے ''اِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَاءِهِمْ'' مرزے کا چکر بھی ایسا ہی تھا۔ میں نے آپ کو بتایا ہے نا ''حقیقت الوحی'' اتنی موٹی موٹی کتابیں ہیں۔ میں نے پڑھیں، میں حیران ہو گیا۔ ہر مقابلے میں شکست۔

محمدی بیگم اور اس کا ایمان وایقان

اپنے محلے کی ایک بچی پہ عاشق ہو گیا، پاگل! بچی کا نام تھا محمدی بیگم۔ پہلے تو اس نے راہ و رسم چلائے پیسے ویسے کا چکر دیا، اس کے باپ نے کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تیرے جیسے جھوٹے اور ملعون کے ساتھ اپنی بچی کا نکاح کر دوں، نہیں کرتے۔ ڈرایا، دھمکایا کوئی بات نہ بنی اس نے داغ دی بھئی فوراً پیشین گوئی۔ کہتا ہے اس کا نکاح تو خدا نے میرے ساتھ عرشوں پر پڑھ دیا ہے۔ چل...... جان ہی چھٹ گئی!! اللہ نے میرا نکاح پڑھ دیا ہے۔

بچی جوان تھی۔ ماں باپ نے کہا بڑی بے عزتی ہو رہی ہے۔ بچی کی شادی کر دو۔ چنانچہ بارات کے دن طے ہو گئے اور بچی کی منگنی کر دی۔ اب اس نے پیشین گوئی کی جو اس کے ساتھ نکاح کرے گا وہ نکاح کے دن سے پہلے پہلے ہی مر جائے گا۔ تا کہ کوئی آدمی نکاح کرن دی جرأت ای نہ کرے۔ لیکن سسرال والے بھی کٹر مسلمان تھے۔ انہوں نے کہا خیر اے تیری پیشینگوئیاں توں اسی وی نئیں ڈردے۔ نکاح ہو گیا۔ کہنے لگا دو سال کے اندر اندر مر جائے گا۔ پھر بھی نئیں مرا۔ اس نے کہا اب میں نے بد دعا کر دی ہے اولاد نہیں ہوئے گی۔ اللہ نے ست (۷) پتر دِتے۔ کنے دِتے......؟ ست پتر۔ پھر تقسیم ہوئی، پاکستان ہندوستان بن گئے۔ وہاں سے ہجرت کر کے بورے والا کے گاؤں میں آئی۔ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب سپیشلی طور پر وہاں گئے اور اس کی زیارت کی، کہا اماں! (کانوں سے اونچا سنتی تھی) اماں! میں چنیوٹوں مولوی آیاں، میں انہاں مرزائیاں دے خلاف بولناں، میں پچھن آیاں تیرا عقیدہ کی اے۔ جواب مِلا پُتر مرزا غلام احمد قادیانی بے ایمان، جھوٹا آدمی سی۔ میں اَج وی اس تے لعنت کردی آں۔ میں اَج وی آمنہ دے لعل محمد ﷺ دی اُمتی آں۔

بھئی بات یہ ہے، علمائے حق کی ذمہ داری ہے کہ ہر فتنے کے بارے میں مسلمانوں کو آگاہ کرتے رہیں۔ آج مشیت ایزدی تھی، آپ حیران ہوں گے کہ مائک پر آنے سے پہلے میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میں نے یہ تقریر کرنی ہے ابھی جب شروع ہوئی تو شروع ہو گئی۔ اس لئے آپ جو لوگ جمعہ پڑھتے ہیں ماشاء اللہ پابندی سے آپ کے اندر اتنی استطاعت ہونا چاہئے۔ کوئی شیعہ، کوئی قادیانی، کوئی خارجی، کوئی ملعون، کوئی بدعتی آپ کے سامنے آئے تو منہ توڑ جواب دینا چاہئے۔ اس لئے کہ یہاں پر قرآن کی بات ہے۔ سنت کی بات ہے۔ جس کے ہاتھ میں قرآن و سنت کا جھنڈا ہے۔ دنیا کا کوئی بھی بڑے سے بڑا فتنہ اس آدمی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک ہی بات کہو بدعتی سے...... بدعت لے آنے والو ایک بات سمجھو، ہم اس مسئلے کو مانیں گے جس مسئلے پر خدا کے رسول ﷺ کی سنت کی مہر ہو گی۔ ہم اس آذان کو مانیں گے جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دی ہو گی۔ جو اذان حضرت رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہوئی ہو گی۔ جو اذان خلفائے راشدینؓ کے دور میں ہو گی۔ اذان کے جو لفظ ۱۴ سو سال بعد لاؤڈ سپیکر کے آنے کے بعد بنے ہیں، تمہارے

ہیں۔ یہ نبی کی شریعت کے......؟ (نہیں ہیں) یہ نبی کی شریعت کے......؟ (نہیں ہیں) ہم نبی ﷺ کی ذات پر درودوسلام ویسے پڑھیں گے جیسے خدا نے پڑھایا، صحابہؓ نے پڑھا۔ جس کے پڑھنے کا اللہ ورسولؐ نے حکم دیا۔ حضرت محمد ﷺ نے پڑھ کر سنایا۔ صحابہؓ نے پڑھا، تابعین نے پڑھا، تبع تابعین نے پڑھا۔

آج کوئی قوالی، آج کوئی گانے کی شکل میں درودوسلام لے آئے ہم نبی ﷺ والا درودو سلام چھوڑ نہیں سکتے۔ بہت سارے ساتھیوں نے پرچیاں دی ہیں۔ ایک ہی طرح کی ہیں کہ مولانا حق نواز شہیدؒ کے بارے میں یہاں (بریلوی حضرات کی قریبی مسجد میں) بہت کچھ بکواس کی گئی، بہت کچھ کہا گیا۔ میں نے ایس۔ پی سے کہا ہے، ان کا علاج کافی ہے۔ ان کا علاج ایک سپاہی ہے، ایک سپاہی۔ پولیس کا ایک سپاہی چلا جائے، تقریر بھول جاتی ہے، ماشاء اللہ۔ تو بہرحال میں نے پہلے بھی ساتھیوں سے کہا تھا کہ ضرورت نہیں ہے، گندگی اور غلاظت میں پتھر مارنے کی۔ لیکن زیادتی کی کچھ ساتھیوں نے کہ انہوں نے غلاظت میں پتھر پھینکا۔ غلاظت میں پتھر پھینکو گے تو اپنے کپڑے بھی خراب ہوں گے۔ اگرچہ ہمارا یہ عنوان نہیں ہے۔ لیکن میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اپنی اوقات میں رہو۔ تمہارا علاج ہمارے پاس ہے۔ تمہارے لئے مجھے کوئی کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں، خدا کا قرآن پڑھتا چلا جاؤں گا مسئلہ واضح ہوتا چلا جائے گا۔ اور یہاں زیادہ سے زیادہ ایک سپاہی درکار ہے میرا خیال ہے یہ علاج آسان ہے۔ انشاء اللہ یہ علاج کرادیا جائے گا افاقہ ہوجائے گا۔

وآخردعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اسیر ناموس صحابہؓ اور عظیم صحافی و مصنف جناب محمود اقبال صاحب کے قلم سے تحریر کردہ شاہکار تصنیف

☆...... کیا آپ ہمہ وقت فعال کارکن بننے کے خواہش مند ہیں؟

☆...... کیا آپ تحریکی، تنظیمی اور منظم زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں؟

☆...... کیا آپ ایک اچھے اور کامیاب عہدے دار بننے کی آرزو رکھتے ہیں؟

☆...... کیا آپ بہتر انفرادی اور اجتماعی زندگی کے اسرار و رموز سے آگاہی چاہتے ہیں؟

☆...... کیا آپ ایک منفرد قائدانہ صلاحیت کے حامل اوصاف سے مزین ہونا چاہتے ہیں؟

ان تمام تر خوبیوں سے آراستہ

نظم جماعت اور کارکن کا مطالعہ کیجئے

محمود اقبال صاحب نے جیل کے تنگ و تاریک ماحول میں بیٹھ کر جماعتی زندگی اور اس کے تعمیری پہلوؤں پر ایک فکر انگیز تحریر سپرد قلم فرمائی ہے۔ جس میں جوانی سے زیادہ پختہ فکری اور بالغ نظری کی غمازی ہوتی ہے۔ مجھے امید ہے ہر جماعتی زندگی رکھنے والا افراد اور گروہ اس کو رہنما اصولوں کی غرض سے سامنے رکھتے ہوئے اپنے لیے مشعل راہ بنائے گا۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆☆☆

واقعتاً ایک مستقل ایسی کتاب کی ضروریات تھی جس میں ایک کارکن سے لیکر قیادت تک اور خانگی زندگی سے اجتماعی جدوجہد تک کو الگ الگ کر کے بیان کیا جائے اور پھر موقع کی مناسبت سے ہدایات بھی ہوں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ کام برادرم جناب محمود اقبال صاحب کے ہاتھوں پایہ تکمیل تک پہنچا۔ "نظم جماعت اور کارکن" ہر کارکن اور جماعتی عہدے دار کے لئے راہ عمل اور بہترین معاون و مددگار ثابت ہوگی۔

حضرت مولانا محمد اعظم طارق ایم۔ این۔ اے شہیدؒ

خوبصورت ٹائٹل | مضبوط جلد | بہترین کاغذ | اعلیٰ چھپائی | قیمت 100 روپے

آج ہی ایک سو روپے منی آرڈر بھیج کر گھر بیٹھے کتاب حاصل کریں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ خلافت راشدہ

رضؓ بہاول پور چوک حاصل پور ضلع بہاول پور

0696 49215

یونیک گرافکس حاصل پور

شاعر ختم نبوت جناب سید امین گیلانی صاحب کی تحریر کردہ شاہکار تصنیف

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب

جدید ایڈیشن

بخاریؒ کی باتیں

خوبصورت ٹائٹل | مضبوط جلد | بہترین کاغذ | اعلیٰ چھپائی | قیمت/100 روپے

☆ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ علم، عمل اور شریعت کا وہ مجمع البحرین ہے کہ اگر ایک طرف اتباعِ سنت، اخلاق، نبوت سیرت صحابہؓ اور اسوہ مشائخ کا سرچشمہ ہے تو دوسری جانب وہ ایسا بحرِ بے پایاں ہے جس سے جذبات کیلئے ایثار و بے پناہ قربانی کے چشمے ابلتے ہیں ان کا قلب حامل شریعت ہے اور عمل تفسیر شریعت۔

☆ امیر شریعت کی مجلس گفتگو اور بعض تقریروں کے اقتباسات نہایت کد و کاوش سے ان کے رفیق سفر سید امین گیلانی صاحب نے مرتب کر کے ''بخاری کی باتیں'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع کئے جدید ایڈیشن میں مزید باتوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

☆ کتاب دیدہ زیب بھی ہے اور مضامین ایسے کہ گلستان کھلا ہوا معلوم ہوتا ہے ان کی حاضر جوابیاں بعض پیچیدہ مسائل کا خوبصورت حل نیز لطائف و ظرائف اور ضرب الامثال اقوال جمع کر دیے ہیں ان باتوں کو پڑھ کر ایمان تازہ اور اسلام کی عظمت کا یقین مزید پختہ ہو جاتا ہے۔

☆ انشاء اللہ یہ کتاب تبلیغی و مطالعاتی اور اصلاحی ذوق رکھنے والے احباب کے لیے تحفہ گراں ثابت ہو گی۔

☆ یقیناً قاری جب کتاب کا مطالعہ کرے گا تو وہ بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ واقعی بخاری ایک بے مثال انسان تھا۔

آج ہی ایک سو (۱۰۰) روپے منی آرڈر بھیج کر گھر بیٹھے کتاب حاصل کریں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ خلافت راشدہ

بہاولپور چوک حاصل پور ضلع بہاولپور

ریک گرافکس حاصل پور

دلوں کو نورِ ایمان اور دماغوں کو سکون بخشنے والا لٹریچر

خود پڑھیے۔۔۔اور دوسروں کو پڑھائیے

شہید ناموس صحابہؓ علامہ محمد اعظم طارقؒ کی یادگار تقاریر علیحدہ علیحدہ کتابی شکل میں بھی دستیاب ہیں ان کے علاوہ مزید یادگار تقاریر بھی کتابچوں کی شکل میں شائع کی جا رہی ہیں۔

عنوان	بمقام	قیمت	صفحے	وقت تقریر
قرآن اور صحابہؓ	اسلام آباد	20	52	$1\frac{1}{2}$ گھنٹہ
پیغمبر انقلاب ﷺ	فیصل آباد	20	42	$1\frac{1}{2}$ گھنٹہ
صحابہؓ کون؟	حاصل پور	20	42	$1\frac{1}{2}$ گھنٹہ
سیرت النبی ﷺ علمائے دیوبند	بہادر پور	18	28	ایک گھنٹہ
مقصد ملت اسلامیہ اور شریعت بل	جھنگ	20	36	ایک گھنٹہ

خوبصورت ٹائٹل | اعلیٰ چھپائی | بہترین کاغذ | کمپیوٹرائزڈ کتابت

نوٹ یہ تمام کتابچے 4 رنگ کے خوبصورت ٹائٹل میں علیحدہ علیحدہ دستیاب ہیں۔

☆۔۔ان تمام کتابچوں کی آڈیو کیسٹ بھی دستیاب ہیں۔

☆۔۔ایک گھنٹہ تقریر کی کیسٹ 25 روپے اور $1\frac{1}{2}$ گھنٹہ کی کیسٹ 35 روپے میں حاصل کریں

☆۔۔مطلوبہ کتابچے یا کیسٹ کی رقم منی آرڈر کیجیے اور گھر بیٹھے مطلوبہ کیسٹ اور کتابچے بذریعہ رجسٹرڈ پارسل حاصل کیجیے اور دعوتی و تبلیغی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے استعمال کیجیے۔

☆۔۔ایک سو روپے یا اس سے زائد کا پارسل منگوانے کی صورت میں ڈاک خرچ ادارہ برداشت کرے گا۔

☆۔۔ایک سو روپے سے کم کا سامان منگوانے کی صورت میں 35 روپے ڈاک خرچ اضافی ارسال کریں۔

خصوصی پیشکش

خطبات اعظمؒ جلد اول میں دی گئی تقاریر کے آڈیو کیسٹ بھی دستیاب ہیں۔

خط لکھ کر معلومات حاصل کریں۔ معلوماتی امور کے لیے جوابی الفافہ ہمراہ ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ **مکتبہ خلافتِ راشدہ** رض بہاول پور چوک حاصل پور ضلع بہاول پور 0696 49215

یونیک گرافکس حاصل پور

ALHAIDRI MEDIA CELL

الحیدری میڈیا سیل

CamScanner

اچھی کتاب سے بہتر کوئی ساتھی نہیں

دلوں کو نورِ ایمان، دماغوں کو سکون بخشنے والی
عظیم معلومات اور اپنے انداز کی منفرد کتب

خود پڑھیئے ---- دوسروں کو پڑھائیے

خصوصی پیشکش

مطلوبہ کتب کی قیمت منی آرڈر کیجئے۔ گھر بیٹھے تمام کتب بذریعہ رجسٹرڈ پارسل حاصل کیجئے اور دعوتی و تبلیغی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے استعمال میں لائیں

نوٹ

- کوئی کتب بذریعہ VPP ارسال نہیں کی جائیں گی۔
- 100 روپے سے زائد کتب پر ڈاک خرچ ادارہ برداشت کرے گا۔
- 100 روپے سے کم پارسل منگوانے پر 35 روپے اضافی ڈاک خرچ ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ خلافتِ راشدہ